



U32381

Date 29-12-23

Title - CHAMAN BENAZIR .

Creator - Mohd. Jabbardeen .

PublShu - Naseel Kishore (Lucknow) .

Date - 1927 .

Pages - 358 .

Subjects - Urdu Shajasi - Antikhat ; Ghazal  
Qasida ; Dafat .



صنایع مکی و مکافضل خلافت و زما  
بخوان و پند و اندرز و پند و اندرز

مجموعه خیالات شاعران و سخنوران جادو و تفریح موسوم به



# چمن منظر

مؤلفه صاحب ذہن سلیم جناب منشی محمد ابرہیم صاحب

با اتمام کیسری داس پرنٹنگ پریس

مطبع منشی نوکشور لکھنؤ میں طبع ہوا

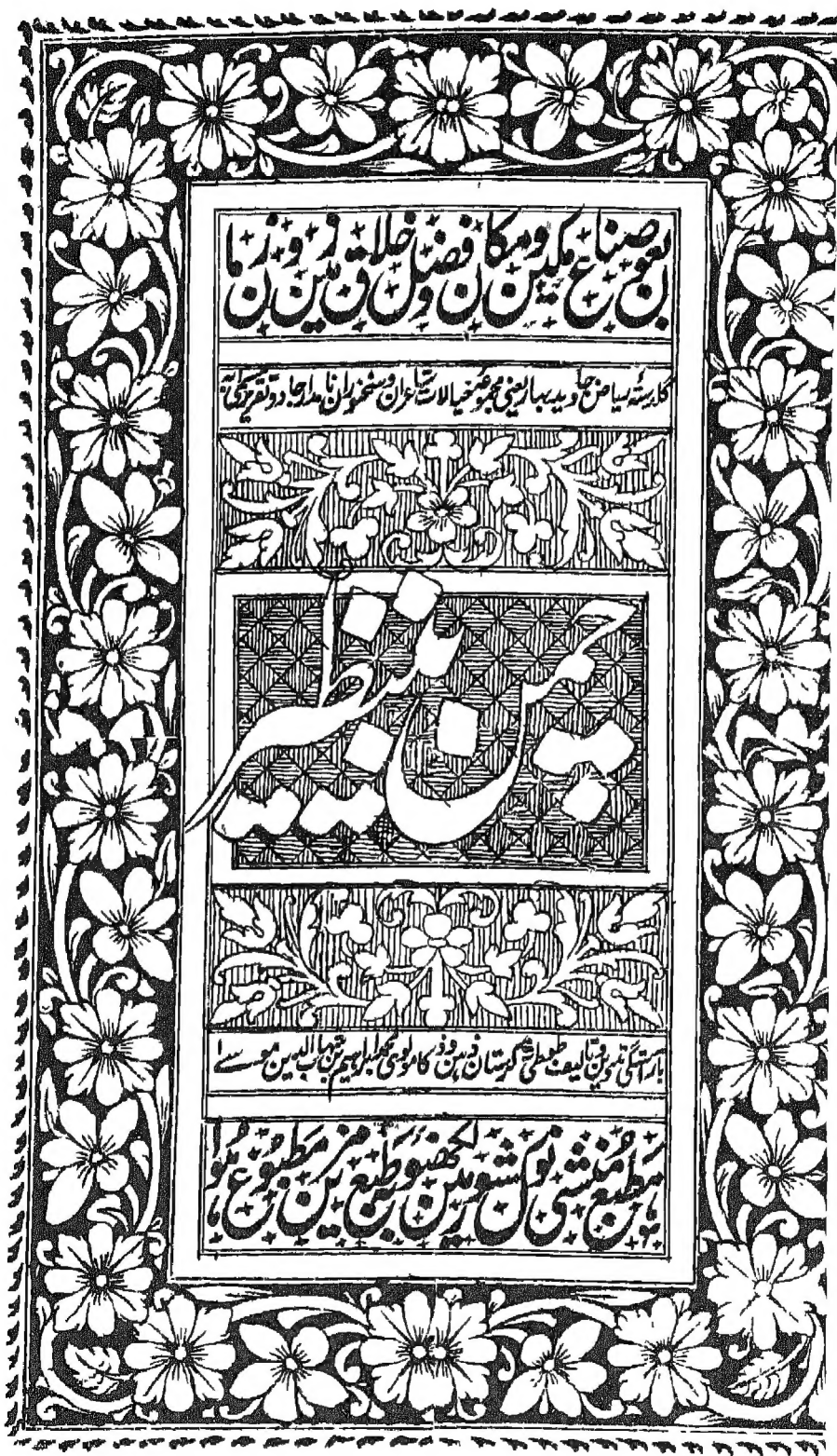
۱۹۲۷ء

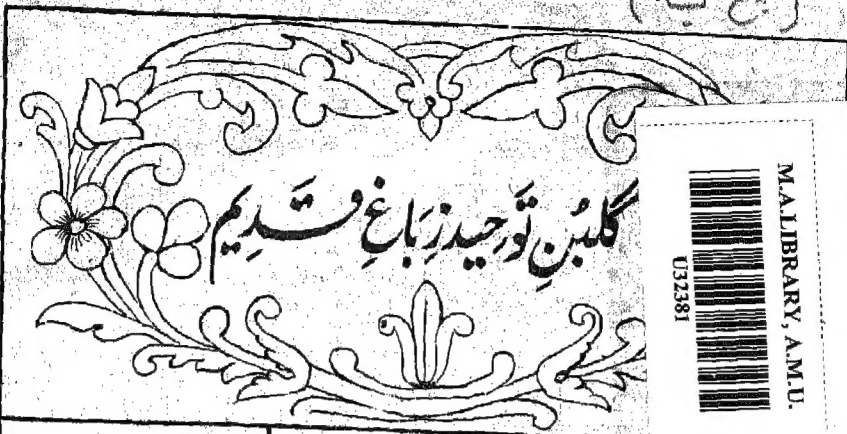


## اطلاع

مطبع ہذا میں ہر علم و فن کی کتابوں کا ذخیرہ ہر وقت موجود رہتا ہے جسکی فہرست ہر شائق کو ایک نالیسی کار دیکھنے پر روانہ ہوتی ہے۔ یہاں پر چند اسی فن کی کتابوں کی ایک مختصر فہرست اس غرض سے لکھی جاتی ہے کہ شائقین کو اس فن کی دیگر کتابوں تک بھی گاہی کا ذریعہ ہو۔

| نام کتاب                                    | قیمت | نام کتاب                               | قیمت |
|---|------|--|------|
| دیوان میر حسن - مصنف بدرنیر و نظیر -        | ۶    | ہمارستان اشعار - دیوان رائے کشن        | ۶    |
| دیوان مردان جعفری - در تصوف                 | ۵    | کمار صاحب                              | ۱۲   |
| اکسیر سخن - ترجمہ آتوسنگھار ہندی            | ۵    | کلیات صفدر - نواب صفدر علیخان کا کلام  | ۳    |
| کلیات ظفر - ہر چار جلد دہلی کے آخری تاجدار  | ۱۲   | کلیات وہبی - کاغذ و قسم سفید چکنا      | ۱۲   |
| ہمار شاہ ظفر کا کلام -                      | ۱۱   | ایضاً کاغذ سفید رسمی                   | ۱۰   |
| انتخاب کلیات ظفر -                          | ۸    | دیوان غافل - منور خاں صاحب غافل        | ۵    |
| کلیات موسن - معہ مثنویات                    | ۷    | دیوان دلغ - غیر مطبع                   | ۱۲   |
| دیوان ناسخ - از شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی    | ۷    | دیوان رند - از سید محمد خان رند        | ۹    |
| کلیات آتش لکھنوی کے مشہور استاد آتش کا کلام | ۱۲   | دیوان غالب - باضافہ جدید               | ۱۲   |
| کلیات میر تقی میر - اردو کے شعراء کے        | ۱۲   | دیوان ذوق - باضافہ جدید                | ۱۲   |
| پیشوا اور رہبر مانے گئے ہیں اُنکے کلام کی   | ۷    | کلیات اسماعیل - میرٹھی بلا جلد         | ۷    |
| تعریف فضول ہے سب واقف ہیں                   | ۶    | ایضاً مجلد                             | ۶    |
| کلیات سودا - ہجو گوئی کے بادشاہ اور         | ۷    | دیوان امیر - موسوم بہ آقا الغیب        | ۷    |
| قصیدے کے مسلم الثبوت استاد ہیں -            | ۷    | کلیات رعب - از حکیم حنیف علی صاحب      | ۷    |
| کلیات صنعت صنایع بدائع کا ذخیرہ ہے          | ۱۲   | رعب - اس میں مصنف کا فوٹو بھی شامل ہے  | ۷    |
| کلیات نظیر اکبر آبادی شکیسید نظیر کا کلام   | ۱۲   | دیوان ہمار عرب - نعتیہ دیوان ہے        | ۱۲   |
| بلاغت نظام - عجیب طرز کا کلام ہے -          | ۷    | ہمارستان سخن - ناسخ اور آتش            | ۷    |
| دیوان وقار - مصنف رائے کشن کا صاحب          | ۱۹   | آباد کی غزلین بمطبع                    | ۱۹   |
| ریش بلاری                                   | ۱۰   | دیوان نیاز - حضرت شاہ نیاز احمد بریلوی | ۱۲   |





بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس شکر ایزد آفتاب مطلع ز قبائل یوان ہر  
عجب ہر بے نظیر و بی مثال بیگن بے کیف ذات اسکی  
جدراگانہ ہین اسمائے مطہر مظهر اشیائے کل یعنی  
کچھ حسن ازل پر محل آرا اور سواد قامت لیلے  
بہر جا حسن و عشق اسکا خم صبا بے بزم ہے پرستان ہے  
دہی ہولنس دہی یاد بخت خانہ و شام غریبان ہے  
نہو جیتک خم سر خیمہ انعام سے سیراب تر اسکی  
نور آتشین اسکی بہار لطف و جوش تہرمانی سے  
تجلی گاہ میں اسکی کرے کیا حوصلہ ہر کام موٹے کا  
منترہ ذات پاک اسکی ہر سبب اور سبب میں ہر نمود و نگا  
سو اسکی شناسا ہو دے کون اسکی ذات کبریائی سے  
شناور ہر زبان خامہ کس صورت سے اسکی بحر عظمت میں

بزرگ مشرق و درجہ خوبی ہو اسکی اوج عزوان ہے  
وہ مالک ہر وہ خالق ہر وہ رازق ہر وہ مادی و روحانی ہے  
تجلی اسکی ہر اک جہ و موجودات میں بے کیف نہان ہے  
کچھ عشق ابدی و نہد برق خرم قیس بیابان ہے  
سیک آتشک وازالست و قلعہ میناے ستان ہے  
دولے درد ایل عشق و تیار قلوب و مند ان ہے  
صدق تشہ گہرے آب دریا خشک لب سیرنگ محبان ہے  
چمن ہر مفضل بے زبان ہر خجج دریائے طوفان ہے  
ہر اک ذرہ بزرگ طور اسکی لمحہ قدرت سما بان ہے  
یہاں ہر خضر غرق بحر حیوان در سراغ آب حیوان ہے  
تمائے اللہ وہی اپنا شناسا اور وہی اپنا شناخت ہے  
وہ عالم خشک لب حیرت شل ساحل دریا عیان ہے

مرکز ٹری باگ میدان شناسے اسے اس شاہ رسالت سے

کہ مرکب لامکان تک جسکے جاہ و قرب کا سرگرم جولان ہے

## نعت رسول لکونین و سید ثقلین صلی اللہ علیہ آکہ وسلم

معدنہ نیر و سرور لولاک و دوزخ و دوج اکوان ہے  
 معالی تارک عرش برین نقش قدم سے اسکے تابان ہے  
 جمال عالم آرا اسکا ہر لایع چراغ خلوت اسرے  
 ہنگام ولادت طاق کسری صدمہ اجلاں اسکے  
 ہین گشت مبارک اسکی بیاض نگ سرچشمہ تسنیم  
 مجسم نور سے بے سایہ جسم مصطفیٰ اور اسکی خلعت کا  
 بیان کس سے ہو کیا عظمت رفعت اسکا یوان سالک کی  
 ادا و مع و ثنا ہوئے ہے اسکی غیر ذات کبریا کس سے  
 تجت و صلوة اسپر اور اسکی روح پرور جسم و مرقد پر  
 غلام کمرین ہوں اسکی اہل بیت و اصحاب کرم کا

فروغ قلم ز غار اعطینا کے ہر برج ایمان ہے  
 لہر کتلج اوج تخت ادنیٰ قابے سین اسکا یوان ہے  
 منور لمعہ انوار سے جسکے تصور کشور جان ہے  
 زبان شمع ریزان نگ خجالت برسا خاک یزان ہے  
 بھری خجالت سے جسکے خون بخشیم تیر و ناک برج یوان ہے  
 ازلی کبریا کی رخشان و راہ تحریر و دامن ہے  
 ہے در کا جسکے اک جوار و بکش رضوان و جبریل بان ہے  
 کہ لایع نام سے جسکے بیاض لوح محفوظ اور قرآن ہے  
 کہ جس سے عالم ارواح و اجسام اور برزخ نور افشان ہے  
 جناب کبریا سے جن پر نازل رحمت و انواع رضوان ہے

بعد حمد و صلوة کے طوطیان شکرستان سخن و عند لیسان بہارستان علم و فن کے خزانہ قدسی نظائر پر پرترین  
 اور روشن ہوئے کہ یہ خاکسار پیچیدان خوشہ چین خرمن دانش دار باب ذکا محمد امیر اہم بن  
 شہاب لدین ہوسلی ایک وقت بتقریب ملاقات اس قدر دان خمستہ سیرت و گوہر شناس عالی طبیبیت  
 کے محفل عشرت منازل بین دار و دہوا الحق اسکی ذکاوت فہم و مضامین اشعار و نکات حمیدہ سے  
 مبین ہے اور حسن ظن اسکا بیاض منظومات و مثنویات پسندیدہ سے رنگین ہے

### بیت

گو ہر بحر عطایع فیض عیم یا مینے محمد حسین بن محمد سلیم یا سلمی اللہ تعالیٰ از اتفاق حسنہ ایک نسخہ  
 مجمع الاشعار قدیم کا مدت سے بہ اہتمام فدوی مشقت اساس چمکے صا جہان قدر شناس کی  
 نظرون سے گزرا ہے اس مجمع الاشفاق و منبع الاخلاق کی پیش نظر بالاسے طاق دھرا ہوا تھا

ترجما پنے انگلی سے طرف اُسکے اشارہ فرما کر کہا کہ کوئی بیانیہ نسخہ اس قدیم نسخے سے مجرب  
اور مرغوب چہند دیوان و بیاض جدید و قدیم سے بنجامہ محبت و شفقت تحریر ہو اور بقابل  
ذرت و حکمت انطباع پذیر ہو حقیقت میں ایک بیاض عجیب و غریب منتخب پسند خاطر ارباب علم و  
ادب ہوگی غرض انکی رغبت و استعانت و حسن رفاقت سے یہ نسخہ خاطر خواہ مرتب ہو  
فی الحقیقت مملو با انواع لطائف و ظرائف اشعار آبدار ہے و مقرون با صنائع  
صنائع و بدائع منظومات تابدار ہے

### اربابی

|                           |                       |
|---------------------------|-----------------------|
| اس چمن کے ہے آگے گلہ ستہ  | ہر رگ گل بر بیان بستہ |
| نام اُسکا ہے اور ہے تاریخ | چمن کے نظیر بر جستہ   |

بہر کیف اگرچہ یہ نسخہ مسما بہ چمن ہے نظیر نہ از روئے حسن معنی بلندی صفات ہے  
بلکہ بدیدہ انصاف ساغر دعویٰ خود فردشی لبریز بادہ کتایہ و نکات ہے یعنی بعضے اشعار  
آبدار فصحاے امصار و بلغائے اعصار غیرت سواد چمن و رشک گلہ ستہ یا سمن رونق افزا ہے  
صفحہ کتاب زینت بخش بیاض انتخاب میں

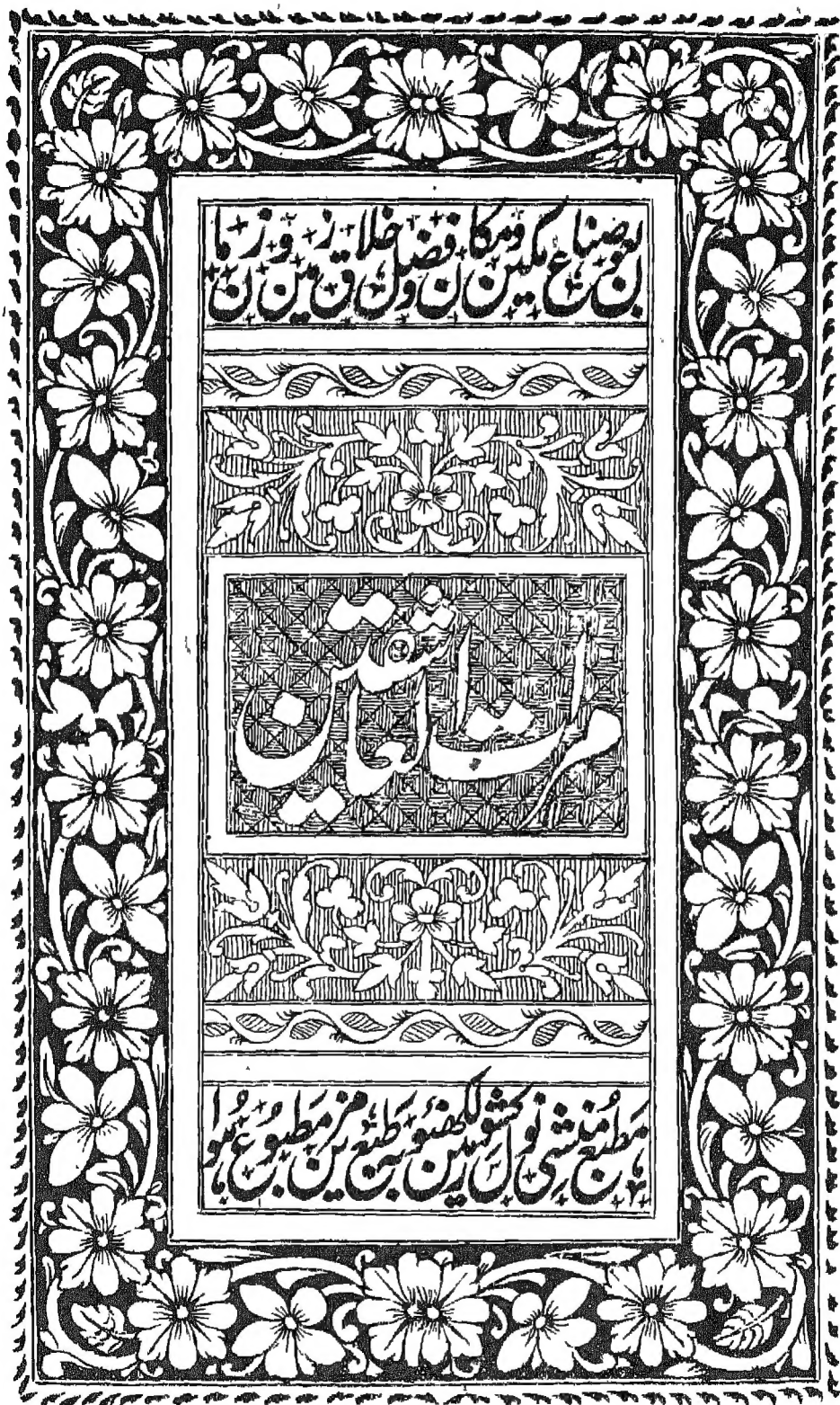
### مصرع

صحبت نکند کرم فراموش، بہر کیف یہ بیت مناسب حال و شاہد مقال ہے۔

### بیت

|   |                                    |
|---|------------------------------------|
| نہ گلہ ستہ تھی از برگ ہر اشجار دیکھا ہے | نہ گلشت چمن کئے کبھی بخار دیکھا ہے |
|---|------------------------------------|

نکتہ نوازان بیاض معنی و معنی طرازان گلہ ستہ نسخہ دانی سے التماس یہ ہے کہ ہر گاہ و بیگاہ  
بقدم بھارت و نظارت جلوہ افروز بیاض عشرت قرین و سواد چمن رنگین ہوں  
در اثنائے سیر و تفرج نظر مبشت گیاہ سود خطا نفرادین بلکہ ہر گل برگ  
اشعار سے کہ سشہم آلودہ معنی تازہ ہیں حظ و طراوت ادھتادین







بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## قَصِيدَةٌ فِي حَمْدِ الْبَارِي عَزَّ وَجَلَّ

الْحَمْدُ لِمَنْ تَدَّرَ خَيْرًا وَخَبَا لَا  
فَرْدٌ مَعَهُ عَنْ صِفَةِ الْخَلْقِ بَرٌّ  
ذُو الْمَجْدِ وَبِالْجُودِ وَبِالْعَبْدِ تَجَا لَا  
ذُو الشُّوْخِ ذُو الْفَضْلِ ذُو الطُّوْلِ مَلِكُ  
لَا شَبَّهَ وَلَا مِثْلَ وَلَا كُفِيَ لَوْ  
لَا ضِدَّ وَلَا يَدَّ وَلَا حِدَّ لَوْ  
لَا مِثْلَ لِمَنْ صَوَّرَ مِثْلًا وَنَظِيرًا  
لَا قَبْلَ وَلَا بَعْدَ وَلَا وَفَّتْ ذَمًّا ثَا  
أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا لَدَيْكَ عَرَبِيًّا  
يَا دُبَّ أَيْلَانَا وَيَلَهُمُ بَرِّ ضَا ئِي

وَالشُّكْرُ لِمَنْ صَوَّرَ حُسْنًا وَجَمَالَ لَا  
رَبُّ أَرْزِي خَلْقَ الْخَلْقِ كَمَا لَا  
مَا مَالٍ عَنِ الْعَدْلِ وَلَا نِيلَ مَلَا لَا  
سَارَوْحَ لِلْأَرْضِ جُفَى بَاوْ شِمَا لَا  
لَا وَلَدَ وَلَا وَالِدَ لَا عَمَّ وَلَا خَالَ لَا  
الْآنَ كَمَا كَانَ وَلَمْ يَلُوقَ ذَوْرًا لَا  
مَنْ قَالَ سَيَوَالِ ذَاكَ نَفَقَةً قَالَ مُخَا لَا  
لَا مَالِي لَا حَاجَةَ إِلَيْهِ تَعَالَى  
لِلْخَلْقِ هُدًى وَ لِلشُّرُكِ إِذَا لَا  
سَادَا مَ سَعِيمًا وَ بِهَا حَلَّ حَلَا لَا

إِيَّاكَ طَلَبْنَا وَ لِيَعْمَاكَ سَأَلْنَا

تَا اللَّهُ يَا إِلَهَ لِمَنْ خَابَ سَوَّلَا



6 AUG 1963

۳۷



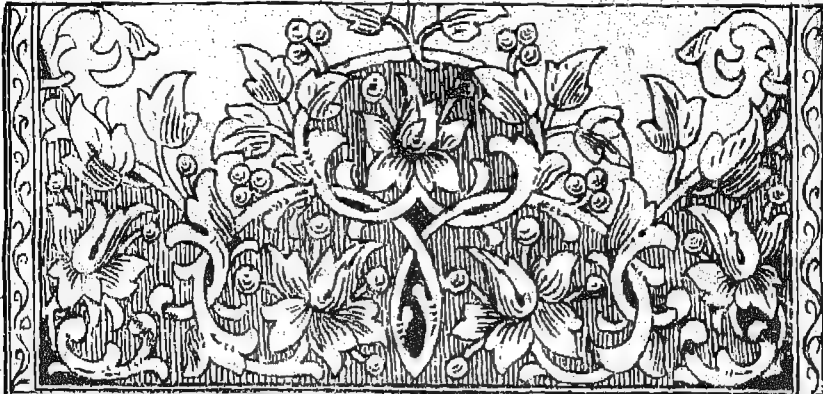
# قصیدہ فی نعت نبی اکرم علیہ الف الف صلوات و تسلیم

|  |  |
|--|--|
| <p>وُلِدَ الْحَبِيبُ وَ مِثْلُهُ لَا يُولَدُ<br/>وُلِدَ الَّذِي لَوْ لَا هُوَ مَا ذُكِرَ النِّقَا<br/>حَبْرٌ مُبِيلٌ نَادَى فِي مَنْصَرَةٍ حُسْنِهِ<br/>هَذَا أَجْمَلُ الْوَجْهِ هَذَا الْمُرْتَضَى<br/>هَذَا الَّذِي خُلِقَتْ عَلَيْهِ مَلَائِكَةُ<br/>هَذَا الَّذِي جَاءَتْ إِلَيْهِ عِزًّا لَهُ<br/>هَذَا الَّذِي جَاءَ الْبُعِيدُ مُسْلِمًا<br/>هَذَا إِمَامُ الْمُرْسَلِينَ حَقِيقَتُهُ<br/>هَذَا الَّذِي نَبَّهَ الرُّسُلَ لَا يَكْفَى<br/>وُلِدَ الَّذِي سُمِّيَ أَحْمَدُ<br/>لَمْ يَأْتِ فِي أَوَّلِ أَدَمَ مِثْلُهُ</p> | <p>وُلِدَ الْحَبِيبُ وَ مِثْلُهُ لَا يُولَدُ<br/>وُلِدَ الَّذِي لَوْ لَا هُوَ مَا ذُكِرَ النِّقَا<br/>حَبْرٌ مُبِيلٌ نَادَى فِي مَنْصَرَةٍ حُسْنِهِ<br/>هَذَا أَجْمَلُ الْوَجْهِ هَذَا الْمُرْتَضَى<br/>هَذَا الَّذِي خُلِقَتْ عَلَيْهِ مَلَائِكَةُ<br/>هَذَا الَّذِي جَاءَتْ إِلَيْهِ عِزًّا لَهُ<br/>هَذَا الَّذِي جَاءَ الْبُعِيدُ مُسْلِمًا<br/>هَذَا إِمَامُ الْمُرْسَلِينَ حَقِيقَتُهُ<br/>هَذَا الَّذِي نَبَّهَ الرُّسُلَ لَا يَكْفَى<br/>وُلِدَ الَّذِي سُمِّيَ أَحْمَدُ<br/>لَمْ يَأْتِ فِي أَوَّلِ أَدَمَ مِثْلُهُ</p> |
|--|--|

قَالَتْ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ يَا سُبْحَانَ  
وُلِدَ الْحَبِيبُ وَ مِثْلُهُ لَا يُولَدُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ





رَبِّ شَيْءٍ وَتَمِّم بِالْخَيْرِ

نورس بتان کلام قدیم      بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد خداے تعالیٰ عز اسمہ جل ذکره

|  |  |
|--|--|
| <p>خداوند اکر یسا بادشاہا<br/>بجہ اللہ ہمہ حمدے بگویم<br/>شدہ وصف جلالیت قل ہو اللہ<br/>الم نشرح دیگر انا فتحنا<br/>پیریشانی قوی استغفر اللہ<br/>زنا دانی ندانستم ہمہ عمر<br/>آو سلطانی ترا بس گشت حجت</p> | <p>ہمہ شاہان عالم را سپاہا<br/>بصد زاری ترا خوانم الہما<br/>بہ پیش والضحی یس و طہ<br/>بخوانم روز دشب اندر دعاہا<br/>پشیمانی چگویم ماجبراہا<br/>بہ نادانی بسی کردم خطاہا<br/>آو سلطانی ترا گویم شہاہا</p> |
|--|--|

سلم تر اشد بادشاہی  
گدار اس کے شو چندین عطاہا

غزل

|  |  |
|--|--|
| محمد کہ آمد سرا جانیسیرا<br>از دستان رادہ در قیامت<br>زانکارا و کافران را رساند<br>محمد ہر احوال است نموده<br>محمد کہ دادہ حسد ایش بزرگی<br>محمد محمد بگو اسے برا در<br>گرامات احمد بنی کس نہ اند<br>ہر آنکس کہ بر مصطفیٰ انصاف رزد<br>بہ فضل بنی است ادبہ بنید<br>محمد زبان شفاعت کشاید | بہومن و کافر بشیر اندیرا<br>حسد او نہ جنت و ملک کبیرا<br>خداوند دوزخ و سات مصیرا<br>خدا ایش ہمیشہ سیم ابصیرا<br>نمودہ ہمیشہ شر اباطیرا<br>کہ ذکرش خدا کردہ ذکر اکثرا<br>دلوکان بعض بعض ظمیرا<br>فید عواثوراً و یصلے سعیرا<br>پس از مرگ شمساً دلازمیرا<br>چو مرسل نہ ساند باگ نفیرا |
|--|--|

غزل خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ

|   |   |
|---|---|
| الایا ایہا الساقی اور کاسا و ناولہا<br>یہ بوسے نافہ کا خمر مبارک ان طرہ بکشايد<br>بے سجادہ رنگین کن گرت پیرنگان کو<br>مراو منزل جانان چہ اسن و عیش چون ہرک<br>شب تاریک بیم موج کچھ داسے چنین لعل<br>ہمہ کارم ز خود کامی بہ بدنامی کشید آخر<br>حنوی گری خواہی از وغائب شو حافظ | کہ عشق آسان نمود آدل سے افتاد و شکلا<br>ز تاب جعد مشکینش چہ خون افتاد در دلہا<br>کہ سالک بخیر بود ز راہ درسم منزلہا<br>چو فریادی سازد کہ بر بندید محلہا<br>کجا دانند حال ما بسکاران ساحلہا<br>نہان کے مانند آن رازی کزان سازد محلہا<br>سے املق من تہوی دوع الدنيا و اہلہا |
|---|---|

غزل رافت علیہ الرحمۃ

|                                  |                               |
|----------------------------------|-------------------------------|
| کان عرفان جان احسان در ورج مہطفا | تخت رفعت تخت دولت مہر مہر جہت |
|----------------------------------|-------------------------------|

|   |   |
|---|---|
| <p>سرا بهی ابراسنی شمع جمع انبیا<br/>روح رحمت روح راحت فوج ملک ابتدا<br/>خلق پرور خلق گستر شافع روز جزا<br/>عیش منزل عیش حاصل محفل ملک دنا<br/>شان شوکت آن رفعت منبع جود و عطا<br/>نجم عرفان رجم شیطان دافع شرک بلا</p>                   | <p>شاه عالم ماه اعظم نور انوار شدم<br/>بدر ایمان صدر احسان صاحب فضل و کرم<br/>آیة حق فیض مطلق پیشواے انبیا جان<br/>شاه اسری ماه اقصی آفتاب چرخ قرب<br/>نور رحمان سوز یزدان راحت فی جهان<br/>شمس آفت مهر رحمت تیر برج شرف</p>                                |
| <p>بهر خود هم آل خود فریاد رس یا مصطفی<br/>وز بهر ذی النورین خود از سوسه حیدر نقی<br/>جمله زد شد مقتدی و هست از تو مقتدی<br/>از نام شان اسهل انا و اشفع لنا یا مصطفی<br/>یعطی لنا من وصلک لی مالک ملک ہدا</p>                             | <p>مش شدم در حال خود حیران ستم مصطفی<br/>از بهر صدق صادق و ز بهر عدل عادل<br/>هم بهر پیر پیر من کان پیر پیران جہاں است<br/>آوردہ ام پشت شفیع نام بزرگان یقین<br/>آمد سلیم بر درت در یوزہ خواہان چون گدا</p>   |
| <p>نوش کن بگا ہی دل غمدیدہ مارا<br/>القلب علی بابک ایسلا و نہارا<br/>از بهر خدا چست مکن سبب قبارا<br/>یاراے گذشتن بنود باد صبارا<br/>پنهان ز تو من بوسہ زخم آن کف پارا<br/>عن جبک تداوتد فی قلبے نار<br/>در حضرت سلطان کہ دہر بار گدا</p> | <p>سیمین دقتا سنگد لالہ عتد ارا<br/>این قالب فرسودہ کلہ کوئے تو در دست<br/>آزردہ مباد کہ شود این تن نازک<br/>من چون گذرم از سر کوئے تو کہ آنجا<br/>خوش آنکہ زمی مست سوسے من بخرامی<br/>گر هست چو بحر نفسم گرم عجب نیست<br/>جامی نکند جز ہوس بزم تو لیکن</p> |
| <p>غزل نظامی علیہ الرحمۃ</p>  | <p>غزل نظامی علیہ الرحمۃ</p>  |

|   |   |
|---|---|
| چہ صورت صورت دلیر چہ دلیر دلیر زیبا<br>چہ چشمہ چشمہ کو کو چہ کو کو لوسے لالا<br>چہ غفل غفل میل چہ میل میل شیدا<br>چہ ہمد ہمد محرم چہ محرم محرم دلہا<br>چہ نکمت نکمت عنبر چہ عنبر عنبر سارا<br>چہ شربت شربت قابل چہ قابل قابل جانا | شدم بر صورتے عاشق کہ بر مہ میکند غوغا<br>اگر رویش نمی بینم دو چشمم چشمہ گردد<br>اگر در باغ بجز آمد و صد غفل بر انگیزد<br>خیلے را کہ میدارم غم را ہمد می باشد<br>نگار من بصد خوبی و در نقش نکمتے والد<br>مر از بحر جانی نظامی شربت بی باید |
|---|---|

## غزل سعدی علیہ الرحمۃ

|  |  |
|--|--|
| بکت لعین فی هواک دیا<br>لیس لے القلب یفیع الندما<br>انا محسنون فی الہوا عجا<br>فتدر ضینا باجرے القلما<br>خالق الخلق بنینا حکما<br>بارک اللہ ایہا العسا | تا جد اگشتہ ز ما صنما<br>آن کنن گر غم تو کشتہ شوم<br>گر تو لیلے بحسن در عسری<br>اجلم گر بدست تو باشد<br>انچہ کردی باز نیک دزد<br>خوش بگفتی تو این غزل سعدی |
|--|--|

## غزل حافظ علیہ الرحمۃ

|  |  |
|--|--|
| در داکہ راز نہبان خواہد شد آشکارا<br>نیکی بجای باران فرصت شمار یارا<br>باشد کہ باز بینم دیندار آشنا را<br>بات الصبح جیوایا ایسا السکارا<br>روزے تفقدی کن در ویش بینو ارا<br>بادوستان تلمط بادشمنان ہارا<br>گر تو نے پندی تفسیر کن قفسارا | دل می رود ز دست صاحب دلان خدا را<br>وہ روز مہر گردون افسانہ الیت فسونا<br>کشتی شکستگانیم اے باد شہر طبرخیز<br>در حلقہ گل دل خوش خواند دوش بلبل<br>اے صاحب کرامت شکرانہ سلامت<br>آسائش دو گیتی تفسیر این دو حزن است<br>در کوے نیکنای مارا گذرندادند |
|--|--|

|  |  |
|--|--|
| <p>آینه رسکند رجام حبست بنگر<br/>سرکش مشو که چون شمع از غیرت بسوزد<br/>گر سرب حریفان این پاری بخواند<br/>آن تلخ دیش که صوفی ام بگنایش خواند<br/>هنگام تنگدستی در عیش کوش هستی<br/>خواب پاری گو بخشندگان عمر اند<br/>حافظ بخود پیوشید این خرقه می آلود</p>                          | <p>تا بر تو عرضه دارد احوال ملک دارا<br/>دلبر که در کف او مومست سنگ دارا<br/>در قیص محالست آرد پیران پارسا را<br/>آشی نناد اعلی من قبله السد دارا<br/>کین کیمیا سستی قارون کند گدازا<br/>ساتی بده بشارت پیران پارسا را<br/>لے شیخ پاکدامن معذ و در دارا را</p>                     |
| غزل مولانا حامی علیه الرحمته   |  |
| <p>آهین شو قالی دیار لقیست فیما جمال سلما<br/>بودی غم غم فاده ز نام فکر ت ز دوست داره<br/>ز بهی حال تو قبله جان حریم کوی تو کعبه ذل<br/>نبار گفتی که ای کجایی چه بود حالت و رین جدائی<br/>از سر عشقت که بود ساکن نام ارباب شوق لیکن<br/>در آستانت مکینه جامی مجال بودن یزدان و</p> | <p>که میرساند از ان نواهی نوید و صلت بجانب<br/>نه بخت یا در نه عقل بهر نه تن تواند دل شکسته<br/>فان سجد نا الیک نهج و ان حینا الیک نشی<br/>مرضت شو قادت جبر افلیقت اشکو الیک شکو<br/>ز بی زبانی ز غم نهانی چنانکه دانی شد آشکارا<br/>بلکچ فرقت نشسته محزون بکوی محنت گزیده مار</p> |
| غزل صائب   |  |
| <p>گر نبودی بد بسم الله تاج فرق عنوانها<br/>سر شوریده آرد و ده ام از وادی مجنون<br/>بفکر نیستی هرگز نمی افتند معذ و دران<br/>نمیدانی ز استغنا بر زیر پامنی بینی<br/>گلستان سخن انازه رود دار دلب خشم<br/>حیات یاد و ان خواهی بھو اے قناعت</p>                                      | <p>نگشتی تا قیامت تو خط شیرازه دیوانها<br/>تی سازد از سنگ ملاست حبیب و اما نهها<br/>اگر چه صورت مقراض لا دار و گریه نهها<br/>که آخر می شود خار سردیوار مژگانها<br/>که جز من میرساند در سفال خشک بجانها<br/>که دار دناز هر موری در آن ادی سلیمانها</p>                              |

|   |   |
|---|---|
| چمن از فکر صاحب تنگ افتاد دست در عالم   | اگر مرغان این سخن دارند با هم دگستانها  |
| غزل غمی   | غزل غمی   |
| جنونی کو که از قید خرد ببردن کشم پارا<br>ببرزم می پرستان محتسب خوش عزتی دارا<br>اگر شهرت طلب داری اسیر دام عزلت شو<br>شکست از هر در و دیواری بار دیگر گردون<br>ببرزم می پرستان سرکشی بر طاق نه زاهد<br>بزار و ره بگردون روح تا باشد نفس تن<br>عینی روز سیاه پیر کفسان را تا شاکن  | کتم زنجیر پاس خوشیتن دامن صحرا را<br>که چون آید مجلس شیشه خالی می کند جارا<br>که در پر و از دار و گوشه گیری نام غقارا<br>بزرگ چهره مار بخت رنگ خانه مارا<br>که می ریزند مستان بے محابا خون مینارا<br>رسائی نیست در پر و از مرغ رسته بر پارا<br>که روشن کرد نور دیده اش چشم ز لیلخارا  |
| لیصحت به نسا زد و در دم خیم جدائی را<br>بجاک و خون نشاندی همچو گل مارا درین گلشن<br>حیات خویش را چون شمع صرف دیگران کردم<br>په صورت بر دیت چهره همچون عکس می گرد<br>امید از دست مردم چاره دل بر نمی آید<br>برای سوختن یک شعله کافی نیست دلم را<br>نیم سرگشته شوق چسب غل آرزو می گل<br>ز چشم چند چو شد خون دل چون باد ساقی<br>پریشان شد دماغم اے نسیم صبحدم بخیز<br>دلم را طاق محرومی غم کے بود قدسی | بناشد در شکست شیشه دستی مومیالی را<br>شعار خویش کردی تا چو شبنم بے وفائی را<br>کسی چون ندارد پاس رسم آشنائی را<br>بے ناکس نمی دانند طریق آشنائی را<br>از مرهم بینی سازد کسی و از غ جدائی را<br>صد آتش خانه باید تا کند روشن پرانم را<br>چرا از بلبل پردانه می جوئی سرانم را<br>بر غم دیده پر خون سپاس کن ایانم را<br>ز بوی سنبلیله زلفش معطر کن دماغم را<br>زاق صحبت پردانه می سوزد چسب غم را |
| غزل اشرف  | غزل اشرف  |
| بر فروزان دگر در بزم جانان شمع را   | آتش حسرت مزین در رشته جان شمع را  |

|  |   |
|--|---|
| چون نسیمی آید از کویش دل از جامی رود<br>دل غ دل را وصل رویت مرهم کافور است<br>عشق او در سینه پر شور می گیرد قرار<br>ماله دل می خزاید گریه کردن بیشتر | یادی سازد بلب خاطر پریشان شمع را<br>به شود در صبحدم زخم نمایان شمع را<br>در نمک باشد مکان وقت چراغان شمع را<br>آری اشرف آب می رود بافغان شمع را |
|--|---|

## غزل حافظ

|  |  |
|--|--|
| اگر آن ترک شیرازی بدست آورد دل مارا<br>برده ساقی می بانی که در جنت نخواهی یافت<br>فغان کین بویان شوخ شیرین کجوشه آشوب<br>از عشق ناتمام باجمال یا مستغنی ست<br>من از آن حسن و ذافزون که یوسف داشت دستم<br>حدیث از مطرب دی گو در از دهر کمتر جو<br>نصیحت گوش کن جانان که از جان دست تراز<br>بدم گفتی و خوشندم عفاک الله لک گفتی<br>غزل گفتی و در سفتی بیاد خوش بخون حافظ | بخال هندوش بخشیم سمرقند و بخارا را<br>کنار آب رکنا باد و گلگشت مصلی را<br>چنان بردند صبر از دل که ترکان خوان لیا را<br>آب رنگ خال خط چه حاجت کس زیبارا<br>که عشق از پرده عصمت بردن آرد ز لیا را<br>که کس نکشود و بکشاید به حکمت این معیارا<br>جوانان سعادت مند پسند پسروانارا<br>جواب تلخ نیز بید لب لعل شکر خارا<br>که بر نظم تو افشاند فلک عفت شیارا |
|--|--|

## غزل

|  |   |
|--|---|
| بے حجابانه در آذر کاشانه ما<br>فتنه انگیز مشوکا کل مشکین بکشا<br>مهربانی ز خیال مه رویت آموز<br>آکه از دور و دلال باشد در می نمود<br>گر بیاید بسر تر بست و پیرانه من | که کس نیست بجز در تو در خانه ما<br>تاب زنجیر ندارد دل دیوانه ما<br>که بسایه ز در گوشه دیرانه ما<br>جان ماسوخت ز بیرحمی جانانه ما<br>بنید از خون جگر پر شده پیمان ما |
|--|---|

## غزل حافظ

|  |  |
|--|--|
| لطف باشد گریختوشی از گدا ہاروت را<br>ہمچو ہاروتیم دایم در بلائے عشق زار تو<br>کے شہی ہاروت در چاہ ز خدانت ہیرا<br>بوسے گل بر خاست گوی در چمن ہاروت بود<br>می کشم جور و جفا ہایت ز ہجران اے صنم | تا بکام دل بہ بیند دیدہ ہاروت را<br>کاشکے ہرگز ندیدی دیدہ ہاروت را<br>مانہ گفتی شہد از حسن او ہاروت را<br>بلبلان مستند گوی دیدہ چون ہاروت را<br>رؤے نہا تا بہ بیند حافظ ہاروت را |
|--|--|

## غزل جامی علیہ الرحمۃ

|   |  |
|---|--|
| روحی فد اک اے صنم لطیفی لقب<br>کس نیست در جہان کہ رحمت عجیب اند<br>ہر کس نیافت جرعہ از جام وصل تو<br>تا زلف تو شب ست درخت آفتاب حسن<br>کامی ز لب بہ بخش کہ عشاق خستہ را<br>رفتن بہر طریق ادب نیست در رہمت<br>دل یاد منزع غم و سر خاک مقدمت<br>مطلوب جامی اے طلبم گفتہ کہ چیست | آتش ترک شور عجم فتنہ عرب<br>اے در کمال حسن عجب تر ز ہر عجب<br>زین بزم گاہ تشنہ جگر رفت خشک لب<br>دلیل و الضحی است بر آورد در دوشب<br>صد خار خار در جگر افتاد ز ان طلب<br>ما عاشقیم دست نیاید ز ما ادب<br>لیکن موجب شرف بود آن مایہ طرب<br>مطلوب او ہین کہ دہر جان درین طلب |
|---|--|

## غزل حافظ

|   |   |
|---|---|
| تعالی اللہ چہ دولت دارم مشب<br>چو دیدم رودے خویش سجده کردم<br>نہال عیش از وصلش بر آورد<br>بران عزم اگر خود می برد سر<br>کشہ نقش اناحق بر زمین خون<br>برات لیلة القدرے بدستم | کہ آمد ناگہان دلدارم مشب<br>بجد اللہ نکو کردارم مشب<br>ز بخت خویش بر خور دارم مشب<br>کہ سر بوش از طبق بردارم مشب<br>چو منصور ارثی بردارم مشب<br>رسید از طالع بیدارم مشب |
|---|---|



|   |  |
|---|--|
| تو صاحب نعمتے من مستحقم<br>ہی ترسم کہ حافظ محو گردد | ز کوۃ حسن دہ حق دارم اشب<br>ازین شوری کہ در سردارم اشب |
|---|--|

## غزل ہلالی

|  |   |
|--|---|
| سرنی تا بم ز شمشیر حبیب<br>ایکے گوی چون نہ و حال تو چیت<br>مار قیہ ہست مارا نیست قدر<br>زارے نالہ ہلالی بے رخت | ہر چہ آید بر سر من یا نصیب<br>من غریبم حال ما با شد غریب<br>نیستم پیش تو مقدار رقیب<br>ہمچنان کہ فرقت گل عندلیب |
|--|---|

## غزل علی حزمین

|  |  |
|--|--|
| عاشق مجور وصل دستان بنید بخواب<br>بعد از نیم چشم آن سرور دان بنید بخواب<br>دل کجا در طرہ نازک نہ سالان از کجا<br>دولت بیدار در دیدہ بر زم خاک شک<br>مرگ ہر کس در حقیقت نقش حال ز نگہیت<br>صبح محشر سرگران بر خیز از خواب<br>وصل از کف رفتہ را دیگر کجایابی حزمین<br>ہر گز گل رشتہ باشد پیای عندلیب | دیدہ محتاج گنج شایگان بنید بخواب<br>دیدہ عاشق مگر بخت جوان بنید بخواب<br>مغ بے بال و پر من آستان بنید بخواب<br>گر جہنم سجدہ آن آستان بنید بخواب<br>ہر چہ کس بنید بہ بیداری جان بنید بخواب<br>گر شبہ ز اہد خرابات معان بنید بخواب<br>در خزان لیل بہار بخیزان بنید بخواب<br>دام دیگر نیست حاجت از برائے عندلیب |
| ہست بر شاخ گل عشرت سراے عندلیب<br>تا وزید از گلشن روے تو یاد دی در چمن<br>نوع و سان چمن مشتاق دیدار تو اند<br>ہیچ تخی نیست صنایع در زمین پاک عشق<br>شد زمین شراز گلہاے مضمون گلشنے   | ہست ہر گل آتشی در زیر پایے عندلیب<br>ہست در گلزار رویت گل بجایے عندلیب<br>خندہ ہاے گل دیدار گر یہاے عندلیب<br>ہست ہر بیت غنی عشرت سراے عندلیب  |

|   |  |
|---|--|
| چرخ و در ساقی پیاله گاه راس و گاه چپ<br>پند ناصح می کند از باه ام انا چه سود<br>پیش و گرافت خوبی گل ز ندیا و افکنده<br>یا کباز ان راست چپ استاده اند عشق تو<br>پر تو حسن تو مار از رع امید هست<br>پیر بر تابر سر و س تو عاشق شد بجان<br>پارسانی تا بکے محمود رانی چون دهر | از شراب دیر ساله گاه راس گاه چپ<br>می کند ساقی خواله گاه راس گاه چپ<br>از خجالت این رساله گاه راس گاه چپ<br>رو نمائی همچو لاله گاه راس گاه چپ<br>لیک بجزت بجزراله گاه راس گاه چپ<br>صفت زده گردت چو لاله گاه راس گاه چپ<br>ساقی مسکین کلاله گاه راس گاه چپ |
|---|--|

## غزل صائب

|  |   |
|--|---|
| دردن گنبد گردون فتنه باز محسب<br>صفائی چهره شبنم گل سحر خیز است<br>ز چشم دام بدوق شکار خوابی رفت<br>باین امید که سر رشته بدست افتد<br>از حوت تلخ درینجا زبان خویش نگر<br>جواب این غزل مویست صائب | بزیر سایه گل موسم بهار محسب<br>ز یکدگر بکشا چشم اعتبار محسب<br>اگر تو یافنه لذت شکار محسب<br>شود چو سوزن اگر پیکر هزار محسب<br>بجواب گاه لحد در دمان مار محسب<br>ز عمر یک شبیه کم گیر و زنده دار محسب |
|--|---|

## غزل بهلول

|  |  |
|--|--|
| آفت اندر غم عشق تو قد لام شده است<br>ت ترا دیدم داز هر دو جهان بگذشتم<br>حاج در جله جهان کرده جمسال تو ظهور<br>حاج بحال من دل سوخته انداز نظر<br>دال در دیست دلم را که دواش نه بود<br>تو بود دست دل و عبرت قرار و هو شتم | تبر دی تو روزم ز غمت شام شده است<br>ت شنا خوان تو گر خان گرام شده است<br>جنبش جلد بها نه از تو انعام شده است<br>تخ خیالم بوصالت طمع خام شده است<br>زال ذوق و قنوت لذت هر گام شده است<br>ز بزلت تو دلم بسته اندام شده است |
|--|--|

|   |  |
|---|--|
| ش شرام ز غم ساقی انجام شده است<br>هن صنایع کنی چون کرمت عام شده است<br>ظ ظهور تو بهر ذره اسلام شده است<br>غ غمخواری و از غم دلم ابرام شده است<br>ق قبله تو رخ کعبه اسلام شده است<br>ل لبیک ابد جانب اسلام شده است<br>پیش انسان مکمل یکی گام شده است<br>ماه و خورشید ز حسن تو برین پام شده است<br>ه همه هیبت و حیران که چه الهام شده است<br>ی یکی بین و یکی دان چه الف لام شده است | ش شادت بود آن دم که نیم پاسه تو سر<br>ص صبرم بدی تا بنیت صبر کنم<br>ط طلبگار وصال تو دل من همه وقت<br>ع عقل و د جهان در صفت حیران هست<br>ف فراق است که جز وصل تو در مانش نیست<br>ک کفرست همه قهر جلالت از دست<br>م ملک همه عالم ز ملک تا ملکوت<br>ن نهایت نبود حسن جسا نکیر ترا<br>و و اوایل کنان خلق جهان در عرصات<br>لام الف دار به بهلول به پیچید عین |
|---|--|

## غزل شمس الدین

|   |   |
|---|---|
| تم از صحبت دلدار شد مست<br>ازین می بهیچون بسیار شد مست<br>خطیب و قاضی و خمار شد مست<br>جنید و شبلی و عطار شد مست<br>علی بایق ذوالفقار شد مست<br>جو دیدم سر سبز گلزار شد مست<br>انا الحق می رود در درگاه شد مست<br>که ملا بر سر بازار شد مست | دلم کرد باوه جبار شد مست<br>نه من تنها درین بیخانه مست<br>بهیچانه گذر کردم چو دیدم<br>ازین می جرمه پاکان چشیدند<br>ترا حسن و جمال خویش مستی<br>گلستان ارم را سیر کردم<br>ازین می جرمه دادند به منصور<br>ببروج پاک شمس الدین تبریز |
|---|---|

## غزل جامی

|                       |                      |
|-----------------------|----------------------|
| جلوه سر و سیمم آرزوست | باز هوا سچمنم آرزوست |
|-----------------------|----------------------|

|   |  |
|---|--|
| <p>بوسه ازان پیرمهم آرزو دست<br/>         بهجو عقیق غنیم آرزو دست<br/>         جنت کابل وطنم آرزو دست<br/>         در غلم گلبند غم آرزو دست<br/>         ساقی توبه شکم آرزو دست<br/>         اکین سخن زبان دهنم آرزو دست</p>        | <p>نکحت گل را چکنم اسے نسیم<br/>         از در دندان تو اسے نازنین<br/>         گرمی ہندم دل و جانم بسوخت<br/>         شیشہ بردست شب بہتاب<br/>         توبہ ز مے کر دم و آمد بہار<br/>         باز نگر جامی ازان لب سخن</p>             |
| غزل خاقانی  |  |
| <p>لب تو قیمت شکر بشکست<br/>         عشقت آمد مرا بشکست<br/>         نوک آن نیزہ در جگر بشکست<br/>         پاسبان خفته بود در بشکست<br/>         قتل انجام رسید و سر بشکست</p>  | <p>رُخ تو رونق قمر بشکست<br/>         من ز اول شکستہ پا بودم<br/>         ترک حیثیت مرا بہ نیزہ بزد<br/>         بر در دل رسید و حلقہ بزد<br/>         غولے این نوشت خاقانی</p>  |
| غزل سعدی علیہ الرحمۃ  |  |
| <p>آشنائی میتوان کردن جدائی مشکست<br/>         دل کہ شد بیچارہ اورا چارہ کردن مشکست<br/>         شیشہ بشکستہ را پیوند کردن مشکست<br/>         راز دل باہر کسی اعلیاء کردن مشکست<br/>         ایک چون پیوند کردی پادہ کردن مشکست</p> | <p>لے کہ میگویی بخوبان آشنائی مشکست<br/>         پیش بیدردان گریبان پارہ کردن مشکست<br/>         دل کہ رنجہ از کسی خرسند کردن مشکست<br/>         زندگانی در جہان بے یارہ کردن مشکست<br/>         سعدی یا سہلی ست باہر کس گرفتن دوستی</p> |
| غزل خسرو  |  |
| <p>ہر برگ سن تار گشتہ حاجت زانہ نیست<br/>         در و منہ عشق را دار دیجز دیدار نیست</p>   | <p>کافر عشقہ مسلمانی مراد کار نیست<br/>         از سر بالین سن بر خیز اسے نادان طیب</p>  |

|                                     |                                       |
|-------------------------------------|---------------------------------------|
| شاو باش ای دل که فردا بر سر باز عشق | و عده قتل است گر چه وعده دیدار نیست   |
| ما غریبان را تماشا چمن در کار نیست  | و انعام سینه ما کمتر از گلزار نیست    |
| تا خداے کشتی ماگر نباشد گو مباحث    | ما خدا داریم ما را نا خدا در کار نیست |
| خلق می گوید که خسرو بت پرستی میکند  | آرے آرے می کنی با خلق و عالم کار نیست |

## غزل سعدی علیه الرحمة

|                                       |                                       |
|---------------------------------------|---------------------------------------|
| خوش بیدم صوفیان را صحبت خار مست       | عاشقان با صدق ناله و عده دیدار مست    |
| مست عاشق مست معشوق هم باز را ز خود    | پیر مست و میر مست و شیخ و راسخ را مست |
| عجب راست و بدم در میان میسکده         | صحیح مست و خلق مست و جلگی باز را مست  |
| هر که در باغ دیدم مست بود بے خبر      | ز باغ مست باغ مست و غنچه و گلزار مست  |
| باو شاهان مال مست و ما غریبان حال مست | خو بر و یان از مست و طرّه طرار مست    |
| یار من بدست آمد خون ز لبهامی چکید     | زلف مست و خال مست و عاشقان دیدار مست  |
| سعدی باقی نمانده از شراب عشق فصل      | سال مست ماه مست روز و شب هموار مست    |

## غزل نعمت خان عالی

|                                    |                                      |
|------------------------------------|--------------------------------------|
| آن بی وفا که آمد یکدم نشست و رفت   | پیر سید دل کجاست بستم شکست و رفت     |
| تا چشم او نتاد بین کرد و بغیر      | گویا غزال بود که فی الحال جست و رفت  |
| هر ذی حیات مرجه در یاس نیستی است   | نقش وجود خویش برین آب است و رفت      |
| همیان پر فلوس و درین عهد بے ثبات   | مانند ماهی السیت که آمد بدست و رفت   |
| فونش طلال شد عوض باوه حسرام        | یعنی که محاسب خم سزای شکست و رفت     |
| شوخی چنانکه یاد تو ام در دلم نماند | از خاطر خیال که چون برق جست و رفت    |
| دل بستگی حلقه زنجیر ز بندگی        | عالی خوش آن کی که ازین قید جست و رفت |

## غزل و اله

|                                     |                                     |
|-------------------------------------|-------------------------------------|
| دوست را گردل ز تنگ دوست ما دیم دوست | دوست را گردل ز تنگ دوست ما دیم دوست |
| بست ناصح عاشقان از جفا دوست باک     | بست ناصح عاشقان از جفا دوست باک     |
| خون مار اگر پیتخ نازد بر دهر نفس    | خون مار اگر پیتخ نازد بر دهر نفس    |
| منصب ما عاشقان بنود بجز پردگی       | منصب ما عاشقان بنود بجز پردگی       |
| زاهدان و اله اگر عشاق را گویند بد   | زاهدان و اله اگر عشاق را گویند بد   |

## غزل بیدل

|                                     |                                     |
|-------------------------------------|-------------------------------------|
| باز سر گرمی نظاره بسامان شده است    | باز سر گرمی نظاره بسامان شده است    |
| زین چراغی که طرب جو شیء انجسم دارد  | زین چراغی که طرب جو شیء انجسم دارد  |
| صلح کل نذر حریفان که درین عشرت گاه  | صلح کل نذر حریفان که درین عشرت گاه  |
| باب را این همه کیفیت رعنائی نیست    | باب را این همه کیفیت رعنائی نیست    |
| بیدل آن شعله که بوزم چراغان گرم است | بیدل آن شعله که بوزم چراغان گرم است |

## غزل حافظ

|                                       |                                       |
|---------------------------------------|---------------------------------------|
| ساقیا آمدن عید مبارک با دست           | ساقیا آمدن عید مبارک با دست           |
| در شگفتم که درین مدت ایام فراق        | در شگفتم که درین مدت ایام فراق        |
| برسان بندگی دختر ز گوید را آئے        | برسان بندگی دختر ز گوید را آئے        |
| شکر ایند که ازین باد خزان رخ نه نیافت | شکر ایند که ازین باد خزان رخ نه نیافت |
| شادی مجلسیان در قدم و مقدم تست        | شادی مجلسیان در قدم و مقدم تست        |
| چشم بد و در کزین تفرقه رخوش باز آورد  | چشم بد و در کزین تفرقه رخوش باز آورد  |
| حافظ از دست مدح محبت آن کشتی نوح      | حافظ از دست مدح محبت آن کشتی نوح      |

## غزل حافظ

|                            |                            |
|----------------------------|----------------------------|
| بجز ما را نیست دران النیاس | بجز ما را نیست دران النیاس |
|----------------------------|----------------------------|

|  |  |
|--|--|
| دین دول بردند قصد جان کنند<br>در بهای بوسه جانی طلب<br>داد سکینان بده اے روز وصل<br>خون ماخوردند این کافران<br>هر زانم ورد دیگر می رسد<br>بیمو حافظ روز و شب بخوابتن | الغیاث از جور خوبان الغیاث<br>می کنند این دستانان الغیاث<br>از شب یلدا اے حیران الغیاث<br>اے مسلمان چه درمان الغیاث<br>زین حریفان بر دل جان الغیاث<br>گشته ام سوزان و گریان الغیاث |
|--|--|

## غزل محمود

|  |  |
|--|--|
| ثابت تشبیه خود یار الغیاث<br>نورست و شیر جانمن و محنت فراق<br>ثالث میان ما تو پیدا شده قیب<br>شمن می ستان و هم نقد جان اگر<br>ثالث پیا که ساقی اگر بخشم تمام<br>ثوب از تن ایاز چه بگرفت کام دل | زین گشت رنج جان دلم زار الغیاث<br>باشیر و گاو در سبزه پیکار الغیاث<br>این از کجا رسید و گریه بار الغیاث<br>مردم بد و چشم تو یار الغیاث<br>اگر دم ز بار در و سبکسار الغیاث<br>محمود شد بخصه گرفتار الغیاث |
|--|--|

## غزل حافظ

|   |  |
|---|--|
| سوز و فرق همه دلبران ستانی باج<br>دو چشم مست تو بر هم زده ختا و ختن<br>بیاض روی تو روشن چو عارض نور رشید<br>لب تو خضر و بان تو آب حیوان مست<br>ازین مرض به حقیقت کجا شفا یابم<br>و بان تنگ تو داده آب خضر بقا<br>چو اهی شکی جان من بنگ دے | بجز آنکه بر سر خوبان عالمی چون تاج<br>بچین زلف تو ما چین و بند داده خراج<br>سوا زلف تو تار یک تر ز ظلمت و اج<br>قد تو سرد و میان تو موسی و گردن عاج<br>که از تو دور و دل من نمی رسد بسلام<br>لب چو قند تو برد از نبات مصر و لاج<br>دے ضعیف که هست او بنار کی چو زجاج |
|---|--|

|  |   |
|--|---|
| کینہ بند خاک در تو بوی کاج   | فتادہ در سر حافظ ہوا ہے چون توشی  |
| عزل محمود  |   |
| <p>بیک دیدن بجان ہستند محتاج<br/>کہ در اند بچنگ باز و تراج<br/>شد ادر اگر گوسیا بر چرخ معراج<br/>زمن آن ساعد طافی تراز عاج<br/>گرفت از قند مصری شرکت ہرج<br/>سید شد روز بر من چون شب لرج<br/>باہی بنیدشش محمودای کاج</p>           | <p>جالت را ہزاران صاحب تاج<br/>چنان ہجر تو بار اگر دگستار<br/>چو جابر بام وصلت یا نت عاشق<br/>ہمان شد تیرہ بر من چون نفی<br/>جگر خون کرد زلف مشک چین را<br/>جد از آفتاب عارض تو<br/>جمال خود ایا از وی نہان داشت</p>        |
| الضیاء   |   |
| <p>ز وصف می ینادم بر زبان پیچ<br/>کہ عقل اگر نگشتہ ز انسیان پیچ<br/>بعاشق آن مہ نامہ سر بان پیچ<br/>کہ بنود گل چو ادور بوستان پیچ<br/>کہ جز ذکرش ندارم بر زبان پیچ<br/>نشان شوخی دیگر از ان پیچ<br/>دل بگلشت بے رویش از ان پیچ</p> | <p>جوی نیم ترا ہے مہ دہان پیچ<br/>چہ گویم وصف آن موی میان را<br/>چرا یار بندارد مہر بانی<br/>چگونہ گل بود چون روے آن ماہ<br/>چنان مائل شدم در حسن جانان<br/>چہ دانستی از ان دلبر تو چندان<br/>چمن گل گل شدہ محمود و اما</p> |
| عزل آصفی   |   |
| <p>سالمنا نظر و جا ساختہ در خاطر پیچ<br/>خاطرے می طلبی نیست مرا خاطر پیچ<br/>صلحتہا ست درین باب کین ظاہر پیچ</p>   | <p>لگزد آن غیرے و میکدہ در خاطر پیچ<br/>آنکہ ہمان می مست شدی بچو شراب<br/>گفتگوے در میانہ بے بہت وے</p>   |



|                                    |                                      |
|------------------------------------|--------------------------------------|
| پیش من از همه حرفی سخن جام به است  | سحر و دوا ختم باشد سخن ساحر هیچ      |
| مے خورار و زلف و غم سر دالگذار     | غم فرداے قیامت نخورد کافر هیچ        |
| غزل نظیری                          |                                      |
| ای کعبه که گرد در نشیند به صفا هیچ | جای که عطاے تو بود کفر خطا هیچ       |
| ابا هر تو علت نه و با قهر بهانه    | آزاکه مراد تو بلا خواست دعا هیچ      |
| اکنون چه کار آیدم اربا تو نیا شدم  | بید دولت وصل تو نیم دوسرا هیچ        |
| کم حوصلگی از طرثاست و گرنه         | از بحر تو علت نشود کم بطنای هیچ      |
| از نشت که این زمزمه باطن نظیری     | بانگے که نباشد نغمه کوه صدا هیچ      |
| غزل حافظ                           |                                      |
| اگر بزم هب تو خون عاشق ست سباح     | صلاح ما همه آمنت کان تراست صلاح      |
| سواد زلفت تو تفسیر جا عل الظلمات   | بیاض روست تو بیتان فائق الاصباح      |
| ز دیده ام شده صد چشمه در کنار روان | که خود شناسانند در میان آن لاج       |
| لب جو آب حیات تو هست قوت روح       | وجود خاکی مرا از دست قوت روح         |
| ز چنگ لغت کندت کسی نیافت خلاص      | نه از کما خیز ابرو و تیر غم سزه نجاج |
| بیا که خون دل خویش تن بحسب کردم    | اگر بزم هب تو خون عاشق ست سباح       |
| نداد لعل لبش بوسه بصد تلعبیس       | نیافت کام دل سن از و بصد احجاج       |
| صلاح و توبه و تقوی ز ما بخود اعظ   | ز رند و عاشق و مجنون کس نیافت صلاح   |
| بیا که چسیت که بر یاد تو کشیم مدام | دخن نشرب شر با کد لک از لقا حجاج     |
| دعاے جان تو در دوزبان حافظ باد     | مدام تا که بود گردش مسا و صباح       |
| غزل محمود                          |                                      |
| حرام باد بجز یار گلزار قدح         | فداے باو دلش کنم هزار قدح            |

غزل حافظ

|  |   |
|--|---|
| <p>جیب من چه شود ساقی و قرح گیرد<br/>         حدود را حیدر خون دل بجوش آید<br/>         حلال نیست مے لعل بے لب ساقی<br/>         حکایت از جم و جام گذشته دارد<br/>         حریف باده کثالت آنکه از ره شوق<br/>         حدیث توبه و تقوی می پیرس از محمود</p>   | <p>روان بچرخ در آید هزار بار قرح<br/>         یخ پر ز باده بدستم دهد نگار قرح<br/>         بود حرام چو نوشند خوشگوار قرح<br/>         میان خلق از ان دارد اعتبار قرح<br/>         بنقد جان بتاند ز دست یار قرح<br/>         دهد یا زچو ادرادم رو چار قرح</p>  |
| <p>دل من در هوا روی فرسخ<br/>         بجز بندوی زلفش هیچکس نیست<br/>         هسانایکجخت است آنکه دائم<br/>         شود چون بید لرزان سرو آزاد<br/>         بده ساقی شراب از غوانی<br/>         دو تا شد قاسم همچون کمانی<br/>         نسیم مشک تاناری خجل کرد<br/>         اگر میل دل هر کس بجایست<br/>         عسلاط خاطر آنم که باشد</p> | <p>دلفانی<br/>         شده آشفته همچون سوی منبرخ<br/>         که بر خور دار شد از زلف منبرخ<br/>         بود هر از دهم زانوی منبرخ<br/>         اگر بند شد بجوی منبرخ<br/>         بیا و نر گیس جاوی منبرخ<br/>         ز غم پیوسته چون بوی منبرخ<br/>         شمیم زلف عنبر بوی منبرخ<br/>         بود میل دل من سوی منبرخ<br/>         چو حافظ چاکر هندوی منبرخ</p> |
| <p>خبر از حال مانگرفت آن شوخ<br/>         خروش از دست او دارند پیران<br/>         خرابی کرد در هر گوشه چشمش<br/>         خدا پاینده دار خوبی او</p>  | <p>چو او دیگر ندیدم دستان شوخ<br/>         کس کم دید مثل آن جوان شوخ<br/>         نباشد کس سیه دل تر از آن شوخ<br/>         اگر چه نیست چون او در جهان شوخ</p>  |

|   |  |
|---|--|
| <p>نہ باید بود ز نیسان جادوان شوخ<br/>بهاشک آشکارا و نهان شوخ<br/>ایازا دست بس نامهربان شوخ</p>   | <p>خدا را چند خواہی کرد شورخی<br/>خود حیران کان شوخ ست کامد<br/>خراب عشق او محمود شد زانکہ</p>   |
| غزل ولی   |  |
| <p>محراب عبادت خم ابروے محمد<br/>سرچشمہ صفاے صدی روے محمد<br/>چون جلوہ دہر روشنی روے محمد<br/>چون سایہ داریم ز گیسوے محمد<br/>واللیل اشارت کند از سوے محمد<br/>یک نفثہ رسد گرد و گیسوے محمد<br/>شد بلبل جان شیفہ روے محمد<br/>آنگس کہ بجان گشتہ سگ کہے محمد<br/>در کشور ناسوت ہیا ہوے محمد<br/>چون هست خدا امج و شاگوے محمد</p> | <p>سر سلسلہ اہل جنون سوے محمد<br/>خورشید سپہرا حدی روے محمد<br/>خورشید بزی زین از شرم رود و دود<br/>ہرگز نہ ہر اسیم ز خورشید قیامت<br/>دانش کنایہ بود از روے محمد<br/>بر باد دہر خم من صد طبلہ عنبر<br/>تا گل بچکد از عرق روے محمد<br/>صد شوکت جمشید و سلیمان و دود<br/>در عالم لاہوت بتا شاے جمالش<br/>بیچارہ ولی کیست کہ مع تہگوید</p> |
| غزل سن  |  |
| <p>چون خلد برین آمدہ در کوے محمد<br/>چون کعبہ عشاق بود روے محمد<br/>لیسن بخدا گشتہ کند سوے محمد<br/>واللیل چہ باشد صفت سوے محمد<br/>معلوم نمودہ ہمہ خوے محمد<br/>زمینیت عیان بر دل حق تجھے محمد</p>   | <p>لے طالب فردس بر سوے محمد<br/>لے کعبہ طلب چند کنی قطع بیابان<br/>طرز صفتش آمدہ از حضرت یاری<br/>والشش چہ باشد صفت وجہ شریفش<br/>نور القلم از فضل خداوند تہلے<br/>طس دحم سماے قرآنے</p>   |

|   |   |
|---|---|
| <p>می باش بہر حال ثنا گو سے محمد<br/>لے طالب فردوس بردوسے محمد</p>  | <p>لے کعبہ عشاق خداوند تعالیٰ<br/>پند حسن نیست اگر گوش بداری</p>  |
| غزل حافظ  |   |
| <p>خراب بادہٴ فصل تو ہوشیارانند<br/>وگر نہ عاشق و معشوق را زوارانند<br/>کہ از بین دیارت چہ بقرارانند<br/>کہ از تطاول زلفت چہ سوگوارانند<br/>کہ ساکنان در دوست خاکسارانند<br/>کہ مستحق کرامت گناہ گارانند<br/>غزل کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزارانند<br/>پیادہ میسر و دم و ہرمان ہزارانند<br/>مرد بصومعہ کا بنجاسیادہ کارانند<br/>کہ بستگان کند تو رستگارانند</p> | <p>غلام نر کس مست تو تا جدارانند<br/>ترا صبا و مرا آب دیدہ شد غماز<br/>بزی زلف و دوتا چون گذر کنی بگر<br/>گذاز کن چو صبا بر بنفشہ زار و بین<br/>رقیب در گذر و بیش ازین کمن نخوت<br/>لغیب باست بہشت ایچدا شناس برد<br/>نہ من بران گل عارض سخن سرایم و بس<br/>تو دست گیر شو اے خضر پے خجستہ کمن<br/>بر و بمیکدہ و چہرہ ارغوانی کن<br/>خلاص حافظ از ان زلف تابدار میاد</p> |
| غزل عشق   |   |
| <p>دزد گر یہ من گوشہٴ دامن گلہ دارد<br/>از مذہب من گبر و مسلمان گلہ دارد<br/>زنجیر بہ تنگ آمدہ زندان گلہ دارد<br/>گلچین ہمار تو ز دامن گلہ دارد<br/>نظارہ ز جنبیدن مرغان گلہ دارد<br/>لے عشق تہی از وضع تو جان گلہ دارد</p>   | <p>از پنجہٴ من چاک گریبان گلہ دارد<br/>کہ بت شکم گاہ بمسجد ز غم آتش<br/>از بسکہ بزدان غمت دیر مہمانم<br/>دامان نگہ تنگ گل حسن تو بسیار<br/>در بزم وصال تو بہنگام تماشا<br/>گر گریہ و گریختہ آہ جگر سو ز</p>   |
| غزل حافظ  |   |

|  |   |
|--|---|
| <p>قاصدے کو کہ فرستم تو پیغامے چنند<br/>ہاں مگر لطف شہا پیش ہند گامے چنند<br/>فرصت عیش نگہار و بزن جامے چنند<br/>بوسہ چنند بیا میز بد خفا سے چنند<br/>چشم الغام دار یدر افغا سے چنند<br/>تا خرابت نکند صحبت بزم سے چنند<br/>نفی حکمت کمن از بہر دل عالمے چنند<br/>کہ گو حال دل سوختہ باغ سے چنند<br/>کامگار نظر کن سوی ناکامے چنند</p> | <p>سب حال نہ نوشتم و شد ایامے چنند<br/>ابداں مقصد عالی نتوانیم رسید<br/>ہون سے از غم بسورفت و گل ننگد نقاب<br/>قتل آئینہ با گل نہ علاج دل باست<br/>اے گدایان خرابات خدا یا ر شاست<br/>زادہ از کو چہ زندان سلامت بگذر<br/>عیب می جلد بگفتی ہنزشش نیز بگو<br/>پیر میخانہ چہ خوش گفت بدے کش خویش<br/>حافظ از تاب رخ ہر فروغ تو بسوخت</p> |
|--|---|

غزل محمود

|   |   |
|---|---|
| <p>در آرزو دے وصل تو عمر تمام شد<br/>اے دیدہ پاس دار کہ خواہم حرام شد<br/>آنہم نشد میسر و سوداے خام شد<br/>مرے کہ دانہ دید گرفتار دام شد<br/>عشق چنان گرفت غلام غلام شد</p> | <p>امروز دیگرم بفراق تو شام شد<br/>آمد نماز شام و نیامد نگار سن<br/>بستم بسے خیال کہ بنیم حال دوست<br/>خال تو دانہ دانہ زلف تو دام دام<br/>محمود و غزنوی کہ ہزاران غلام و شہت</p> |
|---|---|

غزل حافظ

|  |   |
|--|---|
| <p>گل آدم بسر شتد و بی پیانہ زدند<br/>باسن راہ نشین بادہ مستانہ زدند<br/>حوریان رقص کنان ساغر شکرانہ زدند<br/>ہون ندریدند حقیقت راہ افسانہ زدند<br/>قرعہ قال بنام سن دیوانہ زدند</p> | <p>دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند<br/>ساکنان حرم سر عفاف ملکوت<br/>شکرا یزد کہ میان سن داو صلح فتاد<br/>جنگ ہفتاد و دو ملت ہم را عذر بنہ<br/>آسمان بار امانت نہ توانست کشید</p> |
|--|---|

|   |   |
|---|---|
| لطف عشق دل گوشه نشینان خون کرد<br>ما بصد خرمن پسند از زده چون زدیم<br>آتش آن نیست که بر شعله او خند و ضحک<br>کس چو حافظ نکشید از رخ اندیشه نقاب | ما بچو آن خال که بر عارض جانانه زدند<br>چون ره آدم پسند از بیک دانه زدند<br>آتش آنست که در خرمن پر دانه زدند<br>تا سر زلفت عروسان سخن شانه زدند |
|---|---|

## غزل مغربی

|  |   |
|--|---|
| زوریا موج گوناگون بر آمد<br>چونیل از بهر قومی آب گردید<br>چو این دریا بچون موج زن شد<br>گئے در کسوت سیلے فرو شد<br>چو باز آمد ز غلوت گاه بیرون<br>ازین دریا بے امواج هر دم<br>اگر انسان نگر دے آشکارا<br>چو شمر مغربی در هر لباس | ز بے چونی بزرگ چون بر آمد<br>بر اے دیگران چون خون بر آمد<br>حساب آسمان بیره دن بر آمد<br>گئے از صورت مجنون بر آمد<br>همان نقش درون بیرون بر آمد<br>هزاران گوهر کنون بر آمد<br>کلام کنت کنز آچون بر آمد<br>بنایت دلبر و موزون بر آمد |
|--|---|

## غزل حافظ

|  |   |
|--|---|
| آنانکه خاک را بنظر کیما کنند<br>در دم نهفته به ز طیبیان مدعی<br>مستحق چون نقاب رخ بر نمی کشد<br>چون حسن عاقبتش بر ندے و ز اهریت<br>حالی درون پرده بسی فتنه می رود<br>پنهان ز حاسدان بخور می که شمعان<br>بے معرفت مباش که بل من مری عشق | آیا بود که گوشه چشمی با کنند<br>باشد که از خوانه غنیم دو کنند<br>هر کس حکایتی بتصور چر کنند<br>آن به که کار خود بنایت را کنند<br>تا آن زمان که پرده بر افند و با کنند<br>خیر نمان ز بهر رضاء خدا کنند<br>اهل نظر محالہ با آشنا کنند |
|--|---|

|   |   |
|---|---|
| <p>صاحب دلان حکایت و خوش گذشتند<br/>         ترسم برادران غمورش قبا کنند<br/>         بهتر ز طاعتی که بروی دریا کنند<br/>         اوقات خود ز بهر تصرف بجا کنند<br/>         شاهان کم التفات بجال گردا کنند</p>                     | <p>اگر سنگ نین حدیث بنالد عجب مدار<br/>         پیرا بنی که آید از دوسه یوسفم<br/>         سه خور که صد گناه را غبار و حجاب<br/>         بگذر بگو که میگذرد تازمه حضور<br/>         حافظ مدام وصل میسر نمی شود</p>                |
| <p>غزل عرفی</p>   |   |
| <p>چشم بد دور بهشتی چمنی ساخته اند<br/>         که بهموری و لهما وطنی ساخته اند<br/>         که دلی جامه از جان بدنی ساخته اند<br/>         که ترا بلبل شیرین و منی ساخته اند</p>   | <p>در چمن دور و شان انجمنی ساخته اند<br/>         نه نشیند دل این طائفه و قصر بهشت<br/>         تیر آن غمزه حلاست دلی جمعی را<br/>         لذت شعر تو عرفی بجه عالم رفت</p>   |
| <p>غزل قاسم</p>   |   |
| <p>بوستان شد باغ شد فردوس شد گلزار شد<br/>         فتنه آشوب دل شد مکر شد عیار شد<br/>         طوق شد زنجیر شد هم حلقه شد زنا شد<br/>         بے خبر شد پر نشه شد مست شد شرار شد<br/>         آشنا شد دوست شد محبوب شد دلدار شد</p> | <p>این همه از عکس روی یار آن گلزار شد<br/>         آن خط مشکین که آمد بر رخ آن آفتاب<br/>         باز زلف عبیرش بهر صید جان و دل<br/>         هر که در دور لعل میکش شیرین او<br/>         شاد شو قاسم که آن سرکش صنم هر دم تو</p> |
| <p>غزل ناصر علی</p>   |   |
| <p>چشم پایردانه و مژگان پر پر دانه بود<br/>         در نه مجنون اثر ابریهای دل دیرانه بود<br/>         ویده بوجهر شناس ما همین چپانه بود<br/>         این حدیث شب بے اثر در گوش ما فسانه بود</p>                                    | <p>شع زحار تو تار و شن درین کاشانه بود<br/>         امتیاز شهر و صحرا داشت از فیض جنون<br/>         جوهر زاهد بیک پیمانه می یافتم<br/>         از نصیحت های ناصح بے خبر افتاده ام</p>   |

|   |  |
|---|--|
| از سخن هرگز علی در مبح کس نگریم   | اختیار مابدست همت مردانه بود   |
| غزل سخا   |  |
| در شب بجز تو شرمندۀ احسانم کرد<br>شمار از گل روی تو به بلبل گفتم<br>سرگذشت از شب بجز آن تو گفتم باشع<br>زین ادب و سخا حاصل سرمایۀ عمر | دیده از بس گهر اشک بدانم کرد<br>آن تنک عوصله رسوائے گلنام کرد<br>آن قدر سوخت که از گفته پشیمانم کرد<br>شانه آخر ز کفتم برود پریشانم کرد                        |
| غزل مردانه  |  |
| سند شوکت شاهانه مبارک باشد<br>گل گزار زرری پوش طرب سازمین<br>نشیۀ بندی چه خوش آید ز گل آرائش<br>پاندان چو گلرہ دار گنج و عطر و گلاب   | شادی جشن درین خانه مبارک باشد<br>می سرائید که جانانه مبارک باشد<br>خوشنما آتچو بری خانه مبارک باشد<br>ردنق بزم امیرانه مبارک باشد<br>طلب همت مردانه مبارک باشد |
| غزل حافظ  |  |
| بنویس دلا بیار کاغذ<br>اے باد صبا بر آن شوخ<br>هرگز نه نویسد او جو اہم<br>تا نام تو نقش شد بر او ماند<br>بنویس ز روی مہربانی          | بفرست بآن نگار کاغذ<br>از عاشق و فگار کاغذ<br>بنویسم اگر ہزار کاغذ<br>بر صفحہ روزگار کاغذ<br>بر حافظ دل فگار کاغذ  |
| غزل   |  |
| حسن تو دار از حیا تقویند<br>آفت و حسن مشق چون ہوسست   | عشق را ہم بود وفا تقویند<br>ہر دور را باید از حیا تقویند   |



|  |   |
|--|---|
| <p>زلف آموخت بر صبا تعوید<br/> دادہ عشقت بسا و یا تعوید<br/> کمن از جان خود جدا تعوید<br/> این بود بسر هر بلا تعوید<br/> تا شود چهره با قضا تعوید<br/> این بود این بود خدا تعوید</p>                         | <p>دم عین بن نمود مگر<br/> خاکساری پناه مانده است<br/> بهر دل بزدان چیز نیست<br/> غیر خواهی فسون یار بلاست<br/> با و عا یار کن تصدق را<br/> بهر از راستی پناهی نیست</p>   |
| غزل عطائی  |   |
| <p>اگر قنارم گرفتارم گرفتار<br/> خبر دارم خبر دارم خبر دار<br/> خریدارم خریدارم خسری دار<br/> پرستارم پرستارم پرستار<br/> دندان دارم و فادارم دندان دار<br/> گهر بارم گهر بارم گهر بار</p>                   | <p>بتاب زلف آن خورشید رخسار<br/> یو بخون در طریق عشق لیسار<br/> ز لجام دار بسر عشق یوسف<br/> لبش گوئی که با ما در تبسم<br/> تستع گویم از کویت نگر وید<br/> دوست دوست چون چشم عطائی</p>                          |
| غزل امیر خسرو  |   |
| <p>شرابے که باشم از ان بنیبر<br/> و عاوشنا با بوقت سحر<br/> چنان خدمت مادران را پسر<br/> کلاه و قبسا و کمر بند زر<br/> یکے اسپ تازی و گر زین زر<br/> حمد و ست تر ایترا بد جگر<br/> چنین ساع خسر و راز در</p> | <p>نگار انرا ده بوقت سحر<br/> تو خوش خفته بودی و من کرده ام<br/> ترسے کم هم زنت را کنم<br/> مراداده دیگران را بده<br/> سیان دوران تو خواهم نهاد<br/> چنان می زخم تا بجلقت رسد<br/> پیرای رثانی کو از بندگان</p> |

| غزل مسعود   |   |
|---|---|
| دل خون نشدی چشم تو خنجر نشدے گر<br>پر کار قضا داکرہ بر مہ نہ کشیدی<br>ہندی بچہ ملک خراسان نہ گزفتی<br>وہ جنت فردوس کسے پانہادی<br>مسعود یک از بادہ چنان مست گشتی                              | رہ گزندی زلفت تو ابر نشدے گر<br>خطر بر رخت از مشک مدور نشدے گر<br>یاری وہ دی غمزدہ کا فر نشدے گر<br>کان چاہ ز نخدان تو کوثر نشدے گر<br>کان جام دلا دیز تو ساغر نشدے گر                  |
| غزل   |   |
| لے برادر جہد کن تا تو بناشی بے ناز<br>بے نازان بت پرستان ہر دورا و وزخ بند<br>من خواہ از بے نازان نیز وی رازن برہ<br>می شود لعنت شب روز از خدا و از رسول<br>بے نازی خفتہ باشد تو مرد پرستش کن | روز و شب پرہیز کن از صحبت آن بے ناز<br>وہ شریعت واجب آید کشتن آن بے ناز<br>تا نگردی دور غمی از شومت آن بے ناز<br>ہم ملائک ہم زمین ہم آسمان آن بے ناز<br>گر بیردے نازی تو کن بر آن نواز  |
| غزل حافظ  |   |
| روز عیش طرب عید و ہیام ست امروز<br>اے عروس فلکی رخ نما از مشرق<br>عجب بیدہ گو سپد مدہ رندان را<br>شیخ و داعظ کہ مرا منع ز زلفش کو نہ<br>گر بگویند خلایق کہ کنون حافظ را                       | کام دل حاصل دایام بکام است امروز<br>کہ مرادین آن ماہ مستام است امروز<br>کان کہ باشادہی نیست کہ ام است امروز<br>دیدمش باز کہ چون مرغ بام است امروز<br>چشم بر روی نگار و لب جام است امروز |
| غزل نجات  |   |
| خط شب بگ برایش نمید است هنوز<br>نشیدست اذانی ز بلال خط سبز  | دام نظارہ ز سنبل کشید است هنوز<br>بانگ اسلام بگوشش ز سید است هنوز   |

|  |  |
|--|--|
| نام حضرت نشده گوش زرد آب حیات<br>روے دست ز خط سبز خور دست لبش<br>نشید ست ترا خوانی بیل ز نجابت   | شکرش قصه طوطی نشید ست هنوز<br>پس دستی ز نداشت نگرید ست هنوز<br>بجو کل رنگ رویش نه پرید ست هنوز   |
| غزل امیر خسرو علیه الرحمة  |  |
| جان ز تن برو و در جانی هنوز<br>آشکارا سینه را بشکافستی<br>ملک دل کردی خراب از تیغ ناز<br>از گریه چون نمک بگدختیم<br>جو کردی سالک کافران<br>هر دو عالم قیمت خود گفت<br>پیروی شاه پرستی هم خوش است | درد با دای و دورانی هنوز<br>بچپان در سینه پنهانی هنوز<br>کاندرین دیرانه سلطانی هنوز<br>و نخبند شکر انشانی هنوز<br>بهر رحمت باستانی هنوز<br>نرخ بالا کن که ارزانی هنوز<br>خسرو اتاکی پریشانی هنوز |
| غزل سعید   |  |
| نفس نفس کنای یوا هوس هوس هوس<br>بغیر یاد خدا هر نفس که می گذرد<br>گذشت قیس خزین و هنوز می گوید<br>دیو ز بزم نشینان برش نکو دانند<br>بم بشیخ سعید اسخن که می نازند                                | مرد چو مرغ اسیر نفس نفس بقفس<br>نه راحت ست دران کینفس نفس بنفس<br>حدیث اوز زبان جرس جرس به جرس<br>کنند سخن بزبان گس گس به گس<br>باز مودن گام فرس فرس به فرس                                      |
| غزل ناصر علی   |  |
| ناکجاری که با من آه حسرت ماند و بس<br>حسرت باقیست از شوق گرفتاری پرس<br>رو بپای رهبار فتن محال آمد حال   | هر نگه گردید هر آینه چشم در نفس<br>آن قدر برخویش بایدم که خاک شد نفس<br>فیض دیدند که با بان ز نفس یاد جرس  |

روان حکیم

|                                     |                                      |
|-------------------------------------|--------------------------------------|
| آدم بشی بخوابم آن مایه بر نیسان پوش | چون صبح پیرهن چاک چون شمع طره بر دوش |
| از تاب باوه چون گل شبنم نشان ز عارض | وز لعل ساد چو نعل سیلاب طاق است هوش  |
| از تیر غمزه او بسمل جگر پر آزار     | وز یاد جسد او لبیل چمن زاروش         |
| گیسوی مشک فاش پیو ند جان نازک       | شمشاد خوش خرامش با شور حشر مهرش      |
| طغرای خط سبزش کان مصحفی ست ناطق     | پیدا چو عکس طوطی ز آئینه بنا گوش     |
| از تاب جسد پرن دام بت برهن          | خون و فایگردن ز ناز زلف بر دوش       |
| پروای دل برداری خون شد ز بیقراری    | دستی نمی گذاری بر شیشهای میجوش       |
| گفتند حمزین ندانی آئین جان نشانی    | در کو بی نشانی بنشین و هرزه مخروش    |

غزل

|                                       |                                   |
|---------------------------------------|-----------------------------------|
| لے دل مسکین بن بخت پوشد آن مباحش      | در پی دنیا مرد طالب چندان مباحش   |
| راه سلامت برد کو به ملاست مرد         | کبر ز سر دور کن محرم ز نمان مباحش |
| گرچه کینه گرده بهره چند اتوبه کن      | باز گناهی مکن دشمن ایسان مباحش    |
| انچه بود در زرق تو بیش نه یا بی نه کم | خاطر خود جمع دار پنج پریشان مباحش |

غزل ناصر علی

|   |                                       |
|---|---------------------------------------|
| خوشا زندی جد اگر دیدن از خود بند ناموشش | دو عالم گر شود بر هم بنجد دست اموشش   |
| عرق شد بر تو خندش خجاله تاج حسن است این | بهر محفل که باشد خوشه تاک ست فالتوشش  |
| ببر و آمد دل ز بید روی این خلوت آرایان  | من دوری که باشد از لب بت با گنا تو شش |
| هم پزل ز خوبی ز عنا گلستانی که می دادم  | خط بندست بر ز سار خواب پای طاووشش     |
| نفس ندو و فاکرم غبار کو می اورستم       | علی قابتی کردم ز بس گرم زمین و شش     |

در بیت علامه

|                           |                           |
|---------------------------|---------------------------|
| از رقیبت دل نمی یافت خلاص | زانکه القاص لا یحب القاص  |
| محتسب خم شکست و بنده سرش  | سن بالسن و البحر روح قصاص |

|                            |                               |
|----------------------------|-------------------------------|
| مردہ را زنده می کنند بخوش  | همچو عیسیٰ ست جام می که در ام |
| مشری همچو زهره شد در قاص   | مطرب باز ہی بز که بکسرخ       |
| تا که خالص شوی چو ز ر خلاص | مطلب از عشق چو نه از عقل      |
| ترک سرتانی کنند بخوش       | گوهر از بکسر کے بدون آرد      |
| خواند انکس سوره اخلاص      | حافظ اول ز مصحف بخ دوست       |

## غزل حرمین

|                                  |                                     |
|----------------------------------|-------------------------------------|
| شاخ بریده را نبود از بهار فیض    | بهران رسیدگی برد از روزگار فیض      |
| مایه بریم از مزه اشکبار فیض      | مستان اگر بر بند زابر بهار فیض      |
| دل می برد ز غمزه عاشق شکار فیض   | سبزه زخم ناوکی چه کشی صید عشق را    |
| عام ست دور چشم تو در روزگار فیض  | سے پرد در دنگاه تو هر ذره را چو مهر |
| تا برده ام ز ساقی مشکین عذرا فیض | در زم به تیره بختی خود عشق در بنان  |
| دیوانه می برد ز خزان دهبار فیض   | اقلیم بخودی همه فصل ست خوش بهار     |
| ایجاد می کند دل شب زنده دار فیض  | بنود حرمین ز روزنه از صبح چشم ما    |

## غزل دالم

|                                     |                                    |
|-------------------------------------|------------------------------------|
| خود نانی کب لباس بشری بود غرض       | بیخ دانی چه ازین جلوه گری بود غرض  |
| ر شک مهر و چین و کبک در می بود غرض  | از خوام قد و رفتار بلا انگیزش      |
| گر نه ابر و سه ترا فتنه گری بود غرض | از چه می کرد چنین تیغ ستم را عریان |
| رفتن از کوس توام در بدری بود غرض    | رفته ام تازه درت در بدرم پنداری    |
| که ز آردون ما جلوه گری بود غرض      | از ره آمد دالم چون نظر هر سو کرد   |

## غزل حرمین

|                           |                            |
|---------------------------|----------------------------|
| صفت کشیده بر ورق آفتاب خط | آب نبلیت زده بر مشکنا ب خط |
|---------------------------|----------------------------|

از وقت خطا می نویسد

از وقت خطا می نویسد

|                                  |                                       |
|----------------------------------|---------------------------------------|
| چشم آن عذار سادہ بہار ز چشم دید  | شاید بر آرد و گل رویش حجاب خط         |
| مخرویم ز روے تو بسیار در دیو بود | جاے کہ شد ز لعل لبست کلیاب خط         |
| رسم است موی را رسد از شعلہ و تاب | از آن رو نمی شود و نخورد بیج و تاب خط |
| شب پرده پوش شمع کجای شود جزین    | آن حسن شوخ را کند در نقاب خط          |

## غزل حافظ

روایت ظاہر

|                                   |                                    |
|-----------------------------------|------------------------------------|
| ز چشم بد بخوب ترا خدا حافظ        | کہ کرد جملہ نکوئی بجای حافظ        |
| ہیا کہ ز بہت صلح ست و دوستی و وفا | کہ نیست با تو مرا جنگ و ماجرا حافظ |
| اگر چہ خون دلت خورد لعل رو بہستان | بجان و دل ز بیم بوسہ خون بہا حافظ  |
| چہ ذوق یافت دل من کہ گفتہ از لطف  | مراسم تحفہ ریان بخش غمزد حافظ      |
| تو از کجا داسید وصال تو بہ کجا    | بدانش ز سہ دست ہر گد حافظ          |
| ہز لعل دستہ بتان دل بند دیگر باز  | اگر بستی از آن بند و آن بلا حافظ   |
| بیا بخوان غزل خوب تازہ شیرین      | کہ شریعت فرج بخش جانقا حافظ        |

## غزل حسین

روایت حق

|                                    |                                  |
|------------------------------------|----------------------------------|
| روغ بر فروختی ز دی آتش بجان شمع    | گل کردہ در حضور تو سوزنسان شمع   |
| یک التفات گرم نمودی و سوختیم       | پروانہ بیش ازین بنوہیسان شمع     |
| عاشق ز بیم قتل ہراسان نمی شود      | ہرگز کہے مگر دہ تیغ امتحان شمع   |
| تا صبح مجلس از من و پروانہ گرم بود | می سوخت از حکایت ہجران زبان شمع  |
| کی روشناس مجلس روشندان شود         | تا چشم تیرہ را نہ گدازد زبان شمع |

## غزل حافظ

روایت حسین

|                              |                                    |
|------------------------------|------------------------------------|
| سحر بوسہ گستان دی شدم در باغ | کہ تا چو بلبل بیدل گنم عیلاج و داغ |
| چہرہ گل سویدی نگاہ سے کردم   | کہ بود در شب تاری بر روشنی چو چرخ  |

|  |   |
|--|---|
| کشاده ز گس رعنا بجزرت آب ز چشم<br>زبان کشیده چو تیغ به سر ز نش سوسن<br>یکے چو بادہ پرستان صراحی اندر دست<br>چنان نجس و جوانی خویش تن مغرور<br>نشاط و عیش و جوانی جو گل غنیمت دان | ہنسا وہ لالہ رحرا بجان و دل صد دلغ<br>وہان کشادہ شقائق چو مران بناغ<br>یکے چو ساقی متان بکف گرفته ایانغ<br>کہ داشت از دل بیل ہزار گونہ فراغ<br>کہ حافظا بنود بر رسول غیر بلاغ |
|--|---|

## غزل حزین

|  |  |
|--|--|
| زندگی در جمع سامان رفت حیف<br>دانه را شکے بنفش اندیم ما<br>نور جان و ظلمت آباد بدن<br>از بیابان رفت تا مجنون ما<br>دل بامید درین دشت سرا<br>بوی عشق از حبیب مجنون برخواست<br>شیشائے از سر روشن تہی<br>ناله عاشق غمی آید بگوشتش<br>ادل شب دل گداز و دل حزین | صحیح در خواب پریشان رفت حیف<br>عمر چون سیل بہار ان رفت حیف<br>چون چراغ زیر دامن رفت حیف<br>شوخی از چشم غزالان رفت حیف<br>از پے آہو لگا ہا ن رفت حیف<br>این سفال کہہ یکان رفت حیف<br>نور چشم می پرستان رفت حیف<br>از چمن مرغ خوشالکان رفت حیف<br>شیع بزم ما پایان رفت حیف |
|--|--|

## غزل حافظ علیہ الرحمۃ

|   |  |
|---|--|
| مباد کس چمن خستہ مبتلا سے فراق<br>غریب عاشق و مسکین فقیر و سرگردان<br>کجا روم چه کنم حال دل کر اگر یم<br>اگر بجنگیم من افتد فراق را بکشم<br>فراق را بفراق تو مبتلا سازم | کہ عمر ما ہمہ بگذشت در بلا سے فراق<br>کشیدہ محنت اندوہ در دہا سے فراق<br>کہ دامن بستاند و دہیزا سے فراق<br>ز آب دیدہ دہم باز خونہا سے فراق<br>چنانکہ خون بچکانم زدیدہ ہا سے فراق |
|---|--|

|   |   |
|---|---|
| من از کجا و فراق از کجا و غمزه کجا<br>مرا بکشت فراق وصال و حافظ | اگر که ز ادمرا نادان براس فراق<br>شکسته باد به سنگ فراق پاسب فراق |
|---|---|

## غزل حزین

|   |   |
|---|---|
| ای نمک حسن تو شور نمکدان عشق<br>تا ز گیسو فلکند پرده اسرار را<br>شورش محشر و میدان دل دیوانه ام<br>دردل تفتیده ام آئینه باشد خیال<br>رنگ پرافشان من بود شهر سبا است<br>هر نفس از گلبنی ست شور صغیر لمبند<br>بلبل طبع مرا بیده گویا مکن<br>شکر چه گویم حزین دولت دیندار را | ز لعل خم اندر خمت سلسله جنبان عشق<br>می چکد از دامنست خون شهیدان عشق<br>صبح قیامت بود چاک گریبان عشق<br>گرم تر از آغلرست ریگ بیابان عشق<br>آه فلک سیرین تحت سلیمان عشق<br>نغمه پریشان ز نغمه گلستان عشق<br>این من دوستان من کسیت ز بان عشق<br>دیده گهر سنج حسن لب شکر افشان عشق |
|---|---|

## غزل طالب

|   |   |
|---|---|
| کرشمه نازک و لب نازک و سخن نازک<br>کسی که دید بنا گوش اودشی در خواب<br>بهر نازکی لاله زار عارض او<br>هزار سوزن اشکم فرو و بر مرغان<br>نکرده غمزه شیرین به تیشه و دالماس<br>چنان گداخته جوش جلال طالب را | ز فرق تا بقدم همچو طبع من نازک<br>نیامدش به نظر برگ یا سمن نازک<br>گمان میر که گلی روید از چمن نازک<br>کسیکه بر تن او دوخت پیرهن نازک<br>که لوح فلقه تراشیده کوه کن نازک<br>که موبو شده چون طبع خوشن نازک |
|---|---|

## غزل قوی

|   |  |
|---|--|
| صحن چمن مست ز بوس گل صد برگ<br>دارغ جلگه تازه ز جام می تمراست | زرگس قدم خورده بر دی گل صد برگ<br>این لاله خور و آب مذجوبی گل صد برگ |
|---|--|



|                                |                                 |
|--------------------------------|---------------------------------|
| آگاه نباشد ز شکست مستح سن      | بر رنگ نخورد دست سبوس گل صد برگ |
| رنگ از رخ خورشید پریدست بهمانا | پنهان نظری کرده سبوس گل صد برگ  |
| قوجی دم صبح ست تاشاے چمن کن    | لبثا چو قوج دیده بروی گل صد برگ |

## غزل قدسی

|   |  |
|---|--|
| دارم دلی اما چه دل صد گونه حرمان در بغل | چشمه نون در آستین اشکی و طوفان در بغل    |
| یار مرا ثابت قدم از کوی قاتل بگذران     | من سر بکسیب انداخته او تیغ غریان در بغل  |
| گو قاصد از کوسه تو بهر نثار مقدمش       | صد طفل اشک دیده ام آمد بر دهن جان در بغل |
| بوسه ترا یک صبحدم گریه آرد در چین       | گل خنجر گرد تا کند بر س تو پنهان در بغل  |
| تا زم خدنگ غمزه را که لذت دیدار او      | هر دم ز راهت دلی در دیده پیکان در بغل    |
| روز قیامت هر کسی در دست گیر و نامه را   | من نیز حاضر می شوم تصویر جنان در بغل     |
| برقع ز عارض بر فلک یک صبحدم تا از صبا   | گرد فراموش از صبح خورشید تا بان در بغل   |
| قدسی ندانم چون شود سوداے بازار جزا      | اد نقد آمرزش بکف من جنس عصیان در بغل     |

## غزل ناصر علی

|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| از حیرت جمال تو ای آرزوے گل   | هر شبی ست چشم پر آبی بروے گل   |
| چون کاروان ناله بلبل روان شود | شبم فغان کند چو جرس بر گلوے گل |
| بلبل تو بهر کند ترک آشیان     | آتش فروز خانه خرابیت غوے گل    |
| از بشته سر شک دل چاک دو خیم   | کردم بتا رنبه شبم رفوے گل      |
| از تاب آفتاب رخس در چمن علی   | هر شبی ست چشم پر آبی بروے گل   |

## غزل سیر

|                          |                           |
|--------------------------|---------------------------|
| آتشاے لبست پیا دلی       | نگاه گرم آتش خانه دلی     |
| بیاد می روم صبح به گلزار | که بلبل را کنم پروانه دلی |

|  |   |
|--|---|
| شب از سودا سزلفت می گیریم<br>اگر بر دیده الفت نشیند<br>ز زخم و داغ اسیر بزم حیرت | جسنون در ناله مستانه دل<br>نه گزود آشنا بیگانه دل<br>کشد تصویرها در خانه دل |
|--|---|

## غزل قدسی

|  |   |
|--|---|
| من لذت در دو تو بدوران نفروشم<br>در دل نه خیال گل رده تو فلیده<br>صد جان بستانم که دهد امنست از دست<br>صد خار خلد در جگر و لب نه کشایم<br>کام دو جهان در عوض غم نستانم<br>قدسی من در دمی عشق چو زاهد | کفر سزلفت تو بایان نفروشم<br>خاری که بصد گلشن ضوان نفروشم<br>و شواری بدست آمد و آسان نفروشم<br>در بارغ جوبیل گل افغان نفروشم<br>این جنس گرامی کس از آن نفروشم<br>هرگز کبسه پاکی دامن نفروشم |
|--|---|

## غزل کلیم

|  |   |
|--|---|
| آتش دیگ بوس از دل سوزان گیرم<br>خواهم نیست که از دیدنت از هوش روم<br>عرق نخلت من سیل وجودم گیرم<br>روش سوختن از داغ ز دام آموزم<br>داده خویش ز ایام چه می گیرم<br>نتوان بود کلیم این همه در بند لباس | آب لب تسلی از آهن و پیکان گیرم<br>خوردنم اینکه سر انگشت بدندان گیرم<br>فقر اگر دهم ملک سلیمان گیرم<br>دل بخالی دم دزلف پریشان گیرم<br>حیف باشد که بغیر نیندزدان گیرم<br>بهر اطفال سرشکی که بدامن گیرم |
|--|---|

## غزل مخلص

|  |  |
|--|--|
| ما چون قلم سخن بزبان دگر کنیم<br>این خواری که بر سر کوه تو می کشیم<br>از خاکیان بغیر سر افکنندگی خطاست | چون کار ما بجز رسد گریه سر کنیم<br>هرگز نشد که نفتل بجای دگر کنیم<br>باید باصل خویش چو ز گس نظر کنیم |
|--|--|

|  |  |
|--|--|
| <p>مانان خشک خویش بدین آب ترکینم<br/>از صندل از سخن گذر و در دسر کینم<br/>اگر در دد عسا بنود ترک سر کینم</p>   | <p>پیش کسے بجاک نریم آب رود<br/>دیدیم بس غلات توقع زد و ستان<br/>مخلص بار عیت پیدا و شکل ست</p>  |
| <p>غزل شفائی</p>   |  |
| <p>درد داغ رشک بر دل پروانه سوختیم<br/>از قیم سر خوش دور میخانه سوختیم<br/>ای زویم دسا غریبانه سوختیم<br/>اکنون کجا روئد که ما خانه سوختیم<br/>چند آنکه داغ بر سر دیوانه سوختیم</p>  | <p>امشب که در حضور تو مردانه سوختیم<br/>از باده نگار تو بیرون ز بزم وصل<br/>آن لب گذشت در سرستی بخاطرم<br/>غمسای او که بر در دل حلقه می زند<br/>در ماضی چون شفائی زیاده شد</p>   |
| <p>غزل حافظ</p>  |  |
| <p>ایم آفاق پر از قستم و شرمی بینم<br/>ایسج مری نه پدر را به پسر می بینم<br/>شکل اینست که هر روز تبری می بینم<br/>پسران را همه بدخواه پدر می بینم<br/>قوت دانا همه از خون جگر می بینم<br/>طوق زرین همه در گردن خرمی بینم<br/>که من این سپید به از گنج و گری بینم</p> | <p>این چه شور نیست که در دور قمری بینم<br/>ایسج شفقت نه برادر به برادر دارد<br/>مردمان روز بهی می طلبند از ایام<br/>و خزان را همه جنگ ست و جدل با مادر<br/>البهان را همه شربت ز گلاب و قند ست<br/>اسپ بازی شده بروج بنده پالان<br/>پند حافظ شنوای خواجہ بر مہر کی کن</p> |
| <p>غزل شمس الدین تبریزی راج</p>  |  |
| <p>نه ترک ساد بودیم نه کبیرم نه مسلمانم<br/>نه از ملک عراقیم نه از خاک خراسانم<br/>نه از آدم نه از حیوانه از فردوس نه خوانم</p>  | <p>چه تدبیر اسے مسلمانان که من فوج را نمیدانم<br/>نه شرقیم نه غربیم نه کبیریم نه بریم<br/>نه از خاکم نه از آبم نه از باد و نه از آتش</p>   |

|   |   |
|---|---|
| مکانم لا مکان باشد نشانم بے نشان باشد<br>هو الاول هو الآخر هو الظاهر هو الباطن<br>دوبی را چون بدر کردم کی دیدم دو عالم را<br>الای شمس تبریزی چراستی درین عالم | نه تن باشد نه جان باشد نباشد عشق جانانم<br>بجز یا هو یا من هو دیگر چیز سے نسید انم<br>کے نیم کے جویم کے خوانم کے دانم<br>بجزستی و مرہوستی دیگر چیز سے نی دانم |
|---|---|

### غزل فخری

|  |  |
|--|--|
| گفت جانان سوی ما بگذر بسر گفتم به چشم<br>گفت بنما چسیت چشمت گفت ابرو نوبهار<br>گفت بر میدارم از رخ بروه کفم لطفانت<br>گفت جاسے سن کجا لائق بود کفتم بل | گفت ترک جان کن دور ما بگذر گفتم بچشم<br>گفت آبی زن نجس کم ره گذر گفتم بچشم<br>گفت چشم خویش را گو این خبر گفتم بچشم<br>گفت خواهم غیر ازین جاسے دیگر گفتم بچشم |
|--|--|

### غزل شمس الدین تبریزی راج

|  |  |
|--|--|
| مادر جهان غیر خدا یار نداریم<br>درویش و فقیریم درین گوشه دنیا<br>ماست صبویم ز میخانه و توحید<br>با جامه صد پاره و با خرقه پشمین<br>گریار و فادار نداریم عجب نیست<br>ما شاخ در خیمه پر از میوه و توحید<br>ما تم زوگانیم درین گوشه دنیا<br>بنگر دول خسته شمس الحق تبریزی | جز یاد خدا هیچ دیگر کار نداریم<br>باینک و بد خلق جهان کار نداریم<br>حاجت بی و باده خمس نداریم<br>بر خاک نشینم و ازین عار نداریم<br>مایار بجز حضرت جبار نداریم<br>هر رگد ز سنگ زند عار نداریم<br>چون زراغ گذر بر سر مردار نداریم<br>بجز هوس دیده ویدار نداریم |
|--|--|

### غزل شرف ابو علی قلندر راج

|   |   |
|---|---|
| غیرت از چشمم برم روست تو درین ندیم<br>دیزلف تو گر ملک دو عالم بدهند | کوش را نیز حدیث تو شنیدن ندیم<br>یسلم القدر که سر موسے تو دیدن ندیم |
|---|---|

|                                   |                                 |
|-----------------------------------|---------------------------------|
| گر شمع دست دهد وصل تو از جانب شوق | تا قیامت نشود صبح و میدانند هم  |
| شرق گرباد و زوبی ز لطفش بر        | یاد و نیز دیرین دیر و زیدنند هم |

غزل مولانا روم علیه الرحمة

|   |  |
|---|--|
| بسم الله ابتداء کلام بن الیقین<br>الحمد مستلزم باد جهک الکزیم<br>دارند هر کس بنو چشم تر جمے<br>ایک بوند از سر صدق و صفا بخوان<br>در دار ملک حسن توئی مالک القاب<br>داریم ره نجا کت ابد نا ایشدا ط<br>راهی که ره روان طریق تو رفت اند<br>انمت منک مالک فضل علیمن<br>آه از عتاب گر تو نباشی شفیع را<br>یاد بخت احمد و اولاد پاک او<br>گر حاضران درین نمازند لطف خویش<br>مولانا روم گفت ز میج کلام حق<br>توئی در ملک جان خسرو خسرو بخوان<br>بحالت مجمع باشد چه مجمع مجمع غوبے<br>و ائت غنچه باشد چه غنچه غنچه دلکش<br>بسر زلفت کی هند و چه هند و هند و کافر<br>چه خسرو بنده باشد چه بنده بنده عاشق | رحمن و الرحیم ترسم لقا طبعین<br>لله لیس غیرک یارب العالمین<br>رحمن و الرحیم به بخش و خطا بین<br>فی اللیل والنهار و ایک نعتین<br>در معرض خطاب توئی شاه یوم دین<br>المستقیم من هو یسدی الی الیقین<br>بارادراں صراط بدو راه الذین<br>غیر غضب که هست از منسوب و اکبرین<br>ما جلہ گشت در صد و سلک ضالین<br>یار بخت حمید رکرا رتا بعین<br>یاران مستقیم همه گویند آمین<br>شعرے که شد ز جملہ اشعار باگزین<br>بود محل قدرت فتنه چه فتنه فتنه دوران<br>چه غوبی غوبی یوسف چه یوسف یوسف کغان<br>چه دلکش دلکش خرم چه خرم خرم خندان<br>چه کافر کافر هنر چه هنر هنر ایمان<br>چه عاشق عاشق بیدل چه بیدل بیدل جان |
|---|--|

غزل جامی علیه الرحمة

|   |   |
|---|---|
| عارض است این یا قمر یا لاله صحر است این | یا شعل شمس یا آینه رود لها است این      |
| خاست است این یا الف یا سر و یا نخل مراد | یا مگر گلده است یا غ جنان آراست این     |
| چشم تو جادو است یا آهوست یا صبا و خلن   | یا و و یا دایم نپید یا نرگس شمل است این |
| دلعت تو زنجیر یا قلاب یا مشک ختن        | سنبل تر یا سمن یا عنبر سار است این      |
| یا رب این طاق است یا محراب یا قوس قزح   | یا لاله عید یا ابرو س یا رما است این    |
| یا رب این خورشید تابانست یا ماه تمام    | یا فرشته یاری یا شوخ بی پرواست این      |
| حقه لعل است یا سر چشمه آب حیات          | یا دهن یا سیم یا طوطی شکر خاست این      |
| کوی تو کعبه است یا خلده برین یا بوستان  | یا گلستان ارم یا جنت الماد است این      |
| قمری باغ جنان یا بلبل بے فائمان         | یا طوطی شکر زبان یا جامی شد است این     |

## غزل مسیح رحمتہ اللہ علیہ

|                                       |                                      |
|---------------------------------------|--------------------------------------|
| طاق محراب دعا یا خود رحم ابرو است این | قبله حاجات عالم یا رخ نیکو است این   |
| یا قیامت یا بلا یافتہ آشوب شهر        | یا نهال باغ جان یا قاست و کجاست این  |
| پر تو نور تجلی یا شعاع اقدس است       | تخندہ صبح قیامت یا فروغ روست این     |
| کافرو سوسن گذار و ظالم و مظلوم کش     | ساجد سحر آفرین یا نرگس جادو است این  |
| علقه فراق چشمش دام چین و لغوب         | یا کند عنبرین یا پیش جادو است این    |
| نخه خواب پریشان رشتہ عمر مسیح         | پتر یا طول امل یا کاکل خوشبو است این |

## غزل حزین

|                                |                                   |
|--------------------------------|-----------------------------------|
| کوتاه مانر دست تمنا در آستین   | دارم گریه بے توجہ مینا در آستین   |
| بہج حشر پرده نشین ست بچنان     | از شرم ساعدید بیضا در آستین       |
| روشن چراغ مسجد و میخانه از سبت | در دست سجده دارم و مینا در آستین  |
| دارم عالمی چو حزین نیاز مند    | دور راه تیغ ناز تو جاننا در آستین |

|   |   |
|---|---|
| بگلش آشیان آئند بلبل می توان کردن       | ایبار آمد نظیر بر سبزه دگل می توان کردن |
| ز فکر و درین روزی تفاضل می توان کردن    | دوروزی داد عیش و کامرانی می توان کردن   |
| فراغت با سباب توکل می توان کردن         | بهین حسن عمل را در طریق سالکان باشد     |
| ز هر جزوی نظر بر رشته گل می توان کردن   | نظر بر اصل هر چیز بیاید مرد عاریت را    |
| بر همین هر چه پیش آید تحمل می توان کردن | ز نا همواری دنیا گذر کردن بود اولی      |

## غزل کلیم

|                               |                                  |
|-------------------------------|----------------------------------|
| آتش مزین بخانه ازین شمسوار من | هر دم مشوسوار بقصد شکار من       |
| از بسکه روزگار گره زد بکار من | کوتاه گشته از همه جا رسته امید   |
| چون رشته سر شک نیاید بکار من  | شد سینه چاک دسوزن مژگان تو دل    |
| از بس مقدار دست دل پر غبار من | ز نگار گیر آینه گر در بغل منم    |
| شمع از دوسو گداخته بر مزار من | گرمست بسکه بر تنم از یوز دل کلیم |

## غزل شمس الدین تبریزی رح

|                         |                            |
|-------------------------|----------------------------|
| دسته لا آله الا هو      | لا اله الا الله لا شریک له |
| بر در لا آله الا هو     | عاشقان جان و دل نثار کنند  |
| خلعت لا آله الا هو      | مصطفی یافت در شب مولج      |
| ذکر شان لا آله الا هو   | صفویان گر بهشت می طلبند    |
| صفتش لا آله الا هو      | باغبان قدیم لم یزلی        |
| حیرتش لا آله الا هو     | طوق لعنت فگند بر ابلیس     |
| برکتش لا آله الا هو     | مومنان را انیم شد روزی     |
| میوه اش لا آله الا هو   | خوش و خجست در میان جنان    |
| خوش بخوان لا آله الا هو | شمس تبریز گر خدا طلبی      |

## غزل جامی علیہ الرحمت

|                               |                           |
|-------------------------------|---------------------------|
| اسے دل من صید دام زلف تو      | دام دلہا گشت دام زلف تو   |
| زلف تو بالا سے سر داد و مقام  | بس بلند آمد مقام زلف تو   |
| بند شب و روز زلف تو دلسا تمام | دام بند آمد مقام زلف تو   |
| داد و تشریف عسلا می بندہ را   | زلف تو اسے سن غلام زلف تو |
| لائی ز خسار گر تک تو نیست     | جز نقاب مشک قام زلف تو    |
| رم کنند از دم مرغان دین عجب   | جانب آرام رام زلف تو      |
| صبح اقبال ست طالع ہر نفس      | بندہ جامی راز شام زلف تو  |

## غزل حافظ طرح

|                                   |                                      |
|-----------------------------------|--------------------------------------|
| مطرب خوش نو اگو تازہ بستازہ نوینو | بادہ دلکش بچو تازہ بستازہ نوینو      |
| با صنم چہ بیتے خوش نشین بخلو تے   | بوسہ ستان بکام از دتارہ بستازہ نوینو |
| ہر زحمت کی خوری از دتارہ می خوری  | بادہ بخور بسیار دتارہ بستازہ نوینو   |
| شاہد دلربا می کند از بر اسے سن    | نقش و نگار رنگ بوتازہ بستازہ نوینو   |
| ساقی سیم ساق من مست منم بیار پیش  | زود کہ پر کنم سبوتازہ بستازہ نوینو   |
| ادبیا جو گنبدی بر سر کوے آن پری   | قصہ حافظش بگو تازہ بستازہ نوینو      |

## غزل حافظ علیہ الرحمتہ

|                                      |                                   |
|--------------------------------------|-----------------------------------|
| این نہ ابر دست نوشتہ ست خدا بسم اللہ | اگر سر نامہ تولید ہمہ جا بسم اللہ |
| بس ہلاک ست دلم بحر تجلی رخت          | یکدم از بہر خدا دی غالب بسم اللہ  |
| ہر کہ دید ست رخت را چہ لائک چہ بشر   | ہمہ خوانند بر دی تو دعا بسم اللہ  |
| ہر کہ بے عشق میرد بہ یقین مردار ست   | نیست بر مژدہ مردار دروالبسم اللہ  |
| گشتہ مسدود بہ پیری ہمہ ابواب نشاط    | شد قیامت بہ در تو بہ بیا بسم اللہ |



|                                |                                      |
|--------------------------------|--------------------------------------|
| چند از چشم کنی با من دختہ ستین | که چو ابرو در دست صلیحت بیا بسم الله |
| محبت یار با غیار چو دیدم خوانم | لفظ لاجول با غیار و ا بسم الله       |
| عاقبت هست محمد چو شفیع بیا رب  | حافظم از بدینا همه جا بسم الله       |

### غزل پیر انصار تبریز

|                                    |                                    |
|------------------------------------|------------------------------------|
| لے ز دردت بید لائز اوس در مان مرده | یاد تو مر عاشقان را مونس جان آمده  |
| صد هزاران بچو موسی هست در هر گوشه  | در بار نی گو شده دیدار جوان آمده   |
| سینها بزم ز سوز بهر تو بریان شده   | دید با بینم ز درد عشق گریان آمده   |
| عاشقانت لغزه الفقہ فخری می زنند    | بر سر کوس ملاست پای کوبان آمده     |
| صد هزاران عاشق سرگشته بنیم از امید | در میان غمت الله گویان آمده        |
| پیر انصار از شراب شوق خورده جرعه   | بچو بخون گرد عالم مست و حیران آمده |

### غزل سعدی علیہ الرحمۃ

|  |   |
|--|---|
| اے ماه عالم سوز من از من چرا رنجیده      | دی شمع شب فروز من از من چرا رنجیده      |
| یک شب ترا همان کنم تا جان و دل قربان کنم | جای تو دل در چشمان کنم از من چرا رنجیده |
| لے جان بن بختان من بر من نگر سلطان من    | یک شب بیا مہمان من از من چرا رنجیده     |
| من عاشق زار تو ام از جان و فدا دار تو ام | تا زنده ام یار تو ام از من چرا رنجیده   |
| من عاشق دیوانہ ام اندر جهان افسانہ ام    | تو شمع و من پروانہ ام از من چرا رنجیده  |
| رنجیده رنجیده از من گمنہ چہ دیدہ         | دائم گمنہ بخشیدہ از من چرا رنجیده       |
| بنگر عشقت چون شدم سرگشته و مجنون شدم     | چون لاله دل پر خون شدم از من چرا رنجیده |
| اگر من بمیرم در غمت تو غم فند در گردنت   | فردا بگیرم دانست از من چرا رنجیده       |
| ای سر و خوش بالای من دی و لبر رعنائی من  | علل لبست حلوائے من از من چرا رنجیده     |
| من سعدی دخواہ تو ابرو سے تو چون ماہ نو   | من یار نیکو خواہ تو از من چرا رنجیده    |

## غزل حزین

چو بوس گل گذشتی تکیه بر بار صبا کرده  
دماغ غنچه را از بوسه سنبیل شکا کرده  
نکاه سزمه سار آهوسه دشت خطا کرده  
صبوحی زن برنگ صبح پیراهن تبا کرده  
ز زلف پیر شکن صد عقده در کا صبا کرده  
چو گل بر پیرهن بند تبا می نازا کرده  
بسم را چو موج کیمت می نشسته را کرده  
ز خون بگیتا بان کوی خود را اگر بلا کرده  
مگر سینه بار کی دیوان ادا کرده  
بزرگان رخسار در سینه تیر قضا کرده  
بتقریب نگه چشم سیه را نکسته زاکرده  
بجای باده خون در ساغرم ساقی جا کرده  
نیدانی که مرغان تو با جانش چپا کرده

صبوحی از من مستانه پیراهن تبا کرده  
بمزن تو سار از عطر گیسو عطر انگسده  
غزالان حرم را بر صبح اواده از وحشت  
زمی موج بستم در لبست رشک شفق گشته  
از خطا نمیزین خورشید را در مشک تر بسته  
اگر بیان پاک و سرخوش بجز تر گس جامی بر کف  
کباب دل ز شور گفتگویت در نمک خفته  
بکف تیغ تغافل طرزه واسن بر میان بسته  
دهن را در لطافت موج گرد آب بقا گفته  
ز ابرو زخمسار تارک تیغ قدر را نده  
گمندان ز دور گردن ز کا کل مست رعنائی  
حرام بادی لعل تو ذوق می گسار بها  
حزین از هر سوی روان دارد شیط غنی

## غزل شهرت

سر شکم را اگر کن گریه ام را سوج عمان ده  
باطفال سر شکم طالع اشک تیمان ده  
سویدای دلم را روشنی از نور عرفان ده  
اگر خواهی که پیدای دبی ز لطف پنهان ده  
سر شوریده ام را از هوا س خوش سالان ده

خدا یادیده ام را آبریده ابر نیسان ده  
گسرم را از چشم ابر نیسان آبرودادی  
سواد دیده را آئینه گیتی نسا کردی  
مرا که بے وجودی یک جهان گم گشتگی دارم  
چو شهرت کی دماغ سایه بال پسا دارم

## غزل حافظ علیه الرحمة

|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>از خون دل نوشتم نزدیک یا رنامه<br/>هر چند کازمودم از درمی نبوده سودم<br/>دارم من از فرقت در دیده صد علامت<br/>پرسیدم از طبیبی احوال دوست گفتا<br/>گفتم ملاست آید گر گردد دوست گروم<br/>باد صبا ز عالم ناگه نقاب برداشت<br/>حافظ چو طالب آب جامی جان شیرین</p> | <p>انی لا اله الا انت دهر این عجزک الیقین<br/>من یجرب الخرب حلت به الشدائد<br/>لیس الا موعظ عینی هذا العلم<br/>فی قریبها عذاب من یبوء بالسلامه<br/>والله ما را یسنا حبا یلا ملاسه<br/>کاشمش فی غما تطلع من الغمامه<br/>حتی یزوق منه کاسا من الکرامه</p>  |  |
| <p>عزل عرفی ریح</p>  |  |  |
| <p>عزل احمد<br/>اجب ال فویش بید کرده</p>   | <p>کردم ز شراب ناب توبه<br/>می ساختمش بباد مزوج<br/>در لفظ شراب چون بود آب<br/>در نفس بباده چون شریک است<br/>ستانه اگر در دوسم<br/>عرض کنم زان مستی<br/>گردوندن استم بجنس<br/>می دیدم و پیچ و تاب خوردم<br/>تا باده بخواب هم نه بیستم<br/>هر دم ز نتایج گناه هم<br/>صد فوج گنه کشد به یکدم<br/>دل توبه کسان و نفس گوید<br/>در عهد شباب توبه کردم</p> | <p>وز کرده نا صواب توبه<br/>بے خستگی از گلاب توبه<br/>باشند بے ز آب توبه<br/>صد بار شهید نا ب توبه<br/>پایم کنند از رکاب توبه<br/>از تشنه کنند شراب توبه<br/>و آسیب کنند عذاب توبه<br/>از خوردن پیچ و تاب توبه<br/>شاید که کنند ز خواب توبه<br/>صد بره کنند کباب توبه<br/>چون تیغ کشد ز آب توبه<br/>از توبه نا صواب توبه<br/>امین بود از شباب توبه</p> |
| <p>حاشقان راست و بشمار کرده</p>  |  | <p>بداجب خود را را می کرده<br/>گاه بیدایشی گاهی نمان</p>   |

|                           |  |  |
|---------------------------|--|--|
| کسوت ناموت در ایشیدہ      | در کشور ہند عشرت انیس ہند<br>سیلم بغغان و شیون ادلی ست<br>لب زہر ترانہ چند ریز و<br>حسن تنک بتان چوبنیم<br>از درگہ مرگ باز گشتم                              | کے دیدہ کے بخواب توبہ<br>زاہنگ نے درباب توبہ<br>از ریزش این عذاب توبہ<br>از دیدن آفتاب توبہ<br>تا گفت عنان بتاب توبہ                               |
| پردہ لاهوت را واد کردہ    | در حالت بیم موت کندم<br>زانہ لیشہ مرگ توبہ کردم<br>ہون صحت یا تم ز تشویش<br>نو توبہ مشدوم کہ غانہ رفسق<br>زین پس من دعوت عبادت<br>از ہر کہ اہل شہر پر ہیز    | بیدار شود ز خواب توبہ<br>دان را کنم حساب توبہ<br>کہ صحت بے صواب توبہ<br>بے شہم کند خراب توبہ<br>وز صحبت شیخ و شاب توبہ<br>وز ہر چہ نہ در کتاب توبہ |
| عاشقان را اسرار صہرت دادہ | گرددت ہمہ گوش دلب بہ بند<br>گو تو در ملک سوال سے کن<br>عرفی چہ کنی توبہ نازش<br>مزدش کہ تائب از شر ایم<br>از توبہ منال تا نگر دو<br>منت پہ کہ سے نہی کہ کردی | باہر کہ کند خطاب توبہ<br>من کردہ ام از جواب توبہ<br>ہشدار کہ شد خراب توبہ<br>ناگہ نشود سراپ توبہ<br>بے مغز ترا از جاب توبہ<br>از اب دہن گلاب توبہ  |
| عارفان را دیدہ مینا کردہ  | سی سال غنہ نفس معصیت زاد<br>بر توبہ مدد ز کیسہ اجر<br>این بسکہ باستین رحمت<br>تا توبہ بہر دو دست کردیم   | اکنون دہش ثواب توبہ<br>تا نگسلد از عتاب توبہ<br>را نذر رخت بآب توبہ<br>از ما کند اجتناب توبہ   |

پیچودہ آشفتہ اسرار کردہ

احمد بیچارہ را در بخش خود

|   |   |   |
|---|---|---|
|   | در کش کش حساب تو  | این بک و بال مانگر دو   |
| غزل حافظی   |   |   |
|   | صدا کا فی المسمی<br>خالق الارض و السموات<br>زانکہ قاضی جسدہ عاجلے<br>عالم الشر و الخفیائے<br>حافظانی جمیع حالاتے  | احد اسامیع المناجی<br>زیر و بالائے تو انم گفت<br>باجت خویش از تو می خواہم<br>ہیچ پوشیدہ از تو نہان نیست<br>شکر فضل تو کی تو انم گفت   |
| غزل شمس الدین علیہ الرحمۃ   |   |   |
|   | برگزیدہ ذواجلال پاک بی ہمت اتوی<br>تو چشم انیا چشم چراغ ما توئی<br>پائندہ بر سریر گنبد خضر اتوی<br>عاجزان را رہنما و جسدہ را ما توئی<br>مصطفی و محبتی و سید اعلا توئی | یا رسول اللہ حبیب خالق کیست اتوی<br>ما زین حضرت حق صدر بدر کائنات<br>در شب مزاج بودی جبریل اندر رکاب<br>یا رسول اللہ تو دانی امتانت عاجزانہ<br>شمس تبریزی چہ دانہ خست گویندے تو |
| غزل مولوی جامی رحمۃ اللہ علیہ                                       |   |   |
|   | بلبل کہ و بطحا و سیل یعنی<br>گسترین بندہ در گاہ ادیس قرنی<br>سر دباغ ملکوتی و گل یاسمنی   | یا رسول عربی شاہ سوار مدنی<br>در حرم حرم خاص تو جبریل مدام<br>تو کہ در باغ رسالت چو قدرت سرور ترا   |
| مخبران روضہ کن و خاک درخش جامی<br>زا بکہ تو بلبل آن باغ و قانی چمنی |   |   |
| غزل قدسی  |   |   |
|   | دل جان با فدایت چہ عجیب خوش لعلی  | مرجا سید کمی مدنی العسری  |

|   |   |
|---|---|
| من بیدل بجمال تو عجب حیرانم<br>نسبت نیست بذات تو بنی آدم را<br>نسبت خود بیگت کردم وین منقطع<br>ذات پاک تو درین ملک عرب کرد طور<br>چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر<br>نخل لیستان مدینه ز تو سر بنزد ام<br>ماهیم تشنه لبانیم و توئی آب حیات<br>شب حراج عروج تو ز افلاک گذشت<br>سیدی انت جیبی و طبیب تسلی | اللہ اللہ چه جانست بدین بودا بجی<br>بهتر از عالم و آدم تو چه عالی نسبی<br>ز آنکه نسبت بگ کوے تو شد بے ادبی<br>زان سبب آمده قرآن بزبان عربی<br>اے قریشی لقبی با شمی و طلبی<br>زان شده شهره آفاق بشیرین طبی<br>لطف فرا که ز حد می گذر و تشنه لبی<br>بقایم که رسیدی ز سر سد هیچ بنی<br>آمده سوے تو قدسی پی در مان طلبی |
|---|---|

## غزل سعدی

|   |   |
|---|---|
| لاله رخاسمن بر اسرود و ان کیستی<br>هر چینه که رسته زنگس دست بسته<br>دام نهاده میروی مست زباده میرو<br>ابروی تو چو ماه تو بر ده ز ماه نو کرد | سنگدلاست مگر آفت جان کیستی<br>قدر شکر شکسته مرغچه دمان کیستی<br>شست کشاده میروی سخت کمان کیستی<br>آفت جان من مشو فتنه جان کیستی |
|---|---|

سعدی شغل غلام تو مست شده ز جام تو

جام می بده با در و روح روان کیستی

## غزل حضرت امیر خسرو رح

|  |   |
|--|---|
| لے چهره زیبای تو رشک بتان آوری<br>آفاق ما گردیده ام مهربان در زیده ام<br>تا نقش می بندد فلک کن اندام این نک<br>هرگز نیاید در نظر صورت زرد ویت غوبر | هر چند دصفت می کنم در حسن زان زیباتری<br>بیار خوبان دیده ام اما تو چیزے دیگری<br>خوری ندامت ملک فرزند آدم یا پری<br>شمس ندانم یا قمر یا زهره یا مشتری |
|--|---|

|  |  |
|--|--|
| من تو شدم تو سن شدی من تن شد تو جان شدی<br>تو از پری چاکتری وز برگ گل نازک تری<br>عزم تماشا کردہ آہنگ صحر کردہ<br>عالم ہمہ نیلے تو خلق جہان شیدے تو<br>خسرو غریب ست و گدا افتادہ و شہر شہا | تا کس نکوید بعد ازین من دیگر م تو دیگری<br>وز ہر چہ گویم بہتری حشاً عجائب دلبری<br>این جان دول تو بردہ انیسست رسم دلبری<br>آن ز کس شہلاے تو آوردہ رسم کاوی<br>باشد کہ از بہر خدا سوی غریبان نگری |
|--|--|

غزل

|   |  |
|---|--|
| شاہ کی سپہ کی یار کی سخن کیے<br>دلبر جادوان کی جلوہ گر زمان کیے<br>فائق جملہ تن کی جمل مرد و زن کیے<br>منعم بنوا کی بادشہ و گدا کیے<br>ملت و مذہب کی ماہمہ مشربم کیے<br>سرور اولیاء کی خاتم انبیاء کیے<br>نغمہ ساز مایگی باہمہ راز مایگیے<br>فخر ہمہ جہان کیے روز و شب مکان کیے<br>خواجہ و دوسرا کیے مقصد اصفیاء کیے<br>صدر شریعت کیے قطب طریقت کیے | مہر کی دمہ کی یار کی سخن کیے<br>نخفی و ہم عیان کی یار کی سخن کیے<br>اینہم پیش من کی یار کی سخن کیے<br>بیدل و دلربا کیے یار کی سخن کیے<br>نالہ زار ہمہ کیے یار کی سخن کیے<br>در ہمہ جا خدا کیے یار کی سخن کیے<br>راز کیے نیاز کی یار کی سخن کیے<br>ہم و دوستان کی یار کی سخن کیے<br>حضرت مصطفیٰ کیے یار کی سخن کیے<br>سر حقیقت کیے یار کی سخن کیے |
|---|--|

غزل رنجوری

|   |   |
|---|---|
| نوبہار ست جنون چاک گریبان مردے<br>گرمی عشق تہی در جگر آتش افروخت<br>راہ گم گشتہ بیا آبلہ و سنبل و ور<br>جام می تاب بدست تو توافل تا چند | آتش افتاد بجان جنبش و امان مردے<br>آتشکی سوخت مرا ای لب جانان مردے<br>خار صحر امددے خضر بیابان مردے<br>گشتہ رنجوری می ساقی مستان مردے |
|---|---|

|   |   |
|---|---|
| بهر تفشج دل و ضعف جگر می تا بد<br>مطرب ساخته بیداد ترا به بخوری | پسته لب مدی سیب ز خندان مدنی<br>خز دین نخر جهان مرشد پاکان مدنی |
|---|---|

مستزاد رومی

|   |   |
|---|---|
| هر خطه شکل آن بت عیار برآمد دل بر و نهان شد<br>آن یار همون بود که سکر و شتابی - اندرید بیضا<br>که لوح شد و کرد جهان اید عاقبت خود رفت بکشتی<br>یوسف شده از مهر فرستاد قیصه - آن جلوه گر عالم<br>یوش شده و لطفین سکر نت بدریا - از بهر طهارت<br>خود کوزه و خود کوزه گرد خود گل کوزه - خود در سبکوش<br>خود گشتن ملایمی می ساغر و ساقی خود بزم نشین شد<br>نی تی که چین بود که میگفت با اکتی - در صوت الکی<br>این جمله چین بود که می آمد و می رفت هر قرن که دیری<br>رومی سخن کو کوفته ست نه گریه منکر شودیش | هر و ملباس گران یار برآمد - گم پیر و جوان شد<br>در چوب شده بر صفت مایه برآمد - زن بحر کمان شد<br>که گشت خلیل از در نار برآمد - آتش گل از آن شد<br>در دیده یعقوب چو انوار برآمد - با دیده عیان شد<br>موسیقی شده جوینده انوار برآمد - بر طور روان شد<br>خود سر آن کوزه خریدار برآمد - بشکست دروان شد<br>خبر دکان نمی و برست به بازار برآمد - شور دال جان شد<br>منصور بنود آنکه بر آن عواد برآمد - نادان گمان شد<br>تا عاقبت آن شکل عرب ابر برآمد - دارای جهان شد<br>منکر شده آنکس که با نیکار برآمد - مرد و جهان شد |
|---|---|

مستزاد

|   |  |
|---|--|
| خود نقد شد از خزان اسرار برآمد - خود گنج عیان شد<br>در کسوت ابرشیم و ششم آمد و پنجه - تا خلق میو شد<br>در عین بیان خواست که خود را بپوشد خود را بپوشید<br>در موسم نیسان ساطع سوی دریا - در بهشت قطره<br>خود بزم شد و بخورد و خود ساغر و ساقی خود بزم خرابا<br>خود بر تن خود تیغ جفا زد و ز سر قهر خود مرهم آغوش | خود بود که خود بر سر بازار برآمد بر خود دگر آن شد<br>خود بر صفت جبهه دوستا برآمد - لبس همگان شد<br>خود گشت بت دو گاه پرتا برآمد - خود عین عیان شد<br>از بحر بشکل در شهوار برآمد - ده گوش شمان شد<br>خود شد و خود از خم خمار برآمد - خود کوزه کاشان شد<br>خود بر صفت مردم بیار برآمد - خود فاخته خوشان شد |
|---|--|

مستزاد قاسم



|   |   |
|---|---|
| <p>چون خسرو و خان سوزا برآمد از نوار و کان شد<br/>         باناز و شزاکت بجهان کردنگای از دیده جادو<br/>         خود خواست که هر باغ بر از شور نماید از سبز تاشا<br/>         خود کرد بنا مسجد و از بهر عبادت خود گشت موزن<br/>         از بهر نفع خواست سفر کردن در کیشی حطباخت<br/>         خود بود کمی آمد وی رفت بهرباب در پرده مخفی<br/>         خود خواست که از دارش فاضل بیاید خود گشت طیبی<br/>         خود روح شد و جان بپن خاک کند و خود فاضل آن گشت<br/>         که روی خود آراست و شد یوسف کنان محبوب عالم<br/>         خودی شد و خود و ساغر و خود قاضی و مفی خود پیر خرابا<br/>         و اندر سخن گفتن قاسم نه بجایست از دیده جان بین</p> | <p>بر هر سر صحران خریدار بر آمد نقد نگران شد<br/>         تسخیر جهان کرد با محار بر آمد باناز و دان شد<br/>         خود گل شد و بلبل شد و گلزار بر آمد خود باد و خزان شد<br/>         خود صورت یمنانه و رخسار بر آمد خود و جام کشان شد<br/>         خود در اکب کشتی شد و بخار بر آمد خود و باد و طوفان شد<br/>         گاهی بجهان محرم اسرار بر آمد بنگر که عیان شد<br/>         خود گشت یقیم دین بیمار بر آمد خود و لایه کنان شد<br/>         خود مادر و دختر شد و دل زار بر آمد خود و گور کنان شد<br/>         خود گشت زلیخا و طلبگار بر آمد خود و طعنه زمان شد<br/>         خود مست شد از ساغر سرشار بر آمد خود و در و زبان شد<br/>         منصور جهان بر سر آن دار بر آمد سالار جهان شد</p> |
|---|---|

مستقر از حسام

|   |   |
|---|---|
| <p>آن کیست که تو بر کند حال گداز در حضرت شاهی<br/>         هر چند نیم لائق درگاه سلاطین نوید نیم نیر<br/>         بر خرمن گل آریه خفته که دست یمنی که دو ز نقش<br/>         تا چاه ز نخلدان تو شد سکن و لها ای یوسف ثانی<br/>         انعام تو در بند قبا شرط بنا شد الا که بدوزند<br/>         بر شعرین حسن تو که سینه نخوانند از ابن حسام</p> | <p>که غفلت بلبل چه خبر باد صبار جز ناله و آهی<br/>         شاهان چه غیب که بنوازند گداز آگاهی بنگاهی<br/>         حیف است که بخواهد بود ترک خطا را ایندی سبلی<br/>         صد یوسف کم گشته فرو دست شمارا در پرتگاهای<br/>         از لاله سیلاب بقدر تو قبارا در غنچه کلای<br/>         بر معجزه عیسی بنو و دست قضا را حاجت بگرای</p> |
|---|---|

محرطویل

دوش رفتم سوے بازار بته دیدم دغو خوار دو گیسو چوسیه بازده حلقه بر خسار رخس چون رخ  
 متاب بدن صاف چو سیاهاب و دوبروے چو خراب پیر و عطر یوے کمر

موسے کو گوی دلم برد بجا دوسے من بے سرو پا را بونا گمان سوسے من آن دید بخندید و ز شید مرا  
گفت کجائی و چرائی تو جگر ریش نکودار دل خویش نهم مرهم بر ریش کنم چاره شمارا بگو گفتم ای دلبر جانی  
بخدا جان جهانی تا ابد با دجوانی سرخوش باش زمانی گویمت راز نهانی بگو که کنی گوش ز سر هوش بکن  
بزم چو فردوس مرا گیر در آغوش شوم از خودی بیوش شود عقل شمارا بگو آن پری چه بصد مهر  
مرا برد و خانه بزم اگر است شمانه بهمه چنگ چخانه شیشه راز دی کشاده بمن دل شده داده  
دست برد دست نهاده چون شده چاک و ناغم زیبان رفت بجام از درد پا جامه کشیدم بر سر گنج  
رسیدم قفل داشت بکلیدم تازگی یافته جانم پیش ازین قصه چه خوانم لذت یار و فارا

### محسن خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ

|                         |                        |                          |                            |
|-------------------------|------------------------|--------------------------|----------------------------|
| دعوت تو ایمن چنانم      | کز بهستی خویش در گمانم | کو بخت که از سر نیازی    | در حضرت چو تود و نوازی     |
| هر چند که زار و ناتوانم | گردست دهر هزارانم      | مروض کنم نهفته رازی      | هیات که چو توشا بهیازی     |
| در پاسے مبارک نشانم     |                        | تشریف دهر در آشیانم      |                            |
| لبه کمره دور و نزدیک    | بر خون تمام ترک ناجیک  | هر چند تگری تراخوست      | کم کن تو جفا که این نیکوست |
| در مسکن اخلط لالیک      | اگر خاد محقرست و تاریک | گیرم که دلت ز آهن در دست | آخر بسم گذر کن باید دست    |
| در دیده و دشت نشانم     |                        | انگار که خاک آستانم      |                            |
| گفتم که چو کشیتم بزاری  | این پس ره محبت سپاری   | من تو بجز وفا بخویم      | بیردن ز گل خانه بویم       |
| بر دل رقم و فغانکاری    | تو خود سروصلان نداری   | الاره بندگی نه بویم      | اسرار تو پیش کس نگویم      |
| من عادت بخت خویش دانم   |                        | اوصاف تو پیش کس نخوانم   |                            |
| گر غمزه تو زنده تیرم    | اگر ترک فلک کند اسیرم  | گیرم نه ره وفا کشودم     | تا مهر بمر بر فردویم       |
| کیدم نبود ز تو گزیرم    | من ترک حال تو گزیرم    | بنود هر آنچه می نمودم    | آخر زمین تو دست بویم       |
| الایفراق جسم و جانم     |                        | عهد تو شکست من بهمانم    |                            |

|                         |                        |                         |
|-------------------------|------------------------|-------------------------|
| اسهل است ز خوشترين مردم | از کوسه دفات بر خیزم   | کر سر بری به تیغ تیزم   |
| آیا که نشان عهد جویند   | در زانکه کنی به نیریزم | من مهر و مهر تو نه لرزم |
| خاک من زانچون بپویند    | آیا که بریزد آتش انم   |                         |
| فریاد بر آید از روانم   | هر گدردم به پیش خیل    | هر یک بصفاه از سیل      |
| گشتم صنادر از دریت      | چو تو نکشم بغیر سیل    | مجنون نیم از بهای لیل   |
| هر چند نمی رسم بگویت    | ملک عرب و عجم ستانم    |                         |
| از آری بفلک نمی رسانم   | ای وصل تو وصل شادمانی  | دائم براد و دل بانی     |
|                         | با حافظ خود بگو عیانی  | هر حکم که بر رسم بانی   |

### قطعات

|                                       |                                      |                              |
|---------------------------------------|--------------------------------------|------------------------------|
| اگر در سوا وظیفه خور داری             | اسے کریمے کہ از خزانہ غیب            | لب از نرم دلا ز سید نواد     |
| تو کہ باد دشمنان نظر داری             | دوستان را کجا کنی محروم              | کلم بخت کے کہ بافتند نواد    |
| بر اسے بوسه ز ترک دیب پر سیدم         | بجاری قلش را پیش لب بردم             | روح القدس آنروشن رخ          |
| برابرش نہیادم زمین پر سیدم            | بے پرو نہیادم ز غایت تعظیم           | از لب ظالم زید جسد           |
| بما چسان از گردش گدازش خواب           | چشم عبرت پر کشاده حال شالہ نازم      | درد دولت حشر گمان کہ یار باد |
| چند نوبت میزند بر گنبد افراسیاب       | برده داری میکند بطن کسری عنکبوت      | سند فقر و دی ما نداد         |
| فرخ و عیش و خرمی طرب                  | لے کہ از روزگار می طلب               | منفسد مظفر دلا               |
| ہمہ بگذارد ساغری بطلب                 | فکر مال و منال و حشمت جام            |                              |
| یار سلطہ ہر دو گیتی بر قرار و بر دوام | ساو فال و مال حاصل و نسل و تخت و تخت |                              |
| اسل ثابت نسل باقی تخت صلی تخت ارام    | سال خرم فال نیکو مال او حال خوش      |                              |
| حضرت احدی لا آکھ الا لائشہ            | ز گوش ہوش بشی ہنہی نہاد و داد        |                              |
| یقین بدانکہ نیاید یزد و ر منصف جاہ    | کہ ایفریز کہے را کہ خالیست نصیب      |                              |

|   |  |  |
|---|--|--|
| <p>گوئی که میگفت با اتفاق اصحاب<br/>دو دو هم گلی در کتب کعبه داده ناب<br/>بیل زمین نره زمان داده جواب<br/>لکهای بحر ان فصل دگر در کتب<br/>و العالم عزت اگر نظر بخشد<br/>از ان بشت که صبح گریه بخشد<br/>زاد و رحمت دریا چه کم شود صاب<br/>که قطره بین آتشین جو بخشد<br/>باد دست نشین دیاده کلاط<br/>بوس از لب آن سود گل از اطمینان<br/>فردی جو را حبت جو اطمینان<br/>دانه سر زخم نشین حجام طلب</p> | <p>چون سوز و دل که دلبر روی گشت نیر<br/>من قلام مطهریم کابر شمع خوش نیر<br/>زخم پنهان چون براب روی گمانش نیر<br/>از روی و دنا و مهر با نیر<br/>کو سوخت دل تو در نهان نیر<br/>اے بے تو حرام زندگانی</p>   | <p>بلبل از در ناله و گل خنده خوش نیر<br/>ما خوشیا و دیو هام زان ابر شمشیر نیر<br/>زاد از تیر مرز گانش قدر که دن پیر نیر<br/>اے باد صبا اگر تو اے<br/>از من خبری به بر بیارم<br/>می مژ و زاشتیاق میگفت</p>  |
|   | <p>و زو اس شب صبح غایب توئی<br/>بکشای خدا یا که کشایند توئی<br/>یار بفرز آکنده بخور و حنین<br/>نیمی بکن به بخش دینی به حسین<br/>یار و روح رسول هفتینی دارم<br/>خلق حسن و خوش چینی دارم<br/>کانز کرم فضل نزار و ثانی<br/>آلوده کن بنرض نفسانی<br/>محتاج برادران و خویشان نشوم<br/>تا از در تو بر در ایشان مردم<br/>شش خیر عطا کن هستی<br/>عالم و عمل و فراخ دستی<br/>بر حال من خسته و دلش نگر<br/>بر من مگر بر کرم خویش نگر</p> | <p>رابعیات<br/>اے آنکه بک غیش پاینده توئی<br/>کار من بچاره قوی بسته شده است<br/>یار بر سالت رسول اتقلین<br/>عصیان مراد و حصه کن در عرصات<br/>گل گفت که من مذہب دینی دارم<br/>رنگم ز محمد ست بویم ز علی<br/>یار بکمالات شبه جیلانی<br/>کن باطن با پاک بصد جلوه او<br/>یارب تو چنان کن که پریشان نشوم<br/>بے منت مخلوق مراد و دزدی ده<br/>اے خالق هر بلند و پستی<br/>ایمان و امان و تندرستی<br/>شاه از کرم بر من درویش نگر<br/>هر چند نیم لایق بخشایش تو</p> |

**ارباب عیادت**

گل رو گل پیش گل گل گل گل کرد  
 آن گل بیان گل تو گل در گل کرد  
 گلان در گل گل گلان و شبنم کرد  
 سیل بیان آمد آن گلان و شبنم کرد  
 شاه برید از یکم از گلان و شبنم کرد  
 دو جهان آواز از گلان و شبنم کرد  
 گفت شاه در جهان آواز از گلان و شبنم کرد  
 یک شاه ازین چهار آب و پن  
 نقل بیا یک مایه و پن  
 قلم بوسه دکن در سر شکر آب  
 قلم و شاه جهان که بافت این  
 شکر دانه که بافت این  
 زون بازنه و دیگر دانه قاف

|                                    |   |
|------------------------------------|---|
| کار تو همیشه شادمانی باشد          | ما حکم قصای آسمانی باشد                 |
| سرمایه عمر جادوانی باشد            | گر جامی از دست تو نوش کنم               |
| لاغر صفات زشت خورانه کشند          | در مسلخ عشق جز گوشت را نه کشند          |
| مردار بود هر آنکه او را نه کشند    | گر عاشق صادق ز کشتن مگریزد              |
| کز محنت روزگار کرد آزادم           | زان نامه نازنین بسی دنا دادم            |
| در هر حرفی بوسه دیگر دادم          | از هر نقطه جلوه دیگر دیدم               |
| گفت با آل بنی بوم و خونی کفن است   | لا اله الا انت که این بگ چرا بر نیست    |
| گفت این خاکی را غ حسین و حسن است   | گفت این خال عجب جگر می بینم             |
| دل در طلب وصل تو بستم بستم         | ستم ز غم عشق تو ستم ستم                 |
| منکر نتوان بود که هستم هستم        | گویند مرا عاشق بد نام توئی              |
| لبش تهنه خوش مرسته دوش چون کز لاله | بریشان میرود و لیر ولی با ناز تهنه تهنه |
| دویدم در طلب لبش شکر بگفت و دوه    | زمانی اگر کباب کوبی نیم شب شب           |

**سول شاه جهان بچاره ویران و کز غ از دهن پرتر هر چهار زیر جواب دند**

|                                     |                                 |
|-------------------------------------|---------------------------------|
| ز بنو دست بود که آمد دران خلیف      | نیلوفری بدوش دهن کرد آدرید      |
| در عین خنده بود که ز غ از دهن پرید  | چون کتاب بد دهن خنده بر کشاد    |
| زاغی نشسته بر بنگه بیخبر بدید       | گر به گرسنه بود بصحرای دید      |
| خواهد که موش گیر و ز غ از دهن پرید  | چون ز غ را گرفت نظر موشکی قتاد  |
| هنگام بوسه داد آن خال را گزید       | خالی که بود بر لب آن شهدی چکید  |
| حیرت چنان بانگ ز غ از دهن پرید      | صورت چو دید آینه آن خال را ندید |
| بحری چو دید صید بد نبال آن دوید     | شاهین گرفت ز غ به چنگال می برید |
| این هر سه در تحیر و ز غ از دهن پرید | ناگه رسید باز قصای خدا مگر      |

## شاہجہان آمد مغلوب تر و ہر جایگیات جواب دادند اور ا

|   |   |  |
|---|---|--|
| <p>جہان خوش است و لیکن جیات ہی میر<br/>قنار اطلب کن کہ آفرناست<br/><b>مصرعہ ضرب المثل</b><br/>آنقدر شکست دآن ساقی نماز<br/>بر سر فرزند آدم ہر چہ آید گذرد<br/>بادر و کشان ہر کہ در افتاد و افتاد<br/>جواب جاہلان باشد خموشی<br/>ذوق چمن ز خاطر لیل نمی رود<br/>آذر بر کالہ و مالہ بر گر دون</p>   | <p>کہ بادشاہ بہمان را جہان بکار آید<br/>جہان جیات دہمہ سوفاست<br/>پیل و پیادہ پیش کن سپکشتات<br/>اگر ساقی تو باشی یستوان خورد<br/>برات عاشقان بر شلخ آہو<br/>بودیم پیشہ باہم پیشہ دشمن<br/>تقصیف اصفینہ نیکو کن بیان<br/>چہ نسبت خاک را با عالم پاک<br/>رموز عاشقان عاشق برداند<br/>عاقلان در پے نقط نشوند</p>                  | <p>تو بادشاہ بہمانی جہان دست مزا<br/>اگر جیات نباشد جہان چہ کار آید<br/>شامادورخ بدہ و دل آرام را بدہ<br/>از دوست یکبارہ وز را بدین<br/>اسے باد صبا این ہمہ آرد و بہشت<br/>باد و کسی رسد کہ در دی دارد<br/>بر رسولان بلاغ باشد و بس<br/>چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ و کار<br/>راستی موجب رحمانہ خداست<br/>شنیدہ کے ہوا زند دیدہ</p> |
| <p><b>نعت با تحسیر</b><br/>ہست صلا سے سر خوان کریم<br/>بسم اللہ الرحمن الرحیم<br/>ہست کلید در گنج حکیم<br/>شیفہ مطاع بنے کریم<br/>خورشید نخل گشت ز سیاہ محمد<br/>آذر و ز ازل داشت چو سوداے محمد<br/>مجنون جہان گشتہ ام از بوسہ محمد<br/>بارانہ و قبلہ بجز روضے محمد<br/>ختم رسل صفات کمال محمد است<br/>در سر مراد ہمیشہ خیال محمد است</p> | <p>بسم اللہ الرحمن الرحیم<br/>اعظم اسمہ ست علیم حکیم<br/>بسم اللہ الرحمن الرحیم<br/>ہر دقتی و فقر نیست معرفت کردگار<br/>مہ شق بہا گشت ز ایامے محمد<br/>سودا ز دہ ام در غم سوداے محمد<br/>آب زہرہ ام از کون و مکان سے محمد<br/>غراب ل و جان غم ایر سے محمد<br/>بآرخ بہشت و صوف جمال محمد است<br/>مقصود ما محمد و آل محمد است</p> | <p><b>ابیات مفردات</b><br/>بسم اللہ الرحمن الرحیم<br/>ز نیت قرآن مجداے عظیم<br/>برگ و ختان سبز و نظر ہوشیار<br/>تسیم جیم کسیم و سیم<br/>عاشق شدہ ام بر رخ زیبایے محمد<br/>شد زان سر سن خاک کف پائے محمد<br/>اندر د و جہان قبلہ ما کوے محمد<br/>بارانہ و کعبہ بجز کوے محمد<br/>ہر کس بار ز دے خیال محمد است</p>                         |

|   |  |  |
|---|--|--|
| امید از خدا ہے صاف عہد است<br>علی امام بن سبب دم غلام علی<br>قبلہ دین سے کعبہ ایساں سے<br>نواب چشم گل شد بر عشق منہ لہا<br>باز دل بیرون کم غیر خیال یار را<br>بلے پری از رخ بر افکن طرہ طرار را<br>انجین آشفته دور ہم ہندی کار را<br>کوہ گنا گرچہ بود سدا راہ ما<br>از میان فانی زمین سر برد آفتاب<br>در چمن باغ اینہم سرخی از گل است<br>صراحی می ناب سفیدہ غزل است<br>غرض ز عشق تو ام چاشنی در دست<br>است اتکہہ گر بہہ باغ ارہمت | چراغ و مسجد و محراب و منبر<br>ہزار جان گرامی فدائے نام علی<br>شب غم آمد ایسا تے اور کائنات لہا<br>نرا تم تاجہ گلہا بشغفہ آخرا زین گلہا<br>داویم بدست تو عنان دل جاز را<br>تاجہ کے گرد مصحف می نہی نہار را<br>لے باد پریشان کن آن لہف و تار را<br>کاہست پیش لطف تو کوہ گناہ ما<br>آن کی روشنی گیر بادشاہ کورست<br>آتش فداہ و چمن ز آہ ببل است<br>در یادیم دیدہ ماسدن درست<br>بودہ زیر فلک سباب تنم چہ کم است<br>کذب دریا و غیبت و مال تمہ و وقف | ابو بکر و عمر عثمان و حیدر<br>غوث الاعظم بن بھر و سالن سے<br>بنو بادہ روشن کن چراغ فانیہ لہا<br>ہر دم از ناخن تراشم سیدہ انگار را<br>اسے ترک پریمچہ نگہدار غافل را<br>اگر کشاد کار ما بودی زلف یار مار<br>آشفہ کن حال من بے سرو پار را<br>ماہ من ہنگام جولان چون ہند پار لہا<br>وقت مردن ہر دور خشت کدہ نیرست<br>درین زمانہ فقی کہ خالی با دخل است<br>اگر دست ماتمی ست ولی چشم با پست<br>یوستانی کہ در دوزخ مزہ عشق کم است<br>این جملہ شد حلال گری حرام شد |
| غزلہا در صنائع عجیب و لطائف غریب  |  |  |
| زمن بردند صبر دل بولش دلبر<br>چہ قق رعنا چہ رع انور<br>وہان چشم آن مدہ و انجہ جادو<br>چہ سس مشکین چہ ن عنبر<br>تراہر نہ انداز جان اچا کر بندہ<br>چہ آتے حدہ فتنہ بے ہر<br>غزل سعدی علیہ الرحمۃ  | چہ م جاننا چہ دوشکر<br>بود چشم و وہان او از گس چشم<br>چہ رخ غ کو یا چہ ج کافر<br>ز در و بچرا و دارم حالت فاطر<br>چہ چہ چہ دیرین چہ ب کسرا<br>ز حق لطف ہی خواہ اساقی بادہ<br>ای بالا چون نو بہر وخت چونم و  | دل بردند جانم ہم اقامت عارض<br>چہ ن شہلا چہ چہ کوش<br>خط و خال نگارنیش اسنیل لفظ<br>چہ چہ چہ غلکین چہ رخ اتر<br>زرقانت شدہ پیدا آفت م فتنہ<br>چہ سس گلچہ چہ ب احمر<br>زلف داری چہ چہ بپوش و کر   |

|   |  |   |
|---|--|---|
| <p>فتاب عاشقان با هتاب لبرن<br/>         در دمنم مستقیم تن گرفته ت و پ<br/>         لب ببلک ب نهاده باشد تا سحر<br/>         نقل خواهم از لہانت ب و س و د<br/>         غزل سعدی علیہ الرحمۃ</p>   | <p>قبلہ آراو گانی لے صنم بار و رخ<br/>         ت و پ آنر نگار سن مراد و عشق تو<br/>         م دی و پیش باشد ببت باشد دور<br/>         شاعران بیا رگفته شرابی پر تک</p>   | <p>در میان رو رخ اندر کشیدی رخ و<br/>         دار و در دم تو در ای میان لب<br/>         لے نگار اگر تو بار ایک شی بہل کنی<br/>         کس لفتہ شو چون س و د و دی</p>  |
| <p>از لہن خال غطت گویم اسد خوبان<br/>         بدر خال و خطت<br/>         قادر کویت<br/>         ہم از تو میخوانند<br/>         بدہ تو سعدی را</p>   | <p>۱ بنفشہ ۲ سنبل ۳ ریحان<br/>         ۱ شکستہ ۲ بستہ ۳ حیران<br/>         ۱ قبا ۲ قیصر ۳ نعمان<br/>         ۱ نوالہ ۲ نالہ ۳ افغان<br/>         ۱ بخت سید کو نین جملہ اصحابان</p>   | <p>۱ سم سول کی پیشترا<br/>         ۱ کام کی پیشترا<br/>         ۱ سم سول کی پیشترا<br/>         ۱ کام کی پیشترا<br/>         ۱ سم سول کی پیشترا<br/>         ۱ کام کی پیشترا</p>  |
| <p>اشعار متفرقات در صنائع و معانی و لطائف و حسیات ہما وغیرہ</p>   | <p>از دو سیم محمد عزنی</p>   | <p>نام قاسم بر آرخ خوش ناگاہ</p>  |
| <p>خدا یمن بنیم راتقط علی امری<br/>         از دو حرف علی عالی جاہ<br/>         نام بت من ز غایت لطف<br/>         جاے تو این نیست بالاتر نشین<br/>         متبشاش کلنق شہین<br/>         دارم آرام ز دل در دروا<br/>         نداشتہ غمزہ را ند در دل<br/>         پریرہ دسچہ او کم بود بسیار<br/>         نکلہ سردار عالم<br/>         در عدم گرد و سر اسر در دبا</p> | <p>صنعت مینہ اگر دانی<br/>         آبی ست میان گل چکیدہ<br/>         نام یارم سہ حوت دان و سپنج<br/>         سہیل شمشہ جینی<br/>         پیش شفت زربیب جنت<br/>         زخمش در خون نشانہ در دل<br/>         لا اے اللہ محمد رسول اللہ<br/>         لا اے اللہ محمد رسول اللہ<br/>         لا اے اللہ محمد رسول اللہ</p> | <p>از میان بر فیض ای سرور<br/>         ہر یکہ در حساب پنجہ و پنج<br/>         داغ در درو آ و در دل را<br/>         نیتن نقیض زربیب جنت<br/>         بدیر کتبہ سیر بود بسیار<br/>         محمد احمد و محمد و عالم<br/>         گر درم سوزہ سرد آلام ہم<br/>         بمشکل دقت از امیر خسرو دہلوی</p> |



[illegible]

# حیات

|  |  |                                 |
|--|--|---------------------------------|
| بے گمان دیدم نے جو غور نہ گندم                         | آبی شور و زور یا فیض بند بزم                         | چیت آن گل کہ در چمن بنود        |
| یا سمن شکل یا سمن نبود                                 | بناغور و زو شب شود غچ                                | قائل این بغیر من نبود           |
| رو و تا آسمان در پیش دیدم                              | ولیکن سیکل اور اندیدم                                | کے اسپے عجب دیدم کہ شش پاؤں دوم |
| عجاوب تر از این بزمیاں پشت دم دارد                     | تر داغی خوش مذاقی سبز پوش                            | تر بزرگ اور انیش زرد و داد نوش  |
| چیز است آنکہ باشد گرد غلطان خیزد                       | دوام از زنده دارد و لیک بجان                         | خرآن باشد کہ این معنی نفیس      |
| ز بزم کتر بود آن مرد نادان                             | آن چیت کہ از برگ پناہی دارد                          | جامہ سیہ و سبز کلا سہے دارد     |
| سرش ہر بند پہلویش چاک کند                              | من در عجم این چہ گناہی دارد                          | عجب دیدم دو شوہر یک نائی        |
| میان ہر دو شوہر خوش دفائی                              | ولیکن ہر دو شوہر زادہ زن                             | ردا باشد ہر ندہب کجائی          |
| آن چیت کہ مانند بری ناز کند                            | بے پردہ دے دہن آواز کند                              | صوفی صوفی پوشش پر مایہ          |
| یکے کردار و دوصد خایہ                                  | صاحب من بگو چہ چیز است آن کم                         | مادرش در شکم پسر بدگان          |
| چیت آن یکہ رخت شلخ چار پور میوہ بر شلخ رنگ بہار        | گاہ باشد کہ آن شود نچستہ                             |                                 |
| چختہ را خام می کند ہشیار                               | چیت آن جانور صد نگشتان جنا پائے دہ دارد و بہشت رودان |                                 |
| پنج سردار و دہ پارش جان                                | این عجائب کہ دیدہ ام بجان                            | چیت آن گنبد کہ دارد و دمناد     |
| در میان ہر منار ش خفتہ مار                             | قوت آن مار از ان گنبد بود فکر                        | وقت خفتن در کار و متشار         |
| ننگی ہست اندر قصر دریا چنان گرفتہ در دہان یک دانہ گوہر | گل دیدم کہ او بخار باشد                              | عجب آنست کہ او خود شک نیست      |
| ولیکن بنور دریا سرا سر                                 | گل دیدم کہ او بخار باشد                              | خاز بوسہ نہ از گلزار باشد       |
| نہ اور اکس خوافی کس فرود شد                            | شلخ بر تختہ بازار باشد                               | زارغ و قاز دتہ رود و طوطی را    |
| دوش دیدم مجلس احباب                                    | در گرفتہ و در قفسی کریم                              | گشت این چار مرغ یک سرخاب        |
| حوضی کہ دران موی بختہ میان                             | نوشند از ان آب ہمہ جانوران                           | بے جانوران کہ بر ہوا سہ پرند    |
| سپ شرویل و گر آد میان                                  | چیت آن بختی کہ جانش نیست                             | رخندہ میکند دہانش نیست          |

|                            |                           |                               |
|----------------------------|---------------------------|-------------------------------|
| گر یہ بامیکنند ار و چشم    | سخننایک زبانش نیست        | ایکے مرغ دیدم نہ پاد نہ پد    |
| نہ از شکم مادر نہ پشت پدر  | نہ بر آسمان و نہ زیر زمین | ہمیشہ خور و گوشت آدمی         |
| لگ لگ کہوں تو نا لگے لب    | اور بن کہے لگ جاسے        | ہندی ہاتھ لیے دس دس کوکٹے     |
| پیاسی ہو کر تھپھر چائے     | دھیرے دھیرے کن پھرنے لگیں | سونا ہی جب ہاتھ کن پھرنے لگیں |
| یا لاتھ تو سبکو بھسایا دیا | بڑا ہوا تو کام نہ آیا     | مین کہد یا اس کا مانو         |
| ار تم کہو یا چھوڑ دکانوں   | چیت آن اثر دیا دس دس      | کر دس دس سر پر آر د           |
| ہر کہ بکشد این معتررا      | دائم از عاشقی خبر دار دیا | چاکر کس با چاکر کس کر دس جنگ  |
| رنگین پر خون شود بنور رنگ  | آگش چورنگ ز غفران         | پاؤں بریان چو جان عاشقان      |

پادار دس دس ہر دم بیان جانان من گو چیت آن

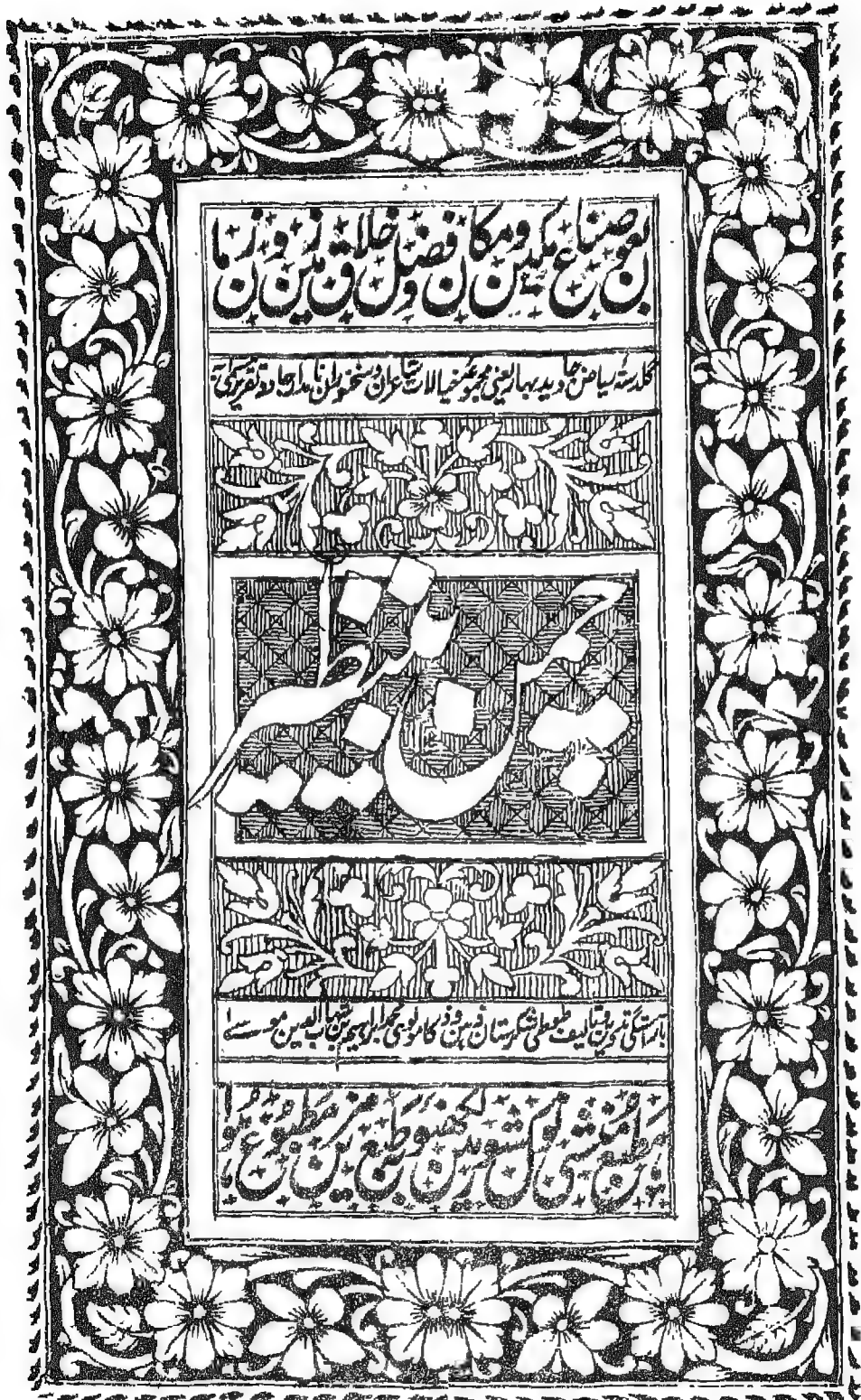
### قطعات تاریخ از منشی اخئی بلگرامی

|                              |                                |                                 |
|------------------------------|--------------------------------|---------------------------------|
| احمد مختار چون ای درستان     | عازم عقبی شد و دنیا گذشت       | گفت سال رحلتش ہفت و تین         |
| احمد پاک و دنیا را گذشت      | شد عازم خلد چون بہ تصدیق       | صدیق ازین جهان پر نسیم          |
| گفتند جہان بیان کہ گردید     | صدیق جہان ز سوی عالم           | بر ز بانم گذشت تاریخش           |
| جاہد عدل رفت از عالم         | اگر چون روح حضرت عثمان         | عمر دار البقا و ارفنا           |
| اتقیم سال رحلتش از غیب       | گفت بے آب شد وجود حیا          | رسانیدند چون روح عالی           |
| ملکائے خلایق سوئے خالق       | رقم کر دند سال انتقالش         | ز فوتش بے سرو پا شد خلایق       |
| چون حکم خدا نام حسن          | زین سراسر سہ پنج کر سفر        | سال فوتش ہشتم تر گفتم           |
| رحلتش کر د ملک را بے سر      | بر سر حضرت امام حسین           | چون روان گشت خضر قاتل           |
| گفت سال شہادتش ہر یک         | کہ شد از فوت او ملک بیدل       | من چہ گویم کہ بلار ادا تمل      |
| آہ ہیر و ن آمدہ از اسم ذات   | آندم کہ بر حسین تیغ جفا کشیدند | روح الامین بگفتا قلب نبی بریدند |
| ہشتاد و گفت تاریخ شاہ مسکینی | سروین را برید بے دینی          | سال ہفتاد و بو حنیف بزار        |

|                                 |                                  |                               |
|---------------------------------|----------------------------------|-------------------------------|
| در صد و پنجمه اش وفات افتاد     | سال عمرش رسید تا هشتاد           | در جهان داد و علم فقه برادر   |
| دلاوش صد و پنجاه عمر پنجمه چار  | که در فنون شریعت کسی نبوده یار   | ایام فاضل و عالم محمداورین    |
| وصالش از او معشر ق الی          | سینش کامل و عاشق تر لید          | وفات یافت ز بهریت بود چار     |
| و قاضی سر دلهای طوطی شیرین بقال | وفات خواجهر حاکم مصلا            | وفات مولانا جامی کاشف اسرار   |
| وفات مخدوم صاحب جنته الفردوس    | و قاضی ابر بنده از مخدوم دین ورز | و خاصان بود از ان تاریخ شد غم |
| چو مرزاجان و جانان منظر حق      | وفات فردوسی میوه فردوس           | وفات شیخ سلطان شمشیر گم شد    |
| شهادت بردار وراسوی جنت          | مهرم بود کردار المشقت            | مذخمه اهل بدعت شد جگر شوق     |
| باز که فکر گفتم بے تاویل        | که فانی سال تاریخش توان گفت      | لیکن اهل ارادت این گم سفت     |
| سوز الغش بود چون بآب و گلم      | از وفاتش دلم بسوخت چو شمع        | که شد از دار و دنیا منظر کل   |
| مرزا رفیع آنکه از اشعار هندیش   | گفت تاریخ سوز سوخت دلم           | طبع من چون الم کشید کمال      |
| سوداگر دید بدنش ز قضا خاک لکنوا | ناگه چو در زشت بساط حیات را      | برگوشه بود در همه هندستان طلو |
| رفیع مرتبت ملک شاعری سوا        | سودا کجا و آن سخن و لغویب آو     | تاریخ رحلتش بدر آورد مصحفی    |
| گفتمت گوهر معنی یتیم شد به سچ   | چو کردال فاقش ز دل طلب منت       | که او بهار سخن بود عاصد پیش   |
| هرگاه که از تنش سبک گاه         | عبدالعیش به هفت کشور             | آن محزون علم دین که نامند     |
| بر پاهمه جافسان محشر            | شد ماتم او چنان که گردید         | شد عازم خلد روح اطهر          |
| گفتند تھی شده زیک در            | پرسید کسی بیدیه تر               | چون با شراسن و قاتلش          |
| شده ملک شریعت بود و الله        | در دریای علمیت مبین کو           | در یاسه شریعت پیمبر           |
| خرد گفتا که از سال و فاقش       | سوی دار البقا گردید هرگاه        | ازین دار الفنا تشریف نوا      |
| حاضر مجلس پیمیر شد              | شیخ سلطان بلک برتر شد            | ریاض شرع بے رونق شدی آه       |
| سعادت علیخان و الا گهر          | نسل حیدر شهید اکبر شد            | روح قدسش بر شگفته آه          |
| مرا منکر تاریخ او رو نمود       | زمانیکه رفت از تنش جان پاک       | که نعم وزارت بر او ختم بود    |

|   |   |  |
|---|---|--|
| دل انداز یک چون رفت بربگذشت<br>افکنده بجلت آه دزاری<br>چون بوقت کسوف ناصر جنگ<br>خمس غور شد در سیاهی شد<br>شد میر و باز فوت ز آب و زیر<br>بر ایوانش انا فتخان و شست<br>چو بحرانی جو دغا ص و عام ست<br>خوانند با وضو همه اشخاص فاتح<br>شد خدا در مسجد انداکبر یار جنگ<br>شد زین عابدین دگر شسته بکائنات<br>فائق دو گانه کرد بحراب ادا<br>پیل ز والد برسم حق پرستان<br>سپه تاج آن بیت المقدس<br>که تاج بیست و دست تاج<br>مسجد قبرستان بهی رحمة الله | که گوی سعادتی ز گیتی ر بود<br>یکبار شدند بے سرو پای<br>از جهان سوسه غلبه را ہی شد<br>تاریخ وفات آصف عالی شان<br>عیش و اکرام بخشش و اسرطان<br>کرد تعمیر سبب پیغمبر<br>فلک گفتا که این بیت کرامت<br>زین مصرعه عجائب تاریخ را خوان<br>مسجد جات بهی جهاد آخر شد<br>تعمیر کرد و برب و ریا چو در یور<br>تاریخ گفت خبر که قد قامت الصلوة<br>بنای این مسجد عالی نمودند<br>نشتم چون بحراب مقرب<br>سر آبی درین تاریخ بنگر<br>بارک شد عرض پیکر زیبا بر بنا | روزی که وفات ناصر جنگ<br>فیاضی و غیره باری<br>بر زبانم گذشت بے سازش<br>جستیم چو از خود چنین کرد بیان<br>بنا کرد مسجد بجای کفشت<br>چاه از زم زم چشمه کوثر<br>بر روح پاک میر نظام علی مدام<br>مستوجب بهشت با خلاص فاتح<br>آن سید زمانه که نام شریف او<br>گردون شکوه مسجد عالی پنهان<br>چو فرزندانین عابدین خان<br>در رحمت بروی خود گذارند<br>شنیدم فائق از غور شد و میخ<br>بود جادید فیض عام اکبر<br>نست با تخیر |
|---|---|--|





بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل القرآن  
مكتوباً

مكتوباً

مكتوباً

مكتوباً

مكتوباً

مكتوباً

مكتوباً

# حصہ دوم چمن بے نظیر

|   |  |    |
|---|--|----|
| بسم اللہ الرحمن الرحیم  |  |    |
| خازن گنجینہ گنج عظیم<br>توحید باری تعالیٰ عوہ<br>غزل خواجہ سیر در علیہ رحمتہ  |  |    |
| مقدور ہیں کب تھے وصفون کے رقم کا<br>اس منہ عزت پر کہ تو جلوہ نما ہے<br>بستے ہیں ترے سایہ میں سب شیخ و برہن<br>ہے فون اگر جی میں تو ہے تیرے غضب سے | حقا کہ خداوند ہے تو لوح دستم کا<br>کیا تاب گذر ہوئے ثقل کے قدم کا<br>آباد ہے تجھ سے ہی تو گھویر و دم کا<br>ہر دل میں بھروسہ ہے تو ہے تیرے کرم کا | تو |
| مانند جاب آئیم تو اسے در و مہلی غی<br>کھینچا نہ پیر اس بحر میں عرصہ کوئی دم کا  |  |    |

| غزل شاہ ظفر خلد اللہ ملکہ   |   |
|---|---|
| معتدور کسکو حمد خداے جلیل کا<br>پانی میں اُسے راہبری کی کیسم کی<br>اُس کی مدد سے فوج ابابیل نے کیا<br>پھر تاپے اُسکے حکم سے گردون یہ رات دن<br>پیدا کیا وہ اُسے لبشر عروج بن عن<br>بلوایا اپنے دوست کو اُسے وہاں جہان<br>کیا پائے کنہ ذات کی اُسکے کوئی ظفر | اس جا پہ بے زبان ہے دہر قال قیل کا<br>آتش میں وہ ہوا چمن آرا غلیل کا<br>لشکر تباہ کعبہ پہ اصحاب نیل کا<br>چلتا ہے یاں عمل کوئی جز ثقیل کا<br>بل جسکی ساق پاسے بنار و نیل کا<br>معتدور پرزدن نہوا جبر نیل کا<br>وہاں عقل کا ہے دخل نہ ہرگز دلیل کا |
| غزل یقین علیہ الرحمۃ  |   |
| کون کر سکتا ہے اس خلاق اکبر کی شنا<br>سربراہ اس منہ سے ہو سکتی ہر کب لغت بول<br>یہ زبان قابل ہے کب اس بات کی جو کیجیے<br>ہام احمد کا مجھے انصاف سے لینا نہیں<br>جون نماز اپنے پہ شام صبح لازم کر یقین   | نار سا ہے شان میں جسکی پیمبر کی شنا<br>یا ابو بکر و عمر عثمان و حیدر کی شنا<br>حضرت زہرا کی اور شبیر و شب کی شنا<br>کی ہے ساری عمر ترکان سنگر کی شنا<br>حضرت اُستاد لینے شاہ مظہر کی شنا  |
| غزل میر تقی   |   |
| کیا مستعار حسن سے اُس کے جو نور تھا<br>ہنگام گرم کن جو دل نا صبور تھا<br>بھونچا جو آپکو تو میں پہونچا خدا کے تئیں<br>آتش بلند دل کی نہ تھی ورنہ اے کلیم<br>مجلس میں رات ایک ترے پر توے بغیر<br>منعم کے پاس قائم و سجا ب تھا تو کیا                          | خورشید میں بھی اس ہیکل ذرا ظہور تھا<br>پیدا ہر ایک نالے سے شور و ثور تھا<br>معلوم اب ہوا کہ بہت میں بھی دروہ تھا<br>ایک شعلہ برق خرمن صد کوہ طور تھا<br>کیا شمع کیا پتنگ ہر اک بے حضور تھا<br>اس رند کی بھی رات گزر گئی جو عورت                   |



|  |  |
|--|--|
| ہم خاک میں ملے تو ملے لیکن بے سپہر   | آس شوخ کو بھی راہ پہ لانا ضرور تھا   |
| غزل میرزا رفیع السودا  |  |
| مقدور نہیں اُسکی تجلی کے بیان کا<br>پرنے کو تعین کے دردِ دل سے اٹھاؤ<br>ہم دیکھ صنم خانہ عشقِ آن کے لے شیخ<br>اس گلشنِ بہتی میں عجب دید ہے لیکن<br>دکھلائیے لیجا کے تجھے مصر کا بازار<br>سودا جو کجھ گوش سے ہمت کی سنے تو<br>ہستی سے عدم تک نفسِ چند کی ہے راہ | چون شمع سراپا ہوا اگر حرفِ زبان کا<br>کھلتا ہے ابھی پل میں طلسماتِ جہان کا<br>چون شمع سحر رنگ جھکتا ہے بتان کا<br>جب چشم کھلی گل کی تو موسم ہے خزان کا<br>لیکن نہیں خواہاں کوئی دانِ جنسِ گران کا<br>مضمون یہی ہے جس دل کی فغان کا<br>دنیا سے گزرا سفر ایسا ہے کہ سان کا |
| غزل سودا   |  |
| جو شکر قلمِ صفحہ پہ خلاقِ جہان کا<br>پونچے ہو خیال اُسکے کوئی وصفِ بکلا پنا<br>ایک نسخہ نویں اُسکے مطب کا ہے سیما<br>لے شخص کسی کا ذہن ایسا نہیں جس سے<br>ہر موبہ تنِ خلقتِ خاکی جو زبان ہو  | چاہے جو کرے وصف تو منہ کیا ہو زبان کا<br>وانِ دخلِ فرشتے کے نہیں وہمِ دگان کا<br>ہے علمِ مداد ا کے اسے سود و دریاں کا<br>چھٹ اُسکے ادا شکر ہو بخشندہ جان کا<br>مقدور کسے ہے تے احسان کے بیان کا  |
| غزل جرات   |  |
| نالہ موزون سے مصرعِ آہ کا چسپاں ہوا<br>جس نے دیکھا آ کے یہ آئینہ خانہ دہر کا<br>کاش دل بھی چشمِ تمک آنے پنا یا طفلِ اشک<br>آئے جو نقد پہ میرے سو کدتر ہو گئے   | زور یہ پر درد اپنا مطلع دیوان ہوا<br>فی الحقیقہ بس وہ اپنا آپ ہی خیران ہوا<br>رفتہ رفتہ اب تو یہ لڑکا کوئی طوفان ہوا<br>خاک ہو کر بھی غبارِ خاطر یا ران ہوا  |

|   |   |
|---|---|
| <p>اشک نگین نے جو اپنے کر دیا یان فرش گل<br/>گرچہ ہر قالب میں جرات صورتیں دھلی ہیں</p>  | <p>رنگ صد گلشن ہمارا گوشہ زندان ہوا<br/>پر بنا جو درو کا انسان وہی انسان ہوا</p>  |
| <p>غزل انشا</p>   |   |
| <p>کہ اگر است بر کم تو ابھی کہے تو کہیں بنے<br/>انہ وہ تریانی دھڑکی سن ارنی ہی کہنے پہ جی چلا<br/>کہ اسی تجلی نور نے ہمیں مثل طور جلادیا<br/>کہ نہ سو جھے سکر میں ساقیا جھے کچھ جان برا بھلا<br/>سجھی اہل جہ کو مے ملا کہ تو شیخ و شاب کو مے صلا<br/>جدو آکھ اٹھا کہ نظر کر دن نظر آئے مجھ کو وہ بر ملا<br/>جو خدا کے نور سے پر نہو کہ محال دہر میں ہے تلا</p>  | <p>صنایر ب کریم یان تھے ہیں ہر ایک یہ بتلا<br/>ہو س جمال حبیب ہو تجھے کچھ دلا تو کلیم و ش<br/>وہ جو خوش نظارہ ہیں ہی آہ بھر کے کہیں ہیں وہ<br/>بچہ عربی تو دے دے دسہ جام بادہ اور بھی<br/>پہ روان ساقی کو ترا سر خم کو پیر مغسان بلا<br/>یہ جو کہتے کعبہ میں ہے فقط سو غلط ہے محض اسط<br/>تھے انشا اور تو کیا کہوں جہان میں کوئی بھی فرق ہی</p>   |
| <p>غزل نسخ</p>  |   |
| <p>طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریبان کا<br/>کبھی بندھتا نہ شیرازہ مرے اوراق دیوان کا<br/>نقص چاہیے رونے میں آسکے روئے خندان کا<br/>تو عالم یاد آتا ہے شب مہتاب، حسیران کا<br/>مرے زندان میں عالم ہو گیا یوسف کے زندان کا<br/>کہ نور صبح صادق ہو غبار اپنے بیابان کا<br/>درختوں کو سکھا مانسے پلٹنا عشق پیچان کا<br/>اگمان ہے تحمتہ تابوت پر تخت سلیمان کا<br/>کہ اک گوشہ ہو صحرائے قیامت جسکے دامان کا<br/>ہوا پر خاک نذر از اپنی سب دو دپریشان کا</p> | <p>مراسینہ ہے مشرق آفتاب داغ، ہجران کا<br/>کوئی مضمون اگر لکھتا میں اس حال پریشان کا<br/>چمکتا برق کا لازم پڑا ہے آب باران میں<br/>کفن کی جب سفیدی دیکھتا ہوں کچھ مرقدین<br/>نقصور میں حضور آنکھوں کے جو اک ماہ رہتا ہی<br/>کسی خورشید رو کے جذبہ ل نے آج کھینچا ہے<br/>یہ عشق نہیں با ہے بہ ہے جسکے نام کی دولت<br/>دیا میرے جنازے کو جو کا نہ صا اس پریر دے<br/>و شیخ فتنہ انگیز اپنی خاطر میں سما ہے<br/>اثر بعد از فنا میرے سیہ قلبی کا باقی ہے</p> |

یہ شمشیر قاتل کس قدر بشارت خاں ملخ  
کہ عالم ہر دہان زخم پر ہے لڑنے خندان کا

### غزل جوان

وکیہ داغ عشق دل میں فکر نے حیران کیا  
سوز ہے ہیئت میں اسکا میں نے ابراہیم پر  
کشتہ میں اس تیغ کا ہوں جہرا سماعیل نے  
گرمی بازار حسن اسکی مہ کنعان سے دیکھ  
کوئی بخود کوئی دیوانہ کوئی مجذوب ہے  
ہے عیان ہر شے میں تو ہی حیرت اسے برق نگار  
خون بہا دل کا سری اس چشم گوہر بار نے  
وجہ حیرانی کہوں تجھے کہ کیا ہے عکس یاد  
شیخ اپنی پاکدامنی کو تہ کر رکھ مجھے  
جاغہ کو مان ہر دم بحث کر لو ہو نہ بنی  
لے جوان تو عذلیب گلشن توحید ہے

### غزل ولی موجد شعر ہندی

کہتا ہوں ترے نام کو میں درو زبان کا  
جس گردا و پر پانون دکھیں تیرے رسولان کا  
مجھ صدقِ طرفِ عدل سے اے اہل حیا دیکھ  
ہر ذرہ عالم میں ہے خورشیدِ حقیقی  
کیا ہم ہے آفات قیامت سیتی اسکو  
تجاری ہتھے آنکھوں سے سرے سبزہ خط دیکھ  
کہتا ہے ولی دل سیتی یہ مصرعہ رنگین

کتا ہوں ترے شکر کو عنوان بیان کا  
اس گرد کو میں کھل کر دن دیدہ جان کا  
تجھ علم کے چہرے پہ نہیں رنگ گمان کا  
یوں بوجھ کے بلبل سے ہر اک غنچہ دمان کا  
کھا یا جو کوئی تیر تجھ ابرو سے کمان کا  
اے خضر قدم سیر کر اس آب روان کا  
سہ یاد تری عجیب و غریب راحت جان کا

## غزل سراج

|   |  |
|---|--|
| <p>ہے زبان کا درد خاصہ اور وظیفہ جان کا<br/>دردِ کر من سے خیال من علیہ سافان کا<br/>کھ دکھا ایمان کا اور بھید کہہ انسان کا<br/>مے تجھ بھر کر پیالہ نشہ عرفان کا<br/>زیب پایا تجھ صفت سے ہر درق قرآن کا<br/>سر کوہ پایا جو سرخاری ہے اس میدان کا</p> | <p>نام تیرا لے خدا فہرست ہے دیوان کا<br/>جیو سے یقینے زجر ہنک کی سدا سمن کو پھیر<br/>یا محمد تجھ کرم سون ہوں سدا امیدوار<br/>کر شراب شوق سے بیہوش مجھ کو حبیب<br/>تو ا حد ہے نام تیرا احمد بے میم ہے<br/>جان جا سے بن نہیں ہے جان جانا کی خیال</p> |
|---|--|

لے سراج اپنی غدی کو بیخودی میں ٹھوکر

شغل جاری رکھ ہر اک دم میں ہو الرحمن کا

## غزل عاشقی

|   |  |
|---|--|
| <p>کیا چین ہے کیا لطف ہے کیا عیش ابا<br/>تو نے تو عجب طرح کا ہے رنگ دکھایا<br/>برعکس سمجھتے ہیں جو ہیں کہتے بری جا<br/>اور غم کے تیئں ہم سے بہت دور بھیجا</p> | <p>اللہ ری قدرت تری اور اُسکا تا شا<br/>اے گلشن دنیا ترے قربان گیا میں<br/>ہے آئینہ منظر حق تو ہی تو تو اللہ<br/>آباد کیا خانہ دل عیش و طرب نے</p> |
|---|--|

عاشق ہوں تھے نام کا میں دل سے کہ تو نے

ہر رنگ میں ہے جلوہ معشوق دکھایا

## غزل شادان

|   |  |
|---|--|
| <p>میں تو عاشق ہوں اسی معشوق رشک عور کا<br/>کچھ تو اے سوسلی کہو کیا تھا وہ جلوہ طور کا<br/>ہے ترے نزدیک اندیشہ نکرنا دور کا</p> | <p>پھر اُسکا کیا کہوں میں ہے وہ شعلہ طور کا<br/>نور تھا یا شعلہ تھا یا برق یا نور شید تھا<br/>نخن یا قرب کہہ گئے قرآن کی آیت جبریل</p> |
|---|--|

|  |   |
|--|---|
| جسکے پیٹے ہی خمار آنکھوں میں اپنی آگیا<br>خوش نہیں آتا ہے مجھ کو راگ سننا غیر کا<br>پابل گل ہے سرور جسکی خوش خرامی دیکھ کر | جرعہ دیتا ہے نشان خوشتر اس انگور کا<br>کان میں نغمہ بھرا ہے بس اسی طنبور کا<br>میں ہوں دیوانہ اسی کی نرگس مجھ کو کا |
|--|---|

|   |
|---|
| آسکے آئینکی خبر سن کیوں نہ شادان شاد ہو<br>آج ہے کچھ اور ہی عسالم دل مسرور کا |
|---|

### غزل کنور

|  |   |
|--|---|
| تقریر کرے وصف جو خلاق جہان کا<br>خارج ہے تخیل سے تو ہم سے گمان سے<br>حادث ہے بھی ذریعے غور شدید تک اُسکے<br>ادراک کو درگاہ تک اُس کی نہیں بار<br>مکن نہیں ٹاک اُسکی تجلی کا بیان ہو<br>ہر رنگ میں ہے جلوہ کنان رنگ لسی کا<br>رہتا نہیں دام کنور اک طرز پہ عالم | مقدور کسان نطق کو سمجھ کیا ہے زبان کا<br>ذات اُسکی جو واقف ہے سب سرار نہان کا<br>حقاکہ خداوند ہے وہ کون و مکان کا<br>قاصر ہے بیان ہر خرد و کلان کا<br>اس جا ہے تعقل کا گزارا نہ گمان کا<br>ناحق ہے تناقض حرم و دیر مہمان کا<br>گذری جو بہاران وہی موسم ہے خزان کا |
|--|---|

غزل میر تقی در نعت حضرت سرور کائنات محمد رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

|   |   |
|---|---|
| جلوہ نہیں ہے نظم میں حسن قبول کا<br>حق کی طلب ہے کچھ تو محمد پرست ہو<br>مطلوب ہے زمان و مکان و جہان سے<br>احمد کو پہنچان رکھا ہے وہی احد<br>جن مردان کو آنکھیں جیاں ہیں خدا نے دے | دیوان میں شعر گر نہیں نعت رسول کا<br>ایسا وسیلہ ہے یہ خدا کے حصول کا<br>محبوب ہے خدا کا فلک کا عقول کا<br>مذہب کچھ اور ہو گا کسی بوالہفتنول کا<br>سر سر کرین ہین رہ گئی تری خاک دھول کا |
|---|---|

|  |  |
|--|--|
| مقصود ہے علی کا دلی کا سبھی کا تو  | ہے قصد سب کو تیری رضا کے حصول کا   |
| غزل سودا   |  |
| <p>ہر سنگ میں شرار ہے تیرے ظہور کا<br/> پڑھے درود حسن صبح و بلج دیکھ<br/> بیکس یہ آئینہ کہ ہم آغوش عکس ہے<br/> تو زدن کوئی مرے تو بچے اس پہ دل مرا<br/> ہم توقف میں آنکے خاموش ہو رہے<br/> ساقی سے کہہ کہ ہے شب مہتاب جلوہ گر</p>  | <p>موسلی ہنیں جو سیر کر دن کوہ طور کا<br/> جلوہ ہر ایک پر ہے محمد کے نور کا<br/> ہو دے نہ جھک پاس جو تیرے حضور کا<br/> گو یا یہ ہے چراغ غریبان کے گور کا<br/> لے ہم صغیر فائدہ نافع کے شور کا<br/> دے بسمہ پوش ہو کے تو ساغر بلور کا</p>   |
| <p>سودا کبھی نہ مانیو دا عطا کی گفت گو<br/> آوازہ دہل ہے خوش آئندہ دور کا</p>  |  |
| غزل انشا   |  |
| <p>تم خذ بیدی و فنک انشر تسالی<br/> اُس نور تجلی کی جھلک مجھ کو دکھالا<br/> ہر پائے نظر میں ہو پڑا اشک کا چھالا<br/> الفت لے جو تقلید کے جھگڑے سے نکالا<br/> جس کا ہے قدم عرش معلیٰ سے بھی بالا<br/> صد عہدہ مشکل کا مرے ٹکڑے سے نکالا<br/> بہ جام تو لا سے مرا نشہ دو بالا<br/> انشا ہے غلاموں میں مرے اُسکو چھالا<br/> اولاد علی کے اُسے سایہ میں بالا</p> | <p>لے عشق مجھے شاہد اصلی کو دکھالا<br/> ہے تجھ کو جنوں کی قسم اے جذب محبت<br/> اتنا تو پھر ادا دی دشت میں ترے بین<br/> سو گئی ہے مجھے عالم اطلاق کی منزل<br/> چند کہ عاصی ہوں پست میں ہوں اُسکی<br/> مولا ہے جہاں رہے ہر عشاق محمد<br/> امید مجھے ساقی کو ترے سے ہے جس کے<br/> قبر کو کرے حکم کہ جلدی سے خبر لے<br/> زندان نہ پہونچے کہیں آسیب جسم</p> |

|  |   |
|--|---|
| <p>تجشائے عفو اپنے سے توجرم و خطا لا</p>   | <p>سب اسکے تصدق سے حسین ابن علی کے</p>  |
| <p>غزل جرات</p>  |   |
| <p>کرے بندہ گر اسکی طرح دعویٰ ہے خدائی کا<br/>سوا اسکے لقب کسکو ملا ہے مصطفائی کا<br/>کہ تھا سایہ نہ اُس محبوب ذات کبریائی کا</p>  | <p>عقد ہے بنی مسدوح ذات کبریائی کا<br/>گردہ انبیاء میں وہی حق کا برگزیدہ ہے<br/>دلیل اُسکی ہے یکتائی کی یہ لاری بے جرات</p>   |
| <p>قطعه قاسم</p>   |   |
| <p>دہی آیا نظر ہو غرض پہننے جہان دیکھا<br/>جہان سے کس نے سے یہ مجد کو اکھٹا دیکھا</p>  | <p>جہان میں آن کر یار و زین آسمان دیکھا<br/>تمنا ہے یہی قاسم کے یوں خلق بعد اپنے</p>  |
| <p>غزل رافت</p>  |   |
| <p>صدیق کا عمر کا عثمان کا علی کا<br/>چار دن طوفان نہ سکھ کیونکر ہو پھر اسی کا<br/>کچھ انس کا نہ جن کا نہ دیوانہ پری کا<br/>اگر تجھ پہ کھل گیا ہے عقدہ درواری کا</p>                                 | <p>ہر نام پاک یہ ہے تعویذ میرے جی کا<br/>یہ نقش ہو مرغ جسکے نگین دل پر<br/>سایہ ہو جن پہ اُنکا اُنکو نہیں خطر ہے<br/>رافت بچار یا راب وابستہ رکھ دل اپنا</p>                                  |
| <p>غزل ہومن</p>  |   |
| <p>اس جو رہے جب کرتے ہیں تجھ سے گلہ اپنا<br/>پھر شیخ دیر چمن میں ہے کیوں غلغلہ اپنا<br/>زنجیر دریا رہے یا سلسلہ اپنا<br/>سو آپ ہی پامال کیا قافلہ اپنا<br/>راستی ہیں کہ اعدا بھی کریں فیصلہ اپنا</p> | <p>قابو میں نہیں ہے دل کم حوصلہ اپنا<br/>لبیک حرم ہم ہیں نہ ناقوس کلیسا<br/>لمحات میں اغیار نکل آتے ہیں باہر<br/>تھے دشت میں ہمراہ مرے آئیں چند<br/>اس حال کو پہونچے ترے نصیب کو کہ اب ہم</p> |

|  |  |
|--|--|
| نزدہ نہ ہوا ہا ہے دل مرودہ اگر چہ<br>صورت وہی عظمت وہی گردش وہی گیتی<br>انصاف کے خواہاں ہیں نہیں طالب زرہم | تھا شور قیامت سے فزون دلولہ اپنا<br>حیران ہے کہ یہ خرچ ہے یا اہلہ اپنا<br>تحسین سخن فہم ہے مومن صلا اپنا |
|--|--|

### غزل ذوق

|   |  |
|---|--|
| شوق نظارہ ہے حب سے اس رخ پر نور کا<br>گر لکھوں مضمون اپنے نالہ پر شور کا<br>نزع ہیں بھی وہیاں تھا اس نرگس غمور کا<br>تیرے کوچہ میں تن لاغر ترے رنجور کا<br>باز صون میں مضمون جواپی شور کجی کا کوئی<br>تیرے قامت سے جو ہو بر پا قیامت سرور کا<br>تفتہ دل وہ ہوں کہ میرے داغ سوزاں کیلئے<br>حق تو یوں ہے یہ انا نیت عجب غماز ہے<br>عشق کے مکتب میں ہو فریاد سب تیز ذہن<br>بھانکتے تھے وہ ہمیں جس روزن دیوار کے<br>دفن ہے جس جا پہ کشتہ سرد مہری کا تری<br>بل بے وحشت ابتلاک بھی شاخ آہو کی طرح<br>دیکھنا زہرا بے پیکان محبت کا اثر<br>ذوق راہ عشق وہ کوچہ ہے جسکی خاک میں | سے مرا رخ نظر پر دانہ شمع طور کا<br>لون صریر غامض سے مین کام بانگ صور کا<br>نجلو شربت مین مزہ آسے انگور کا<br>اک غبار ناتوان ہے کاروان سور کا<br>ہو زمین شعر میں عالم زمین شور کا<br>کام لے منقار سے فریاد قمری صور کا<br>اگر می مرہم سے اڑ جا دے اثر کا نور کا<br>قصہ ہو بچا یازبان دار پر منصور کا<br>تین دن چاٹے اگر تمویذ سیری گور کا<br>واسے قسمت ہو اسی روزن مین گور کا نور کا<br>بیشتر ہوتا ہے پیداوان شجر کا نور کا<br>بیچ رکھتا ہے دھواں میرے چراغ گور کا<br>چشم افنی نیکیاں روزن مرے نابور کا<br>ہے در تاج سلیمان بیضہ بیضہ سور کا |
|---|--|

### غزل معروف

|                                      |                                    |
|--------------------------------------|------------------------------------|
| جہتک کہ مین جیتا ہوں طلبگار ہوں تیرا | تو بیچ بھی ڈالے تو خریدار ہوں تیرا |
|--------------------------------------|------------------------------------|



|   |   |
|---|---|
| ظاہرین حضور سے تری گرچہ ہوں غائب<br>سودا رہیں اس روز کے قربان ہوں ہر بار<br>چون نقش قدم داز ہے کیونکہ مری چشم<br>سایہ کی طرح جالے اپنے مجھے ہمراہ<br>اظہار محبت تو ہوا دانتی مجھ سے<br>کس شکل سے عالم کو نہو میرا تماشا<br>مرحم کا وہ خواہاں ہو جو ہوتیخ کا گھائل<br>جو نیدہ یا بندہ ہے معروف جانین | پوشیدہ و لے محرم اسرار ہوں تیرا<br>جس روز کہ قربان میں یکبار ہوں تیرا<br>حیرت زدہ جلودہ رفتار ہوں تیرا<br>تو یا مرا ہونہ ہو میں یا رہوں تیرا<br>جو چاہے سو کر مجھ کو گنگار ہوں تیرا<br>میں محو تماشا سر بازار ہوں تیرا<br>اے ابرو دے جانان میں دل انگار ہوں تیرا<br>جب تک کہ میں جیتا ہوں طلبگار ہوں تیرا |
|---|---|

### غزل اشیم

|  |   |
|--|---|
| جو کہ دریا سے محبت کا شناسا ہوگا<br>وصل ہر وہیں کب دیکھیں میسر ہوگا<br>چشم زگس سے تو رخسارہ گل تر ہوگا<br>دم بخور میں اگر اس کے دم عیسیٰ ہے<br>یاد میں ماہِ رخون کے دل سوزان سے سے<br>پاسے بت سے نہ اٹھاسر تو ہوا جگہ یقین<br>دیکھ اس دستِ حنائی کو منجم نے کہا<br>دیکھ لے اُسکے درگ جان میں لگا کر فضا د<br>یار کے پاس جو نامہ مرا پہونچا دے گا<br>تیغ ابرو سے کیا ہے مجھے کافر نے شہید<br>طالع بر نے چھڑایا ہے اشیم اب اس سے | بے بہا خلق کی آنکھوں میں وہ گوہر ہوگا<br>کب مرا خانہ تار یک مستور ہوگا<br>ریشک سنبل تر اگیوے مضبو ہوگا<br>خضر کیونکر نہ بھلا کشتہ خنجر ہوگا<br>جو شرر آہ کا نچلے گا سو اختر ہوگا<br>کسی محبوب کی چو کھٹ کا یہ پتھر ہوگا<br>خون عشاق کا ان ہاتھوں سے اکثر ہوگا<br>خون سے میرے کبھی تر تر انشتہ ہوگا<br>مجھے احسان بہت تیرا کبوتر ہوگا<br>یہی کہتا ہوا اٹھوں گا جو محشر ہوگا<br>پھر بھی مل لین گے اگر وصل مقدر ہوگا |
|--|---|

|  |  |
|--|--|
| <p>وہ صنم جب کہ بادیدہ حیران میں آ<br/>         یار دیتا نہیں گر رخصت گلگشت چمن<br/>         دیکھ اے اہل نظر سبزہ خط میں لب لعل<br/>         حسن تھا پردہ تجرید میں سب سے آزاد<br/>         حاکم وقت ہے تجھ گھر میں رقیب بد خو<br/>         بسکہ عجب حال سے ہر ہر پریشانی میں<br/>         غم سے تیرے ہے ترحم کا محل حال ولی</p> | <p>آتش عشق بڑی عقل کے سامان میں آ<br/>         اے چمن زار حیا دل کے گلستان میں آ<br/>         رنگ یا قوت چھپا ہے خطا ریحان میں آ<br/>         طالب عشق ہوا صورت انسان میں آ<br/>         دیو تختار ہوا ملک سلیمان میں آ<br/>         درد کمتی ہے مرا زلف ترے کان میں آ<br/>         ظلم کو چھوڑ سجن شیوہ احسان میں آ</p> |
|--|--|

## غزل نصیر

|   |  |
|---|--|
| <p>دلو اے شاہر معنی جو مصفا کرتا<br/>         دست پُر نور جو تیرا یہ ارادہ کرتا<br/>         نہ بہاتا جو سرشک آنکھ سے تو کیا کرتا<br/>         مے پرستی جو وہ مہ یار اہسار کرتا<br/>         مژدہ تر سے سر اسنے نہ کی ہیمچشی<br/>         دیکھتا تاب فلک گر ترے رخسارے کی<br/>         جامے ساتی کمظرت نے بھر کر نہ دیا<br/>         چشم حیران سے تجھے آتش دل یار دھاک<br/>         آتش عشق کے شعلے کو یہ بھڑکانا ہے<br/>         گر نہ ہوتی طلب بوسہ تو زلفوں سے ترے<br/>         ساتھ اشکوں کے نہ خون ہو کے بہا دل درخ<br/>         کشتہ ناز کو کرتی ہے تری چشم حیا</p> | <p>تو اس آئینہ بین صورت تری دیکھا کرتا<br/>         پنجہ ہر کا کیا منہ ہے جو پنجہ کرتا<br/>         بند کوزے میں بھلا کیونکہ نہ دریا کرتا<br/>         جام خورشید کو اور چرخ کو مینا کرتا<br/>         ورنہ پانی سے رگ ابر کو پتلا کرتا<br/>         تو شب و روز مہ دہسہ کو دوا کرتا<br/>         کر نہ پاسے خم سینا نہ نہ ٹوٹا کرتا<br/>         ابر تصویر سے پانی نہیں برسا کرتا<br/>         پر پردانہ نہیں شمع کو پنکھا کرتا<br/>         جنس لکانہ گلے پڑ کے مین سہوا کرتا<br/>         صورت ایک اور ہی پیدا یہ پھپھولا کرتا<br/>         یہ سنہرنگی تو بے اعجاز مسیحا کرتا</p> |
|---|--|

## غزل ظفر شاہ دہلی

|  |   |
|--|---|
| <p>کشتہ ہوں کے طرہ عین شمسیم کا<br/>گلشن ہو غلہ کا کہ چین ہو غسیم کا<br/>دولت سے عشق کے مرا ہر قطرہ رشک<br/>دکھلا میں سوزش دل بیتاب ہم اگر<br/>آتی ہیں یاد حشر کی ہمسکوا دینین<br/>آنکھوں میں پنے اور اسی سے ہے لے طفر</p> | <p>خوشبو ہے میری خاک سے دامن نسیم کا<br/>کیا دل لگے ہے تیری گلی کے مقسیم کا<br/>نکلمہ ہے میری جیب میں درتیسیم کا<br/>کانپ اٹھے شعلہ خون سے ہاچسیم کا<br/>واعظ سے ذکر شکے عذاب الیسیم کا<br/>یہ مرد مک ہے سایہ محمد کے مسیم کا</p> |
|--|---|

### غزل رزم

|   |   |
|---|---|
| <p>دل مرے سینے میں یہ کوئی کسٹم پیدا ہوا<br/>دل میں آتی ہے نظر اپنے مجھے تصویر یار<br/>نچسے کی بیدار دے پہلو تھی جس روز سے<br/>دیکھتے ہیں سائے عالم کا ناشہ دل میں ہم<br/>انہی صورت آئینہ میں دیکھ کر کہتا ہے وہ<br/>ہے مرا سینہ کہ یارب کوئی وار ہضر عشق<br/>میں مجنون ہوں کہ جسکے بارغ جنت میں بھی مرزا</p> | <p>جب سے دل پیدا ہوا ساتھ اسکے غم پیدا ہوا<br/>کیا ناشہ ہے کہ کعبہ میں صنم پیدا ہوا<br/>درد پہلو میں ہمارے دبدب پیدا ہوا<br/>ساغر دل اپنا رشک جام جم پیدا ہوا<br/>کوئی دنیا میں حسین مجھ بھی کم پیدا ہوا<br/>داغ جو پیدا ہوا شکل درم پیدا ہوا<br/>خار صحرے سے جنون زیرت دم پیدا ہوا</p> |
|---|---|

### غزل خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ

|   |  |
|---|--|
| <p>قتل عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا<br/>رات مجلس میں ترے حسن کے شعلے کے حضور<br/>ذکر میرا ہی دہک رہا تھا صریحاً لیکن<br/>باوجودیکہ پردہ بال نہ تھے آدم کے<br/>پرورش غم کی ترے ہاے صنم کر دیکھا<br/>غمت سب آج ترے ہاتھوں سے میخانے میں</p> | <p>پر ترے عہد کے آگے تو یہ دستور نہ تھا<br/>شعشع کے منہ پہ جو دیکھا تو کہیں نہ تھا<br/>میں نے پوچھا تو کہ اخیر یہ مذکور نہ تھا<br/>وہاں پہونچا کہ فرشتے کا بھی مقتدر نہ تھا<br/>کوئی بھی داغ تھا سینے پہ کہ ناسور نہ تھا<br/>دل تھا کوئی کہ شیتے کی طرح چور نہ تھا</p> |
|---|--|

|   |  |
|---|--|
| اسکو کچھ اور سوا دید کے منظور نہ تھا  | دور دے ملنے سے لے یار برا کیوں مانا  |
| غزل احسان   |  |
| مول اس لعل کا تو نے بت کا فر توڑا<br>نخل الفت سے شمرہنے یہ دلبر توڑا<br>گل صد برگ مرے سامنے لا کر توڑا<br>خانہ دل پہ لگا تیر ستگر توڑا  | سنگ بقدری سے دل میرا جو کیسے توڑا<br>تیری دیوار سے سراپن سراپن توڑا<br>دل صد چاک کی پوچھی خبر اس سے تو آہ<br>نالہ و آہ بھی اب تو نہ نکلنے سے رہے   |
| غزل ممنون   |  |
| جھک کے آنکھ سب کیا ہے مسکرانے کا<br>اگر خیال ہے تلوار آزمائے کا<br>مزا لانا نہیں گالیاں بھی کھانے کا<br>نہ میری خاک پہ کر قصد پھول لائے کا<br>اثر فسون سے نہیں کچھ کم اس فلسفے کا<br>دل گرفتہ نہیں سینے میں سمانے کا<br>ایضاً حسنین زور و یارنگ مہربانی کا<br>کرے ہے شعلہ کام آب زندگانی کا<br>تمہیں لگانا ہے یہ ہاتھ تیغ رانی کا<br>مرہ نے سیکھ لیا شغل غو نفشانی کا<br>ہمین در لچ بہت ہے تری جوانی کا | لگان نہ تجھ پہ کروں کیونکہ دل چرانے کا<br>یہ سینہ ہے یہ جگر ہے یہ دل ہے بسم اللہ<br>کیسے ہو نٹھ کے ملتے ہی یہ تمام ہوے<br>بچھے یہ درد ہے معلوم حکم بلبل دے<br>کیا فریفتہ کہے یہ حال دل کو مرے<br>غمون کی گرہی بالیدگی ہے تو آخر<br>جھکی نگہ میں ہے ڈھب پریش نہانی کا<br>اجی میں گرم نفس سوز سے کہ بہر چراغ<br>کہاں سے روز دل و سینہ و جگر لاؤں<br>الہی جیب کے دہن سے آستین و مولوں<br>نہیں بچا مرض عشق سے کوئی ممنون |
| غزل ہومن خان  |  |
| فلک کا حال نہو گیا مرے جگر کا سا<br>اگر نہوئے گا نقشہ تمہارے گھر کا سا  | لگے خدنگ جب اس نالہ و سحر کا سا<br>نہ جادو کا کبھو جنت کو میں نہ جادو کا سا  |

|  |                                   |
|--|-----------------------------------|
| کرے نہ خانہ خرابی تری ندامت جو ر       | کہ آب چشمین ہر جوش چشم تر کا سا   |
| یہ جوش یاس تو دیکھو تو اپنے قتل کو وقت | وہاں وصل نہ کی وقت بھٹا عفر کا سا |
| لگی ان آنکھوں سے ہر لٹ لے دل صد چاک    | ترا نہ رہا کیون شکاف در کا سا     |
| ذرا ہو گرمی صحبت تو خاک کر دے چرخ      | مرا سرور ہے گل خندہ شدر کا سا     |
| یہ ناتوان ہوں کہ ہوں اور نظر نہیں آتا  | مرا بھی حال ہوا تیری ہی کمر کا سا |
| جنون کے جوش سے بیگانہ دار میں احباب    | ہمارا حال وطن میں ہوا سفر کا سا   |
| غیر نہیں کہ اسے کیا ہو اپر آس در پر    | نشان پا نظر آتا ہے نامہ بر کا سا  |
| دل ایسے شوخ کو مومن نے دید یا کہ وہ ہر | عجب حسین کا اور دل رکھے شمر کا سا |

## غزل ذوق

|   |   |
|---|---|
| ہو بچا آب تیغ مت ازل تا کمر اچھا ہوا    | لے دل بحرِ حے تو غسل کر اچھا ہوا          |
| ایک ن بالکل مین لے چارہ گر اچھا ہوا     | داغ اُدھر تازہ ہوا اگر زخم اُدھر اچھا ہوا |
| آب خنجر کی ترے گر ہو زیادہ آلود         | آج مدت میں ہمارا حلق گر اچھا ہوا          |
| آرہیگا دشت مین لیلے ترے ناتہ کے کام     | ہو گیا مجنون جو کانسٹا سو کھراچھا ہوا     |
| روز کہتا تھا مزا لگو چکھائے عشق کا      | بھرو یا توں آنے دل کو چیر کر اچھا ہوا     |
| سنکے مجنون نے مرے سوز جنون کو یہ کہا    | واقعی مجھ سے بھی یہ شوریدہ ہر اچھا ہوا    |
| نہ بدھ گیا اس موکر کا جبکہ مضمون کر     | ہو گی سنی مین وقت شعر ہر اچھا ہوا         |
| بھٹکے صدقہ کر اگر ہے بد مزہ تیرا مزاج   | یہ اُدھر صدقہ دیا تو نے اُدھر اچھا ہوا    |
| اتھ تو لہکا پڑا تھا یار کی شمشیر کا     | زخم پر قسمت سے میرے کار گر اچھا ہوا       |
| پہنچ گیا میری طرف سے اور اب دل کا دل    | داہ دا جذب محبت کا اثر اچھا ہوا           |
| قتل کرتا ہے ترا بسل سے یہ کنا کہ لو     | اب تو دامن بھی ہوا لوہے سے تراچھا ہوا     |
| نامہ بر جانا ہی جلدی تو بھی چل جان حوین | دیر مت کر ساتھ تیرے ہمسفر اچھا ہوا        |

|   |  |
|---|--|
| <p>تائیں جانیں کہ یہ صاحب نظر اچھا ہوا<br/>تو بھی اچھا ہے تجھے معلوم کر اچھا ہوا<br/>پھر کہا تو یہ کہا منہ پھیر کر اچھا ہوا</p>   | <p>آئینہ خانہ میں عالم کے سمجھ لے یہ مثال<br/>سہرا تو بھی اگر آیا نظر تجھ کو برا<br/>ذوق کے رینکی سنکر پہلے وہ کچھ رک گئے</p>  |
| <b>غزل میر تقی میر</b>  |  |
| <p>جہاں یار نے منہ اُسکا خوب لال کیا<br/>چمن کو مین قدم نے ترے نہال کیا<br/>بان سبزہ نورستہ پامال کیا<br/>سو اُسکی تیغ نے چھکڑا ہی انفصال کیا<br/>جو کچھ کہ میر کا اس عاشقی نے حال کیا</p>                      | <p>چمن پن گل نے جو کل دعویٰ جمال کیا<br/>ہزار رفتہ پھر آئی ترے تاشے کو<br/>فلک نے عشق کی اب رہ میں ہلک پیداکر<br/>رہی تھی دم کی کشاکش گلے میں کچھ باقی<br/>لگانا دل کو کہیں کیا سنا نہیں تو نے</p>                 |
| <b>غزل حیدری</b>  |  |
| <p>صبا نے مارا طمانچہ منہ اُسکا لال کیا<br/>کبھی جو بوسے کا اس سے مین ہنگ سوال کیا<br/>بدن سے روح نے آخر کو انتقال کیا<br/>فلک نے اُسکو اُٹھا کر وہیں ہلال کیا<br/>خدا نے اُسکو زمانے میں ہمیشہ لال کیا</p>     | <p>برابری کا ترے گل نے جب خیال کیا<br/>وہیں ہو چمن بچین عضو سے کہا مت بک<br/>نہ آئی کچھ بھی سیجالی تیری کام مرے<br/>گرا تھا کٹ کے زمین پر کبھی ترا ناخن<br/>ادا سا اُسکی ندیکھا مین حیدر سی محبوب</p>              |
| <b>غزل فدوی</b>   |  |
| <p>تخیر کے مکان سے عکس روئے یار ہو پیدا<br/>گرے جس جا پہ اشک پنا گل گلزار ہو پیدا<br/>گریبانِ سحر سے مطلع افروز ہو پیدا<br/>طلائی رنگ کی تحریر مس تلوار ہو پیدا<br/>کہ جونِ برسیہ مین برق سو سو بار ہو پیدا</p> | <p>تاشا ہے اگر آئینہ بے زنگار ہو پیدا<br/>ترہ تہی کیوں اری بلبل کمال اتنا تو پیدا<br/>ترے زیب قبائے گر کھلے یا قوت کا کلمہ<br/>اگر اس مہر و پر کناری کا کھلے انجیل<br/>کھلے بالونین یوں جگے ترے یہ عارضِ تابان</p> |

|                                      |  |
|--------------------------------------|--|
| مرے اس ولکی وحشت کئی منصور ہو جاؤں   | اگر میں دعویٰ انا الحق کا کہ سو سو دار ہو پیدا |
| کسی کے نکتہ تحقیق کی ہو دے خبر فردوی | اکیس کے عشق میں ہے حیدر کرار ہو پیدا           |

## غزل انشا

|  |                                   |
|--|-----------------------------------|
| جگر کی آگ نہ بجھے جس سے جلد وہ شے لا   | لگا کے برن میں ساقی صراحی سے لا   |
| قدم کو ہاتھ لگاتا ہوں اٹھ کبیرن گھر چل | خدا کے واسطے اتنے تو پاؤں مت پھیل |
| محل کے داوی وحشت سے دیکھ لے مجھ کو     | کہ زور و حوم سے آتا ہے ناقہ سیلا  |
| اگر اجو ہاتھ سے فرہاد کے کبیرن تیشہ    | درون کو وہ سے نکلی صدا سے داویلا  |
| ہزاکت اسکے میں کھڑکی کیا کہوں انشا     | نسیم صبح جو چھو جائے رنگ ہو سیلا  |

## غزل سودا

|                                       |   |
|---------------------------------------|---|
| سودا غزل چمن میں تو ایسی ہی کہلے لا   | گل سنکے پھاڑین جیب کو دین بلبلیں صلا    |
| حکاک کا پیر بھی سیحاسے کم نہیں        | غیر ذرہ بچی مردہ تو دیتا ہے وہ جلا      |
| نے چھوڑا ہے اشک مراد امن و کنار       | یہ طفل بد سرشت نہ گوارے سے ہلا          |
| شاکی نہیں خدا سے بنی گریہ شکل زشت     | مکن نہیں کھسار کا مٹی کرے گلا           |
| غم سے خزان کے خون جگر چھٹا اب لے نسیم | عچے گلون کے کچھ نہیں کھاتے احنیں کھلا   |
| دیکھے ہے اس قدر تو مجھے دیکھ کر رقیب  | جو ہے کے بھانت جائے ہی نظر و نسے وہ ہلا |
| اسلوب شعر کہنے کا میرے نہیں ہے یہ     | مضمون آبر و کا ہے سودا یہ سلیلا         |

## غزل نظیر

|                               |                             |
|-------------------------------|-----------------------------|
| بلا آج مجھ کو وہ چچل چھب سیلا | ہو ارنگ سنکر رقیبوں کا نیلا |
| کیا جس نے مجھے عداوت کا پنجہ  | سلفی علیم عذابا نقیلا       |
| نخل اسکے زلفون کے کرپے سیریل  | تو پڑھتا تم لیل الا قلیلا   |
| کستان میں مارون اگر آہ کا دم  | نکانت جب لا کیشا سیلا       |

|   |   |
|---|---|
| نظیر کے فضل و کرم پر نظر رکھو   | فقل حبسی اللہ علم الوکیلا   |
| غزل خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ   |   |
| <p>میر سے یادیر تھا یا کعبہ یا بختا نہ تھا<br/>و لے نادانی کہ وقت مرگ یہ ثابت ہوا<br/>حیف کہتے ہیں ہوا تاراج گلزار جہان<br/>ہو گیا مہمان سراے کثرت سوہوم آہ<br/>بھول جا خوش و عبث وہ سابقہ مست یاد کر</p>   | <p>ہم بھی مہمان تھی دان تو ہی صاحب خانہ تھا<br/>خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا<br/>آشنا اپنا بھی دان اک سبزہ بیگانہ تھا<br/>وہ دل خالی کہ تیرا خاص خلوت خانہ تھا<br/>دروید مذکور کیا ہے آشنا تھا یا نہ تھا</p>  |
| غزل ناسخ  |   |
| <p>تیغ کو طائر جان شاخ نشین سمجھا<br/>داسن دشت کو مین یار کا داسن سمجھا<br/>لحد تیرہ کو مین اپنے بھی رو سن سمجھا<br/>دہن یار کو مین غنیمت سو سن سمجھا<br/>مین ترا چاہ زقن مور کا زدن سمجھا<br/>شع معکوس لحد پر جو مین روشن سمجھا<br/>معدہ کو نہ مرے کوئی برہمن سمجھا<br/>دو زبان سے قلم اپنے کو مین لگن سمجھا</p> | <p>میں دل کو چہ سفاک کو گلشن سمجھا<br/>چھوڑنا اسکا گوارا جو نہیں ہے شاید<br/>بعد مرگ آیا جو دھیان اپنی ستمگاری کا<br/>خوب دھوکا تجھے مستی کی ادا ہٹانے دیا<br/>بیگان مور پر خط کا اسی سے ہے دفور<br/>کسے انگلی یہ رکھی فاتحہ کو فندق بند<br/>بنگیا جو ش تصور سے بتوں کا سکن<br/>کانٹے کھاتی ہے مجھے فکر سخن لے ناسخ</p> |
| غزل نظیر  |   |
| <p>کہ یہ باغ اک گل ہے جس کے چمن کا<br/>پڑا خون سوکھے ہے مشک ختن کا<br/>جگر آج تک خون ہے لعل مین کا<br/>ابھی وصل تھا زکس دن سترن کا</p>  | <p>مرا دل ہے مشتاق اس گلبدن کا<br/>وہی زلف ہے جسکی نکمت سے اتک<br/>وہی لعل لب ہے کہ حسرت سے جسکے<br/>عجب سیر دیکھی نظیر اس چمن کی</p>   |



|  |  |   |
|--|--|---|
| <p>ابھی تھا ہم جوش سرور حسن کا<br/>ابھی شور تھا قمری نعرہ زن کا<br/>کہ نام نشان بھی نہ دان تھا چرخ کا</p>  | <p>ابھی یکدگر جمع تھے سب نعل گل<br/>ابھی چھپے بلبلوں کے عیان تھے<br/>گھڑی بھر کے جو بعد دیکھا یہ عالم</p>  | <p>اب دل زلف باہا ہو گیا<br/>دام میں بھٹس کے پیر نشان ہو گیا<br/>ذوق رشک جن سے اب بدل ہو گیا<br/>شکلی چاک گریبان ہو گیا<br/>ہر دھڑکتے مس گلشن بن کر<br/>نہ زن نہ گل گلستان ہو گیا<br/>دست درشت سے دلا ہر دم<br/>یک جھلک اپنی دکھا کر بامست<br/>پیر ہنار وہ ماہ تابان ہو گیا<br/>تینے دشا غیا با خدا وہ ماہ<br/>ویکھر بن جو چرخان ہو گیا<br/>عمر بھراس سے قاتل ہو گیا<br/>یو قاتل زوہ نادان ہو گیا</p> |
| <p>اسی کے ہاتھ ہوا زہدار کا پہونچا<br/>گل نشودہ کو مشردہ بہار کا پہونچا<br/>قدم ہا نہ مرے گلزار کا پہونچا<br/>جو قتل عام سے دیکھیں نگار کا پہونچا<br/>خیال کیا ترے جی میں شکار کا پہونچا<br/>ادھر بھی دیکھ کہ عالم بہار کا پہونچا<br/>پیام جبکہ بت گلزار کا پہونچا</p> | <p>ہزار شکر کہ خط صبح یار کا پہونچا<br/>دل شگفتہ کو پیغام یار کا پہونچا<br/>اے یقین ہوا ہزار لالہ گل<br/>تم اسکو رنگ جنا خاص ست شمار کرو<br/>جائے دیکھ کے اس مرغ دلوں صیاد<br/>جہاں کو مست کیا اک نگاہ نے تیری<br/>امید اپنی طبیعت تو باغ بلغ ہوئی</p> | <p>اب دل زلف باہا ہو گیا<br/>دام میں بھٹس کے پیر نشان ہو گیا<br/>ذوق رشک جن سے اب بدل ہو گیا<br/>شکلی چاک گریبان ہو گیا<br/>ہر دھڑکتے مس گلشن بن کر<br/>نہ زن نہ گل گلستان ہو گیا<br/>دست درشت سے دلا ہر دم<br/>یک جھلک اپنی دکھا کر بامست<br/>پیر ہنار وہ ماہ تابان ہو گیا<br/>تینے دشا غیا با خدا وہ ماہ<br/>ویکھر بن جو چرخان ہو گیا<br/>عمر بھراس سے قاتل ہو گیا<br/>یو قاتل زوہ نادان ہو گیا</p> |
| <p>یا اتنی یہ کس سے کام پڑا<br/>اب تو منہ میں یہ سب کے نام پڑا<br/>جسم رجا دے گا متسام پڑا<br/>کب گلے آ کے یہ غلام پڑا<br/>دیکھ لینا اگر اسکو کام پڑا</p>  | <p>دل تو پتا ہے صبح و شام پڑا<br/>گو نہ لیوے تو نام عاشق کا<br/>جان سے ہو گیا بدن خالی<br/>قابل بندگی نہیں تو نہیں<br/>یار ایسا نہ پائے گا فدوی</p>  | <p>اب دل زلف باہا ہو گیا<br/>دام میں بھٹس کے پیر نشان ہو گیا<br/>ذوق رشک جن سے اب بدل ہو گیا<br/>شکلی چاک گریبان ہو گیا<br/>ہر دھڑکتے مس گلشن بن کر<br/>نہ زن نہ گل گلستان ہو گیا<br/>دست درشت سے دلا ہر دم<br/>یک جھلک اپنی دکھا کر بامست<br/>پیر ہنار وہ ماہ تابان ہو گیا<br/>تینے دشا غیا با خدا وہ ماہ<br/>ویکھر بن جو چرخان ہو گیا<br/>عمر بھراس سے قاتل ہو گیا<br/>یو قاتل زوہ نادان ہو گیا</p> |
| <p>اب مجھے پیار کیا کہنے کیا یار کیا<br/>سر باز کیا کہنے کیا یار کیا<br/>عشق اظہار کیا کہنے کیا یار کیا</p>  | <p>دل گرفتار کیا کہنے کیا یار کیا<br/>ہم جو بہتے تھے سدا گوشہ تنہائی میں<br/>آپ کثرت میں گیا گوشہ صحرائے کھلی</p>  | <p>اب دل زلف باہا ہو گیا<br/>دام میں بھٹس کے پیر نشان ہو گیا<br/>ذوق رشک جن سے اب بدل ہو گیا<br/>شکلی چاک گریبان ہو گیا<br/>ہر دھڑکتے مس گلشن بن کر<br/>نہ زن نہ گل گلستان ہو گیا<br/>دست درشت سے دلا ہر دم<br/>یک جھلک اپنی دکھا کر بامست<br/>پیر ہنار وہ ماہ تابان ہو گیا<br/>تینے دشا غیا با خدا وہ ماہ<br/>ویکھر بن جو چرخان ہو گیا<br/>عمر بھراس سے قاتل ہو گیا<br/>یو قاتل زوہ نادان ہو گیا</p> |

|  |   |
|--|---|
| <p>مار گھر ار کیا کسے کیا یا رکیا<br/>بر سر دار کیا کسے کیا یا رکیا</p>  | <p>کئے لے آگ میں ڈالا تھا غلیل لکڑی<br/>کون منصو رہا جس سے انا اکھن بولا</p>  |
| <p>غزل شاہزادہ جہانگیر</p>   |   |
| <p>گم یار نہو ساقی پیسا نہ ہوا تو کیا<br/>ہم عشق کے بندے ہیں نہ ہر سبک نہیں واقف<br/>جب درد نہو دلیں کیا عشق مزہ دیوے<br/>اس عشق کی آتش سے جلتے ہیں بھی کوئی<br/>معتشق کے کاؤں تک بتک نہیں پہنچا میں<br/>جہانگیر شاہزادہ تھا عشق سے وہ غافل</p>  | <p>گم یار نہو ساقی پیسا نہ ہوا تو کیا<br/>ہم عشق کے بندے ہیں نہ ہر سبک نہیں واقف<br/>جب درد نہو دلیں کیا عشق مزہ دیوے<br/>اس عشق کی آتش سے جلتے ہیں بھی کوئی<br/>معتشق کے کاؤں تک بتک نہیں پہنچا میں<br/>جہانگیر شاہزادہ تھا عشق سے وہ غافل</p>   |
| <p>غزل میر تقی</p>   |   |
| <p>دوم کے جانے کا نہایت غم رہا<br/>خط کے آنے پر بھی اک عالم رہا<br/>قطرہ خون تھا مزہ پر جسم رہا<br/>اسمین مجنون کا مگر ماتم رہا<br/>عمر بھریان کا دم دل پر ہم رہا<br/>اپنے حق میں آب حیات کم رہا<br/>تھا حرم میں لیک نا محرم رہا<br/>ایک مدت تک وہ کاغذ نم رہا<br/>برق چکی ابر باران تھسم رہا<br/>تو نہ چٹیا یاں بہت دن کم رہا</p> | <p>غم رہا جب تک کہ دم میں دم رہا<br/>حن تھا تیرا بہت عالم فریب<br/>دل نہ پہنچا گوشہ در امان تلک<br/>سنتے ہیں لیلے کے خیمہ کو سیاہ<br/>زلفین کھولیں تو تو تلک آیا نظر<br/>اسکے لب سے تلخ ہم سنتے ہے<br/>جامہ احرام زاہد پر نہ حبا<br/>میرے رونے کی حقیقت حسین تھی<br/>دیکھ میرا دنا آسنے ہنس دیا<br/>صبح پیری شام ہونے آئی میر</p> |
| <p>غزل رمضان علی</p>   |   |

|   |   |
|---|---|
| پھر دوبارہ عشق کا دل پر اثر پیدا ہوا<br>اشک جاری رات دن ہن چہم گریا نے مری<br>دیکھ کر گلشن میں کستین بلبلین اس ماہ سے<br>ببجھے تیرے بجز آتا نہیں آرام میں<br>زخم آئے ہو گئے پھل پھل کے سائے ہم کے | باغ میں تیری محبت کا شجر پیدا ہوا<br>اس قدر رو یا کہ اشکوں سے گریہ پیدا ہوا<br>کیا چین میں دوسرا رشک قمر پیدا ہوا<br>پھر تجھے کیونکر جدائی سے صبر پیدا ہوا<br>درد دل رمضان علی شام و سحر پیدا ہوا |
| غزل کنور  |   |

|  |   |
|--|---|
| آتش دل کا جو آنکھوں سے شرارہ چمکا<br>دور و فرقت میں جو شب دل کو ہوئی بیتابی<br>چہرہ از بسکہ بھجو کا سا نظر آتا ہے<br>صحن خانہ میں جو دلدار ہوا خوش رفتار<br>نزد و دور عشق کی دولت سے ہوئے ہم ہم<br>برق بجلی ہے ہوا عاشق بیدل کو سمجھ<br>ولین آتش جو کنور غم کو تو بھڑکا تلہ ہے | لوگ سمجھے کہ فلک پر سے ستارہ چمکا<br>رات رونے میں کئی صبح کا تارہ چمکا<br>ان دنوں نام خدا رنگ تھا راجہ چمکا<br>آسمان نور سے اُس ماہ کے سارہ چمکا<br>زعفران راز یہ چہرہ بھی ہمارا چمکا<br>جنت کے اندر سے جو آنچل کا کنارہ چمکا<br>غوب چمکا نہیں پھر آسکو د بارہ چمکا |
|--|---|

## غزل رنڈ

|   |  |
|---|--|
| جاکے گلزار سے صیا د پھر آیا اُلٹا<br>تن کی عریانی سے بہتہ نہیں دنیا میں لباس<br>گالیاں دیتے ہیں اُنے تو خفا ہوتے ہیں<br>ہم اُنے کو سنا عشق کی بیماری کا<br>یاد آیا جو مجھے کوئے صنم حشر کے دن<br>قیس کی طرح سے ہوا جاتے ہزار دن مجھوں<br>نالہ کرنے سے مرا یار خفا ہوتا ہے | کیا نصیب ہے ترا بلبل شیدا اُلٹا<br>یہ وہ جامہ ہے کہ جسکا نہیں یہ بھلا اُلٹا<br>میرے یار و رنج جو کرتے ہیں وہ شکوہ اُلٹا<br>میرے دہرے پھر آ کے سیجا اُلٹا<br>درد فردوس تلک جاکے پھر آیا اُلٹا<br>پردہ محفل کا جو رکھتی کجھو لیل اُلٹا<br>رحم کی جائے آجیا تا ہے غصہ اُلٹا |
|---|--|

## غزل آتش

|   |   |
|---|---|
| خدا نے برق تجھے تجھے جمال دیا<br>کسی کو ملک دیا ہے کسی کو مال دیا<br>چپلا تو بتکدے کی سیر کو مؤذن ہے<br>شراب ابرین کیونکر پیدیں نہ لے ساقی<br>شرن سے دستخط یار کے پھر احمدم<br>سرور یار سے حاصل ہوا سرور مجھے<br>شب وصال میں اُس چہرہ منور سے | ہماری آنکھوں کو دیدار کا خیال دیا<br>فقیر ہوں مجھے اللہ نے یہ حال دیا<br>ہلا دیا جو بتوں کو سپاڑ مال دیا<br>ترے کرم سا ہے ہلکے شفیق حال دیا<br>جواب صاف ملا لکھ کے حب سوال دیا<br>لال دوست نے دل کو مرے لال دیا<br>بٹا کے زلف کو آتش ملا کو مال دیا |
|---|---|

## غزل فرخ

|  |   |
|--|---|
| صبح آتا ہے چلا عید میں سرشار جھکا<br>دل جھکا دید جھکا ہاتھ جھکا پیروں پر<br>کوئی تھاپے گلے میں کوئی تھا سر کے اوپر<br>چلکی دھوم چمن میں جو پکار میں بلبل<br>جب چلا جھکتا ہوا حسن کے بازار کے بیچ<br>یتیم ابرو کے لیے شوخ اکڑا ہے کھڑا<br>حسن تو دیکھتے بہت سے یہ کہیں نہ لنگھا | نظر آتا ہے مجھے مطلع انوار جھکا<br>کچھ ذرا میں بھی جھکا پھر تو مرا یار جھکا<br>ایک بیک آن کے وہ لٹ پٹی دستار جھکا<br>آج گلشن کی طرف وہ گل گلزار جھکا<br>ایک بوسے کے لئے لاکھ خریدار جھکا<br>دیکھئے کس کو کرب قتل رستگار جھکا<br>دیکھ صورت کو تری فرخ ناچار جھکا |
|--|---|

## غزل فہ

|   |  |
|---|--|
| شیخ کے پان سے جب لال میں دندان دیکھا<br>توس ابرو سے جو گوہر دن پہ گیا تیر مڑا<br>بہر روزی کے تو دنیا میں نہ مضطرب ہوئی<br>کیا کروں یار کے میں رنگ حنا کی تریف | اس طرح کا نہیں میں لعل بختان دیکھا<br>لے میان گا و فلک کو وہیں قربان دیکھا<br>میں نے دانہ گہر آب میں غلطان دیکھا<br>سننے ایسا نہ کہیں نجبہ مرجان دیکھا |
|---|--|

|  |   |
|--|---|
| اپنے لڑکوں کی بغل میں ہے گلستان دیکھا  | سے فقیہ بارغ میں جائیں کی نہیں کچھ حاجت   |
| غزل میر تقی  |   |
| <p>بجنون بھی اُس کی موج میں مدت بہا پھرا<br/> سیر پر مرے کروڑ برس تک سہا پھرا<br/> نامہ کے انتظار میں قاصد صبا پھرا<br/> ایک عمر تیرے پیچھے میں ظالم لگا پھرا<br/> ایک دم تو اُس سے بت پھرے اُدھر خدا پھرا</p>   | <p>صحرا میں سیل اشک مرا جا بجا پھرا<br/> طالع جو خوب تھے نہوا جاہ کچھ نصیب<br/> آنکھ میں برنگ نقش قدم ہو گئیں سفید<br/> ہلک بھی نہ مڑے میری طرف تو نے کی نگاہ<br/> دیر دھرم میں کیونکہ قدم رکھنے کا سیر</p>   |
| غزل صادق   |   |
| <p>کعبہ مقصود تک بھگو خدا لے جائیگا<br/> تا تو ان ہوں باؤ کا بھوکا اُڑا لے جائیگا<br/> پھر چبانے کو مری ہڈی ہر سالے جائیگا<br/> پھوڑ دے دینا کو بھی میرا خدا لے جائیگا<br/> تم بغیر از کون میری التبا لے جائیگا<br/> اس سراسے اُس سرائک کب خدا لے جائیگا</p>     | <p>ظراطشوق اُس بت کے کوچے دل لگالیا جائیگا<br/> یاز و میرا توڑ کر صنادبے قابو نہ چھوڑ<br/> بعد مرنے کے مے کچھ خاک بھی بچتی نہیں<br/> اس سحر کو دیکھتے ہی دل مرا اُبھھا کیا<br/> لے لے مرے مشکلا مشکلا کشانی کیجیے<br/> وعدہ صادق ہے عزرائیل سے اب بکھو</p>      |
| غزل مستان  |   |
| <p>راہ میں چشموں میں غیر دن کے کھٹکتا تھا<br/> نرگسی آنکھوں کا تیرے جو کوئی بیمار تھا<br/> ہر چمن میں گل پہ گل کھانے کو گل تیار تھا<br/> شمع نے تاج تک رو نیکا باندھا تار تھا<br/> کنے کل اُس کو دکھا یا ابرو خدا تھا<br/> کل جو دلو نہ ترار سوا سربازار تھا</p> | <p>آہ وہ گل جب تک میرے گلے کا بار تھا<br/> کب خوش آتا تھا نگہ میں اُسکی ہر اک گلبدن<br/> آج گلکاری کا جامہ دیکھ کر اُس شوخ کا<br/> یاد کر کل شب کو پروانے کا رونا بزم میں<br/> منظر قوس قزح تھی آسمان پر دیر تک<br/> آنکھیاں اتنی نہیں لیئے تھے سبھی پیروان</p> |

|   |   |
|---|---|
| کب سے پڑتی تھی کل جون مرغ نسل در نسل<br>ازلف کے چھٹے ہی غل چارون طرف تھا مارا<br>کل کوئے جا کہا اس سے کہ مستان مر گیا | شیر مرگان جس کے سینے میں مع سوار تھا<br>رخ ملک بر سے کی خاطر ہو بخینا و شوار تھا<br>رو دیا سن کر کہا افسوس کیا آزار تھا |
|---|---|

### غزل واحد علی

|  |  |
|--|--|
| کر کے تنہا مجھے لے دو ستو گلغام گیا<br>کیا اے خطا میں لکھوں کیا میں زبانی بولوں<br>وعدہ کر کر جو گیا شب کو نہ آیا ہرگز<br>کب خوش آتا ہے مجھے باغ و بہار گلشن<br>جسم لاغر کو مرے دیکھ کے کہتے ہیں طبیب<br>میں نے دیکھا جو دہن رشک قمر کوٹھے پر<br>لہرہ کیچون ہوں تصویر میں شب و روز درآ<br>ذکر واحد علی کر رب سے کہ لاشے گا وہی | غم الم سوچ گیا طاقت و آرام گیا<br>قاصدا تک نہ پھرا لیکے وہ پیغام گیا<br>انتظاری میں تری مجھ کو صبح و شام گیا<br>گل تو سب خار ہوے جس کا گل اندام گیا<br>زندگی اُس کی کہاں جس کا دل آرم گیا<br>میں دوبارہ وہیں فی الغروب بام گیا<br>روتا ان چشموں کا ہرگز نہ صبح و شام گیا<br>دام میں لیکے مجھے جو بت خود کا م گیا |
|--|--|

### غزل شبنم

|   |   |
|---|---|
| بچا نگہ سے تو شرم و حیا نے لوٹ لیا<br>مجھے تو ابرو کمان کی ادا نے لوٹ لیا<br>ترے تو روز کے جو رجوانے لوٹ لیا<br>مجھے بھی کا زلف و دمانے لوٹ لیا<br>پہ عاشقوں کو تو یار و وفائے لوٹ لیا<br>کہ دل لگاتے ہی اُس آشنا کو لوٹ لیا<br>سو اس تبسم غارت ربانے لوٹ لیا | جھپک بتا کے مجھے دربانے لوٹ لیا<br>ہزار دن ہیں صف مرگان تیرے گھاگل<br>خدا کے واسطے کر رحم اسے بت سنگدل<br>لگاہ شوخ نے کئی خسار مان کیے بر باد<br>جہان میں جتنے ہیں معشوق بے وفائی سے<br>انہیں سہہ شکوہ رقیبوں سے کچھ مجھے بہم<br>روان تھا قافلہ سنگوں کا جو مرے پار و |
|---|---|

جھپک دکھا

## غزل آصف

آہ جب تک مرے پہلو میں وہ دلدار نہ تھا  
رات کیا بات تھی بتلا تو مجھے اے ظالم  
کر کے وہ تیغ زنی بھیسپ ہوا چین بچین  
کل جو دیکھا ترے بستر پہ وہ بیمار پڑا  
اُس کے جانے سے تجھے موت نہ آئی آصف  
آہ کاجو مرا خالی از اسرار نہ تھا  
ایسا اقرار بھی کرنا مجھے درکار نہ تھا  
یعنی میں قتل بھی کرنے کے سزاوار نہ تھا  
آج بستر ہے فقط اور وہ بیمار نہ تھا  
ایسی رسوائی سے جینا تجھے درکار نہ تھا

## غزل علی گوہر

گولبل کو لچائے چمن سے آشیان اپنا  
اٹھا کر بے چلی بلبل چمن سے آشیان اپنا  
ہوئی جب بارغ سے رخصت کمار رو کے قیمت  
مرا جلا دیوں چاہے قوی اور جان سے حاضر ہوں  
مرا جلتا ہے جی اُس بلبل بکیں کی غربت  
چلی جب بارغ سے بلبل لٹا کر خاں اپنا  
نہ تو نے گل کیا اپنا نہ بلبل باغبان اپنا  
یہ حسرت رہی کس کس مزے سے زندگی کشتی  
الم کر اس طرح روئی کہ رسوا ہو گئی بلبل  
مگر دل سے تبارکھنا علی گوہر سے پیائے کو  
بڑے گرسد ہزار انسون ہنوگا باغبان اپنا  
کہا گل سے کہ لے لے بیوفا ہمسے مکمل اپنا  
لکھا تھا یوں کہ فصل گل میں چھوڑ دن آشیان اپنا  
ولیکن طوق قمری کی طرح کر کے نشان اپنا  
کہ گل کے آسے پر یوں لٹا یا خاں اپنا  
پنچھڑا اے بلبل نے چمن میں کچھ نشان اپنا  
چمن میں کس بھر سے پر نہ آیا آشیان اپنا  
اگر ہوتا چمن اپنا گل اپنا باغبان اپنا  
ڈبایا اے آنکھوں نے تمامی خاں اپنا  
وہ حکم شاہ رکھتا تھا لے تھا مہربان اپنا

## غزل انشا

کیا خدا سے عشق کی بین رونمائی مانگتا  
برجھی لیکر آہ کی کہتا ہے یوں دل چنچ سے  
اُس سے خلوت کی ٹھہر جاتی تو میں اندر سے  
مانگتا جو اس سے تو ساری خدائی مانگتا  
تم سے دل بد کر نہ کیوں صاحب لڑائی مانگتا  
واسطے دو دن کے عرش کبریائی مانگتا

|   |                                       |
|---|---------------------------------------|
| یون کہا نہ دیکھتے تھے پٹ شیخ کی بکڑی اتار | دوڑا بی ہے یہ سر اسکا بڑائی مانگتا    |
| واورس کوئی جو لجا تا تو افشا عشق سے       | الا ان میں بادشاہ سے ہے دوہائی مانگتا |

### غزل قیس

|                                     |                                      |
|-------------------------------------|--------------------------------------|
| علاج درد کا اپنے بہت کیا نہ گیا     | طبیعت مجھے کیا کیا نہ کچھ دیا نہ گیا |
| کیا جنون نے یہ کچھ میری طبع پر غلبہ | اگرچہ خون بھی فصا دے لیا نہ گیا      |
| ہماری پھوٹ کے غوثیاب چشم سے آخر     | ترسی جدائی میں خون جگر بہا نہ گیا    |
| ہماری چاک گریبان کا ہاتھ اچھا تھ سے | ہزار شکر کہ اک تار بھی سیا نہ گیا    |
| وہ ذائقہ لب لیلیا کے بوسے کا قیس    | شال شیریں کی لذت کو تو چکھا نہ گیا   |

### غزل سراج

|  |  |
|--|--|
| قدر ترا سرور دان تھا مجھے معلوم نہ تھا       | گلشنِ دل میں عیان تھا مجھے معلوم نہ تھا    |
| دھوپ میں غم کے عیش جی کو جلا یا افسوس        | پیو کے سائے میں امان تھا مجھے معلوم نہ تھا |
| خاک تیرے قدم پاک کی اسے نور بنی              | سر نہ دیدہ جان تھا مجھے معلوم نہ تھا       |
| شب ہجران کے اندھیرے تنگ آیا تھا              | رخ ترا نور نشان تھا مجھے معلوم نہ تھا      |
| یار نے ابرو و مژگان سے مجھے صید کیا          | اُس کئے تیر و کمان تھا مجھے معلوم نہ تھا   |
| سب جگت دھونڈتے پھر ایو کو نپا پا ہر گز       | دل کے گوشے میں کان تھا مجھے معلوم نہ تھا   |
| روزہ داران جدائی کو خیم ابرو دے یار          | ماہِ عیدِ رمضان تھا مجھے معلوم نہ تھا      |
| میں نے سمجھا تھا کہ اُس یار کو ہے نام و نشان | یار بے نام و نشان تھا مجھے معلوم نہ تھا    |
| دل بیدل نے کہا تھا سو ہوا آج سراج            | کیا بلا سیف زبان تھا مجھے معلوم نہ تھا     |

### غزل تراب شیدا

|                                     |                                    |
|-------------------------------------|------------------------------------|
| دوب کر دل میں مے تیر کا پیکان رہا   | او کلنازار ترا مجھ پر یہ احسان رہا |
| نہ کسی دوست نے پوچھا نہ کسی دشمن نے | مرد توں شہر میں اپنی سی راہ رہا    |



|                                     |                                 |
|-------------------------------------|---------------------------------|
| لے جنون ہاتھ سے تیرے سے ملے تے جاؤں | کوئی باقی نہ مرا تار گریبان رہا |
| بستر خاک ہے اور پیرہن عربانی        | بے رنور سون مرا چاک گریبان رہا  |
| آفرین ہے تری بہت کو تر اب شیدا      | عشق کا ذکر کا کیسا آپ سلمان رہا |

## غزل شمار

|                                       |  |
|---------------------------------------|--|
| اُسکے قدموں سے لگی رہتی ہے دن رات خنا | خوب دنیا میں بسر کرتی ہے اوقات خنا     |
| دسترس ہلو نہیں چلے قدم تک پہنچے       | اُنکے ہاتھوں سے لگے تو تری کیا بات خنا |
| مرض کچھ تو ہماری بھی قد مبوسی تک      | اُسکے قدموں سے لگے اب جو کسی رات خنا   |
| تو بھی اس طرح لگے گا مری چھاتی سے کھو | شیخ جس طرح سے لگتی ہے ترے ہات خنا      |
| ہم تو مایوس رہے اُسکی قد مبوسی سے     | جا کے قدموں سے لگی یار کے یہاں خنا     |
| نزدقین یار کی مشاطہ لگا لے ہین شمار   | گل مہندی پہ نہ لاوے کبھی آفات خنا      |

## غزل نظر

|   |   |
|---|---|
| نظر پر اک بت پریش زالی سچ دھج نئی ادا کا        | جو غم دیکھو تو دس برس کی پہ تہذیب غضب کا          |
| جو شکل دیکھو تو بھولی بھولی جو باتیں بچھو بیٹھی | بہاں دیکھو کہ سر طرائے جو نام نیچے رکھیں وفا کا   |
| جو گھر سے نکلے تو یہ قیامت کہ چلتے چلتے قدم پر  | کیسے کھڑے کر کے کھڑے کیسے گالی نیٹ لڑا کا         |
| یہ راہ چلنے میں پہلا ہٹ کہ دل کہیں نہ نظر میں   | کہا نکا ادچا کہا نکا نیا خیال کس کو قدم کی جا کا  |
| لڑاؤ آنکھیں وہ عجیبی کہ ہر ایک سے پلٹ مائے      | نظر جو نیچے کرے تو گویا کھلا سراپا چمن حیا کا     |
| یہ چلبلا ہٹ پہلا ہٹ خبر نہ سکی نہ تن کی سدھو ہٹ | جو چیرا کھلا سے کھرا نہ بند مانڈھا کھو قبا کا     |
| گلے لپٹے میں یہ شابی کہ نسل کلی کے اضطرابی      | کہیں جو چمکا چمکا چمکا کہیں جو لپکا تو جا چھپا کا |
| نہ وہ سنبھلے کیسے سنبھلے نہ وہ منانے نہ کیسے    | جو قتل عاشق پہ کے چلے تو غیر کا پھر نہ آشنا کا    |
| نظر پر چاہے سرک جاہل لے صلیوت چھپا لے سٹھو      | جو دیکھ لہو یگا وہ سنگر تو یار ہو گا ابھی جھڑکا   |

## غزل حیا

|  |   |
|--|---|
| <p>کہیں ظاہر کہیں چھپا دیکھا<br/>کہیں کانہہ لیے گدا دیکھا<br/>کہیں وہ بندہ خدا دیکھا<br/>کہیں فانی کہیں بقا دیکھا<br/>کہیں رندوں کا پیشوا دیکھا<br/>سیتہ بریان و دل جلا دیکھا</p>  | <p>یا کوہنہ جا بجا دیکھا<br/>کہیں ہوا شاہ تخت نشین<br/>کہیں بولابی وہ کہے است<br/>کہیں واجب بنا کہیں ممکن<br/>کہیں زاہد بنا کہیں عابد<br/>کہیں عاشق نیاز کی صورت</p>  |
| <p>پھنسائیں تو ایدل یہ کیا جانتا تھا<br/>تجھے میں بڑا آشنا جانتا تھا<br/>کہ آخر کرے گا دعا جانتا تھا<br/>میں کیا جانتا تھا میں کیا جانتا تھا<br/>گر تو جگر ہی جلا جانتا تھا</p>  | <p>محبت کو دام بلا جانتا تھا<br/>چلا مجھے تو بھی جتا کر ہلا دل<br/>بڑی گرم بونٹی سے تھا ہی مجھے ڈر<br/>دغا کھائی آخر دغا کھائی آخر<br/>ولا سا توڑے سوز کو چلتے چلتے</p>   |
| <p>جادوہین تری نین غزالان سے کہوں گا<br/>جا کشور ایران میں سلیمان سے کہوں گا<br/>اس خواب کو میں یوسف کنعان سے کہوں گا<br/>جاسر و گلستان کو خوش خان سے کہوں گا<br/>مجنون ہوں تم سے غم کا بیابان سے کہوں گا<br/>اس درد کی دار و کمری در مان سے کہوں گا</p> | <p>تجھ لب کی صفت لعل بر خشان سے کہوں گا<br/>وی حق نے تجھے بادشہ حسن نگر کی<br/>میں جب سے دیکھا خواب ہے اسے مایہ خوبی<br/>تو رفیق ترے قد کی الف دار اسے ساجن<br/>مجھ پر نہ کر ظلم تو اسے عیسیٰ آفاق<br/>بتیاب نہو شور سے تو اسے ولی ہرگز</p> |
| <p>ادھر منزل بہشتیہ بسیار ہوگا</p>   | <p>ادھر در دل تجھ پہاظر ہوگا</p>  |

|   |   |
|---|---|
| ادھر آدھر تو جگر میرا ہے پارہ پارہ<br>وہ بیل جو تو چھوٹا جو رستہ ہمارا ایک<br>لنگشتا ہمایوں تو بہن جگ یونٹن | آدھر سر ہم وصل تیار ہو گا<br>یہ بندہ گنگار کیا پار ہو گا<br>آدھر لعل دگوہر کا بازار ہو گا |
|---|---|

## غزل سودا

|  |  |
|--|--|
| جب وہ گلشن کی طرے پار طرے حدار جھکا<br>ترکس مست تری آئین جو نگل در گلشن<br>کان کے نیچے جو نکلی ہے ترے سنبھل زلف<br>شب مہتاب میں بیٹھا تھا جو وہ سیمین تن<br>عرق آلودہ وہ بلور جبین اُس کی دیکھ<br>بس شرابی کو ترے دیکھ کے بھائے بہن<br>شوخی اُس سے مین تری کیا ہے بلا کی آتش<br>تیرا دوک ترے مرثگان کے لے ابر و کمان<br>حسن کی تیرے جو دوکان عجب ہے سودا | خو سب ہو کے چمن غنچہ رنگزار جھکا<br>گل مخمور جھکا بلبل بیچار جھکا<br>جیسا بانی سے نکل ار طرے حدار جھکا<br>قص الماس پہ وہ چسپہ بدلا جھکا<br>لے ستاروں کو زمین پر مہ انوار جھکا<br>شیشہ پیالے پہ جھکا پیالے پہ وہ یار جھکا<br>پیتے ہی سے کے ہوا مسٹ ہر شار جھکا<br>ہر دہل پہ مرے جبکہ وہ سو فار جھکا<br>جو اسی جنس گران پر ہو حسد یار جھکا |
|--|--|

## غزل اکرم

|  |   |
|--|---|
| دم کو سمجھ غنیمت واقع ہو دم کی دم کا<br>قرآن میں لکھا ہے کل من علیہا فان<br>جبکہ پیا جو چاہے کہلاوے وہ سہاگن<br>کہتے ہیں لوگ سائے کچھ نہیں اٹھا سکیا تھا<br>کن سے ہوا ہے فیکون اس کن کا کون کن ہے<br>ہے فاعل حقیقی ہر چیز کا وہی سب<br>اکرم تو عبد الحق کی رہ بندگی میں دائم | یہ کون ہے دمیدہ دم مارتا ہے دم کا<br>یقین سو چیز کیا ہے نے جسکو ڈر عدم کا<br>پھر جستجو بہن کیونکر دھرتا کہو تدم کا<br>اوڑنا خستہ گیا ہے فہمیدہ فہم کا<br>لکھنے کا ناب نہ لایا سینہ پھٹا مسلم کا<br>کیونکر ہوا ہے جگ مین و زخ بہشت وہم کا<br>ہو دیگا دور تجھ سے پر وہ جو ہے وہم کا |
|--|---|

| غزل اشفاق  |   |
|--|---|
| دل مرا نور تجسلی سے جو سمور ہوا<br>کیا خوشی رہتا تھا گلزارِ عدم میں آدم<br>کبریا حق کے ہین از بسکہ جہان میں سمور<br>کن اقرار جو کما حق نے بیان کیا کیجئے<br>دم دیا حق نے نفعیت کا تن آدم کو<br>چوئے جوت کہ ہم خوابِ عدم سے اشفاق   | شعلہ جو آہ کا نکلا شرر طور ہوا<br>آکے ہستی میں غم و درد سے رنجور ہوا<br>جو کہ پیدا ہوا عالم میں سو مغرور ہوا<br>آپ کو بھول کے میں اس سے بہت دور ہوا<br>جس سے یہ پارہ گُل جو ہر پُر نور ہوا<br>وہی مٹسی تھا وہی نور وہی طور ہوا  |
| غزل شیدا   |   |
| اجل کے کوپے میں تیرا گزار ہو دیگا<br>دھرینگے تجھ کو جنانے میں تخت شاہی سے<br>لحد کے گوشے میں مجھ کو زمین پر سونپے<br>نہ کر تو غریبان اپنی نسواری کا<br>اگرچہ باغِ جہان میں تو شل گل ہوگا<br>نظرِ خدا سے تو ہو کر گناہ کرتا ہے<br>طمع کسی سے نہ کہ اس جہان فانی میں<br>نہ کر کسی پر ستم سوچ یہ کہ آخر میں<br>اگر چھپائے کسی طرح تو اپنے کیا<br>ہر اک حلال سے تیرے حساب یونیکے<br>تو اپنے کوچ کی کچھ فکر کر نہیاں شیدا | ترا قرارِ بد را اقرار ہو دیگا<br>اگر خزانہ و لشکر ہزار ہو دیگا<br>بدن ترا خورش سور و مار ہو دیگا<br>عل سے پیادہ دہان شہسوار ہو دیگا<br>پہ تیری خاک پہ آخ کو خار ہو دیگا<br>بخانوں کیا ترا انجام کار ہو دیگا<br>سوا اعل کے ترا کون یار ہو دیگا<br>خدا ہی سے ترا دار و مدار ہو دیگا<br>پر ایک دن کو وہ سب شکار ہو دیگا<br>ہر اک حرام کا تیرے شمار ہو دیگا<br>کلام سعدی ترا یادگار ہو دیگا |
| غزل معروف  |   |
| آہ وہ کون تھا خدا مارا   | جنے اس سے مجھے لگا مارا   |

|  |  |
|--|--|
| ایک ہے تو بھی بد بلا اسے چشم<br>کیا غضب غمی وہ جنبش ابرو<br>مین جو یوں لاکہ سنگدل ہے تو<br>بعد مدت ملے تھے کل اُٹھنے<br>وصل کی شب بھی مین نہ سویا آہ<br>پاکے مرضی کھلا جو باتون مین<br>جنس صبر دزدیے معروف | دل کو پھڑلے بین پھنسا مارا<br>صاف جینے کہ نیچا مارا<br>اُسے پھر مجھے ادھٹا مارا<br>آج لوگوں نے مپس لگا مارا<br>روز ہجران کے غم کا مارا<br>یہ ہنسا پاکہ بس لٹا مارا<br>ملک دل فوج غم بسا مارا |
|--|--|

## غزل سلیمان

|  |   |
|--|---|
| غم سے ہو کر برق و شکر کا کوک کر گیا<br>بہنے جانا آپ آئے ہو جو کچھ کھڑکا ہوا<br>تو ذکر ناگہ مجھے منظور تھا تو کس لیے<br>ظاہر دل کو ہوا کیا اس قفس کی قید سے<br>لے سلیمان عشق کی آتش ہے مجھ دل میں پڑی | ہیں مرا سینے میں دل دھڑکا دھڑک کر گیا<br>باد سے دیکھا تو در کھڑکا کھڑک کر گیا<br>نیچہ کو میان سے سر کا سرک کر گیا<br>چھوڑ کر طفل چمن پھڑکا پھڑک کر گیا<br>آگ کا شعلہ سا کچھ پھڑکا پھڑک کر گیا |
|--|---|

## غزل طور

|   |   |
|---|---|
| کجھودہ سرو قد آیا تو ہوتا<br>یہ بیضا کو ہونا داغِ حرکت<br>رخ مصحف پہ قربان مین ہوا ہون<br>گیا تنہا ترے کشتہ کا لاشہ<br>کھڑا ہون کب سے تیرے زیر دیوار<br>غور عا شقی ہے نسرہ بلیل<br>غش آتا طور کو موٹلی کے مانند | کوئی دم گور پر آیا تو ہوتا<br>جنت کا چور دکھلایا تو ہوتا<br>کوئی قسراں پر مٹھوایا تو ہوتا<br>لحد تک اُس کو پہونچایا تو ہوتا<br>تو اپنے بام پر آیا تو ہوتا<br>ہماری طرح گل کھسایا تو ہوتا<br>رخ پر نور دکھلایا تو ہوتا |
|---|---|

## غزل سکندر

|  |   |
|--|---|
| کیا کمان ابرو نے اک تیر نظر ارا مارا<br>کیا تجھے اور نہ تھا ہستی کے جھگل میں شکلا<br>رات ٹہنائی میں آیا تھا قصور تیرا<br>سہنے پھینکی تھی کلی اس کی طرف لالہ کی<br>غیر کیا چیز ہے محفل سے اٹھا دون پل میں<br>عشق بازی کیلے سہنے بچائی چوس<br>بچ دینا کے لئے کچھ نہ سکندر نے کیا | جکے لگتے ہی جگر ہو گیا پارا پارا<br>مرغ دل تو نے جو صیبا دھارا مارا<br>ذکر تیرا ہی کیا آہ کا غرہ مارا<br>اُسے شوخی سے ہین پھول ہزار مارا<br>کیا کون کہہ نہیں سکتا میں تمہارا مارا<br>پانسا کرتے ہی گیا رنگ ہمارا مارا<br>آپ کے روز گیا کس لیے دارا مارا |
|--|---|

## غزل نظیر

|   |  |
|---|--|
| ہوئی صبح جب گھر سے وہ یار نکلا<br>کئی آگے پہنچ میں زلف کے دان<br>عجب پھر قسمت کا ہے میری یارو<br>قضا تیری کا فرادہ آگئی جو<br>تھا جسے شب کو صنم ہونے میں<br>بہت چاہا دل بیچ دیجے صنم کو<br>صراحی سے ساتی نے بے جو پلائی | کہا خلق نے رشک گلزار نکلا<br>مری چشم سے جو گہر بار نکلا<br>جسے یار بھادہ اغیار نکلا<br>بھلی لٹ پٹی باز مدھنار نکلا<br>مرہٹہ کو لیس کردہ بازار نکلا<br>مرے دل کا وہ ناخویدار نکلا<br>نظیر اس قدر ہو کے سرشار نکلا |
|---|--|

## غزل نسیم دہلوی

|  |  |
|--|--|
| گر ہم نے دل صنم کو دیا پھر کسی کو کیا<br>سہنے تو اپنا آپ گریبان کیلے پاک<br>اپنی تو زندگی یہاں مثل جاسج<br>آنکھیں تمہاری لال صنم کچھ نشہ پیا | اسلام چھوڑ کفر لیا پھر کسی کو کیا<br>آپ ہی سیاست نہ سیا پھر کسی کو کیا<br>گو خضر لاکھ برس جایا پھر کسی کو کیا<br>آپ ہی پیا پیا نہ پیا پھر کسی کو کیا |
|--|--|

دنیا میں ہنسنے آگے بھلا یا ہرا نسیم جو کچھ کیسا سوہنے کیا پھر کسی کو کیا

غزل سوز

|                                   |                                 |
|-----------------------------------|---------------------------------|
| تو لینے کو اس کے مرا جان نکلا     | قضا را وہ قابل اور ہر آن نکلا   |
| یہ کشتہ تو کچھ جان پہچان نکلا     | کھڑا عشق پر ہو کے بولا کہ ہے ہے |
| تو دل کی جگہ خشک پیکان نکلا       | چھری لیکے سن بعد سینے کو چیرا   |
| میں سمجھا تھا کچھ یہ مرا جان نکلا | پتنگ سر کہا ہائے میں نے کیا کیا |
| بھلا اسکے دل کا تو ارمان نکلا     | کھڑے رہنے والوں کو سوز ہے یہ    |
| یہ خورشید بھاڑے گریبان نکلا       | بھلا سوز اینا بتا جس کی خاطر    |

غزل مست

|                           |                            |
|---------------------------|----------------------------|
| نور حق کا حجاب میں دیکھا  | آج دلبر کو خواب میں دیکھا  |
| یہ تمنا شا حباب میں دیکھا | خود فنا ہو کے ذات میں ملنا |
| یہ مزار ہم کباب میں دیکھا | آپ کو سوخت غیر کو لذت      |
| یہ تمنا شا کباب میں دیکھا | بٹھیکر سیر ملک کی کرنا     |
| یہ تمنا شا شراب میں دیکھا | اک پیالے میں مست ہو جانا   |

غزل منہ صوفی

|   |  |
|---|--|
| جو دیکھا حسن جانان کو تو پھر رنجو کیوں ہوتا   | نہ ملتا مگر خون سے دل مرا سرد کیوں ہوتا      |
| زبون معراج موسیٰ کو یہ کہہ طور کیوں ہوتا      | خدا پر پیدا نہ کرنا جگ میں گزرت ذات محمد کو  |
| آرہہ جاشا شیطان تو پھر مغرور کیوں ہوتا        | لکھا تھا طوق لعنت کا پڑھا تھا سب فرشتوں نے   |
| تو ہر عاشق کی آنکھوں میں حسن منظور کیوں ہوتا  | خالق نہ پڑنا پر تو حق کا اگر دشوار خوابان پر |
| اگر سولی پہ نہ بڑھتا تو وہ منہ صوفی کیوں ہوتا | کیا دعویٰ انا الحق کا ہو اسرار عالم کا       |

غزل سودا

|   |   |
|---|---|
| <p>روحِ صبر ت دل سلکِ آتش تھا لا<br/>         غنچے نے صراحی لی اٹھا گل نے پیا لا<br/>         دیکھے جو کوئی خون گرفت تو لگا لا<br/>         جتنے ہی تو چاہے مرے کو بچے سے اٹھا لا<br/>         اگل چھائے ہے واسن تو نے بچے کو سنبھالا<br/>         پر دے میں چھپا اس کے تین تھک کر نکالا<br/>         لے تیغ ہے اس پاس نہ خنجر ہے نہ بھالا<br/>         ہرگز نہ کسی گرتے کو ظالم نے سنبھالا<br/>         تو اپنا غریب عاجز دل بچنے والا</p> | <p>میں دشمن جان ڈھونڈھ کے اپنا جو نکالا<br/>         جب مست چمن سے ہو چلا گھر کو وہ لا لا<br/>         کہتا ہے نگہ سے یہ ترا گوشہ ابرو<br/>         مانگا جو میں دلی تو کہا بس یہی اکہ لا<br/>         اے غنچہ سب کیا ہے کہ آتے ہی چمن میں<br/>         اتنا ہے تو یوسف سے مشابہ کہ عدم سے<br/>         اس آنکھ لڑانے سے یہ دل کیونکر بر آدے<br/>         فتنے ہی اٹھانے سے ہوئی پشت فلک غم<br/>         سودا تجھے کہتا ہوں نہ خوبون ہے بل اتنا</p> |
| <p>ہر رنگ بہر رنگ ہر اک شان میں آیا<br/>         جو وقت کہ وہ صورت انسان میں آیا<br/>         اپنے ہی تماشے کو گلستان میں آیا<br/>         مذکور یہی آیت قرآن میں آیا<br/>         ہر تار میں بولا کہ ہر اک تار میں آیا</p>   | <p>جب حسن ازل پر وہ امکان میں آیا<br/>         حرمت سے ملائک نے جسے سجدہ کیا ہے<br/>         گل ہے وہی سنبل ہے وہی زگس حیران<br/>         ادل وہی آخرو وہی ظاہر وہی باطن<br/>         قانون وہی ساز وہی طبیب وہی ہے</p>   |
| <p>عیش و غشی و زندگی سارا جہان بھلا دیا<br/>         ہستی سے لیکے تا عدم جام بقا پلا دیا<br/>         آپ میں آپ مل گیا پر وہ میں جو اٹھا دیا<br/>         آپ ہی خدا ہوا یہ دم جبکہ خودی مٹا دیا<br/>         جبکہ ملا وہ غیر سے ہنس کے مجھے رولا دیا</p>  | <p>عشق نے تیرے بھکے دل کیا کیا ستم دکھا دیا<br/>         موت سے آگے مر چکا نیکی بدی سے کیا غرض<br/>         ڈھونڈھوں پھر دن میں یا رکو اپنی ظلمین چوٹوں<br/>         میرے سخن کو سمجھو تم اسمیں نہیں ہر کچھ غلط<br/>         عمر میں اپنے آپ میں آپی سمجھ کے چپ رہا</p>   |



## غزل خورشید

مطرب سے کہ شروع کرے گانا بسنت کا  
تیغ بہار چل گئی ملک خزان پہ جب  
گل کھولے کان سنتا ہے دیتا ہے غنچ تال  
خورشید نے لباس کیا تجھ بغیر زرد  
فرخندہ ساقیا ہے یہ آنا بسنت کا  
بھیٹا ہے شاخسار پہ تھا نہ بسنت کا  
گاتی ہے عندلیب ترا نہ بسنت کا  
کرتا ہے جس سبب سے ترانہ بسنت کا

## غزل حیدری

وہ چاند سا کھڑا نام خدا وہ رنگ سحر اصل علی  
وہ گھر گھر والے بال دیہ زلفیں اُسکی عین گرہ  
تھی ہونٹوں پہ یون سی کی ٹوٹی مہیبے بنیشام بڑی  
وہ ابھری ابھری سخت کچین جو دیکھے انکو ماتہ لے  
گوہرن ہو ہو جاسے زبان تو بھی نہو مجھے سکایان  
وہ گول بدن سپانچین دھلا وہ ہیکار اصل علی  
وہ سحر حشیم حشیم نگہ وہ دیدہ چور اصل علی  
تھے دہشت کہ جو بوتلی لڑی پر الکا چکنا اصل علی  
وہ بھی عورین شک کرین بان کا نقش اصل علی  
اے حیدری وہ محبوب جہان دلیر عاقل علی

## غزل مومن خان

کسی کا ہوا آج کل تھا کسی کا  
کیا تنے قتل جہان اک نظر میں  
نہ میری سنے وہ نہیں نا صحت کی  
مجھے مار ڈالا ہے انکار نے پھر  
جو پھر جائے اس ہو فاسے تو جانوں  
جہانگشت یا رلائی کہان سے  
وہ کرتے ہیں میباک عاشق کشی یون  
دم اکھڑا در عشق بیتان سے  
نہ ہے تو کسی کا نہ ہو گا کسی کا  
کسی نے نہ دیکھا تا شا کسی کا  
ہنہین مانتا کوئی کہنا کسی کا  
یہ کہنا کہ کیا مجھپہ دعو کسی کا  
کہ دلپر ہنہین زور چلتا کسی کا  
اسے دخل کیا گوین ہو لگا کسی کا  
ہنہین کوئی دنیا میں گویا کسی کا  
مجھے ڈر ہے اے مومن ایسا کسی کا

## غزل شاہ ظفر شاہ دہلی

|   |  |
|---|--|
| <p>کوئی یاں تک اُسے لایا تو ہوتا<br/> کبھی اسے بواہوس کھایا تو ہوتا<br/> ہمارے دل کو پرچایا تو ہوتا<br/> کچھ اب تک بھی نہ فرمایا تو ہوتا<br/> ذرا دریاں کو کھڑکا یا تو ہوتا<br/> نہ ہوتا گو مشر سایا تو ہوتا<br/> دہان تک جھکو ہو پچسایا تو ہوتا<br/> ذرا تو دل میں شرمایا تو ہوتا<br/> عبادت کو کبھی آیا تو ہوتا<br/> ظفر اک روز سلجھایا تو ہوتا</p> | <p>کسی نے اُسکو سمجھایا تو ہوتا<br/> مزہ رکھتا ہے زخم خنجر عشق<br/> نہ بھیجا لکھکے مجھ کو ایک پرچہ<br/> کہا عیسیٰ نے تم کشتی کو تیرے<br/> نہ بولا سہنے کھردھایا بہت در<br/> یہ نخل آہ ہوتا بیدہی کاش<br/> جو کچھ ہوتا سو ہوتا تو نے تقدیر<br/> کیا کس جرم پر تو نے مجھے قتل<br/> کیا جیسا مریض عشق مجھ کو<br/> دل اُس کی زلف میں الجھا کر ہے</p> |
| <p>نورِ برق طلبدہ ہے دلِ طلبدہ دن کا<br/> بیانِ حال ہو جان بلب رسیدن کا<br/> اسی زمین میں ہے دفن ترے شہید دن کا<br/> بر اسے صبرِ سنگِ رستم رسیدن کا<br/> یہ رنگ دیکھ لے مرگانِ خون چکیدن کا<br/> ہجومِ ہرزین میں ہے آمدِ میدن کا<br/> عدم کو جاتا ہے کیا قافلہ جریدن کا</p>   | <p>سحابِ پارہ وامن ہے آبدین دن کا<br/> پیرانِ صبح کے مانند کوئی دم کے ہین<br/> جہان ہوئے ہین گلِ سرخ خاک سے پیدا<br/> اثر رکھے ہے یہ فریادِ دردِ مسد دن کی<br/> عجب شجر ہے ٹر جٹے پارہ یا قوت<br/> کھلا کسی پہ نہ آسودگانِ خاک کا حال<br/> کوئی بھی ساتھ کسی کے گیانہ لے دارا</p>  |
| <p>کہ نہ بنستے ہی رد دیا ہوگا<br/> نہ سُنا ہوگا گر سُنا ہوگا</p>  | <p>جگ میں کوئی نہ ٹک ہنسا ہوگا<br/> اُسے قصدِ ابھی میری باتوں کو</p>   |

|   |  |
|---|--|
| دیکھئے غم سے اب کی جی میرا<br>دل زمانے کے ہاتھ سے سالم<br>حال مجھ غمزدے کا جس تس نے<br>قتل سے میرے وہ جو باز رہا<br>دل بھی لے درود قطرہ خون تھا<br>آنسوؤں میں کہیں گرا ہوگا | نہ بچے گا بچے گا کیا ہوگا<br>کوئی ہوگا کہ رہ گیا ہوگا<br>جب سنا ہوگا زور دیا ہوگا<br>کسی بد خواہ نے کہا ہوگا<br>آنسوؤں میں کہیں گرا ہوگا |
|---|--|

### غزل میر تقی ملک الشعرا

|  |  |
|--|--|
| اس عسدین الہی محبت کو کیا ہوا<br>امید وار و عدو دیدار مرچکے<br>جاتا ہے یار تیغ بکف غیر کی طرف<br>بخشش نے مجھ کو ابر کرم کے کیا نخل<br>تھی صعب عاشقی کی ہدایت ہی میری<br>چھوڑا دفا کو آسنے مروّت کو کیا ہوا | آتے ہی آتے میر قیامت کو کیا ہوا<br>لے کشتہ رستم تری غیرت کو کیا ہوا<br>لے چشم جوش اشک ندامت کو کیا ہوا<br>کیا جانے کہ حال نہایت کو کیا ہوا |
|--|--|

### غزل جرات

|   |  |
|---|--|
| جو دم لب پہ گھبرا کے آنے لگا<br>نہ آنے کا جب میں سنانے لگا<br>وہ دلبر کسی سے ہوا ہمنار<br>کیا آسنے جو سیر دریا کا عزم<br>کہا طبع نے اولکھ اک غزل<br>اسے رحم جب مجھ پہ آنے لگا | تو شاید مراد دل ٹھکانے لگا<br>وہ آئینہ مجھ کو دکھانے لگا<br>کہ دل برین کچھ تلمسلانے لگا<br>میں آنکھوں سے دریا بہانے لگا<br>قلم جب میں جرات اٹھانے لگا<br>اشک تو محبت یہ گردون چھڑانے لگا |
| کسی نے جو پوچھا تھا کس سے ہو<br>مزاج آیا ہنسنے پہ تو غیر سے<br>سنا نا پڑا اور اٹا مجھے  | اشک سے مجھ کو بتانے لگا<br>لڑا آنکھ مجھ کو لڑانے لگا<br>محبت جو میں آزمانے لگا   |

|   |  |
|---|--|
| غرض دل کے لگاتے ہی عشق آہ<br>دیا اسکے در پر جو جرات نے ہی | عجب سب تا شاد کھانے لگا<br>آرام نہ لے سکے ٹھکانے لگا |
|---|--|

### غزل ناسخ

|   |   |
|---|---|
| ساتھ اپنے جو مجھے یار نے سوئے نریا<br>خواب ہی میں نظر آوہ شب بھر کہیں<br>خفتگی بخت کی کیا کیسے کہ جز خواب عدم<br>رات بھر در جدائی سے کرا ہا ایسا<br>یاد ہیں لعل کی رہ رہ کے مجھے دوائی<br>یہی صیا و گمہ گر تاپے میرا ہر صبح<br>سمجھے تھے بعد فنا پادین کے راحت ناسخ | رات بھر مجھ کو دل زار نے سوئے نریا<br>سو مجھے حسرت دیدار نے سوئے نریا<br>عمر بھر دیدہ بیدار نے سوئے نریا<br>کہ جہان کو ترے پیالے نے سوئے نریا<br>ہجر میں مجھ کو شب تار نے سوئے نریا<br>تالا مرغ گزشتہ رات نے سوئے نریا<br>حشر تک عدا دیدار نے سوئے نریا |
|---|---|

### غزل لطیف

|  |   |
|--|---|
| ہو شکو سوز تیرے یار و حال فخر عرب کو دیکھا<br>عجب تھی احمد کی مہر شوق مصرع آدم صغی کی خاطر<br>میرے تخت الشرف سے لیکر مقام محمود لا مکان تک<br>بیان شکر اسکا کیا رقم ہو شمار انعام کیسا بہم ہو<br>جہان عجبی میں یا الہی ہمیشہ رویت سے مصطفیٰ تک | اٹھایا پردیو عین کے جب عین نوار رب کو دیکھا<br>و اگر نہ نورا احمد میں بیچ نہ کوئی حسب نسب کو دیکھا<br>میں اپنا رنگ دئی جہاں احمد میں رسکو دیکھا<br>کہ جسکے رحم و کرم کے اوپر کبھی نہ غالب غصہ کو دیکھا<br>ہر ایک مومن کو ہوسد دزی لطیف ہو و شکو دیکھا |
|--|---|

### غزل فیض السودا ملک اشعرا

|   |  |
|---|--|
| زخم کا دل کے تر دنازہ ہے آنکھوں رسد<br>جسکے ہم تیغ نگہ سے ہوئے گھائل یارب<br>ہے احنین شوق کسی دل کے لہو پیئے کا<br>گوند نے شیشہ اگر دونے گلزنگ نہ تھے | جاری رہتا ہے مری چشم سے ناسور رسد<br>چشم زخم اس سے زمانے میں ہے دور رسد<br>دیکھتا ہوں تری آنکھوں کو عین مجھ کو رسد<br>خون دل سے تو مرا جام ہر محور رسد |
|---|--|

|   |   |
|---|---|
| یار کی دیکھے تجلی جو تو موسیٰ کی طرح<br>ایک شب آکوئی داسوز نہ رو یا د سپر<br>دوستوں سنتے ہو سودا کا خدا حافظی | سنگ رہ سے ترے نکلے شہر طور سدا<br>شمع بھی گور ہماری سے جلی کو دوسدا<br>عشق کے ہاتھ سے رہتے یہ رنجور سدا |
|---|---|

### غزل ہدایت

|   |   |
|---|---|
| دشت سے تئیں گیا کوہ سے فرما د گیا<br>چشم الفت تھی مجھے تجھے تو اسے طفل برنگ<br>یاد کر سبزہ خطا شک جگر سے نکلا<br>یہ ہدایت سے بنارینختہ کی رہتی قائم | کارخانہ ہی سبھی عشق کا برباد گیا<br>ہاے دنیا سے توڑ کے یونہیں ناشاد گیا<br>روٹھک کر گھر سے یہ لڑکا خضر آباد گیا<br>حیف صد حیف کہ دنیا سے وہ استاد گیا |
|---|---|

### غزل انشا

|   |  |
|---|--|
| لے عشق جلوہ گر ہے کچھ مین ہی ذات مولا<br>تنے سکھادیا کیا جبریل کو نہ جانے<br>جو شخص صبر سا ہو خدمت مین یاں تمھاری<br>فرما دین آپ جو کچھ تھا وہی ہے سچ ہے<br>گر حکم ہو تو سائیں سلفے کا دم لگا کر<br>ہے یا د مین تمھاری بیٹھا ہوا مراقب<br>کہو بیان تمھیں سب کیوں پیشوائے سمجھین<br>سبزہ اگر چڑھانا منظور صبح دم ہو<br>متنا نہ جگے پھر یہ تشریف لائے بھی | والساجات سبحانہ لسا بقات سبقا<br>جھٹا زیر سدرہ اُسے جو بستر اجایا<br>کیونکر نہ پھر وہ دیکھے لاہوت کا تماشا<br>لے میرے پیرو مرشد ہاں بادشاہ دانا<br>پھسکا دن اور بھی مین سبزی کا ایک کوٹہ<br>چھارم فلک پہ عیسیٰ کھینچے ہوئے اداس<br>روح القدس ہے ادنیٰ اک بالکا تمھارا<br>تو لیجیے برگ کوئی دانا شطرات نشط<br>حضرت سلامت انشا ہے آپکا یہ جیلا |
|---|--|

### غزل ذوق

|  |  |
|--|--|
| بعد مرون بھی خیال چشم قنار ہی رہا<br>میں ہمیشہ عاشق پیمپیدہ مویان ہی رہا | سبزہ تربت مراد فق غزالان ہی رہا<br>خاک پر روئیدہ میری عشق بیچان ہی رہا |
|--|--|

|  |  |
|--|--|
| بہنہ ہسکا جسے نہ مضمون اُس ہاں تنگ کا<br>جاہل منکر نہ آئے معجزے سے راہ پر<br>یا توں کب لکھار کا ب حلقہ زنجیر سے<br>کب لباس دنیوی میں چھپتے ہن رو شنفیر<br>آدمیت اور شے سب علم ہے کچھ اور چیز<br>حلقہ گیسو میں دیکھی کسکے رخسارے کی تاب ہاں<br>مدتوں دل اور پیکان دونوں سینے میں ہی<br>سب کو دیکھا اس سے اور اسکو نہ دیکھا جو نگاہ<br>دین ایمان ٹھونڈتا ہو ذوق کیا اوتھیں | ہاتھ اپنا فکر میں زیر زخمندان ہی رہا<br>جہل سے بوجہل اپنے نامسلمان ہی رہا<br>توسن وحشت ہمارا گرم جولان ہی رہا<br>جامہ فائوس میں بھی شعلہ عریان ہی رہا<br>کتنا طوطے کو پڑا یا پردہ حیوان ہی رہا<br>شب سہ ہالہ نشین سرد گر بیان ہی رہا<br>خروش دل بگیا خون ہو کے پیکان ہی رہا<br>وہ رہا آنکھوں میں در آنکھوں سے پیمان ہی رہا<br>اپنے کچھ دین ہی رہا باقی نہ ایمان ہی رہا |
|--|--|

## غزل سوز

|  |   |
|--|---|
| یہ تیرا عشق کب کا آشنا تھا<br>وہ ساعت کو لہی تھی یا الہی<br>میں کاش اسوقت آنکھیں موند لیتا<br>میں اپنے ہاتھ اپنے دل کو کھویا<br>ولا کیا آن بھئی اللہ اللہ<br>وہ مجھ کو ذبح کرتا تھا خوشی سے<br>نہ تھا اس وقت جزا اللہ کوئی | کہاں کا جان کو میری دھڑکتا<br>کہ جس ساعت دو چار اس گہوڑا تھا<br>کہ یہ اور کھینٹا بچھیرا تھا<br>خداوند امین کیوں عاشق ہوتا<br>کہ جس غم سے چھاتی پر پڑھاتا<br>میں اُکلی تیز دستی تک ہاتھ<br>وہ یہ سوز پہلو میں کھڑا تھا |
|--|---|

## غزل حضرت عشق

|   |  |
|---|--|
| یہ کیا غضب یکیا ستم ہو کہ ہائے ابتک یا آریا<br>میں کسی تیغ نگہ کی برش کو کیا کر دن میں بیان تھے<br>کسو کو چٹکی کسو کو گالی کسو کو غصہ ہوا مار بیٹھا | اُدھو وہ ساتی شراب لایا اُدھو وہ ابرہا آریا<br>کہ ایک پل میں ہزار ہے ستم سیدہ وہ مار آریا<br>غضب ہوا جیہ کسکویا روئے کا اپنے خمار آریا |
|---|--|

|  |  |
|--|--|
| خدا سے ڈر شک مجھ بتائے کسے کر لگا تو قتل ظالم<br>میری محبت میں لکڑی ہم لہو ہی رو دیا کسے پر اکرم<br>میں نے یمن ایمان جان دل کو کرونگا یار و تصدیق<br>غیران مومنین عشق اسی ہر ایک مصرع ہو جس کا نو دل | جو آج بانٹے کٹار آیا جو آج باندھے کھٹا ر آیا<br>ہم اے رونے پہ تھکے ظالم نہ رحم آیا نہ پیا ر آیا<br>اگر وہ رشک بہار آیا اگر وہ رشک ببار کا<br>کہ اس غزل میں تو طبع اپنی سے کر میں دار و دار آیا |
|--|--|

### غزل مومن خان

|   |  |
|---|--|
| میں نے سکھو دل دیا تنہے مجھے سو کیا<br>کشتہ ناز بیتان روز ازل سے ہوں مجھے<br>روز کہتا تھا کہ میں مرنا نہیں ہم مر گئے<br>سر سے شعلے اٹھتے ہیں اکھونے دریا جاری ہے<br>رو دیکھ کیا بخت خفہ کو کہ آدھی رات سے<br>آتش لغت بھجادی داغ اے رشک نے<br>آنکھ عاشق کی کوئی پھرتی ہے لے وعدہ خلاف<br>وہ نہیں لے بے وفا میری وفا کی دھوم ہے<br>کیا غلش تھی رات میں اگر زور قتل کی<br>کیا نخل ہوں اب علاج بیقراری کیا کروں<br>غرض ایمان سے خدا اس غار نگر دین کو بڑی | میں نے تم سے کیا کیا اور تنہے مجھے کیا کیا<br>جان کھونے کے لئے اللہ نے پیدا کیا<br>اب تو خوش بے وفا تیرا ہی لے کہنا کیا<br>شع سے یہ کہنے ذکر اوس محفل آرا کا کیا<br>میں یہاں رو کیا اور وہ وہاں رو کیا<br>مدھی کی گری صحبت نے جی ٹھنڈا کیا<br>دیکھئے میں مرتے مرتے سوے درد کیا کیا<br>یو الوس سے کیا کون تھا راز جو افشا کیا<br>ماخن شمشیر سے میں سیہ کھجلا یا کیا<br>دھو دیا ہاتھ اُس نے دل پر بھی تو دل دھو کا کیا<br>مجھ کو لے مومن خدا سمجھ یہ تو نے کیا کیا |
|---|--|

### غزل ذوقی شاہ

|   |  |
|---|--|
| مگر سے ناقہ لیلیٰ کو لے جب ساربان نکلا<br>یہ دل سے آہ گل سے رنگ بلبیل سے نقان نکلا<br>خبر کر دیکھو غماز خسرو سے کہ اے نادان<br>تو انائی نہ اک ساعت نہ سیر ضعف مستی کی | لوا ح عشق سے مجنون کے غم کا کاروان نکلا<br>چمن جمع ہو حسرت زدوں کا کاروان نکلا<br>یہاں فراد کا مراد ہاں شیریں کا جان نکلا<br>جباب آسا جو ہما ایک جسم نا تو ان نکلا |
|---|--|

عصا موسیٰ کا بس ہے صوفی و جمال مذہب کو  
صنم خانہ سے مہدی ہادی صاحب زمان لکھنا

### غزل جرات

غزیز و کیا کہون رونامین اپنی چشم گریان کا  
جنون مین دیکھو رتبہ مرے حال پریشان کا  
دل پرداغ کی حالت خرابی سے یہ پہنچی ہے  
نہ آیا اس فلک کو اور کچھ آیا تو یہ آیا  
بتنگ آئے مین ہم وحشی کہاں دل کھو کر رہیں  
ہوا وہ خوش تو اب لوگوں آسکی یہ سنا دی کی  
کیا اس عشق کی وحشت نے کیا دیوانہ جرات کو  
بہین کتنے ہی ریا گرنے چھوڑ دن پاٹ داماں کا  
قد موسیٰ کو آیا چاک تا دامن گریبان کا  
نشان رہا ہے جون باقی کسی اچھے گلستان کا  
لکھنا موصول کی شب کا پڑھا ناز و زہجران کا  
کہ وحشت پر ہاری تنگ ہے عرصہ بیابان کا  
نہ دان جائے کوئی یاں کا نہ ان آئے کوئی دان کا  
عجب احوال دیکھا ہے کل اس خانہ دیران کا

### غزل لطیف

شکر اللہ کا جس نے کہ مسلمان کیا  
کو نہ شکر کریں ہم ترا اے رب شکور  
غیر عیسیٰ نہ کوئی حاوی انجیل ہوا  
گرچہ ہے خلقت عالم میں سنگ و خاک و خال  
جو تو رزق کی کرنا ہے عبت اے رازق  
جب سقے دانت ہمیں آپ نے تیلے رازق  
بندگی پر نہیں موقوف ترا نطف لطیف  
دین احمد کا ہمیں تابع فرمان کیا  
تو نے اُمت پہ محمد کی جو احسان کیا  
تو نے ہر فرد کو یاں حافظ قرآن کیا  
مین نہ حیوان ہوا تو نے مجھے انسان کیا  
جتنے مہدوق ہیں تو انھیں مہمان کیا  
خون مادر کے تین قوت رگ جان کیا  
تو نے جب چاہا تو درویش کو سلطان کیا

### غزل میر تقی

اے دوست کوئی ٹھسار سوا نہوا ہو گا  
ہم کو مرغیابان کی کر سیر کہ دنیا مین  
آنکھوں سے تری اہکو ہے چشم کہ اب ہوئے  
دشمن کے بھی دشمن پر ایسا نہوا ہو گا  
اے ظلم رسیدوں پر کیا کیا نہوا ہو گا  
جو فتنہ کہ دنیا مین برپا نہوا ہو گا



|   |  |
|---|--|
| اگے گئے میرا سا سودا ہوا ہوا  | حد نشتر مرگانِ خوبان سے نہ لکھا خون  |
| غزل ظفر   |  |
| <p>آج منہ سے مری تقدیر نے منہ پھیر لیا<br/>بس مری آہ سے تاثیر نے منہ پھیر لیا<br/>کیا سبب جو تری شمشیر نے منہ پھیر لیا<br/>مہ دُور سے فلک پیر نے منہ پھیر لیا<br/>مہ دُور سے فلک پیر نے منہ پھیر لیا</p>  | <p>دیکھ مجھ کو بت بے پیر نے منہ پھیر لیا<br/>عقل نے ہوش نے تقدیر نے منہ پھیر لیا<br/>میں تو پیا بھی دم قتل نہیں اے قاتل<br/>اسکا نقشہ جو بین چھاتی سے لگا یا میں نے<br/>لے ظفر چہرہ تابان صنم دیکھتے ہی</p>  |
| غزل دوق   |  |
| <p>پر میرا جگر دیکھ کہ میں آف نہیں کرتا<br/>اور دم مرا جانے میں تو قف نہیں کرتا<br/>دم اس لئے میں سورہ یوسف نہیں کرتا<br/>جب تک کہ وہ مضمون میں تصرف نہیں کرتا<br/>دنیا کے زور و مال پہ میں قف نہیں کرتا<br/>کچھ سود و صفا علم تصوف نہیں کرتا<br/>اکرام میں ہے وہ جو تکلف نہیں کرتا</p> | <p>وہ کون ہے جو مجھ پہ تاسف نہیں کرتا<br/>کیا قہر ہے دفعہ ہے ابھی آنے میں اُسکے<br/>کچھ اور گمان گذرے نہ دل میں ترے قاتل<br/>پڑھتا نہیں خط غیر مراد ان کسی عنوان<br/>دل فقر کی دولت سے مرا اتنا غنی ہے<br/>نادل نکرے صاف بے صاف سے صوفی<br/>اے ذوق تکلف میں ہے تکلیف لبر</p> |
| غزل معروف   |  |
| <p>اسکا جتیا کوئی بیمار نہ دیکھا ہے سنا<br/>ناچ اور راک وہاں یار نہ دیکھا ہے سنا<br/>اُسکے جز مصحف رخسار نہ دیکھا ہے سنا<br/>گاہ سمنے دم رستار نہ دیکھا ہے سنا<br/>چشم اور گوش سے اے یار نہ دیکھا ہے سنا</p>  | <p>عشق کا سا کبھی اگر ار نہ دیکھا ہے سنا<br/>تجھ کو جس بزم میں زہار نہ دیکھا ہے سنا<br/>ہمد موہین نے کبھی رد کلام و اعظا<br/>عشق کی راہ میں نقش قدم دشواریں<br/>نرس دگل نے اسی بارغ جہان میں تجھ سے</p>  |

|  |  |
|--|--|
| چشم دار ہستی ہن اور گوش بر آواز تدم<br>یہ غزل جسے سنی دیکھ کے بولا معروف | عاشقوں کو کبھی بیکار نہ دیکھا نہ سنا<br>اکہین اسمین نہیں بیکار نہ دیکھا نہ سنا |
| غزل رنگ  |  |

|  |   |
|--|---|
| انسا در جن کی تھی خلقت سب جہاں فناء تھا<br>ماسوی اللہ بن تھا کچھ کام سیری ذات کا<br>آنکھ لگی آپ سے بدنام مجھ ناحق کرے<br>جو کیا مجھ ساتھ میرے دل سے سو میں کیا کہوں<br>مصرع سودا پہ شاید رنگ کیا بر جا ہوا | کوئی تھا اس وقت پرین جب ترا دیوانہ تھا<br>میں تھا ایمین وہ مجھ میں ہی مری خاتہ تھا<br>اسکی کیا قصیر کہن دل مرا بیگانہ تھا<br>کچھ کہا جاتا نہیں دشمن مرا، ہمتا نہ تھا<br>سنگ میں آتش نہ تھی جب شمع کا پردہ تھا |
|--|---|

|   |  |
|---|--|
| تجھے نقش ہستی مٹا یا تو دیکھا<br>یہ سب تیرے ہی حسن کا پر تو ہے<br>بر آمانے مت مرنے دیکھنے سے<br>ہوں کیونکہ ممنون پر منان کا | جو پردہ تھا حائل ادٹھایا تو دیکھا<br>نہ دیکھا تجھے تیرا سایا تو دیکھا<br>تھیں حق نے ایسا بنایا تو دیکھا<br>یہ عالم جو سا غر پلایا تو دیکھا |
|---|--|

|  |  |
|--|--|
| اچھا جو خفا ہے ہو تم اے صنم اچھا<br>گرمی نے کچھ آگ اور ہی سینے میں لگا دی<br>اغیار سے کرتے ہو مرے سامنے باتیں<br>مشغول کیا چاہیے اس دل کو کسی طور<br>ہم متکلف خلوت تجانہ ہن لے شیخ<br>جو شخص مقیم رہ دلداد ہن زاہر<br>اکھر گئے آنا ہوں کوئی دم میں ہن تم پاس | تو ہم بھی نہ بولیں گے خدا کی قسم اچھا<br>ہر طور غرض آپ سے ملنا ہی کم اچھا<br>مجھ پر یہ لگے کرنے نیاتم ستم اچھا<br>لے لیونیکے ڈھونڈ اور کوئی یار ہم اچھا<br>جاتا ہے تو جا تو بھی طواف حرم اچھا<br>فردوس لگے آنکھوں نہ باغ ارم اچھا<br>پھر دے چلے کل کی سی طرح بجو دم اچھا |
|--|--|

|   |  |
|---|--|
| <p>اس ہستی مودوم سے بین تنگ ہوں انشا</p>  | <p>واللہ کہ اس سے بمراتب علوم بچا</p>  |
| <p>غزل حسن</p>  |  |
| <p>وہ جب تک کہ زلفین سنوارا کیا<br/>ابھی دل کو لیکر گیا میرے آہ<br/>تو محبت میں بازی سدا<br/>اکیا قتل اور جان بخشی بھی کی</p>                                     | <p>گھر طاسپہ میں جان دار کیا<br/>وہ چلتا رہا میں پکارا کیا<br/>وہ جیتا کیا اور میں ہارا کیا<br/>حسن اُس نے احسان دوبار کیا</p>   |
| <p>غزل نظیر</p>   |  |
| <p>گلزار ہے داغون سے یہاں تن بدن اپنا<br/>اشکون کے تسلسل نے بچپا یا تن عریان<br/>کس طرح بنے ایسے سے انصاف تو ہے شرط<br/>انکار نہیں آپ کے گھر چلنے سے جھکے</p>     | <p>کچھ خون خزان کا نہیں رکھتا چین اپنا<br/>یہ آب روان کا ہے پناہ پرہیز اپنا<br/>یہ وضع مری دیکھو وہ دیکھو چلن اپنا<br/>میں چلنے کو موجود جو چھوڑ چلن اپنا<br/>جس جا پہ کہ بس کر رہے وہ ہر وطن اپنا</p>   |
| <p>غزل مسیر</p>   |  |
| <p>ہر گھڑی رہتا ہے جھکوڑ تری تلوار کا<br/>ہاتھ بھی اسکو لگاتا ہے کوئی اب یا نصیب<br/>موتیوں کا ہار تو پہنا کرے ہے سودا<br/>دیکھ کر صورت مری حسرت زدہ اور دوست</p> | <p>روز ہوتا ہے تصدق جیسے سرود چار کا<br/>دن بدن بدتر ہے احوال اس تیرے بیمار کا<br/>دیکھ یاں اگر تماشا آئندوں کے تار کا<br/>اک تحیر کا سا عالم ہے درد دیوار کا<br/>روتے روتے حال ہے یہ دیدہ خوبنار کا</p> |
| <p>غزل انشا</p>   |  |
| <p>ہے بند حایمہ کے تار کا جھولا<br/>ہو گی کس دن کو قطرہ انشائی</p>  | <p>کیون کٹے چھوٹے یار کا جھولا<br/>منتظر ہے بار کا جھولا</p>   |

|                                |                             |
|--------------------------------|-----------------------------|
| گاہے اسے مطرب کے ہے مشتاق      | مینہ کا اور ملا رکا جھو لا  |
| اسے صبا باغ میں جھلایا کر      | تو مرے گلزار کا جھو لا      |
| زدنی افزا ہے عکس سے تیرے       | نہر اور آبشار کا جھو لا     |
| تیرے ہاتھوں میں یہ کہیں نہ گئے | رسن تاب دار کا جھو لا       |
| تجھ سے نازک کو چاہیے کہ ہو     | صحن پھولوں کے ہار کا جھو لا |
| نکلت گل کے جھولنے کے لیے       | بے نسیم بہار کا جھو لا      |
| چاہیے طفل اشک کو انشا          | مرثیہ قطرہ بار کا جھو لا    |

### غزل حضرت عشق

|  |  |
|--|--|
| لیا جو ایک مین بوسہ تو کیا اسے یار ہوا | خفا نہ تو ترے صدقے گیا نشا رہوا          |
| جنون ضرور ہے اب مجھے دست بڑائی         | اگر ایک جیب رہا تھا سو تار تار ہوا       |
| تمام قصہ غم تجھ کو مین سناؤں گا        | کچھ جو تک دل بیتاب کو قرار ہوا           |
| ترے گلے سے تو رہتا لگا ہوا گلر و       | سنجھے غم ہے کہ پھولوں کا کیون نہ ہار ہوا |
| اب ایک بوسے کے دینے پہ منہ بناتے ہو    | ادھر تو دیکھو وہ کب سارات کا قرار ہوا    |
| ہائے سینے پہ داغوں سے ہے وہ گلکاری     | کہ داغ داغ جسے دیکھ لالہ زار ہوا         |
| مین تیرے عشق میں صبر و قرار کھو بیٹھا  | ہزار حیف تو جیسے نہ دوستدار ہوا          |

### غزل عاجز

|                    |                    |                    |                    |
|--------------------|--------------------|--------------------|--------------------|
| سجین کا آنا.....   | سجین کا جانا.....  | سجین کا مروتا..... | سجین کا ہنسا.....  |
| بہار گلشن.....     | ہنٹ بناوٹ.....     | غضب خدا کا.....    | کلی کا کھلنا.....  |
| سجین کی ہنکیں..... | سجین کی پلکیں..... | سجین کی زلفیں..... | سجین کی باتیں..... |
| سداہن کیفی.....    | سداہن برچی.....    | سداہن خونی.....    | سداہن برچھا.....   |
| تری کمر کو.....    | ترے دہن کو.....    | ترے لبوں کو.....   | ترے سخن کو.....    |

|                    |                      |                    |                     |
|--------------------|----------------------|--------------------|---------------------|
| دہم سا سمجھا.....  | عدم ہو دیکھا.....    | عیق نق پا یا.....  | مین خوب سمجھا.....  |
| سخت خوردن مین..... | قلندر دن مین.....    | مد ترون مین.....   | جنوتون مین.....     |
| مین ہون سختور..... | مین ہون قلندر.....   | مین ہون سیانہ..... | مین ہون دیوانہ..... |
| مری ربا عی.....    | مرانچس.....          | مرا تخلص.....      | خیال میرا.....      |
| سہیج سکون.....     | سہیج غم کا پنجہ..... | سہیج زور عاجز..... | سہیج نقش دریا.....  |

## غزل ایتم

|   |                                    |
|---|------------------------------------|
| پھر ہائے آہ و نالہ مین اثر پیدا ہوا     | پھر ہنال سر دے گویا ثمر پیدا ہوا   |
| پھر کسی کے کان کے موتی ہمیں یاد آگئے    | پھر ہمارا اشک اتند گہر پیدا ہوا    |
| بن کے اختر آسمان پر جلوہ آرا ہو گیا     | سینہ سوزان سے میرے جو ثمر پیدا ہوا |
| ہوگا مائل دل کسی کی ضد لی پوشاک پر      | بے طرح پھران دنوں کچھ درد پیدا ہوا |
| بے پری مین بھاگتا تھا دیکھ کر صیّا د کو | طار دل پھنس گیا جب بال پر پیدا ہوا |
| پھر دردندان کارن آنکھوں مین عکس آنے لگا | قطرہ اشکوں سے پھر سلک گہر پیدا ہوا |
| سرونے دعویٰ ترے قد سے کیا کیا پھل ملا   | گلشن ہستی مین آخر بے ثمر پیدا ہوا  |
| کان لگنے کو ایشیم اب اس درنا یاب کے     | ان دنوں پھر ایک رقیب بگہر پیدا ہوا |

## غزل سودا

|  |                                   |
|--|-----------------------------------|
| تجھ قید سے دل ہو کر آزاد بہت رویا        | لذت کو اسیری کی گریا و بہت رویا   |
| تصویر میری تجھ مین مانی نے جو کھینچی تھی | انداز سمجھ اسکا ہزار بہت رویا     |
| نامے نے ترے بلبل نم چشم نہ کی گل کی      | فریاد مری سنکر صیّا و بہت رویا    |
| یاں تک مری صورت سے ہے نقشہ لبی پیدا      | اُس طرف جو ہو گدرا جلا و بہت رویا |
| جو زمین پڑی بہتی ہین جادیکھ گلستان مین   | تجھ قد سے نخل ہو کر شاد بہت رویا  |
| ہو مینہ جو پانی مین ہے غرق یہ کیا باعث   | تجھ سنگ ل کے آگے فولا و بہت رویا  |

سو داسے میں یہ پوچھا دل میں بھی کیسے کوں  
وہ کر کے بیان اپنی روداد بہت روایا

### غزل احسان

کینکی خاک تو پیغام اے صبا میرا  
جو مر بھی جاؤں نہ کیجو مری وفات کا ذکر  
یہ غمزدون کو کھلایا تو کیا ہوا اے عیش  
یہ سیل گریہ ہے ہرگز ہنو کی پند سے بند  
جو بوسہ دیکے مزے کا مزہ بدل جائے  
اندھیری رات کو میں روز عیش سمجھا تھا  
کہیں نہ غفلت تیرے دل میں فکر ہے یہ  
دو چند حسن ترا فدا خشم میں چمکا  
نہ در دسروں داسے تم مدام بے دردد  
تھاری زلف کا شامت زدیکو سودا ہے  
نہ کیونکہ روں کہ ہے حال جانکنی میں آہ  
کسی نے پوچھا کہ احسان غلام کس کا ہے

ہو اسے یار میں دم ہی ہوا ہوا اسیرا  
دفا کے نام سے چڑھتا ہے بیوفا میرا  
ذرا تو اور کہ پورا ہونا شتا میرا  
بکا جو ناصح تو دو گنا ہوا بکا میرا  
کہ ان دنوں میں بہت منہ ہے بیزا میرا  
چرخ تو نے جلایا تو دل بھجا میرا  
کہ خود بخود ہے کچھ اس وقت جی غما میرا  
بگڑ کے کام سن اسے نہ سنو گیا میرا  
روا پذیر نہیں درو بیے دوا میرا  
بلاے عشق میں دنا گمان بھنسا میرا  
رفیق میرا بگڑ میرا لا ڈلا میرا  
لبوں پہ لا کے ہنسم کو یہ کہا میرا

### غزل تازہ از جوش

دیکھ وہ زلف پریشان میں پریشان ہوا  
نہ ملا ناقد اگرچہ دل مجنون میرا  
اک جھلک دیکھ کے جانان کی ہوا غش مجکو  
ساتھ غیر دن کے وہ جاتا تھا جو کل برسرِ رام  
جوش کس کس طرح آتا ہے بے دلیں خیال

ذقت یار میں سرگشتہ و حیران ہوا  
بہت آوارہ لبھرا و بیابان ہوا  
دل حیرت زدہ مژگان کا پسکان ہوا  
جھکوں دیکھ کے پہچان کے انجان ہوا  
بعد ازل کے جواب وصل کا سامان ہوا

### غزل خواجہ میر درد

|   |   |
|---|---|
| دنیا میں کون کون نہ کیسا رہ گیا<br>پھرتی ہے میری خاک صبا در بدر لیے<br>آگاہ اس جہان میں نہیں غیر نودان<br>طوفان روح نے تو ڈبائی زمین فقط<br>برہم نہ کہیں گل دیبل کی راستی<br>واعظ کسے ڈراتا ہے یوم الحساب سے<br>پھولے گی اس زبان میں گلزار معرفت<br>آیا نہ اعتدال پہ ہرگز مزاج دھر<br>اے درد جبکی آنکھ کھلی اس جہان میں | پھر منہ کو اس طرف نہ کیا اُسے جو گیا<br>اے چشم اشکبار یہ کیا تجھ کو ہو گیا<br>جاگا وہی آدمی جو مونہ آنکھ سو گیا<br>میں تنگ خلق ساری خدائی ڈوب گیا<br>ڈرتا ہوں آج بلغ میں وہ تند خو گیا<br>گریبان مرا تو نامہ اعمال دھو گیا<br>بان بھی زمین شہر میں یہ تخم بو گیا<br>دے گرچہ گرم و سرد زنا سہو گیا<br>شبم کی طرح جان کو اپنی وہ رو گیا |
|---|---|

### غزل ناسخ

|  |   |
|--|---|
| سجھکے خلائق بھی کو جہان نے پاک کیا<br>ہوئی جو صبح شب وصل جان ڈوب گئی<br>گھر نہ یار کا باقی رہا نہ مشکوہ غیسر<br>عوض شراب کے انگور سے لہو پٹسکا<br>نہ خط جاوہ سمجھ آسکو میں نے حشت میں<br>ترے جلانے کو اے سنگدل صغم سہنے<br>خبر کلال کو سرگشتگی کی حقی ناسخ | ہزار طور کو اوستے جلا کے خاک کیا<br>قصا نے چشمہ زخو رشید کو ہلاک کیا<br>اجل نے خوب مرے مرے کو پاکی کیا<br>جو بعد مرگ مجھے دفن زیر خاک کیا<br>برنگ جیب یہ دامن وشت چاک کیا<br>اک اور صاعقہ مستور سے تپاک کیا<br>جو میری خاک سے تیار اسنے چاک کیا |
|--|---|

### غزل سودا

|   |  |
|---|--|
| ٹوٹے تری نگہ سے اگر دل حباب کا<br>دور خنچے قبول ہے اے منکر و نکیر<br>زاہر سبھی ہے نعمت حق تو ہی اکل و شرب | بانی بھی پھر یسین تو مرہ سے شراب کا<br>لیکن نہیں دماغ سوال و جواب کا<br>لیکن عجب مرہ ہے شراب و کباب کا |
|---|--|

|   |  |
|---|--|
| خاموش غنیمت ہے ہوئے کرم پر نرگھ نظر<br>قطرہ گرا تھا جو کہ مرے اشک گرم سے<br>اس برق کس طرح سے میں حیران ہوں کچھ<br>سودا نگا دیدہ تحقیق کے حضور | پڑ ہے شرار برق سے دامن سحاب کا<br>دریا میں ہے ہنوز پھپھو لا حباب کا<br>نقشہ ہے ٹھیک دل کے مرے اضطراب کا<br>جلوہ ہر ایک ذرہ میں ہے آفتاب کا |
|---|--|

## غزل آتش

|   |   |
|---|---|
| ہر حال میں ہوا اپنے مرا یار دلفریب<br>مڑگان کی طرح گرد ہوں دیکھیں اگر طبیب<br>مڑگان چشم یار کی تعریف کیا کروں<br>انداز حسن یار میں اک ایک خوشنما<br>مشاق زخم کے ہیں اسے ترک کشتنی<br>دیوانے گرد رہتے ہیں گھڑین ہیں یار کے<br>دنیا میں آکے جی نہیں جانے کو چاہتا<br>سودا اس عشق کے لئے ہے فوج جال شرط<br>عالم میں مجھ کو قاتل خوش رو کی ہے تلاش<br>دیوان حسن میں سے ہے اک بیت انتخاب<br>اس گل نے گوش دل سے سنا لکھن جیون | گفتار دلفریب ہے رفتار دلفریب<br>آتنی تو ہے وہ نرگس بیمار دلفریب<br>جانکا ہوا خنکاش دل آزار دلفریب<br>رکھتا ہے ہر شکوہ یہ گلزار دلفریب<br>ابرو سے تیرے ہوتری تلوار دلفریب<br>چشم پری سے روزن دیوار دلفریب<br>دل کش ہر اک کان ہے بازارد دلفریب<br>یہ جنس چاہتی ہے خریدار دلفریب<br>جلاد ڈھونڈھتا ہے گنگار دلفریب<br>کیونکر ہو وہ ابرو سے خمدار دلفریب<br>آتش یہ کیسے ہیں ترے اشعار دلفریب |
|---|---|

## غزل سودا

|   |   |
|---|---|
| کھولی گرہ جو غنچہ کی تو نے تو کیا عجب<br>گل داد عندلیب کو پہونچا تو کیا عجب<br>اسلام چھوڑ سنے کیا کفر اختیار<br>بیگانہ دار آکے نہ پوچھا کبھی ہمیں | یہ دل کھلے جو تجھ سے تو ہوا صبا عجب<br>فریاد کو مری ہے ترا پہونچنا عجب<br>تو بھی وہ بہت نہ رام ہوا اچھا عجب<br>تم بھی تو ہو کوئی مری جان آشنا عجب |
|---|---|



|  |  |
|--|--|
| <p>کی سیر ملک ملک کی سودا نے بھی ملے</p>   | <p>لے شیخ میکدے کی ہے آب دہو اعجب</p>  |
| <p>غزل سودا</p>  |  |
| <p>راہ رو چلنے پہ باز سے ہے کمر آخر شب<br/>کر سکے ہے ترے کوپے سے گزر آخر شب<br/>جون مہ عید کے صائم کو خبر آخر شب<br/>دشمن خواب ہے جون مرغ سحر آخر شب<br/>آئینہ ہاتھ میں مشرق کو نظر آخر شب<br/>بزمستان پہ نظر غور سے کر آخر شب<br/>کچھ ڈھلا دور سے آیا وہ نظر آخر شب</p> | <p>تالہ سینے سے کرے عزم سفر آخر شب<br/>ساتس ٹھنڈی کلسی بایوس کی ہو در نہ نیم<br/>مژدہ وصل ترا یار مجھے یوں پہونچا<br/>دوست ہر چند ہمارا ہے سوزن لیکن<br/>اسقدر شیفہ ہے شکل کا اپنی کہ سدا<br/>انتہا عیش جہان کا ہو تو دیکھا چاہے<br/>صورت ماہ شب بیت و بنجم سودا</p> |
| <p>غزل سوز</p>   |  |
| <p>نہیں کچھ راہ ملنے کی مجھے تبتا ہے صاحب<br/>تھما زاعم ستا ہے اُسے سمجھائیے صاحب<br/>اگر یہ جان بھی درکار ہے بجائیے صاحب<br/>تھما را کام پورا ہو چکا اب جائیے صاحب<br/>کھڑے رہ کر بھلا اس سوز کو گرا دئیے صاحب</p>  | <p>ہمارے پاس بھی گاہے نہ گاہے آئیے صاحب<br/>کیکے لینے دینے میں نہیں کوئے میں بیٹھے ہیں<br/>بڑے تھے دیکھے پیچھے سو تو اسکو بچکا اب کیا<br/>یہ بچل جان بھی اللہ اکبر تم ہوئے زخمت<br/>قیامت تک رہی گئی سننے کو وفا تیری</p>  |
| <p>غزل تابان</p>   |  |
| <p>صیاد ہو مبادا خبر دراز عند لیب<br/>تو کس بلا میں ہوگی گرفتار عند لیب<br/>تو کھینچتی ہے سخت یہ آزار عند لیب<br/>تابان بھی ہے ایطرح سن فوار عند لیب</p>   | <p>مت کر فغان تو باغ میں زنا ر عند لیب<br/>سیرچن کو چھوڑ مرے گلبدن کو دیکھ<br/>اتنا ہے رحم مجھ کو کہ گلبدن کے ہاتھ سے<br/>تنا تو ہی خراب نہیں مگر خون کے ہاتھ</p>  |
| <p>غزل نور</p>   |  |

|  |   |
|--|---|
| کے ہے تو کسی کو صنم عجیب و غریب<br>ہلال عید میں ہے خم پہ غیرت خورشید<br>شقاے چشم میں ہو جس کو مہربانی عین<br>بیاض کیوں نہ چلے میرے سرو نالے سے | دلے ہے تو بھی خدا کی قسم عجیب و غریب<br>یہ تیغ ہے تو ہے ابرو کا خم عجیب و غریب<br>ہوئے کیونکہ پھر آسکا ستم عجیب و غریب<br>میں نور سوز کر دہن ہوں خم عجیب و غریب |
|--|---|

## غزل

|   |  |
|---|--|
| دربان نے دان تو بند رکھے پٹ تمام شب<br>خانہ خراب جیسے ہے زلفون تین تیرے دل<br>چھاتی پٹل مار سیہ ٹوٹی رہی<br>مخمل میں ڈر کے ضبط سے ساقی کے روبرو<br>قطرے تھے یا تھے ریزہ الماس جس سے آہ<br>لگ گئے بھی دیانہ مجھے عزم وصل میں | یان سر تھا اور تھی تری چو کھٹ تمام شب<br>روح اپنی کھٹ سے رہتی ہے پھٹ تمام شب<br>اس زلف عنبرین کی وہ ہر لٹ تمام شب<br>آنسو بیا کیا جو میں غٹ غٹ تمام شب<br>بخت جگر بہا کیے کٹ کٹ تمام شب<br>پچلائیوں سے اُسے کہا ہٹ تمام شب |
|---|--|

## غزل میر تقی

|  |   |
|--|---|
| کیسی مسجد کیسا میخانہ کہاں کے شیخ شباب<br>تو کہاں اُسکی مکر کید ہو نہ کر لہو ن اضطراب<br>موز رکھنا چشم کا ہستی میں عین دید ہے<br>تو ہوا اور دنیا ہو ساقی سے ہو اور ہستی مدام<br>ہے ملامت تیرے باعث شور پر تجھ سے ننگ<br>یہ فرابی کب سے تھی شایان آہوئے حسرم<br>گیا ہو رنگ رفتہ کیا قاصد ہو جس کو خط دیا<br>پہلے اس چلنے پہ لے مستی دور چرخ زمین<br>خوب حرفے بن العن بے کے نہیں پہچانتا | ایک گردش میں تری چشم سی کی سب خراب<br>لے رگ گل دیکھیے کھاتی ہے جو تو بیچ دتاب<br>کچھ نظر آتا نہیں جب آنکھ کھولے ہر جاب<br>پر بٹا صبا نکالے اوڑھ چلے رنگ شراب<br>ٹک تو رہ پیری چلی آتی ہے لے عہد شباب<br>ذبح ہو نایتخ سے یا آگ سے ہوا کیا باب<br>جو جواب صاف آئے کب کوئی لایا جواب<br>جام پر تو گردش آوے اور سخا نہ خراب<br>ہوں میں ابجد خوان شناسائی کو مجھ سے کیا حساب |
|--|---|

ست دھلکے کانے تو اب لے شرٹک آبدار  
کچھ مین بھر جان کی سوچ پرست بھول میر  
نصرت میں جاتی رہی تیری موتی کی سی آب  
دور سے دریا نظر آتا ہے لیکن ہے سراب

## غزل سرج

یا الہی گر نظر آدے مرا محبوب خوب  
بیک گلشن غزل خوان ہے فراقِ گل سستی  
ہوش کے لشکر کو گر آکر کرے مغلوب خوب  
آرہ غم گر پلے سر پر مثال زکریا  
گر ملین آپس میں دو دن طالبِ طلب خوب  
از مانا ہوں کہ دردِ سر ہے فکرِ دینیوی  
یار کے جور و جہاں پر صبر چون ایوب خوب  
دل کے سپارے کو ہیکل کر رکھے ہین برین ہم  
سب بے پروا ہوا ہے عالم مجذوب خوب  
جدول زخم و جفا سے ہے لے سلوب خوب  
سبزہ خط خوشا ہے تجھ لیون کے آس پاس  
چونکہ پانی کے کنارے پر لگی ہو دُوب خوب  
از سر نو ہوسے نور دیدہ یعقوب خوب  
یوسف مہری کب آویگا مے پاس لے سرج

## غزل فاضل

اس خوب رو کے آگے اگر آئے آفتاب  
گر وقت شام اس مہ تابان کو دیکھ لے  
فجالت سے پھر زمین میں سا جائے آفتاب  
سلحہ اس شمع رو کے رو برو کب تاب لاسکے  
کامیاب و تاب پڑا کھلے آفتاب  
روشنہ کب سرخ رو ہو سلفیہ اس شمع رنگ کے  
سوسو طرح سے ہن کے اگر آئے آفتاب  
اس مہ جبین کے جلوہ پر نور کو اگر  
رنگ شفق ہزار بیت لائے آفتاب  
فاضل تو اسکی آتش بھران میں جل بجھا  
دڑہ بھی دیکھ لیوے لا کھرا لے آفتاب  
ڈرتا ہوں سطح سے نہ جل جائے آفتاب

## غزل آتش

دشنی اس گل کی گر جاتی ہے کار آفتاب  
سا منا اس بدقشیں رخسار کا اندھیر ہے  
حسن سے پیدا کیا ہے اعتبار آفتاب  
ہم کے رکھتے ہیں آگے اختیار آفتاب  
رات بھر رکتی ہیں آنکھیں انتظار آفتاب  
چرخ کی شب میں زبس ہے اشتیاق روز و لیل

|  |  |
|--|--|
| <p>کو نسا گھر ہے نہیں جس میں گذار آفتاب<br/>کیجیے اپنے کھن پا کو دو چار آفتاب<br/>بی حسابان عارضوں میں ہے شمار آفتاب<br/>روشنی طور سے پر در و گار آفتاب<br/>ہم بہار بارغ لوتین ہم بہار آفتاب<br/>دیکھیے برج شرف میں اقتدار آفتاب<br/>طار جان ہو گیا اپنا شکار آفتاب<br/>یاد آتا ہے جو شبنم کو کنار آفتاب<br/>ہاتھ آجائے جو طشت زر نگار آفتاب<br/>ہجرت کی شب میں جو بین امید دار آفتاب<br/>رہے روشن یار کا ہے یاد گار آفتاب<br/>دے اپنے خاک کے ہوئے شمار آفتاب<br/>بھاگ جاؤں دان نہو جن جاگذا آفتاب<br/>ہو جو ہاتھ اپنے عنان اختیار آفتاب</p> | <p>نقش کس دلیں نہیں خسار روشن کا ترے<br/>منہ ملا تا ہے تھارے چہرہ پر نور سے<br/>حسن مخلوقات سے اشرف جلال رہے<br/>یہ دعا کرتے ہیں اس رخ کو ترقی خواہ حسن<br/>کیونکہ سے سے سرخ جو وہ چہرہ روشن ہو<br/>خانہ مول میں جگہ دیجئے جلال یار کو<br/>دم فنا اس لئے روشن کے نکلائے گیا<br/>روتے روتے پہلو سے گل میں گذر جاتی ہجرات<br/>پانوں تیرے اس میں اے محبوب ہم دھویا کرن<br/>صبح عشر کا ہے آنکھوں میں اُنھوں کے شتیان<br/>عور رہتے ہیں نقور سے شب سرا میں گرم<br/>مر گئے پر بھی نہ بھولے گا رخ زیب یار<br/>دل جلا ہی گریوں سے اس لیے بے یار اب<br/>رو سے یار اپنی طرف سے پھرنے اے آتش نیر</p> |
|--|--|

### غزل شادان

|   |   |
|---|---|
| <p>صنم کے ساتھ مزا ہے نہیں سو اے شراب<br/>جو اپنے ہاتھوں سے آپ ہی ہمیں ملائے شراب<br/>بہار عیش میں ساتی اگر لے آئے شراب<br/>تو صاف کتا ہے ساتی نہیں ہلئے شراب<br/>نہیں ہے درد یہاں دیکھ اب صفائے شراب<br/>گلاب پیٹے ہیں اس گل سے ہم بجلے شراب</p> | <p>بہار آئی ہے اب دلیں ہے ہوا اے شراب<br/>عجب مزا ہے کہ اُسے قبول کر کے لیا<br/>سبوسو جو خدا چاہے ہے سو پیو میں گے<br/>ہو اسکے نشہ میں آتی ہے یاد دلبر کی<br/>گمان شراب حقیقی میں درد رہتی ہے<br/>نہیں سماتے ہیں پھولے ہو جو شادان ہم</p> |
|---|---|

## غزلِ ناسخ

گردانِ تنگ تیرا دیکھ پاسے عندلیب  
گر ترے دستِ حنائی دیکھ پاسے عندلیب  
پیرہنِ مین نے کیا پرزے تو بہرِ دیدِ گل  
فزعِ کراسِ غیرتِ گلشن پہ مجھ کو وار کر  
عاشقوں کی قدرِ معشوقوں سے ہوتی ہر  
شع کے شعلہ کو گرِ تشبیہ دوں گلگیر سے  
کب نفسِ مین سخنِ گلشن یاد آتا ہے اسے  
جامے لبریز مین ساتی فقط مطربِ نین  
جائے گل دیکھوں الٹی منہ اُسی محبوب کا  
نقشِ پائیرا جو ہر اک گل ہر دہلے خوش خراہ  
نالہِ موزوں یہ کہتے مین باد از بلند  
موسمِ گل ہو چکا آئی خزانِ مرجا یکن گے  
بعدِ مردن اُٹے پھرتے مین چمن مین بال ہر

## غزلِ دوق

لی بھی جادوقِ مکر پیش و پس جامِ شراب  
باز گشتِ اپنی ہے یونِ جانبِ قسامِ رون  
جوشِ مستی ہر عجبِ قافلہِ جسمین کہ نہیں  
محسبِ شعلہ آواز سے جل جادوں گا  
راتِ مینانہ مین ساتی جو نشے مین ہکا  
میں دلِ نرگس میگوں کے ہے شکرگانِ مین ہر

لب پہ تو یہ ترے دلیں ہو جس جامِ شراب  
جیسے ساتی طرب باز پس جامِ شراب  
نہ شکست ایک ہدا سے جس جامِ شراب  
گرچہ لڑا دل آتشِ نفسِ جامِ شراب  
خس کے شیشے کو لگا کہتے جس جامِ شراب  
تازہ مضمون ہے جو باندھوں نفسِ جامِ شراب

|   |  |
|---|--|
| <p>دام لکھڑے جو کوئی میرا پس جام شراب<br/>رات بھر گشت کرے جو عسک جام شراب<br/>ساقیا شربت فریا درس جام شراب<br/>بیزبان ہے جو وہاں جس جام شراب<br/>ورنہ اب تک تو ترستا فرس جام شراب<br/>پہلے ہو نچائے ثمر پیش رس جام شراب<br/>نقل نمکین دین دیے چند پر جام شراب<br/>عکس شرکان ہوتا ہے میں جس جام شراب<br/>لب نازک کو ہو اسکے ہوس جام شراب</p> | <p>دل شکستہ ہو نہیں وہ ٹوٹ کے ہو سو کرے<br/>ساقی اس دور میں کہاں کھچرا سکتا ہے<br/>نوشہ لاوے بھی بہتر ہے دم ذبح خمار<br/>لے خبر قافلہ عیش گزر جاتا ہے<br/>ابلی حق چشم سید مست کو قیری دیکھا<br/>نخل مینا سے خدا جانے کہ ساقی کسکو<br/>مجھ کو اس بوسہ دندان نے پس از بوسہ لب<br/>بادہ صاف مین آیا ہے کہاں سے تنکا<br/>ذوق جلدی ہے گل رنگ سے نئے ساوگل</p> |
|---|--|

## غزل سلیمی

|  |   |
|--|---|
| <p>دل عثمان کو غم سے بھجوانا کیا خوب<br/>اپنی خلوت میں رقیبون کا بلا کیا خوب<br/>تپہ اسے رشک پری مجھ کو سنا کیا خوب<br/>شعور تیرے لیے جان کا جانا کیا خوب<br/>لعل لب کھول کے داتو نکا کھانا کیا خوب<br/>دل زخمی کا مرے شانہ نبسا کیا خوب<br/>رات دن اپنے چھپر کھٹ پہ سلا کیا خوب</p> | <p>لے مے رشک قمر ناز سے آنا کیا خوب<br/>تو نے بیگانہ سمجھ مجھ کو بٹھایا ہے دور<br/>دام کا کل میں تو ہے طائر دل میرا اسیر<br/>شکل پر دانے کے اس دلو جلاتا ہوں سدا<br/>چا بنیا پان کا مستی کی دھڑی پر آفت<br/>ناگنی زلف کی جب مانگ لکا لو ہو صنم<br/>اس سلیمی کو صنم مہر و وفا ہے ہر دم</p> |
|--|---|

## غزل ناسخ

|   |  |
|---|--|
| <p>رات دن بیتا ہوں میں بے شیشہ و ساغر شراب<br/>جائے شک آنکھوں سے جاری ہوتی ہو اکثر شراب<br/>جس طرح مینائے بلورین میں ہو احمر شراب</p> | <p>ہے مری مستی کو عیش ساقی کو شر شراب<br/>ہے تصور کسک چشم مست کا جو ان دلوں<br/>نوں نظر آتا ہے صاف اُس کے تن نازک سے یوں</p> |
|---|--|

|   |   |
|---|---|
| ہے دل مجروح کی اس چشم میگوں پر شفا<br>گرچہ ہوں میکش تو اسے زاہد نہ کر غیبت مری<br>کھینچتے ہیں اہل عصیان وحشت تقدیر سے<br>گرمی غور شید محشر سے نہ کیجئے تا گریز<br>لذتِ عشرت ہوئی بے تلخ کامی کب حصول<br>سے کشی سے زاہدوں کو اس لیے افکار ہے<br>ہر گنج عالی ہمت آنکو میکشی سے شوق ہے<br>ہوں نجس ہر چند لیکن پاک کر دے گا وہی | کام مرہم کا کرے کیونکہ زخون پر شراب<br>گوشت کھانے سے برادر کے یہی بہتر شراب<br>دعشہ دار انسان کو کر دیتی ہے اکثر شراب<br>اس لیے کرتا ہے راعظ مجھ کو دہن تر شراب<br>ذائقہ میں دیکھ تو رکھتی ہے تلخی تر شراب<br>تا نہ ان بدظنیتوں کے کھول دے ہر شراب<br>آدمی کے عرش پر وازی کو ہے سپر شراب<br>جسکی نزدیکی سے نارنج ہوتی ہے اطر شراب |
|---|---|

## غزل سودا

|   |  |
|---|--|
| پر اسے کیا گردن یار و نہیں تاثیر نصیب<br>کس قدر یہ دل دیوانہ ہے زنجیر نصیب<br>ظاہر او ہرین یہ گھر نہیں تعمیر نصیب<br>بیگنہ محبا کوئی دیکھا ہے تقدیر نصیب<br>تیغ قسمت میں کسی کے ہے کوئی تیر نصیب<br>حق تملے کرے اس طرح کی اکیر نصیب | گرچہ ہوں زیر فلک الہ شبگیر نصیب<br>جبتک اسکو ہے تری زلف گر گیرے کام<br>ٹوٹے دلوں نہ بناتے میں کسی کو دیکھا<br>جرم کو غیر کرے تو بھی معاتب ہوں میں<br>کوئی تو کشتہ ابرو ہے کوئی مرگان کا<br>کیسا خاک در شاہ نجف ہے سودا |
|---|--|

## غزل شاہ ظفر شاہ دہلی

|  |  |
|--|--|
| کشت دل اسے کھینچ لی ادھر آپ سے آپ<br>دل دھڑکتا ہوا دو دو پہر آپ سے آپ<br>بول اٹھایہ یہ نہیں مرغِ سحر آپ سے آپ<br>وہ چلے آئینگے سیدھے گھر آپ سے آپ<br>ٹکڑے کر ڈالتے ہیں جب دگر آپ سے آپ | کیا ہوا مجھے کشیدہ ہو وہ گر آپ سے آپ<br>اُس دل آزار کا کیا جانے ہے کیا خون مجھے<br>سے ابھی رات کمان جانے ہے اے ماہ لقا<br>بخت برگشتہ جو ہو جائیں گے میرے سیدھے<br>گل بھی دیوانے ہیں تیرے جو کہ آتے ہی ہزار |
|--|--|

|  |   |
|--|---|
| <p>ملک گئے ہیں دل بیتاب کو پر آپ سے آپ<br/>         بے خبر تھم کو محبت کی خبر آپ سے آپ<br/>         اسکی صورت تجھے آدھ کی نظر آپ سے آپ<br/>         ہمبہ کھلیا بیگاتب سود و ضرر آپ سے آپ<br/>         دیکھ کر ہوتا ہے دیوانہ بشر آپ سے آپ<br/>         وہی ہوتا ہے جو قسمت سے ظفر آپ سے آپ</p> | <p>آتش شوق سے اور تپا ہے برنگ سیاب<br/>         دل سے ہے راہ اگر دل کو تو ہو جاوے گی<br/>         دل کے آئینہ کو تو صاف تو کر دیکھ ذرا<br/>         جبکہ ہو جاوے گا اس زلف سے دل کا سودا<br/>         لے پری دش تری زلفین وہ بلا ہین جنکو<br/>         فکر و تدبیر سے کیا ہو گا کہ جو ہوتا ہے</p> |
|--|---|

### غزل ناسخ

|  |   |
|--|---|
| <p>راہن جس شکل سے ہو صورت دیوار چپ<br/>         اس لیے رہتے ہیں اسے قاتل لب سو فار چپ<br/>         رہ گیا حیرت سے سارا مصر کا بازار چپ<br/>         ہوش سستی میں نہیں ممکن کہ ہو بڑا چپ<br/>         سمجھیں صحت مر کے ہو جاوے اگر چار چپ<br/>         کس طرح گزرا رہیں ہو بیل گلزار چپ<br/>         پاس سو تپا ہے جو کوئی رہتے ہیں بیدار چپ<br/>         بول اٹھا پاس دل دہان لے لب اٹھا چپ<br/>         صبر سے گریبا نالی میں نہ ہو ہر خار چپ<br/>         ہوں دہن انسان کے مثل دینے بلار چپ<br/>         سنکے حبیب ازا کو رہتے نہیں کسار چپ<br/>         بغض سے دشمن رہیں بس سنکے یہ شعار چپ</p> | <p>پیر سے کوپے میں کھڑا رہتا ہو مین لے یار چپ<br/>         کاروان شہر خاموشان کے ہیں رہبر خدنگ<br/>         قیمت اس شیریں زبانی سے بیان یوسف کی<br/>         فاش ہو سکتے ہیں کمال عشق میں اسرار عشق<br/>         ہیں یہ بت دالہ سید ردا کو ہے کسا خیال<br/>         تیرے کوپے میں جو کرتا ہوں فغان مخدہ ہوں<br/>         ہے قیامت صحبت ارباب غفلت کا اثر<br/>         خواب میں بھی یار کے شکوے کا گرا خیال<br/>         رونے والے نہ ہرگز درد سے ہوں نوزن<br/>         خوش کلامی اسکی ہو جس بزم میں حیرت فزا<br/>         کیوں نہیں دیتا کسی کو تو جواب لے سنگدل<br/>         لال ہوتی ہیں زبانیں ناسخ اپنے سامنے</p> |
|--|---|

### غزل آتش

|   |   |
|---|---|
| <p>توڑے مڑوڑے اپنے بدن کو ہزار سانپ</p> | <p>بل کھاسکے نہ صورت گیسو یا ر سانپ</p> |
|---|---|



|                                      |   |
|--------------------------------------|---|
| دو زلفین یار کی نظر آتی ہیں چار سانپ | احول کی آنکھ سے ہون میں سودا کی دھیتا     |
| سودا سے زلف یار میں ہے تازا سانپ     | کیونکہ نہ بھاڑ بھاڑ کے پھیکوں میں پیر ہیں |
| دکھلا دیا وہ سنتے تھے جو مالدار سانپ | افشان چھڑک کے یار کی زلف سیاہ پر          |
| کرتے ہیں گنج یار کے ادھر نثار سانپ   | موزی بھی متفق اثر حسن سے ہوئے             |
| کا کل ہے ایک یار کی کالے ہزار سانپ   | ہر عقدہ گانٹھ زہر کی موزی ہے بال بال      |
| طاؤس کو سمجھتے ہیں اپنا شکار سانپ    | اس زلف میں ہے جیسے مراد غدار دل           |
| رہتا ہے رات دن مرے سر پر سوار سانپ   | سودا سے زلف میں ہے جو کچھ حال کیا کہوں    |
| بویا کے یاسمین کی ہر بے اختیار سانپ  | روسے صبح پر بنیں لہر اہی وہ زلف           |
| اکثر بنایا کرتا ہے یہ بد شعار سانپ   | موزی کو چاہتا ہے سد آسمان دُور            |
| رخسار گنج ہیں نہ تو گیسوے یار سانپ   | آتش پریشا عدون کا فقط اختراع ہے           |

## غزل انشا

|  |  |
|--|--|
| کہ موج اشک ہوا اپنی آستین کا سانپ        | پھر آج آنکھ میں اس زلف عنبرین کا سانپ  |
| نہ اپنا ہو دلیگا صحرا سے لک چیں کا سانپ  | لے آسکے بالوں کی غصہ بین تک جبین پرکھ  |
| جگر کو کاٹ گیا شوخ یاسمین کا سانپ        | کچھ ری چوٹی یہ کیسی تھی جیسے دھوکے میں |
| ڈسے ہے دل نگہ سحر آستین کا سانپ          | مگر وہ زلف مددگار چشم تھی کہ مرے       |
| کہ ہے یہ زاہد سکار راہ دین کا سانپ       | عمامہ والے سے ایدل تو کیچے لنگھ کر     |
| کہ تھا خیال میں اس جہد عنبرین کا سانپ    | شب فراق تو ایک ہی تھی اثر دہا تمثال    |
| کہا یہ میں نے یہ کاٹا نہیں زمین کا سانپ  | صبح کھنچے زرین آفتاب کو دیکھ           |
| وہ پھن لکا لے ہوئے ہر رخ چار میں کا سانپ | لنگل ہی لینے کو لکھا ہے غار مشرق سے    |
| کبھی کہیں جو کرے میرے قصد کیں کا سانپ    | عصاے حضرت موسیٰ ہوا اپنی آہ انشا       |

## غزل آتش

|  |   |
|--|---|
| دکھلاتی ہے رنگینی رخسار عجب روپ<br>کہتا ہے گل دلالہ کوئی کوئی نہ دہر<br>نظارہ یوسف ہو زلیخا کو مبارک<br>شفاق نہ کیونکر ہوں ترے دید کی آنکھیں<br>دلاؤں کی قیمت کا یقین آتا ہے کسکو<br>اس رشک سیحا کا جو کرتا ہے کوئی ذکر<br>جب دیکھے کچھ اور ہی عالم ہے تمہارا<br>چلتے ہو جو تم ناز سے آنکھیلی کی چالیں<br>کھل جائیں تجھے معنی تو حید اگر آتش | رکھتا ہے ترے حسن کا گلزار عجب روپ<br>لایا ہے ترا جلوہ دیدار عجب روپ<br>برے ہوئے ہے مصر کا بازار عجب روپ<br>دیکھا نہیں سنتے ہیں مگر یار عجب روپ<br>باتے ہیں ترا تیرے خریدار عجب روپ<br>ہوتا ہے مرا صورت ہمیں عجب روپ<br>ہر بار عجب رنگ ہے ہر بار عجب روپ<br>ہر گام دکھادی ہے رفتار عجب روپ<br>پھر دیکھے تو دکھلائیں گل خار عجب روپ |
|--|---|

## خوب ناسخ

ردیف نامے فرغانی

|  |   |
|--|---|
| اس چمن میں ہیں بے شمار درخت<br>وہ ترا سرو قد ہے بے سایہ<br>میزے سوز درون سے کیا نسبت<br>ہر روش پر ترے ہی مجھے کو<br>آنکھیں بادام ہیں زرخندان سبب<br>سرو دشاد و سدرہ و طوبے<br>ہیں وہ دیوانے جو ہیں اہل متاع<br>سوز دل سے زمین جلتی ہے<br>فندق میوہ ہاتھ ہیں شاخیں<br>لیک مجھ دل چلے کی تربت پر<br>ہوں میں عاشق انار پستان کا | پر کہاں مثل قد یار درخت<br>صدقے ہیں لاکھ سایہ دار درخت<br>ہیں ہوں انسان اور چنار درخت<br>ہیں کھڑے بانو کہ قطار درخت<br>قد جانان ہے میوہ دار درخت<br>صدقے اس قد پہ ہیں چار درخت<br>سنگ کھاتے ہیں بار دار درخت<br>سبز کیا ہو سرسزار درخت<br>گل ہیں رخسار قد یار درخت<br>سبز ہو گاہ بزم چنار درخت<br>ہوں نہ تربت پہ جز انار درخت |
|--|---|

|  |  |
|--|--|
| <p>دوڑے آتے ہیں لاکھ بار درخت<br/>نخل غم کا ہے پائے اور درخت</p>   | <p>آوی کیا کہ ترے فرمان سے<br/>تاقیامت خلل نہیں ناسخ</p>   |
| <p>غزل شاہ نصیر</p>  |  |
| <p>بادشاہ ملک تن ہے تو نکل لشکر سمیت<br/>آؤں تا گلچین ہے چننے کو گل احمد سمیت<br/>کٹ گئی تب ملکشان دنیا دار آخر سمیت<br/>آبر و تب ہے صدق کی جبکہ ہو گوہر سمیت<br/>دیکھ لوشق القمر انگشت پیغمبر سمیت<br/>عاقبت ٹوٹی رسن طفلان بازیگر سمیت<br/>لے قمر طلعت نکلتا ہے ہلال اختر سمیت<br/>ڈوبتی کشتی ہے اس گرداب میں لنگر سمیت<br/>گاڑی دینا تھا آئینہ کو اسکندر سمیت<br/>رات کو خوبی ہے لالہ کی مہ انور سمیت<br/>رکھتے ہیں خاکستر افسردہ کو اختر سمیت<br/>کی جو سو گڑے قباہر گل نے بالاہر سمیت<br/>زہر ہے اسنے دیا یار و تو و ان شکر سمیت<br/>داب دنیا تھا کہیں گلشن میں بال پر سمیت<br/>گر نہاؤں تابینہ میں دل مضطر سمیت<br/>دیکھتے ہیں اصفہائی تیغ کو جو ہر سمیت<br/>ساتھ اپنے تجھ کو لیکر تیغ اور خنجر سمیت<br/>روبرو اللہ کے جاییں گے ہم محضر سمیت</p> | <p>پہل لال اس کو ہے ہین فوج اشک چشم ہر سمیت<br/>کیون نہ ہم شیشے کو پتلیں باغ میں ساغر سمیت<br/>دیکھی آدھی رات کو مانگ اسکی جب جھوڑ سمیت<br/>چشم وہ کیا ہے کہ حسین ایک بھی آنسو نہیں<br/>قسطہ اس بت کی جہین پر جون الفیاء نہیں<br/>آنسو کے بوجھ کی لائی نہ مرگان تاب اک<br/>ابر و پر خم کے پہلو میں بنا کا کل کا خال<br/>نان کے حلقے سے پنج اس بحر خوبی کے دلا<br/>حسن سے آگاہ گر مزدور خواب کو کیا<br/>ہے تو کد خط ترے رخسے اٹھائے رخسے زلف<br/>گوہن یار و پیر ہم پر عشق سے خالی نہیں<br/>ذکر کسی جامہ زیبی کا چمن میں لے صبا<br/>میں خط پشت لب و لہر کے ہون بوسہ خوش<br/>تو نے کیوں صیا د پھینکا لاشہ بلبل کو آہ<br/>موج ہا سے بھر کی ہو مشق پیتابی دو چند<br/>ابر وے پر چین پر اسکی دل نظر کر غور سے<br/>حشر کو چاہیں گے تجھ سے خوبہائے دل صنم<br/>مہر ہا سے داغ سے مہور ہے سینہ نام</p> |

|  |  |
|--|--|
| <p>لے مے سلطان خوابان شب کو کر و سمیت<br/>         عقد بدین کی حکم گردن کی ہی اختر سمیت<br/>         خرفہ و کشنیز تورب انار تر سمیت<br/>         تخم ریحان لے مجھے عناب نیلو فر سمیت<br/>         زادرہ تو لیکے جا احرام کی چادر سمیت<br/>         نقشہ محراب بیت اللہ کو منبر سمیت<br/>         لعل کو رکھتا ہی بان کوئی بھی خاک تر سمیت<br/>         دوسری بھی وہ غزل مضمون تازہ تر سمیت</p> | <p>شوق اگر قلیان کشی کا ہے تو متابی پہ بیٹھ<br/>         بیچوان نیچہ ہے بالہ حقہ سینہ ہے ماہ<br/>         ہے تپ بجران نہ لکھ نسخے میں ہر سے العیب<br/>         یار کے خال لب رنگ مسی کا ہے خیال<br/>         ہمو تر غیب طواف کعبہ مت کر زاہدا<br/>         ابرو دہنی سے اپنے رخ پہ دکھلاتا ہے یار<br/>         پان کی سرخی دکھاست کر مسی سے لب سیاہ<br/>         پڑھ یہ تبدیل قوافی اس زمین میں نصیر</p> |
|--|--|

### غزل آتش

|  |  |
|--|--|
| <p>ہو آج ہی ہونا ہے جو فرداے قیامت<br/>         جنت کے نہ دوزخ کے ہوئے ملے قیامت<br/>         دیدار کے بھوکون کو ہے محراب قیامت<br/>         بے دانہ و بے آب ہے سوداے قیامت<br/>         کیا مصرعہ بر حمت ہے بالائے قیامت<br/>         فرداے قیامت پس فرداے قیامت<br/>         ہمے نہ سنا جائیگا غوغاے قیامت<br/>         بال مال ہوئے فتنہ محراب قیامت<br/>         اللہ نہ دکھلاے تماشائے قیامت<br/>         گرمی سے تری ہوتی ہے زلزلے قیامت<br/>         صحبت میں شریک انجمن آراے قیامت</p> | <p>قیامت سے دکھا یار تماشائے قیامت<br/>         دونوں سے علاقہ نہ رہا چاہ کے تلو<br/>         واعظ سے تری جلوہ نمائی جو سنی ہے<br/>         اس مرحلہ میں خون جگر کھانا پڑے گا<br/>         شاعر ہوں ہی عرصہ محشر میں کمون گا<br/>         رحمت سے تری درہنیں ہر چند کہ ہو<br/>         گشتے تری خلخال کے آواز کے ہیں ہم<br/>         دو گام جو محشر میں چلے تم روشناس<br/>         اس قدر کشیدہ کا نہ مشتاق ہو لے دل<br/>         لے داغ جنون حشر کا خورشید ہے تو بھی<br/>         آتش نہنیں بچ رہنے کے تلو بھی کر لگا</p> |
|--|--|

### غزل سودا

|   |   |
|---|---|
| ہندو ہیں بت پرست مسلمان خدا پرست<br>اس دور میں گئی ہے مروت کی آنکھ چھوٹ<br>دیکھا ہے جب سے رنگ کفک تیر غریبوں میں<br>چاہے کہ عکس دوست رہے تجھ میں جلوہ گر<br>آوارگی سے خوش ہوں میں اتنا کہ بعد مرگ<br>سو دا سے شخص کے تین آزر وہ بچا | ہم پوجتے ہیں اسکو جو ہوا آشنا پرست<br>سعدوم ہے جہان میں چشم حیا پرست<br>آتش کو چھوڑ گبر ہوئے ہیں حنا پرست<br>آئینہ داردل کو رکھ اپنے صفا پرست<br>ہر ذرہ میری خاک کا ہوئے ہوا پرست<br>لے خود پرست جیغ ہنیں تو وفا پرست |
|---|---|

## غزل میر

|  |   |
|--|---|
| وصل دلبر نہ ٹلک ہوا قسمت<br>ایک بوسے پہ بھی نہ صلح ہوئی<br>شیخ جنت تجھے مجھے دیدار<br>پھول جن ہاتھوں سے سبھو کوٹھے<br>کیا ازل میں بلانے لوگوں کو | مرچکے ہجر میں بھی یا قسمت<br>ہمنے دیکھی بہت لڑا قسمت<br>وان بھی ہر اک کی ہر جدا قسمت<br>زخم تیغ آنے اپنی تھا قسمت<br>تھی ہماری بھی میر کیا قسمت |
|--|---|

## غزل آتش

|  |   |
|--|---|
| منہدی سے لال لال مجھے دست دیا ہے دوست<br>حقیقے میں دوستوں کے ہیں جور و جفاے دوست<br>دل کو ہوئے ہیں سخی تو حید منکشف<br>لاتین چلینگی سینے پہ اپنے شب وصال<br>کیا مال ہے ہزار کوئی مالدار ہو<br>زندہ سنے تو مردہ ہو ہو جائے دم فنا | خون شہید ناز ہوا ہے حناے دوست<br>دشمن خدا نخواستہ ہو چکا کیا ہے دوست<br>آنکھوں کو کچھ نظر نہیں آتا سولے دوست<br>کیا کیا نہ غل چائیں گے غلخال پائے دوست<br>ہم بھی ہیں سائل درد و تسرے دوست<br>مرے کو زندہ کرتی ہو آواز پائے دوست |
|--|---|

## غزل سلیمی

|   |
|---|
| نہ پیسے کیونکہ خزان رشک سے بہار پہ نہشت<br>جو موتیا کے گلے دیکھے روئے یار پہ داشت |
|---|

|   |   |
|---|---|
| زمین نے کھولے ہیں لیلی کے خاکسار پہ دانت<br>لگے جو عالم مستی میں گلزار پہ دانت<br>تمام عمر سے ہیں جانب مزار پہ دانت<br>میں پیستار ہارات اپنے تیرہ تار پہ دانت<br>ہے کوہ کن لے لگایا یہ کوہ سار پہ دانت<br>الہی اسکے لگین وصل اور پیار پہ دانت | نہیں ہے خار مغیلان مزار محسنوں پر<br>پھر ٹک گیا وہیں شب بے تکلفی کے سبب<br>کہ بیوفائی قسمت سے خلق عالم کے<br>یہ بخت الٹ گئے اکدن بھی کچھ اثر نہ ہوا<br>مرا د دل کی خدا پرست تو لے ہی گئی<br>شب وصال سلیمی کو جو نہ دیکھ سکے |
|---|---|

## ایضاً

|   |   |
|---|---|
| مدام پیستار ہوتا ہے لالہ زار پہ دانت<br>ہماتے رشک قمر کے گلے کے ہار پہ دانت<br>رکھے جو اپنے کوئی روز انتظار پہ دانت<br>رکھے ہے نشتر سوزن کے دلفگار پہ دانت<br>رکھوں ہوں عمر سے جس شوخ کی بہار پہ دانت<br>یہ دیکھ لو جو نہ دیکھے ہوں تیغ یار پہ دانت<br>نکالتا ہے تری زلف تا بدر پہ دانت<br>مدام کھولے ہی رہتا ہے نور و ناز پہ دانت<br>ہمارے جان و دل و عجز و انکسار پہ دانت | یہ وہ فلک ہے کہ ہیں اسکے ہر بہار پہ دانت<br>فلک پہ چاندنی حسرت سے پیستی ہے سدا<br>شب وصال پر اسکی خدنگ آہ لگے<br>غضب ہے ہر گھڑی جراح بیوفانظالم<br>الہی کیونکہ ہوں بوس و کنار اُس بُت سے<br>ماس خون شہیدان سے شکل نشتر کی<br>سحر کو انبی لالہ رقیب کا اسے جان<br>یہ وہ فلک ہے کہ حاسد ہے ہر مجسم کا<br>سلیمی غم کی بیابا پے پڑے ہے آہ ہمدوم |
|---|---|

## غزل حرات

|   |  |
|---|--|
| بلائیں ہاتھوں کی لیتار ہا میں ساری رات<br>جو یاد آتی ہر صورت پیاری پیاری رات<br>کیسکے وعدے پہ حالت تھی یہ ہماری رات<br>ترسے مرین پہ لاتی ہر سخت خواری رات | بلائیں ہاتھوں نے میرے جولین تمہاری رات<br>پڑے پڑے ہیں بستر پہ آہیں بھر بھر کے<br>پلٹ رات جھپکتی تھی دل دھڑکتا تھا<br>اگرچہ دن بھی کٹے ہے بری طرح سے دل |
|---|--|

|   |  |
|---|--|
| <p>سحر کو پارہ بستر نظر پڑا نہ کہیں<br/>ابا سکے دے پہ یوں روز و شب کے ہر چین<br/>صدائے شب نہیں بوجہ تیرے عاشق کی<br/>ترے مریض پہ کیا جانے کیا ہوا تا صبح<br/>اکہی پہلے مرے تن سے جی روانہ ہو<br/>جدا ہوے ہوں جو اس لب لباب تا دم صبح<br/>یہ ہائے اب تو وہ صحبت نہیں ہر خواب میں بھی<br/>شب فراق کے طکس طرح سے لے جرات</p> | <p>تردپ ترپ کے یہ کی ہننے بیقراری رات<br/>قدم شماری ہے دنگو تو دم شماری رات<br/>کرے ہر حال زبون پر یہ آہ و زاری رات<br/>کہ لوگ کہتے تھے گرد آسکے اشکباری رات<br/>کہ تاسکے نہ کوئی وصل کی سدھاری رات<br/>میسر آئی ہے ایسی بھی لاکھ باری رات<br/>اسی خیال سے ہم جاگتے ہیں ساری رات<br/>یہ رات وہ ہی کہ کہتے ہیں جسکو بھاری رات</p> |
|---|--|

## غزل مسافر

|   |  |
|---|--|
| <p>ہائے کس سے کہوں میں دلکی بات<br/>پر نہ رحم آیا بھی تجھے ہر چین<br/>تجھ سے گالی وہ جھڑکیاں کھائیں<br/>کیا بھلا ہو گیا ترے دنگو<br/>نہ کبھی خط نہ گاہ پیناے<br/>اتو آ مجھ طرف ارے شاتل<br/>ہر دو عالم سے کچھ نہیں مطلب</p> | <p>روتے روتے کئی ہر ساری رات<br/>سنکے احوال کو مرے ہیات<br/>انقضائے گیا بسراوقات<br/>چھوڑ دی ہمسے تو نے رز و نکات<br/>کب تک اس طرح ہمارے سات<br/>جان جاتی ہر وقت ہے سکر ات<br/>میں مسافر کو ایک تیری ذات</p> |
|---|--|

## غزل اختر

|   |  |
|---|--|
| <p>عجب ابکی آئی ہمار بست<br/>نشے میں ہے سرمست آئی بست<br/>پلاہکو ساقی بستنی صبح<br/>میان قطب دین کو مبارک ہو یہ</p> | <p>چندھر دیکھو ہے دان لنگار بست<br/>کھلا اس سبب لالہ زار بست<br/>ہے آنکھوں میں اتنا خار بست<br/>کہ اس سے ہی ہیگا و قار بست</p> |
|---|--|

|  |  |
|--|--|
| گمان ہم گمان پھر بہار بہشت   | تماشا بھلا دیکھنے تو یہ اختر   |
| غزل سودا   |  |
| <p>قدر عنا سرا پا ہے الف اللہ کی صورت<br/>نمایاں ہے سوا دخط کلام اللہ کی صورت<br/>جو تجھ کو چاہ سے آکر ملے دلخواہ کی صورت<br/>دکھائی کعشق کے صحرائیں ہکوارہ کی صورت<br/>نہ پہنان ہو سکے دریائے دلمین باہ کی صورت</p>   | <p>فکار سطر ابرو دیار بسم اللہ کی صورت<br/>زلف واللیل رخ والفجر زکس چشمہ کوثر<br/>نہ لیا کی نمط کرد و دل میں سورہ یوسف<br/>ہے شکر الحمد للہ بعد ثروت میر منزل نے<br/>الم نشخ ہوا عالم میں تیرا عشق لے سودا</p>   |
| غزل سراج   |  |
| <p>قیامت ہے قیامت ہے قیامت<br/>ندامت ہے ندامت ہے ندامت<br/>سلامت ہے سلامت ہے سلامت<br/>امامت ہے امامت ہے امامت<br/>لامامت ہے لامامت ہے لامامت</p>  | <p>اداے دل فریب سرو قامت<br/>نہ کر ناجی کو قربان تجھ قدم پر<br/>شہید خنجر الفت ہوا ہوں<br/>جماعت میں پریر دیون کے تجھ کو<br/>سراج اب عشق کی درپن کا صیقل</p>   |
| غزل آتش  |  |
| <p>نیند کا حیلہ نہ کر منہ کو نہ اسے یار لپیٹ<br/>دل کو لیتے ہیں ترے گیسوے خمدار لپیٹ<br/>لالہ کی طرح سے بھی لٹ پٹی دستار لپیٹ<br/>خوب کسک کر کمرے ترک جفا کار لپیٹ<br/>ساتھ اپنے بھی جگر کو نہ دل آزار لپیٹ<br/>کہکھ طاؤس کو بھی اپنی طرف یار لپیٹ<br/>رنگے کس کس کو ترے قصر کی دیوار لپیٹ</p> | <p>وصل کی شب ہنیں عاشق سے سزاوار لپیٹ<br/>جان پر بنتی ہے ہو جاتا ہے اک سودا سا<br/>مثل گل تو نے جو پہنی ہے قبائے محبوب<br/>قتل پر میرے اٹھایا ہے جو بیڑا لے<br/>داغ عشق آپ ہی کھا اسکو نہ کھلو اللہ<br/>چاند سے منہ کو دکھا ابر سیہ سے زلفین<br/>بھیڑ سی بھیڑ با کرتی ہے دروازے پر</p> |



|   |  |
|---|--|
| خط مشکین سے رخ یار کے منہ پر یہ کھلا<br>شان مرتج بھی دکھلا چکا قاتل مجھ کو<br>آمد آمد کی اطبا کی جو سنتے ہیں خبر<br>کافی ابرو کا اشارہ ہے بہت اسے تل<br>ابھی بازار جہان میں ہے تنہا آتش | دور روشن کو بھی لیتی ہے شب لپیٹ<br>لے خوش اندام بس اب جامہ گلنار لپیٹ<br>منہ کو لیتے ہیں کفن سے ترے ہمار لپیٹ<br>خون ناحق میں مرے اپنی نہ تلوار لپیٹ<br>جنس دل لے کوئی خوش و سافر دیا لپیٹ |
|---|--|

### غزل میر

|  |   |
|--|---|
| نیا یا دل ہو آرزو سیہ سے جسکا جالٹ پٹ<br>تو کس نیندوں پر اسوتا تھا درواز کیونو سے شب<br>جو میں لگتی ہیں دلیر بلبلوں کے باغبان تو جو<br>ترے حیران کی ہیاری میں میر نا تو ان کو شب | کسو کی زلف ڈھونڈھی موبو کا کل شب لٹ پٹ<br>میں چو کھٹ پر تری کرتا رہا سر کو پٹک کھٹ پٹ<br>چمن میں توڑتا ہی ہر کلیوں کے تین چٹ چٹ<br>ہولے خواب ہوتا آہ اس کر دٹ سے اس کر دٹ |
|--|---|

### غزل سلیمی

|   |  |
|---|--|
| بوسے کا خیال آیا جو دلمین مرے جھٹ پٹ<br>ہنستے ہوئے بھولے سے کچن پر جو گرا ہاتھ<br>کل تیرے رقیبوں نے جھڑک کر کہا تجھ سے<br>ہر چند کہ میں عجز و تملق سے رجھایا<br>کھینچا جو غم بھر سلیمی نے بیک عمر | تو کے صبا نے لین بلا میں مری چٹ چٹ<br>جھنجھلا کے لگا کئے کہ چل دو ہونٹ کھٹ<br>آنے سے لگی رہتی ہے ہر روز کی کھٹ کھٹ<br>بولا ہمیں بھاتی نہیں یہ آپکی سٹ پٹ<br>تو خوب ہوئی وصل کی شب یار سے لٹ پٹ |
|---|--|

### غزل انشا

|  |   |
|--|---|
| آج کیا ٹھہری گی بان یا کہ نہیں منہ سے تو پھوٹ<br>کوٹھے پر ٹھہرون میں یا آنکہ منڈیری سے ادھر<br>سر لانے سے بھروسا نہیں پڑتا کس وقت<br>لوگوں کے چرچے کا انشا جو کچھ دُر ہوتا | ہو گی وہ بات دبان یا کہ نہیں منہ سے تو پھوٹ<br>صحن میں پورھی سے یا او کہیں منہ سے تو پھوٹ<br>کس جگہ کہ وہ کہہ دیاں کہ دین منہ سے تو پھوٹ<br>تیری کیوں کہیں بھلا پھوٹ ہیں منہ سے تو پھوٹ |
|--|---|

## غزل آتش

|                             |                               |
|-----------------------------|-------------------------------|
| دولت حسن کی بھی ہے کیا لوٹ  | آنکھوں کو بڑا لگی ہے لوٹا لوٹ |
| چل رہی ہے دلا ہوا ہے بہار   | لالہ بھولا ہے داغ سودا لوٹ    |
| سانے تیرے جو پڑے اسے ترک    | اسین کعبہ ہو یا کلیسا لوٹ     |
| چار دن ہے بہار اسے بلبل     | زر گل کا ہزار توڑا لوٹ        |
| صف رنگان سے کمر ہی ہو چشم   | دل ملین جتنے بے سخا لوٹ       |
| صوف لٹکا مال و نسا کر       | مرد ہے کچھ تو بہر عقبا لوٹ    |
| صاف دل ہو تو جلوہ گر ہو یار | آئینہ ہو تو ہونا شا لوٹ       |
| نعمت خوان حسن ہو لمبا لے    | یہ سمجھ لے ہر من دسوا لوٹ     |
| کیا عجب جب وہ گیسوے سر سناں | لین متاع دل احبا لوٹ          |
| جانے تہن کہ فوج جنگی ہے     | ہمیں سردار پھیر لیتا لوٹ      |
| کام مردوں کا ہے یہ آتش      | رکھتی ہو جان کا بھی کھٹکا لوٹ |

## غزل سلیمی

|                                     |                                      |
|-------------------------------------|--------------------------------------|
| پڑے جو کان میں میرے تری کہیں آہٹ    | تو فرشتہ نیم نظر تک کروں زمین کو بہت |
| ہمارے دل پہ جو کالی بلا سی لہرا لے  | ڈسے نہ ناگنی زلف آسکی کیوں اپنی لٹ   |
| دمیدہ سیرہ سے ہے رشک بارغ چہر یار   | وہ خط حسن سے جبکہ رہے بہار لپٹ       |
| غم فراق میں کھائے جو ہم ہزار دن داغ | ہوا ہے رشک بہار چمن جگر بھی پھٹ      |
| کوئی ہے قبلہ کوئی بت کے سامنے سجود  | بجائے کعبہ سلیمی کو بس حری چو کھٹ    |

## غزل سلیمی

|                                    |  |
|------------------------------------|--|
| پینے لگے جب ہم سے تو حیدر غمٹا غمٹ | تب رزمز معانی کے کھیلے راز بھٹا بھٹ    |
| کل دیکھ شب وصل میں رنودن کی برائی  | نکلانے لگے سر کو بھی چو کھٹ سے کٹا کھٹ |

|  |  |
|--|--|
| ا نواج میں کفار کے بڑ جاے ہٹا ہٹ<br>گردن میں لپٹ لینے لگے بوسے چٹا چٹ<br>لکھانا ہا آخون جی کے بید سٹا سٹ<br>جھوٹے ہن پرو برگ شجر تر سے چٹا چٹ<br>آستادوں سے جو بانڈے مضامین جھٹا جھٹ | جب تیغ نگہ تیری دے اسلام کو قوت<br>داراجو میں سر پر درنا یا ب سخن کو<br>طفلی ہی سے کتب میں تھے دھیان میں کر<br>ملک کچھ خزان مرگ کی غافل نہ ہوشیار<br>دعوائے سخن کا نہ ہوشا گرد سلیمی |
|--|--|

## غزل سودا

|   |   |
|---|---|
| سیر کو وقت خزان گلشن میں جانا ہے عبث<br>چہرے کو اندر نقاب ہمسے چھپانا ہے عبث<br>گلدزی سو گلدزی جو کچھ اسکا نانا ہے عبث<br>جل چکا سب کچھ تبتاش کو بھجانا ہے عبث<br>جی بدوری میں پھر اسکو منہ دکھانا ہے عبث | جسکے خط اترے تو اس سے دل لگانا ہے عبث<br>اب میں لے یا رہ سکتا ہے کتنا آفتاب<br>پوچھتے کیا ہو کہ شب کس طرح گزری بھغیر<br>ناصحا دل جگر جو ن شمع ہو نچانات دم<br>غیرت لے سودا نہیں ہے مقتضی بات کی |
|---|---|

## غزل تمنا

|   |  |
|---|--|
| بل کھائے اتنے گیسوئے ہمیر عبث عبث<br>سو گند کھانا میری تسم پر عبث عبث<br>خط پر عبث عبث ہے قلم پر عبث عبث<br>رکھتا ہے ہاتھ دیدہ نم پر عبث عبث<br>بدنامی میرے شور و ستم پر عبث عبث<br>تھمت ہے صرن بارغ ارم پر عبث عبث | زلفون کا دام پھیکا ہے ہمیر عبث عبث<br>ہر طرح کرنا جھوٹی مری سچی بات کو<br>اصلاح پر مزاج نہیں ہے خفا وہ شوخ<br>پلکوں کی آستین اسے کافی ہے شیخ تو<br>لے اشک چشم یار کا شہرا نہ کر ذرا<br>نقشہ کلی کا آسکی تمنا ہے دلپہ نقش |
|---|--|

## غزل سلیمی

|  |   |
|--|---|
| آئے کل رات مرے گھر میں سرشام عبث<br>آخرا لامر کو ہے عشق کا انجام عبث | رات جانان نے کیا ہے یہ پیغام عبث<br>فکر کرتا ہوں گر آغاز محبت میں کہ ہے |
|--|---|

|   |   |
|---|---|
| رات صبا کے پیے بننے کئی جام عبث<br>گالیاں دیتا ہے بلبل کو گل اندام عبث<br>کھینچتا ہیگا سدا خنجر و صمصام عبث | تھ سے اُس بتا پر فن کے باسید و مال<br>ہل گلشن کا یہی طور تھا کل گلشن بین<br>رات دن سر پہ سلی کے لے ظالم خوشنوار |
|---|---|

## غزل آتش

راوی: جنید

|  |   |
|--|---|
| گر ہوا کرتے ہن زر گر چاند سوچ<br>جو ان سے تو مسر چاند سوچ<br>نہیں تیرے برابر چاند سوچ<br>سراے پار کا در چاند سوچ<br>نکل جاتے ہن بیکر چاند سوچ<br>رہن روشن نہ کو نگر چاند سوچ<br>سفید دزد واکش چاند سوچ<br>رہن حیران ہو کر چاند سوچ<br>ہلال آسا ہوں لاغر چاند سوچ<br>اڈرین پیدا کرین پر چاند سوچ<br>کہ جسکے ہن دوسا غر چاند سوچ | خینکے کسکا زور چاند سوچ<br>چوڑھین کیا تیرے منہ پر چاند سوچ<br>قسم ہے سر کی جگہ لے رخ یلو<br>جبین رکھتے ہن جب وہ دیکھتے ہن<br>وہ رخسارے جو ہوتے ہن مقابل<br>چراغون بین جو تیرے راستے کے<br>تھا لے رو برد ہو کر ہوئے نہیں<br>وہ بگا نور کا ہے تو جو دیکھے<br>چڑھے میری طرح سے جو تپ عشق<br>وہ بالوں میں اگر رکھ کے نہ بانڈھے<br>ہم اُس میخانے کے ہن مست آتش |
|--|---|

## غزل شجاعت

|  |  |
|--|--|
| غلام آسا ترے پیر و جوان آج<br>ختم بس کر گیا ہے بانچہ آج<br>نہ چل چل جا ہیماں سے لے خزان آج<br>کہ کیا حسن میں ہے مویان آج<br>ہوئی دشوار تجھ پر کب زبان آج | نہیں تجھ سے کوئی دستان آج<br>یہ شد سردی بر چشم زر گس<br>بہار بوستان گرو ہے بر میں<br>مستور کھینچ لے تصویر اسکی<br>دہن بولا ترشش ہو چین جبین ہو |
|--|--|

|  |  |
|--|--|
| ذرا ہو جا تو اب شکر نشان آج<br>دلاور ہے وہی شوکت نشان آج   | میری طوطی طبع باشندہ بتان<br>شجاعت کیا چلے اس جا دلیری   |
| غزل حاتم   |  |
| چیر ڈالے فاختہ آ رہ بنا شہر سے آج<br>دل ہمارا سم اب کھاتا ہو کارا تیر سے آج<br>حق لکھے ایمان سلامت ایسے کفو شہر سے آج<br>ایک جہنگ بھی رہے تار گریبان سر سے آج<br>گو کہ ہوں محتاج بر حاتم ہوں حاج سے آج                                     | سر و کچھ دعویٰ کرے گرفتار دلبر سے آج<br>خال دانہ زلف دام ابر و کمان شکر گاہ تیر<br>زلف ہیشتم و خال خط چارون ہین دشمن دیکھ<br>ہاتھ مت کھینچ لے جنون تجھ کو مرے سر کی قسم<br>رات دن جاری ہے عالم بین مرا فیض سخن                   |
| غزل میر  |  |
| کوئی گھڑی تو پاس ہو یاں ہر دن فرصت کیا ہو آج<br>دل تنگی سے لے کے ہر دم کیا کیسے صورت کیا ہو آج<br>اس ظالم ہر دم کی میسے ایسی صحبت کیا ہے آج<br>کو سے بادہ فروشان میں یہ میری حرمت کیا ہو آج<br>نابین کیا ضعف سے دلین جی بڑا طاقت کیا ہو آج | حال برا ہے ہو کسے اتنی غفلت کیا ہو آج<br>سائے جودہ آئینہ رد بدر آنکھ نہیں کھل سکتی ہو<br>فراق و تین جٹے رہتے ہیں جیسے دلی لاگ لگی<br>شبہ صراحی سا غر دینا سب کھل تک بھی حاضر تھے<br>میر گھڑی کیا ساعت ہی میں عیش لگے تم کو نہ ہو |
| غزل سراج   |  |
| عاجز کی التماس کو کرنا قبول آج<br>تیر شہ کے درد سے ہے دلین قبول آج<br>دل میں لگی ہو سحر کی برہمی کی ہول آج<br>رجھار ہا ہے صحن گلستان میں پھول آج<br>دین محمدی کو کیا ہے قبول آج  | اپنا جمال مجھ کو دکھانا رسول آج<br>اے مہربان طبیب شتابی علاج کر<br>مرحم ترے درصال کا لازم ہے لے صنم<br>کیون آج بزم بلبل نالان خراب ہے<br>بفکر ہوں عذاب قیامت سے لے سراج  |
| غزل ترقی   |  |

|   |   |
|---|---|
| جس کا چہرہ ہو رہا ہے سائے پنچیر دن کے بیچ | سب لب لزلت شکارا فلک تیر تو تیر دن کے بیچ   |
| ایک مشت استخوان تھے لاکھ زنجیر دن کے بیچ  | کل جو دیکھی شکل مجنون ہیں تصویر دن کے بیچ   |
| نعل کے ٹکڑے چلتے ہیں پڑے ہیں دن کے بیچ    | خون کے قطر دن کا عالم تو مرے اشکوں میں دیکھ |
| لالہ دگل کا نہ کیجیو ذکر دلیور دن کے بیچ  | بلبلو تلو مبارک ہو یہ گلگشت چمن ۛ ۛ         |
| آگیا ہر فرق اب آہوں کی تاثیر دن کے بیچ    | آگے دل ہوتا تھا سیکل آسکامیری آہ سے         |
| جان پڑ جائے مٹو ساری تصویر دن کے بیچ      | گر مرقع میں چھنی ہو اس میجا کی شبیم         |
| جس طرح دوست جڑے ہو دین زنجیر دن کے بیچ    | وہ غاری نگہ پان کھرے ہوئے بالونین دیکھ      |
| قوت ہو جاتا ہے مطلب مجھے تحریر دن کے بیچ  | قاصد لکھا خط لکھوں میں اسکو فرط شوق سے      |
| ساری محفل کو لگا لیتا ہے تقریر دن کے بیچ  | گفتگو سے یار کی کیا بات ہے کیا گھات ہے      |
| ہاں گم باعث ہو یہ تقصیر تقصیر دن کے بیچ   | اور تو صورت ترقی کوئی بخشش کی نہیں          |

## غزل سودا

|                                       |                                       |
|---------------------------------------|---------------------------------------|
| چون خجہ سوزبان ہے اُسکا دہن کے بیچ    | سودا اگر فتنہ دل کو نہ لاد سخن کے بیچ |
| باتی ہے چون حباب نفیس پیر ہن کے بیچ   | پانی ہو بر گئے مرے اعضا نین کی راہ    |
| اگر ترے شہید دن کو دیکھے کفن کے بیچ   | جن نے نہ دیکھی ہو شفق حسن کی ہزار     |
| پاؤس کو مرے جو نہ پہونچا ہو بن کے بیچ | وہ خار سرخ رو نہین اہل جنون کے پاس    |
| رویا ہر ایک گل کے گلے لگ چمن کے بیچ   | کل رخصت بہار تھی شبنم صفت میں روز     |
| آرام دل جلوں کو نہین ہر وطن کے بیچ    | آتشکدہ میں دیکھ تو شعلہ ہے بے قرار    |
| ہوتی ہے زور کیف شراب کمن کے بیچ       | بعد از شبیا بھون تری آنکھیاں زیادہ ست |
| ایسی کی اک نگاہ ہی من کی من کے بیچ    | سودا نے اپنے یار سے چاہا کہ کچھ کہے   |

## غزل انشا

|   |                                     |
|---|-------------------------------------|
| بید صرک پانوں نہ کھ پہلے تو گھر گھاٹ کو سوچ | بیگان چاہ کے دریا کے پٹے پاٹ کو سوچ |
|---|-------------------------------------|

|  |  |
|--|--|
| بجے جاتے ہیں پہاڑ اس میں کہاں تھل ٹھل<br>لے دوایا نئے چلی جا تو بے پانوں ابھی<br>ٹاٹ کے ٹکڑے پہ کھینچا جو آنکھیں تو بولیں<br>موت تو نہیں آنکھیں گھون کی تر از دین دل | و حار تلوار سے بھی تیز ہے اس کاٹ کو سچ<br>دیکھ کجخت کھٹو لے کو نہ کچھ کھاٹ کو سچ<br>میرے کپڑوں کی طرف دیکھ اور اس کاٹ کو سچ<br>لے انشاء تو نبیو کی طرح باٹ کو سچ |
|--|--|

غزل آتش

|  |   |
|--|---|
| بلا اس زلف بیچان کا ہے ہر بیچ<br>راکھی غیر کیجو کھا رہی ہے<br>ہوئے ہیں زلف بیچان سے بھی طے<br>نہو اس زلف بیچان کا جو سودا<br>جو اخط نہر داری سے لانا<br>تری زلفون کا دھوکا ہکو دے گا<br>نہیں دم باز ہم ہکو نہ دم دے<br>فراق یار سے کشتی پڑی ہے | حم اندر خم ہے ہر مو بیچ در بیچ<br>ادھر وہ زلف ادھر ناز کی کر بیچ<br>زے دستار کے بسید اور بیچ<br>سمجھ لے اپنی قسمت کا بشر بیچ<br>نہ پڑنے پائے کچھ اے نامہ بر بیچ<br>سراسر خم ہے سنبیل سر بر بیچ<br>کرے جو بیچ اے یار اس سے کر بیچ<br>بچھاڑا چل گیا آتش کا کر بیچ |
|--|---|

غزل میر

|   |   |
|---|---|
| عشق میں لے طیب ماں ٹک سوچ<br>بے نامل اداے کین مت کر<br>سر بہرست جہان سے جا غافل<br>پھیل اتنا پڑا ہے کیوں یان تو<br>ہو نہٹ اپنا ہلا نہ سمجھ بن<br>گل درنگ بہار پر دے بین<br>فائدہ سر چھکے سے شیب میں میر | پائے جان در میان پر یان ٹک سوچ<br>قتل میں میرے ہر بان ٹک سوچ<br>پاؤں تیرا پڑے جہان ٹک سوچ<br>یار اگلے گئے کہاں ٹک سوچ<br>یعنے جب کھولے تو زبان ٹک سوچ<br>ہر عیان میں ہر وہ نہان ٹک سوچ<br>پیری سے آگے لے جو ان ٹک سوچ |
|---|---|

## غزل حسرت

کل جو پہونچی تری آواز مرے کان کے بچ  
سخت ہے خون مجھے دل کا خدا خیر کرے  
یاں تلک نے ترے غم میں کہ روتے روتے  
ساربانِ محمل لیل کو ادھر تک لے چل  
رودِ آبِ شاخ پہ کل بیٹھی ہوئی بلبل زار  
وے لے فصلِ خزان سیر نہ کیا گل کو  
اگئی سنتے ہی بس جان مری جان کے بچ  
اگل بھڑکے ہے اسی سینہ سوزان کے بچ  
ہامِ نم کا زرا دیدہ گریان کے بچ  
خاکِ مجنون کی بھٹکتی ہے بیابان کے بچ  
حسرت اس شعر کو پڑھتی تھی گلستان کے بچ  
ادھر ہی رنگ ہو باغ کا اک آن کے بچ

## غزل آتش

رہ الفت میں نقدِ عمر کر خرچ  
کہاں اب طاقت صبر و تحمل  
وہ کالے سانپ وہ گیسو ہن جکے  
نہیں یہ بار گیسو سے کچسکی  
خدا نے دولت قارون تو کیجے  
وہی دیگا لب شیریں کا بوسہ  
ہم اپنی نقد جان پر کھیلے ہیں  
جنونِ عشق ہے غارت گر ہوش  
رہا کرتی ہے فکرِ شعر گوئی  
چلے دنیا سے داغِ عشق لیکر  
ملا جو آسکو سمجھ من و سلوا  
حیون نے ہی آتش کو پہ لٹا

## غزل سودا



|   |   |
|---|---|
| <p>سیرِ جمن کی عمر جو کی سمیٹے تو کیسا ایچ<br/>         شیشے کو بھی توڑ دے تو نکلتی ہے اک آواز<br/>         اسبابِ جہان دل نے کیا جب نظر انداز<br/>         نا صبح تو نہیں چاشنی درد سے آگاہ<br/>         مانی نہ بندھے کبھی نقشِ اسکی کمر کا<br/>         ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی<br/>         سودا سے کہا میں جو ترے شر کو سنکر<br/>         بولا کہ تجھے یاد ہے وہ مصرعہ بیدل</p> | <p>رنگین ہے جوانی کا گل اُسمین سو بقیہ<br/>         عارض کا یہ دل ہے کہ جو ٹوٹے تو صد ایچ<br/>         پوچھا جو میں کیا دیکھے ہے دیوانہ کیا ایچ<br/>         بے عشق بتان چینی کی لذت بخدا ایچ<br/>         فرسودہ نگر خامہ کو اب فائدہ کیا ایچ<br/>         دکھا جو آئین جا کے تو عمامہ سوا ایچ<br/>         جو دیکھا تجھے آکے تو ہے بے سر دیا ایچ<br/>         عالم ہمہ انسا نہ مادا درد دیا ایچ</p> |
|---|---|

### غزل آتش

|   |   |
|---|---|
| <p>بہار آئی چمن میں جلی ہوا لے قرح<br/>         دکھا رہا ہے عجب آئینہ صفائے قرح<br/>         زمانے میں کوئی مجھسا نہیں ہے دریاؤں<br/>         شراب خواہ کرے گی بہار صوفی کو<br/>         مرا جی داہری گردن نہیں فقط آنکی<br/>         مرے کے ساتھ ہو غم ہو کہ اس میں شادی ہو<br/>         شراب خانے میں کرتا میں سیر دریا کی<br/>         بلند بعد فنا ہوگی شد در مستوں کی<br/>         سو دیشیشہ و خم کسکی کی نہ پالو سی<br/>         جہان کی سیر دکھاتا ہے نشہ صہبا<br/>         ان اکھڑیوں میں جو کندن سی رخ ہو دینگی<br/>         حجاب و در کیا کیف مے نے اُس بت کا</p> | <p>پڑھے وہ ست جے یاد ہو دعاے قرح<br/>         سرور اسے ہے جو ہے صورت آشنائے قرح<br/>         حباب دار ہے سر میں بھری ہوا لے قرح<br/>         دکھائے گی لب بیگانہ آشنائے قرح<br/>         دو چشم مست کی گردش بھی ہر پہلے قرح<br/>         مثال گر یہ مینا و خندہ ہائے قرح<br/>         دکھایا کرتا ہے لہر آب با صفائے قرح<br/>         بنے گی خشت سرخ کی خاک پائے قرح<br/>         کسی نے منہ نہ لگایا مجھے سوا لے قرح<br/>         دماغ رکھتے ہیں جمشید کا گدائے قرح<br/>         کو رنگا نشہ و درنگ میں طلاے قرح<br/>         جزا اس خیر مے ساتی تجھے خدا لے قرح</p> |
|---|---|

دریغ حاکم

|   |   |
|---|---|
| دو چشم مست کا ساتی کے وصف ہے مقصود<br>شراب عشق کی پیتے ہی ہوش اڑے ایسے<br>زاق یار میں دوران سر ہے دور شراب<br>یہ جلوہ مہ وغور شیدائے کھلا آتش | کنا یہ ہے یہ جو کرتے ہیں ہم شنائے قلم<br>کہ ابتدا میں ہوا حال انتہائے قلم<br>لڑا کے شیشے سے توڑوں یہ ہر نزل قلم<br>ہنوز باقی ہے دور فلک میں جاے قلم |
|---|---|

## غزل ناسخ

|   |   |
|---|---|
| کیون دکھائی لے فلک بے یار صبح<br>یاں کسی غور شید رو کی یا دین<br>زلف سے رخسار کو ہوتا ہے ربط<br>کہینچکر فرقت میں تیغ آفتاب<br>وصل کا سامان ہے کج لے فلک<br>حن کا عالم بھی کیا عالم ہے واہ<br>سینہ پر داغ و چاک پیر ہن<br>وصل میں تھا صبح سے بیزار میں<br>تسہر ہو گر شملہ پر زرترا<br>چاک کرتی ہے گریبان کھل کر<br>شام کیا ہو تیرے گھر میں بار یاب<br>وصل میں حاضر تو غائب مجھ میں<br>ہے یہاں کسکو شب فرقت میں ہوا<br>وصل کی شب کب ہوئی ہلکو نصیب<br>ہے دعا اے خالق لیل و نہار | ہے شفق سے مجھے آتشبار صبح<br>ہوتی ہے ہر رات سو خواب صبح<br>کیون شب فرقت سے ہونیزار صبح<br>ہے ہماری جان کو غوغا صبح<br>شام سے کر بیشتر تیار صبح<br>زلف جانان شام ہے رخسار صبح<br>ہے وصال یار میں گلزار صبح<br>ہجر کی شب مجھے ہے بیزار صبح<br>دیکھ پائے اے پری رخسار صبح<br>کار جو بی مہر کی دستار صبح<br>نور سے ہیں سایہ دیوار صبح<br>دیتی ہے ہر شب نیا آزار صبح<br>ہو چکی ہوگی ہزار دن بار صبح<br>شام کو کرتا ہے نور یار صبح<br>ہو یہ شام کا کل دلدار صبح |
|---|---|

## غزل تابان

|  |  |
|--|--|
| دل میں مرے لگی ہے یہ تلواری طرح<br>پیدا ہوا ہے جگو یہ آزار بے طرح<br>زاہد کی فکر میں ہے وہ میخوار بے طرح<br>تنبے سجا ہے چیرہ بدار بے طرح<br>کیسی ہوا ہے اب تو مرا یار بے طرح<br>بلبل ہوئی ہے اب کی گرفتار بے طرح<br>ہے فوج خط کے گرد نمودار بے طرح<br>اب کے ہوا ہے مجھ سے ویزار بے طرح | اوردنے تیرے مجھ پہ کیا دار بے طرح<br>مکمل نہیں کہ عشق کے ہاتھوں سے جی نہ چکے<br>عالم تھکے پیچ میں آدے کا آج جان<br>پکڑی کو بیچ اُسکی پیے گا شراب آج<br>کیا جانے کہ آج کس عاشق کی ہوا جل<br>مکمل نہیں نفس سے کہ گل تک پہنچ سکے<br>فارت خدا کرے یہ ترے ملک حسن کو<br>تا بان بتا کہ یار کو کیونکر منا سکے |
|--|--|

## غزل ضیا

|  |  |
|--|--|
| اقرار وصل کرتا ہے انکار کی طرح<br>باندھا ہے تار رونے کا بیار کی طرح<br>جس پر غضب ہے یہ تری رفتار کی طرح<br>سنتا ہے کب وہ ایسے ستمگار کی طرح<br>بھاتی ہے اپنے دل کو طر حدار کی طرح<br>کل پوچھتا تھا تجکو وہ غمخوار کی طرح | دل کو پسند ہے بت عیار کی طرح<br>بارش ابھی ہے دور پر آنکھوں نے ہفتہ<br>چیر کیوں جو دیکھ دیے پیچ اسنے چھوڑ<br>گرچہ فراق یار میں دل دو نیم ہوں<br>دودن کی زندگی پہ مناسب ہے کب غور<br>تجھ کو یہ کیا ہوا ہے ضیا کچھ تو حال کہہ |
|--|--|

## غزل تاشخ

|   |   |
|---|---|
| سوز و رن سے میں ہوں چنار کمن کی شاخ<br>لکھاتی ہے پیچ و تاب غزال ختن کی شاخ<br>خجر کا دستہ کیوں نہ بنے کر گدن کی شاخ<br>سیدھی کسی طرح نہو جیسے ہرن کی شاخ<br>سبکو ہوا اگمان کہ ہے سیب ذقن کی شاخ | سے ناز کی سے قات جانان سمن کی شاخ<br>دیکھی جو اُسکے سلسلہ پر شکن کی شاخ<br>ظالم کو بعد مرگ بھی ہے ظالموں سے ربط<br>ہم دشمنوں کے نجات جو برگشتہ ہیں سوہن<br>رکھی چھڑی جو ناز سے اُسنے تہ ذقن |
|---|---|

|   |  |
|---|--|
| دیکھیں یہ چوچندلی کی کلیوں سی انگلیان<br>دکھلائے اپنے فندق پاکی جو تو بہار<br>مڑتا ہوں میں کسی کی نزاکت یہ دوستو<br>وصف صباحت رخ جانان اگر لکھوں<br>لے عنذ لیب جھڑتے ہیں کیا تیرے منہ سے بول<br>معنی شمع و نور و رق صنعتیں ہیں گل | وہ تیرے دوست و پاکو کہیں یا سمن کی شاخ<br>پاؤس کو چمن کے جھکے نار و ن کی شاخ<br>بہر خمیدہ تین ہونا زک بدن کی شاخ<br>درکار ہو برائے قلم نثرن کی شاخ<br>گویا ہر ایک نالہ ہے اتھل چمن کی شاخ<br>ناسخ ہے کلک فکر نہال سخن کی شاخ |
|---|--|

## غزل آتش

|  |  |
|--|--|
| ہوا نہ حسن سے خال سیاہ جانان سُرخ<br>حلال ہو نیکو سب سے ہیں پہلے ہم موجود<br>یہ اشتیاق شہادت میں خون روتا ہوں<br>ہوئی ہیں غصہ سے کیا لال لال دہ انگھیں<br>عجب عداوت انخوان دہر سے یہ نہیں<br>ترا دصال ہے لے سیمبر عجب دولت<br>ہمیشہ کرتی ہے اس بحر حسن سے پنجم<br>ترے شہیدوں کے آگے نہ رنگ پکڑیگا<br>سفید کپڑے پہنتا نہیں وہ خسرو حسن<br>چمن میں لالہ دگل رہتے ہیں گریبان چاک<br>شراب دینے میں وقفہ نہ کیجیو ساقی<br>اثر پذیر طبیعت بھی شرط ہے آتش | لے کر سکا رخ کافر کو نور ایمان سُرخ<br>وہ پان کھا کے کرین تو لب در دندان سُرخ<br>بریدہ حلق سے ہے حلقہ گریبان سُرخ<br>نظر پڑا ہے کبھی جو لباس ترکان سُرخ<br>کرے جو خون یوسف کے گرگندان سُرخ<br>خوشی سے ہوتا ہو گندن سارنگ انسان سُرخ<br>جنا کارنگ ہو کیونکر نہ مثل مرغبان سُرخ<br>ہزار رنگ سے ہو لالہ گلستان سُرخ<br>سنا ہے جیسے کہ تاج و تباے سلطان سُرخ<br>دکھا دیا کسی رنگین ادا نے داماں سُرخ<br>ہوا نہیں ابھی رخسار چندان سُرخ<br>نہ کیف ہے سے ہوا نکھونکی طرح مرزگان سُرخ |
|--|--|

## غزل سودا

|  |
|--|
| یہ بات ہو سکے زلف آسکی سے کہاں گستاخ<br>نسیم دشانہ مگر ہو تو ہو دماں گستاخ |
|--|

|  |   |
|--|---|
| چمن کی سیر میں اُس کو اگر سنے دم صبح<br>سمجھ کے کوچہ بیخانہ سے گزر رہا ہوں<br>کچھ اُس کی بے ادبی کا گلہ نہیں جھگو<br>نچائیو کبھی لے شیخ ہرزم زندان میں<br>نہیں ہے میرا سخن طبع زاد اسے سودا<br>کسی بزرگ کی خدمت میں درجہ گستاخ | چلی نہ جاے صبا سوے بوستان گستاخ<br>کہ رند ہوتے ہیں اکثر بڑا ہر ان گستاخ<br>نظارہ بازوں سے ہوتے ہیں ہوشاں گستاخ<br>کہ تو وقار طلب ادنیٰ ہے زبان گستاخ<br>کسی بزرگ کی خدمت میں درجہ گستاخ |
|--|---|

### غزل آتش

|  |  |
|--|--|
| کرتا ہے زندگی کو تھارا حجاب تلخ<br>آغاز ستر عشق کا انجام ہے بخیر<br>شربت کے گھونٹ کا مزہ لے لیکے پیچھے<br>ساکل ہوں بوسے لب شیرین نگار سے<br>عاشق ہی ہیں جو سنتے ہیں اسے نوناں حسن<br>بیار کا مزاج ہوں میں ہجر پار میں<br>سوداے زلف یار سے نیند اور لگی مری<br>شیریں لبوں کی کیوں نہ گوارا ہوں گایان<br>بھنتا ہے جبکہ عشق کی آتش سے دل مرا<br>شیریں ادائیگوں سے جو محفوظ کرے<br>وصلت کی شب میں ہوتا ہی ہر بات پر ترش<br>غافل ہو مزے سے محبت کے آشنائے | آٹو نہیں تو جسے مٹنے کا نقاب تلخ<br>کیفیت شراب ہے شیریں شراب تلخ<br>ہر چند تیغ کا ہو تھارے لباب تلخ<br>شان کریم ہے نہ اگر دے جواب تلخ<br>خفیل سے ہیں بڑے سخن ناصول تلخ<br>سم ہے طعام میرے لیے اور آب تلخ<br>اس درد سر نے کر دیا آنکھوں کو خواب تلخ<br>ملنے سے قند کے نہیں ہوتا گلاب تلخ<br>پتکے ہیں اشک صورت اشک لب تلخ<br>شکر کو نور شہد کو سمجھو ذباب تلخ<br>عیش و نشاط کرتا ہے انکا عتاب تلخ<br>یہ چاشنی ہے آتش خانہ خراب تلخ |
|--|--|

### غزل کنور

|   |  |
|---|--|
| غمرہ یار سے ہے میرے جگر میں سوراخ<br>تیرے مژگان سے ہوا میری نظر میں سوراخ | جیسے کرتا ہے کوئی لعل گہر میں سوراخ<br>جیسے ہو سوزن نو لاد سے زمین سوراخ |
|---|--|

|  |   |
|--|---|
| اس دل تفتہ سے برلاؤن اگر آہ الم<br>قبر سے کشتہ تیر نگہ مہوش کے<br>ہنگیا نیش سے مژگان کے مراسینہ یون<br>کثرت گر یہ سے ڈرنا ہوں مبادا ہونے<br>ہے کسی غمزدہ کی آہ کا شاید یہ اثر<br>دل مشک ہے مرا غار غم ہجر سے یون<br>دل مریون ہے کنور تیر نگا ہونے فگار | پرخ پر ہو دے دین شمس ترمین سوراخ<br>روز دیکھوں ہوں ہی راگدز میں سوراخ<br>ہو دے جس طرح سے زنبور کے گل میں سوراخ<br>روتے روتے نہ کہیں دیدہ ترین سوراخ<br>دیکھتا ہوں جو عیان گو کہ میں میں سوراخ<br>جس طرح تیروں سے پڑ جائیں سپرین سوراخ<br>بہر نمرن کرے کوئی کتھم ثمرین سوراخ |
|--|---|

## غزل ضیا

|  |   |
|--|---|
| دل رہا ہے مرا بڑا گستاخ<br>ناز بجا کبھی نہ کرتا تھا<br>اب تو وہ شوخیان لگا کرنے<br>جان نشانی ہم اس پر کرتے ہیں<br>اے ضیا کیجو سمجھ کے کلام | میں نے اتنا نہ سمجھا تھا گستاخ<br>کیا رقیبوں نے کر دیا گستاخ<br>یک بیک ایسا ہو گیا گستاخ<br>رام ہرگز نہ وہ ہوا گستاخ<br>وہ صنم تو ہے بے دفا گستاخ |
|--|---|

## غزل آتش

|   |  |
|---|--|
| پری پسند طبیعت کو ہے نہ عور پسند<br>ہر ایک شخص خریدار ہے دل و جان سے<br>ادائے پرے اڑا کر بہار میں اب کی<br>نگاہ اپنی ہے دل بستگی کے سو دے میں<br>نگہ میں اپنی سماتا نہیں ہر ایک حسین<br>ہو اسے جب سے کہ ساقین یار کا سودا<br>ہوئی ہے خانہ دل میں جو روشنی منظور | تھکائے بندے ہیں ہم ہلکے ہیں حضور پسند<br>وہ جنس حسن ہے تو جو ہے دور دور پسند<br>برہنگی کی قبا ہے جنون میں عور پسند<br>مبصر دن کی نہیں اس میں کچھ ضرور پسند<br>پری کے چہرے کے ادھر ہے چشم دور پسند<br>زیادہ تر مجھے میرے سے ہے بلور پسند<br>کیا ہے آنکھوں نے اپنی چراغ دور پسند |
|---|--|

|  |  |
|--|--|
| گناہ عشق کا جیسے کہ مرکب دل ہے<br>خیال یار کا رہنے لگا ہے اس میں بھی<br>نہ طفل بن نہ دلا محو حسن صورت ہو<br>دل اک نگاہ کے اوپر ہے جیتا آتش | زبان کو مرے ہے ذکر یا غفیر پسند<br>ہو اسے دل کو بھی آنکھوں کی طرح نور پسند<br>کھلونے مٹی کے کرتے ہیں بے شور پسند<br>کرین جو آپ سے بے حرف و بے شور پسند |
|--|--|

## غزل ناسخ

|  |   |
|--|---|
| یار آیا تو ہوے دیدہ نا کام سفید<br>پڑے مگر اُس کے لبِ سخن کا گرساغبین<br>دید اس چشمِ سیہ کی نہ میسر ہو اُسے<br>سو بھے مضمونِ بیاض رخ جانان جو بچے<br>سخ پوش اُسے نظر شوخ تہ رنگ بدن<br>گو پہنتا نہیں جز جامہ رنگین تو آج<br>غزہ کر حسن و دور وہ پہ نہ اسے سیم اندام<br>لپٹے رخسار پہ چھوڑے نہ کبھی تو جو نقاب<br>حرفِ مطلب جو لکھوں صاف وہ دیتا جواب<br>تیرے محبوب کے قاصد نے کہا کیا ناسخ | جیسے ہوا آمد سلطان میں در و بام سفید<br>ہو خجالت سے وہیں بادہ گلفام سفید<br>دیدہ غمہ ہوں شل گل بادام سفید<br>ہو گیا رنگِ مرکب دم ارستام سفید<br>پہنے پوشاک جو وہ سرو گل اندام سفید<br>کفن اک روز ملیگا بچے خود کام سفید<br>رنگ سب نکون میں ہوتا ہے بہت نام سفید<br>ہو نہ پھر صبح امید الہی ایا م سفید<br>پہنچتا ہے بچے کا غم وہ دلا آرام سفید<br>ہو گیا بچہ جو ترا سنتے ہی پینام سفید |
|--|---|

## غزل میر

|   |   |
|---|---|
| زمین پر میں جو پھینکا خط کو کر بند<br>گرفت دل سے ناچاری ہے لینے<br>چنسا دل لہن دکا کل میں نہ پوچھو<br>سب اُسکی چشم پر نیرنگ کے محو<br>چمن میں کیونکہ ہم پر بستہ جاوین | بہت تڑپا کیا جون مرغ پر بند<br>رہا ہوں بیٹھ میں بھی کر کے گھربند<br>پڑا ہے ناگہ آکر مست پر بند<br>مگر کی اُن نے عالم کی نظر بند<br>بلند از بسکہ ہے دیوار و در بند |
|---|---|

|  |   |
|--|---|
| <p>مقام آہن ہے اب میرا جگر بند<br/>بندھا خاکشاکی سے سیلاب پر بند<br/>ہمارے لب کرے ہے یہ شکر بند<br/>پھر اوندھے پہ ڈالے بیشکر بند<br/>رکھ اپنی چشم کو شام و سحر بند<br/>گریبان میں ہے وہ دست ہنر بند<br/>بچے ہے یاد اس کشتی کا ہر بند</p> | <p>بہت پیکار تھیں یہ یار تو نے<br/>ہوئیں رونے کی مانع میری پلکین<br/>کہا کیا جائے ان ہونٹوں کے آگے<br/>کھلے بندوں نہ آیا یان دہ ادب اش<br/>ہی اوقات ہینگے دید کے میان<br/>بچار ہوتا تھا چہرہ حسن سواب<br/>فن اشعار میں ہوں پہلوان میر</p> |
|--|---|

## غزل افشا

|  |   |
|--|---|
| <p>ان سے محرم کو سنبھال دو بھی تیار کی گئیں<br/>قرص خورشید کی اور لمحہ انوار کی گئیں<br/>تھی یہ روکے ہوئی کس محرم اسرار کی گئیں<br/>کہ وہ قالب بنی اور ہو تری دستار کی گئیں<br/>ق گم ہوئی مجھ سے جو کل رات کو سرکار کی گئیں<br/>میں یہ لایا ہوں بنا اطلس گلزار کی گئیں<br/>اور اک بھیجیں گے زر لعنت نمودار کی گئیں<br/>اب بنا پھینگے ہے کخواب کی شلوار کی گئیں<br/>بادہ کیا خوب بنی کاغذ اشعار کی گئیں</p> | <p>نہ لگی مجھ کو جب اس یار طر حدار کی گئیں<br/>دسترس ہو تو ترے سبب ذقن پر اردن<br/>جھٹ پٹ آن لگی بیچ میں چھاتی کے مرے<br/>رکھے ہے ماہ شب چار دہم دل میں ہوس<br/>لیجیے اسکے بدل آپ جرمی مانے میں<br/>گرد مقیش طلالی کے کرن ٹکوا کر<br/>گو کھر دہریت ڈانک ستاروں کی سمیت<br/>شالی رومال کی تو جوٹ مجھے کچھ نہ لگی<br/>لگے فراموشی وہ پڑھ پڑھ کے غزل ہوائی شلا</p> |
|--|---|

## غزل نظیر

|  |  |
|--|--|
| <p>ہے اس بڑی کاسب سے امولا ازار بند<br/>کھاتا ہے کس جھلک سے جھکولا ازار بند<br/>تھے چار تو لے موتی جو تو لا ازار بند</p> | <p>چھوٹا پڑا نہ کم نہ جھولا ازار بند<br/>ہر اک قدم پہ شوخ کے زانو کے درمیان<br/>گوٹہ کناری بادلا مقیش کے سوا</p> |
|--|--|



|   |  |
|---|--|
| ہنسنے میں ہاتھ میرا کہیں لگ گیا تو وہ ق | لوندی سے بولی جا مرادھولا ازار بند       |
| اور دھو نہیں تو پھینک دے ناپاک ہو گیا   | جو وہ دوسرا جو ہے وہ پرولا ازار بند      |
| اک دن کہا یہ میں نے کہ اے جان آپ کا     | بہنے کبھی مزے میں نہ کھولا ازار بند      |
| سنکر لگی یہ کہنے کہ کیا خوب لہجہ خوش    | ایسا بھی کیا میں رکھتی ہوں پولا ازار بند |
| اک رات میرے ساتھ وہ غیار کمر باز        | لیٹی چھپا کے اسٹامولا ازار بند           |
| جب سو گئی تو میں نے بھی دہشت میں کسی    | پہلے تو چپکے چپکے ٹٹولا ازار بند         |
| آخر بڑی تلاش سے اُس شوخ کا نظیر         | جب آدمی رات گزری تو کھولا ازار بند       |

### غزل خاشاک

|  |                                       |
|--|---------------------------------------|
| کا کل یار کی دیکھی جو ہین تنویر سفید     | ہو گیا سکتے مجھے بنگلی تصویر سفید     |
| کا لامعہ کرتے ہین مجرم کا یہ ہے رسم بلاد | منہ کیا یار نے میرا دم تعزیر سفید     |
| سادہ کا غد غرض نامہ دیا قاصد نے          | ہوئی شاید مری تقدیر سے تحریر سفید     |
| دونوں رخسار و نہ یہ عکس ہنیں موتوں کا    | گرد خورشید کے یہ کھینچی ہے تحریر سفید |
| داغ فرقت ہنیں جاتا کسی صورت دل سے        | زنگی ہوتا ہنیں ہرگز کسی تدبیر سفید    |
| لاکھ تدبیر کی کچھ بس ہنیں چلتا میرا      | کردن کس طرح سے یار و خط تقدیر سفید    |
| کوسے جانان کا تجسس کیا میں نے یاں تک     | کوچہ گردی سے ہوئی پاؤں کی زنجیر سفید  |
| سنکے آواز مری ہوتا ہے بخود ایسا          | جس طرح ہوتا ہے کافردم تکبیر سفید      |
| بوسہ لیتے تو لیا پھر جو ہین تیوری بڑی    | رنگ رو میرا ہوا باعث تقصیر سفید       |
| رنگ چہرے کا مرے دیکھنے فتح ہوتا ہے       | پیدا کی آہ نے شاید مری تاثیر سفید     |
| آسمان پر یہ نمایاں ہنیں سیارے ہین        | دیکھو خاشاک کے ہین نالہ بشگیر سفید    |

نہ بیکری

### غزل خان

|                                 |                                    |
|---------------------------------|------------------------------------|
| آکے سجادہ نشین قیس ہوا میرے بعد | نرہی دشت میں خالی کوئی جا میرے بعد |
|---------------------------------|------------------------------------|

|   |   |
|---|---|
| کیا عجب ہے جو آٹھے مرقد لیل سے جدا<br>تیز دکھو سہر ہر خار کو اسے دشت جنون<br>وہ ہوا خواہ چمن ہوں کہ چمن میں ہر صبح<br>منہ پر رکھ دامن گل روونیکے مرغان چمن<br>اس لیے کرتا ہوں میں چاک کفن کو اپنے<br>جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی پیارے<br>لاش عجب کشتہ کا کل کی لٹکرا دو کہیں<br>ولہ اک سانپ لہراتا ہے مرقد میں صنم<br>جا کہ کہیے کوئی خان کی زبانی اتنی | میرے مجنون ترا کیا حال ہوا میرے بعد<br>شاید آجائے کوئی آبد پا میرے بعد<br>پہلے میں جاتا ہوں اور باد صبا میرے بعد<br>ہر روش خاک اڑائیگی صبا میرے بعد<br>کون کھولے گا تجھے تیند قبا میرے بعد<br>یاد آئے گی تجھے میری وفا میرے بعد<br>تا نہوے کوئی مجھ سے سبلا میرے بعد<br>کون سونگھے گا تری زلف دو تا میرے بعد<br>اب نہیں آتے ہو پھر آؤ گے کیا میرے بعد |
|---|---|

### غزل رفیع السودا

|   |   |
|---|---|
| اشک کو کب ہے شناسائی گھر سے پیوند<br>دل کو میرے نہ جدا دل سے کر اپنے ظالم<br>وامن ابو نچر طتا ہے جو اتنا شاید<br>کون ایسا ہے جسے دست ہو دلسازیہیں<br>کھینچتا کیوں ہے عبث ناز طبیب لے سودا | صاحب درد کی ہے اس کو نظر سے پیوند<br>میں کیا ہے یہ بہت خون جگر سے پیوند<br>کسی عاشق کے ہو دیدہ تر سے پیوند<br>شیشہ ٹوٹے تو گرین ہم بھی ہنر سے پیوند<br>درد کو دل کے نہیں درد جگر سے پیوند |
|---|---|

### غزل آتش

|   |   |
|---|---|
| دہ رتبہ رکھتے ہیں ترے ابرو سے خمدار بلند<br>کیا کہوں کتنے نہیں مضمون فتد یار بلند<br>دیکھئے کسکو شرف ہو تری پا بوسی کا<br>گوش گل تک ہو قبض میں سے رسائی ہی<br>تیری درگاہ کی آتش لے رفعت لے دوست | طاق کعبہ سے ہیں یہ طاق خوش آثار بلند<br>سرود شمشاد سے ہیں مصرعہ اشار بلند<br>رکھتے ہیں دست دعا کافر و دیندار بلند<br>تیری آواز ہوائے مرغ گرفتار بلند<br>آستان سے کسی گھر کی نہیں دیوار بلند |
|---|---|

|                                       |                                     |
|---------------------------------------|-------------------------------------|
| گوش مارن سے سنے تو تو ہر اک قبر سے سن | نفرۂ فاعترہ آیا ادلی الالبصار بلند  |
| سیکڑوں مصرعہ جنت میں نہ کنعان سے      | چاہے اختر اقبال خردوار بلند         |
| تخت پر بیٹھ کے کریم چنپا سے محبوب     | پایہ رکھتا ہے ترے حسن کا گلزار بلند |
| شمر دیار شب ہجر میں جو یاد آیا        | شعلے کی طرح ہوئی آہ شرر بار بلند    |
| تشنہ زخم ہے دل دیکھے کب کرتی ہے       | پانی اپنا مرے سر سے تری دیوار بلند  |

### غزل میر

|                             |                           |
|-----------------------------|---------------------------|
| لڑکے پھر آئے ڈر گئے شاید    | بڑے تھے کچھ سنور گئے شاید |
| سب پریشان دلی میں شب گزری   | بال اسکے بکھر گئے شاید    |
| ہن مکان دسرا د جا خالی      | یار سب کوچ گر گئے شاید    |
| کچھ خبر ہوتی تو نہ ہوتی خیر | صوفی بے خبر گئے شاید      |
| آنکھ امینہ رو چھپاتے ہیں    | دل کو لے کر بکھر گئے شاید |
| ہو آنکھوں میں اب نہیں آتا   | زخم اب دل کے بھر گئے شاید |
| اب کہیں جنگوں میں ملے نہیں  | حضرت خضر مر گئے شاید      |
| بیکلی بھی قفس میں ہے دشوار  | کام سے بال دہر گئے شاید   |
| شور بازار سے نہیں ادھٹتا    | مدات کو میر مر گئے شاید   |

### غزل آتش

|                                  |                                       |
|----------------------------------|---------------------------------------|
| خود مہر کا پیدا کرے ہمارا چاند   | ہلال سامنے سے اسکے ہو دسارا چاند      |
| تمام رات ہوئی کر گیا کنار اچاند  | لو آترو با م سے تم جیتے اور ہارا چاند |
| نقاب لٹکے رخ رشک ماہ دکھلا دے    | اندھیری رات میں ہے ایک ایک تارا چاند  |
| وہ ماہ آج جو آیا تو کل کیسا غائب | نشاط حیش میں گذرا کبھی نہ سارا چاند   |
| دو ہی ہے خوب ہے جو پسند خاطر ہے  | انگاہ کبک میں سو راج سے ہی پیا چاند   |

|  |  |
|--|--|
| <p>             نہ کر سکا ترے ابرو کا یار اشار چاند<br/>             حرارہ لاوے گا غور شید کا تھار اچاند<br/>             گران ہے مہر جہاں تاب و ناگو ارا چاند<br/>             یہ بیقرار ہوا ڈر جائے بُنے تار اچاند<br/>             جبین کے داغ کو رکھتا ہے آشکارا چاند<br/>             طلوع نیڑا عظم ہوا سدھار اچاند<br/>             پری کے بدلے ہے اس شیشہ میں دتار اچاند<br/>             کبھی ادھر سے کریگا نہ کیا گزر اچاند<br/>             اگر وہ حسن سے شعلہ ہے تو شرار اچاند           </p> | <p>             ہلال بدر سے ہر چاندین ہو اہر چند<br/>             شراب پی کے کر دگے رخ صبح کو سرخ<br/>             فراق یارین کوئی حسین نہیں بھاتا<br/>             مقابلہ جو رخ آتشین یار سے ہو<br/>             تری غلامی کا دعویٰ ہے یار اُسکو بھی<br/>             زمانہ یار کا آیا گزر گیا بسو سفت<br/>             ہوائے دلمین نہیں نقشِ رُخے روشن یار<br/>             ملا دلیگا ترے پایو شن کے ستار دئے<br/>             رخ حبیب سے ممکن نہیں فروغِ آتش           </p> |
|--|--|

### غزل سودا

|  |   |
|--|---|
| <p>             ہوئی کیسی نہ آن میں سے راگ ان زیاد<br/>             تھکے ہاتھ سے لے چشم خوفشان زیاد<br/>             تمھاری کیجیے کس پاس اے بتان زیاد<br/>             یہ دوستوں کی ہے دوری سے دشمنان زیاد<br/>             کبھو ہوا ہے کرے مرغِ نیم جان زیاد<br/>             ہو گیا نہ کرے گلے ہر زمان زیاد           </p> | <p>             لے آئے دُور پہ ترے جو ستم کشان زیاد<br/>             کیا ہے قد کو مرے شاخ ارغوان کا رشک<br/>             میں دیکھتا ہوں جسے ہے وہ آپ ہی نالان<br/>             تم اپنے جور سے منت سمجھو کہ نالان ہوں<br/>             نہ میرے دل کی خوشی ہے موجب آرام<br/>             قسم ہے گل کی تجھے عنذیب سودا کی           </p> |
|--|---|

### غزل سجاد

|  |  |
|--|--|
| <p>             خید کس کس کو کیا دام بلا میرے بعد<br/>             تیشہ سراپے پہ مارا سو بھرا میرے بعد<br/>             ہا کوئی آتا نہو آبلہ پاس میرے بعد<br/>             یہ شہادت کی گواہی ہو بھلا میرے بعد           </p> | <p>             وارث و تخت نشین قیس ہو امیر بعد<br/>             وشت کربت میں مرا حال سنا ہو فراد<br/>             تھار صحرے جنوں پھینک دے چن چن کے صبا<br/>             ریلے رخ میں رکھتا ہوں گریبان کفن           </p> |
|--|--|

|                                      |   |
|--------------------------------------|---|
| جیتے جی اتنا نہ ترساؤ کر دگے پھر یاد | گر چہ یاد آئی وہ فاسیری تو کیا میرے بعد |
| یاد آس کا کل زبیا کی مرے سینے میں    | سانپ سا کا ٹیکی مرقد میں بھی میرے بعد   |
| طاق ابرو میں پڑھو میرے جناز کی نماز  | تا کوئی دیرو حرم بھول غبا میرے بعد      |
| اسکی دلیر پر سجاد کا کر یو مہر فن    | تا کوئی کھاکے نہ ٹھو کر سے دغا میرے بعد |

غزل آتش

|                                       |  |
|---------------------------------------|--|
| نریکے ہے زستان میں مجھ کو ایذا ٹھنڈ   | لپٹ کے سودیگا وہ گل ہے کیجا ٹھنڈ       |
| پڑا ہے جب سے دم سرد سے مجھے پالا      | بدن کو دیتا ہے رزے کی تپ کی ایذا ٹھنڈ  |
| رہنہ پھرتے ہن جانے میں تیرے دیوانے    | پھٹکنے دیتی نہیں گرد و راغ سودا ٹھنڈ   |
| دکھاتی ہے بے گل رنگ و سبزہ مینا       | شراب خوار کو ہے باعث تماشا ٹھنڈ        |
| خزاق یار میں لی ہے جو میں نے ٹھنڈی لٹ | ہوئی ہے گرمی میں جانے کی طرح ایذا ٹھنڈ |
| غضب خدا کا منم تیری سرد مہری سے       | نہ کر سکے گا گزند ایسے گر کے پالا ٹھنڈ |
| گردن کا سوز و رن سے جو آن میں سرا میں | پھر گی ٹھونڈی آتش کنار دیا ٹھنڈ        |

غزل نظیر

|                                       |   |
|---------------------------------------|---|
| ہو کچھ آسیب دہان چاہیے گنڈا تعویذ     | اور جو ہو عشق کا سایہ تو کرے کیا تعویذ  |
| دل کو جہم قت یہ جن عشق کا لپٹا پھر تو | لیا کرین دہان وہ جو لکھتے ہن لیتا تعویذ |
| ہم تو جب ہوش میں آدین کہ کہیں سے پاؤں | یار کے ہاتھ کے بازو کا گلے کا تعویذ     |
| زور تعویذ کا چلتا تو عرب میں یارو     | کیا کوئی ایک بھی بخون کو نہ دیتا تعویذ  |
| گو کہن کوہ کو کس واسطے کا ٹا کر تاق   | دیتے غنچوار نہ کیا اسکے تین لاتوید      |
| آخر اسکے بھی گیا دل کا دھڑکنا اس وصف  | قبر کا تیشہ نے بیا اسکے تراشا تعویذ     |
| دھکو بھی کتنے ہی لوگوں نے دیے آہ نظیر | پر کسی کا کوئی کچھ کام نہ آیا تعویذ     |

غزل سودا

روایات دال ہندی

روایات دال ہندی

|   |  |
|---|--|
| دو فرد ہر کا سب پیش نظر ہر کا غنہ<br>لکھ رہا ہے نہ لے گوتری یا ن ظلم کی داد<br>لکھنے سے وصف بنا گوشک تیرے لے یار<br>اُسکی مین راستی قد کی ثنا لکھتے وقت<br>تائے اُس شوخ کو مین کر کے رقم لے یار<br>وہ تو بحرین طح خود کے دے سب آتش<br>بسکہ رنگینی مین مرے دیوان مین | لکھے اپنے کا نہیں علم ہے کیونکر کا غنہ<br>دون گا حاکم کو ہنگامہ محشر کا غنہ<br>پائے ہر ملک مین اب قیمت گوہر کا غنہ<br>نہیں پاتا کبھو محتاج بہ مسطر کا غنہ<br>انتار دیا ہوں کہ لیجا دے سناور کا غنہ<br>جب اسے بھیجوں ہوں مین کر کے معطر کا غنہ<br>ہر ورق کا ہے گلستان کے برابر کا غنہ |
|---|--|

### غزل آتش

|   |   |
|---|---|
| مرغوب طبع کیون نہو ایسی چشک لذیز<br>لے تو اپنے سبب ذوق کا مزانہ پوچھ<br>مستی مین بوئے اُس لب لعلین کے تیغیے<br>کس کس طرح کے ذائقہ و لپذیر مین<br>شیرین کلام کا بھی مزہ بھولتا نہیں<br>شیرین وہ لب ہے یا نکین جو ہو خوب ہے<br>بریان ہو سوز غم لے محنت کے ساتھ دل | چکھا تو حسن کا سب تمھارے نمک لذیز<br>جنت کا میوہ مغز سے سہ پہر دست تک لذیز<br>کیفیت شراب مین ہے یہ گرزک لذیز<br>کیا کیا طعام رکھتا ہے خوان فلک لذیز<br>شیر و شکر سے ہے یہ بلاشبہ و شک لذیز<br>شکر نمک سے ہو تو شکر سے نمک لذیز<br>آتش کباب کرتا ہے دخل نمک لذیز |
|---|---|

### غزل انشا

|   |  |
|---|--|
| لکھ دو آخون جی صاحب کوئی ایسا تعویذ<br>کچھ تو ہے اپنی نشانی مجھے بند ا بال لا<br>دل دھڑکناترے عاشق کا نجامے ہرگز<br>خش ہوئی کو تو اجی تھر تھا اُس کا فرکا<br>مہر کے بالوں سے لٹک بھکے سے اچھا لکھیا | کہ مرے منھ سے لگے آسکے گلے کا تعویذ<br>توڑا زنجیر کڑا قول کا چھٹا تعویذ<br>گرچہ سولا کھ طرح لکھدے سیجا تعویذ<br>لال ناٹے مین بندھا ہاے وہ نیلا تعویذ<br>اب انکا بھکھو سستا ہے یہ نگوڑا تعویذ |
|---|--|

خیر انشا کی جو چاہو تو پلا دو دھو کر اسکے بازو کا وہ ننھا سا رو پہلا تو لیز

## غزل مسیح

قند و نبات و شہد و شکر ہین کمان لذیذ  
شیرین لبون کی جیسے کہ ہون گالیان لذیذ  
ہین سوز غم سے بسکہ یہ جلنے بزرگ شمع  
کام ہامین میرے نہیں اُستخوان لذیذ  
ساقی ہو سیر باغ ہو اور گلستاں بھی  
شرب میں اپنے تب ہوئے ارغوان لذیذ  
ہو کیوں نہ موج شربت عیسیٰ مری زبان  
نام اُسکا لیتے ہی ہو امیر اداں لذیذ  
ہر سیوہ و مٹھائی کی لذت سے دل پھر  
پتہ پام بوسہ ششیرین زبان لذیذ  
جب ہاتھ میں ہوئے وہ سیب قن مسیح  
کیونکر لگے ہمیں ثمر بوستان لذیذ

## طرح غزل شاہ ظفر اذخلہ اللہ فی البجنتہ باؤ

تیری ہر بات میں سر کا جو مر زمین پہ گھر فلک پہ اختر  
لکھے ہیں جلوہ ناچک کر زمین پہ گھر فلک پہ اختر  
دور اشکو لگا ہوا ہے نکلے آہو نہیں ہین شرابے  
دیکھو کہ ہون عرش پنجہ در زمین پہ گھر فلک پہ اختر  
پھچھوے پانوں ہین نایان تو سر پہ داغ جنوں فزائن  
گلہیں یوں لے تیرے کیونکر زمین پہ گھر فلک پہ اختر  
نور اجیں غنق نشان پر تو اپنی افتان دکھائے چونکر  
کہ ناظر آدین ماہ پیکر زمین پہ گھر فلک پہ اختر  
نہ سبز گل نہ خوش شبنم نہ چکے جگنو ہوا پہ ہر دم  
فطر سبب تے ہین جگو یکسر زمین پہ گھر فلک پہ اختر  
ادھر تو نور سے چھٹے ہین دان و درہن اشجار پر چو غا  
نئی ہے میرا کچھن کے اندر زمین پہ گھر فلک پہ اختر  
زمین نہایت ہی تھی یہ مشکل ظفر ہو اُستاد پر وہ کامل  
غرض دکھائے وہی بنا کر زمین پہ گھر فلک پہ اختر

## غزل عزیز الدین

یہ جو سر کیوں نہیں کھیلوں پیالے ننگ لے نار  
اس دوسرے پٹ سا رجا تو یہ دن ہین تن چار  
سات پانچ کی کچی کی نارن سے ہوئے ہے ہار  
واؤ لکھے سوز ننگ ہے دا کو وہی جیتے سو بار  
جو جیتے سو پیا کر جیتے جو ہار سے سو ہے پیالار  
تیری تو سب طرح جیت ہے مت کر سوچ بچار  
اب تو اری کہا بند چلے ہے کہ ہے ہو دھانداں ار  
چھپ چھپکے چھوٹ جاوے نیلے تب کیا کر گئی کھالار

|   |  |
|---|--|
| <p>توند باد اسد ہون تب ہے جو نتون انگو شمار<br/>تیرا بھلا آسین ہے پیائے کام کی لیتی نر و مار<br/>چودہ بھون تب ہی کھلین تو کو جو تجھے ہشکار<br/>جا کو ست رہی سو لے پیاکو اور کرے پیاپیار<br/>تو چل کر دے تباہین چالین یا نہ اور ننگے پار<br/>لال ہر سے ملا جو چاہے تو شام صورت چٹھا<br/>چاہے کچھ آدین کچھ اور ہاتھ مین ناچار<br/>ایک جگ جو عزیز الدین پڑھنا ہوا کبار</p> | <p>اٹھ جام انکی سدھ بدھ را کھویہ جو کھلے دس دوار<br/>کری کرت مین پیاس بھادون دس پہ لگا دن یار<br/>دس بن دوار اور پانچ نت مین ان پندرہ کوٹھار<br/>اب تو دورنگ سے ایک ایک ہو جا اور نکر تکرار<br/>بارہ مین باٹن اٹھارہ مین پندرہ اور چالیس مین ہزار<br/>گھڑی گھڑی پل پل چن چن پیری پیری پکاری<br/>سب کچھ ہانسونین پانسے ہاتھ مین پھیکیں گے مختار<br/>اد پر دالے کو خوب سوچی ہے اسکا کھات مار</p> |
|---|--|

غزل درد

|   |  |
|---|--|
| <p>مہربانی اسقدر نا مہربانی اسقدر<br/>دشمنی مجھ سے نہ کر اے نا تو انی اسقدر<br/>کوئی بھی بے ربط ہوتی ہے کہانی اسقدر<br/>دسترس رکھتے تھے کب بہزاد وانی اسقدر</p> | <p>اس قدر تھا یا کرم یا ظلم انی اس قدر<br/>جان کو آنے دے لب تک نرساں کب تک ہون<br/>کیا کہون دل کا کسی سے قصہ آوارگی<br/>دور و تو کر تا ہے سنی کے تین صورت پذیر</p> |
|---|--|

غزل آتش

|  |  |
|--|--|
| <p>یہ عشق ہو کہ پکارا کرے بہار بہار<br/>جمن کی جلیے ہو پر دردہ کسار بہار<br/>نکالے دل سے خزان کا یہ خار خار بہار<br/>دکھا کے آتش گل آب خوشگوار بہار<br/>بلائے عالم آشوب روزگار بہار<br/>ترے فدا ترے صدقے ترے نثار بہار<br/>جنون رکھتی ہے سر پر مرے سوار بہار</p> | <p>دکھائے حسن کی اپنے جسے کہ یار بہار<br/>ظہور داغ محبت ہے یون مرے دل سے<br/>فراق یار مبدل وصال سے ہودے<br/>چمن کی سیر مین مجھ مست کو دلاتی ہے یاد<br/>شاب کا ترے لے یارنگ لاکے ہوئی<br/>شگفتہ غنچے سے اس گل کو آتی ہے یہ صدا<br/>پیادہ پاہون پیری کی تلاش مین پھرتا</p> |
|--|--|



|   |  |
|---|--|
| <p>نمود کی خط مشکین سے لالہ رخ پر<br/>         کن رنجے چمن جھومتے ہیں مست ترے<br/>         وہ رنگ و بو بدن یار میں جو ہے سو کہاں<br/>         کرم سے ابر کرم کے ترے یہ فیض ہے عام<br/>         تصور رخ رنگین میں بند رکھتا ہوں<br/>         شگفتہ ہو کے نسیم سحر سے غنچے ہوں گل<br/>         نظارہ دیدہ بلب سے کیجئے الکی</p> | <p>یہ داغ چھوڑ چلی اپنا یادگار بہار<br/>         بط شراب کا کھلاتی ہے شکار بہار<br/>         شگونے ایسے کھلایا کرے ہزار بہار<br/>         ترا دیا ہوا رکھتی ہے اعتبار بہار<br/>         پیار فصل میں آنکھوں سے ہر دو چار بہار<br/>         اٹھائے پردہ در سے نقاب دار بہار<br/>         خدا جو چاہے تو آتش ہو ساز دار بہار</p> |
|---|--|

### غزل نظیر

|  |   |
|--|---|
| <p>ہرگز نہ پلائے مجھے تو آنکھ بدل کر<br/>         میں کشتہ ابرو ہوں ترالے مرے قاتل<br/>         تنے تو دل اپنے سے کیا قتل ہے جگر<br/>         جب ہے غما ہو کے رہ جاتا ہے شعرو<br/>         میں عاشق بیدل ہوں ترالے مرے جانی<br/>         کہتا ہے نظیر اسکو ذرا پیار سے سو جا</p> | <p>ساتی ترے کو بچے سے نجا ڈنگا سبیل کر<br/>         آئے ہو لیے ہاتھ میں کیوں تیغ چل کر<br/>         بیٹھے ہو لبین باندھ کے باہر جو نکل کر<br/>         خاموش ہو رہا ہوں پر دانہ ساجل کر<br/>         ست آنکھ جو راہم سے تو ایسا نہ خلل کر<br/>         تیب اٹھکے کمر اہوتا ہے وہ شرم چھل کر</p> |
|--|---|

### غزل میر تقی

|  |   |
|--|---|
| <p>دیکھ اسکو پہنتے سب کے دم سے گئے اوکھڑا<br/>         کیا کیا نیاز طینت اسے ناز پیشہ تجھ بن<br/>         قد کش چمن کی اپنی خوبی کو پیو چلے ہیں<br/>         دہ سر چڑھا ہے اتنا اپنی فرد تنی سے<br/>         پاسے ثبات بھی ہے نام آوری کو لازم<br/>         دوری میں دلبروں کی کٹتی ہو کیونکہ سبکی</p> | <p>ٹھہرے ہو آرسی پھی دانتوں زمین پر کر کر<br/>         مرتے ہیں خاک رہ سے کوڑی رگڑ کر کر<br/>         پایا پھل اس سے آخر کیا سرد نے اگر کر<br/>         کھو یا ہمیں نے اسکو ہر لحظہ پاؤں پر کر<br/>         مشہور ہے نگین جو بیٹھا ہے ٹھہر میں کر کر<br/>         آدھا ہنیں رہا ہوں تجھ سے تو میں بچ کر</p> |
|--|---|

|   |   |
|---|---|
| اب کیسا زہر و تقویٰ دار وہ ہے اور ہم میں<br>دیکھو نہ چشم کم سے مہورہ جہان میں<br>اس تشنہ لب کے اوپر دل نے عرق کے یونہی<br>ناساز گاری اپنے طالع کی کیا کہیں ہم<br>اپنے مزاج میں بھی ہے میر منہ نہایت | بنت احنب نے اپنا سب کچھ کیا ہے مگر کر<br>بنتا ہے ایک گھریاں سو صورتیں بگڑ کر<br>یا قوت سے رکھے ہیں جون سویتوں کو بڑ کر<br>آیا کھونہ یاں تک غیر دن سے یار لڑ کر<br>پھر مری کے اٹھین کے بیٹھین گے ہم جو لڑ کر |
|---|---|

## غزل سودا

|   |  |
|---|--|
| اٹھ جانے میں ہے روز مزہ یار سے لڑ کر<br>یو جون ہوں میں جس بت کو خدا کا ہو تراشا<br>خود کردہ کا در مان کہو اب کیا کروں بارو<br>نادان ہو سب کچھ کہ محبت نہیں وہ شے<br>کتنا تھا یہ سودا وہ نہ چاہیگا کہاں تک | ملتے ہیں تو پھر بھاتی کو چھاتی سے رگڑ کر<br>آرزو نہیں لایا وہ مرے واسطے گھر لڑ کر<br>دل اسنے لیا مجھ سے نہ لڑ کر نہ جھگڑ کر<br>در پر کسی کے بیٹھے ہو جسکے لیے لڑ کر<br>جا بیٹھوں گا دروائے پہ اب اُسکے میں لڑ کر |
|---|--|

## غزل نوح

|  |   |
|--|---|
| جیتے جی جاؤں میں کیونکر کوئی جانان چھوڑ کر<br>پا پیئے وحشت میں جاہ چاک ہونا روح کا<br>وصل جانان میں نظر آیا مہ شعبان مجھے<br>کا دلش غم دور ہو میرے دل یران سے کیا<br>روح لیلیٰ کا عبث ہے تھکو مجنون انتظار<br>وصل جانان کسکی قسمت میں ہمیشہ ہے دلا<br>میں نے جب آنکھوں کے مضمون پڑھا وحشت میں<br>جو رہے ساتی مرا کیونکر ہے مے بھیر حرام<br>ہوا کہی وصل جنت میں بھی بھگو یار کا | لیل نالان کہاں جائے گلستان چھوڑ کر<br>داسن قاتل کو یون اپنا گریبان چھوڑ کر<br>سبزہ کیا دیکھوں خط رخسار جانان چھوڑ کر<br>خارکتے ہیں کہیں صحر کا دامان چھوڑ کر<br>بوے گل کب دور کرتی ہو گلستان چھوڑ کر<br>جاتی ہے اک روز آخر جسم کو جان چھوڑ کر<br>کوے جانان کو چلے آہو سیا بان چھوڑ کر<br>داعطا کرتا ہے کیا باتیں تو ایان چھوڑ کر<br>کب وہ انسان ہو جو مانگے حور انسان چھوڑ کر |
|--|---|

|  |   |
|--|---|
| <p>جان سے یوس ہون میں لے جان چھوڑ کر<br/>چل بے ہن جسم کیا کیا قصر و ایوان چھوڑ کر<br/>اٹھ گیا دنیا سے خاتم کو سلیمان چھوڑ کر<br/>سیر کو آئے تھے آدم باغ جنواں چھوڑ کر<br/>بایک گناہ تیری لاش عریان چھوڑ کر<br/>شعلے آلیپے مجھے سر و چراغان چھوڑ کر<br/>غندہ زن جاتے عالم بھیکو گریان چھوڑ کر<br/>جاؤں یا رب بکھان شہر خموشان چھوڑ کر<br/>لعل قیمت کو ہونچتا ہے بدخشان چھوڑ کر<br/>بھاگے ہن جس طرح تیر میدان چھوڑ کر<br/>بچ اٹھایا کس قدر یوسف نے کنعان چھوڑ کر<br/>لعل کیوں اس رنگ سے آبدار نشان چھوڑ کر<br/>سجدہ نہیں بیٹھے ہن وہ اپنی دکان چھوڑ کر</p> | <p>لسانپ کو قابو میں لاکر چھوڑ دینا جہل ہے<br/>سر پہنکی پھرتی ہن ارواح سنگ خشت سے<br/>اعتبار صلا نہیں کرے جہان زہنگین<br/>زادہ اکیو نکر کر دن میں ترک یہ دنیا وہ ہے<br/>آج تو پوشاک پر مٹا ہے کل تو دیکھیو<br/>روشنی کی سیر جب میں نے شب فرقت میں کی<br/>دیکھو فرقت نہ کی ہو جو برق و ابر کی<br/>عیش تنہائی ہوا مرد و بکی کثرت سے محال<br/>ہو وطن میں خاک میرے گوہر مضمون کی قدر<br/>کوے قاتل کو چلے دشت میں یوں چھوڑی ہم<br/>ہوئی ہے غربت میں ثروت پر بڑی ایزاک کے بند<br/>اہل جو ہر کو وطن میں رہنے دیتا گر فلک<br/>مر گیا کیا مال سخ سیکش ہوسارے سیف و ش</p> |
|--|---|

### غزل نصیر

|  |  |
|--|--|
| <p>برکتے پہلو میں ہن شمع گل تر سے تلوار<br/>پنجہ مہر گریبان سحر سے تلوار<br/>قم مرے قتل کو لائے جو سفر سے تلوار<br/>طب ساغر کے نہیں کم یہ تیر سے تلوار<br/>قطرہ خون کو سنگ تری تر سے تلوار<br/>برق چمکائے ہے انداز دگر سے تلوار<br/>موج ہر اشک کی تلوار پہ بر سے تلوار</p> | <p>دوست اندازہ گلچین ہون یہ مرغان چمن<br/>گدزی شب وصل کی کر قتل مجھے تو لیکر<br/>کیا اسی تھمے کے قابل یہ گنہگار تھا آہ<br/>لطف بن اسکے ہے کیا بادہ کشی کا ساتھی<br/>قتل ہونے کو نہ باز دے اگر عشاق کمر<br/>دکھتا کیا ہے کہ ہے سرکہ آرائی آج<br/>چاہتا ہوں میں کہ لے لے ابر مرثہ تجھ سے بھی</p> |
|--|--|

|  |  |
|--|--|
| اٹھان کی ہوس اب تک بھی ہراس ظالم کو<br>دم چرانے کا گمان ہے یہ کہ کر تلسہ تیز<br>نخت دل یہ نہیں تار مژہ پر طفل سر شک<br>قیس فراد کمان جائیں ترے ہاتھ سے عشق<br>خار صحرائے جنون خیز لیے ہے بر چھمی | مر گیا نابہ کمر کھاکے مین سر سے تلوار<br>میری تربت کی سدا لوح حجر سے تلوار<br>پانوں مین بازو کے پھرتا ہے ہنر سے تلوار<br>کاش لین راہ عدم یار کے سر سے تلوار<br>مگر کوہ مین ہے سبزہ تر سے تلوار |
|--|--|

### غزل بادشاہ

|   |   |
|---|---|
| بلبل شیدائے پوچھا گل سے یوں روز بہار<br>کیا نزاکت سے گراں سرمہ ہے چشم یار کو<br>سڑبے مینا و ساقی نغمہ و چنگ در باب<br>جو گل رخسار جانان کی نہ آئی انکو تاب<br>گل لے کر چاک گریبان یوں کمار و رو کے زار<br>تیرے مقدم کے لیے لے سیمبر گلزار مین<br>تیغ ابرو دیکھ کر آئی خدا اے بادشاہ | اے گل رعنا ترے دامن سے کیوں لپٹے ہیں غار<br>بار کا کل سے مگر کیونکر نہ کچلے بار بار<br>سب سیاہین دے تیرا فقط ہے انتظار<br>چھپ رہے غنچہ و گل غیرت سے ہو کر شمار<br>چشم گل کو نوک مژگان کی جگہ ہے نوک غار<br>گل گریبان پاک کر آیا نکل بے اختیار<br>لافتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار |
|---|---|

### غزل سودا

|  |  |
|--|--|
| پھینکے جو کمان دار مرا تیر ہو اپر<br>مرقد پر مرے موج نیم آئے تو یوں جان<br>کر خانہ گردون پہ نظر چشم فنا سے<br>توسن پہ تجھے دیکھ کے مانی و ہزار<br>سودا کی درد دست ہو یاد نہ رکھے خاک | سیر غنچے پھر نہ عصا فیر ہو اپر<br>دیوانہ تہ خاک ہے زنجیر ہو اپر<br>ہے شکل حجاب اسکی بھی تعمیر ہو اپر<br>اللہ نے کھینچی ہے یہ تصویر ہو اپر<br>اس جرم کی تو کیجیو تفسیر ہو اپر |
|--|--|

### غزل ذوق

|  |
|--|
| جب پلا وہ مجھ کو بلبل جو نہیں غلطان چھوڑ کر<br>کیا ہی پھٹتا یا عتاین قاتل کا دامان چھوڑ کر |
|--|

کیونکہ نکلے تیرا سکا دل میں پیکان چھوڑ کر  
 طفل اشک ایسا گرا دیا میں مڑگان چھوڑ کر  
 کام یہ تیرا ہی تھا رحمت سے لے ابر کرم  
 جسکو ہو لذت اٹھانی زخم تیغ عشق کی  
 صید دلو کیونکہ چھوڑے جبکہ دکھلائے نہ تو  
 سر دھری سے کسی کے آگے سے جی سرد ہے  
 دیکھیے کیا ہو کہ ہے اب جان کے پیچھے پڑی  
 لے دل اس کے تیر کے ہمراہ سینے سے نکل  
 کیون نہ رم کر جائیں آہو ایسے وحشی سے تھے  
 سرخی پان دیکھ لے زار ہو دندان پر تپ  
 پیش خیمے کے نکلا گرد باد و در دور  
 اٹھ گیا وہ آج سب ہستی کا سامان چھوڑ کر  
 گر خدا دیوے قناعت ماہ یک ہفتہ کی طرح  
 سا غر دل بیچتا آیا ہون کھومت ہاتھ سے  
 پردہ غزل لے ذوق کوئی گرم سے اب نہ جا

## غزل آتش

پڑی اٹھ جوان چاند سے رخسار وں پر  
 ابرو نے یار کا سر میں ہے جنھوں کے سودا  
 دوزخ شب رہتے ہیں بلبل کلح سے نالان  
 باد کی جھونکے کے لگنے سے ہیں سیلے ہوتے  
 موسم گل میں جو ہوتا ہے زیادہ سودا  
 لوٹے کبک نظر آگئے رنگا ر وں پر  
 رقص وہ لوگ کیا کرتے ہیں تلوار وں پر  
 ٹوٹی پھولوں کی چھڑی ہنسے گنگار وں پر  
 ناز کی ختم ہے اُن پھول سے رخسار وں پر  
 دوڑتے پھرتے ہیں ہم باغ کی دیوار وں پر

|   |  |
|---|--|
| شور نالے کا مرے جب سے سنا ہے آتش  | آتش مرغان چمن رکھتے ہیں منقاروں پر   |
| غزل مطلب  |  |
| <p>ماتا ہوں تمہاری مین ہر بار<br/>تکو لازم ہے پکڑ دو گے میرا<br/>مجھ کو پیاری لگی تمہاری آج<br/>خوب کروایا اب تو مت کروا<br/>اک ذرا بھی تو مجھ کو کرنے دے<br/>حکم ہوئے تو آج ماروں مین<br/>اگرچہ مطلب کا خوش لگے تمکو</p>   | <p>آشناؤں میں سب بڑائی یا<br/>ہاتھ میں ہاتھ با محبت و پیار<br/>چال دھیمی لے سر و خوش رفتار<br/>مجھ کو سوا بہ کو چہ و بازار<br/>یار من در و دل کی اب بکار<br/>کھینچ کر پیٹ میں حد کے کنار<br/>تو پڑھوں ریختہ سخن لکار</p>   |
| غزل غیور  |  |
| <p>تجسین بھی نکلی شیریں نے کچھ تیشہ زنی پر<br/>اُس لب نے نہ ایک لعل کا بازار کیا سر<br/>آن زلفوں کا عہرے کے تیکن دیکھ ہوا خواہ<br/>اب راجی کے نام کی جپتا ہوں مین سخن<br/>کیون سینہ دسرا پنا میں پتھر سے نہ پھوڑوں<br/>کیون غنچے کے مانند گریبان نکروں چاک<br/>شاہ اش غیور آفرین صدر مرچیا تمکو</p> | <p>پتھر پڑیں فرما دتری کوہ کنی پر ۴۴<br/>کچھ آگ سی ہے ایک عقیق یمنی پر<br/>سربوش دھرا نازہ مشک ختنی پر<br/>دل حب سے گرفتار ہے اک راجی پر<br/>وہ وعدہ شکن ہے مرے اب دل شکنی پر<br/>گل کھائے جو ہاتھوں پہ وہ اس گلبدنی پر<br/>کیا خوب غزل کہتے ہو اس کم سخن پر</p> |
| غزل خلیق  |  |
| <p>سے حسن ترا ہر درخشان کے برابر<br/>کیا پائیے عاشق کے تجھے فستل کو خنجر<br/>اُس دست خنائی کے تھوین خلیق اب</p>   | <p>دندان در و لب لعل بدخشان کے برابر<br/>ابروہن ترے خنجر بران کے برابر<br/>جی ڈوب چلا بنجہ مرجان کے برابر</p>  |

## غزل تحسین

کس مزے کے رنگ سے بن بنکے آتی ہر بہار  
چاندنی ہے سیر ہے اور بادہ گل رنگ ہے  
ماہتابی کے مزے میں اسے وہ ہتھاب نہ  
جھومتی جھکتی جھکتی جھمکتی چاندنی  
واہ وا تحسین پیٹ یہ مصرعہ موزون ہوا  
حسن کو اپنے عجب سچ سے دکھاتی ہے بہار  
گر ہنیں ساقی تو کس کا فر کو بھاتی ہے بہار  
حیف اسکے ہجر میں کیا مفت جاتی ہے بہار  
چاندنی کے رنگ میں کیا دل بھاتی ہے بہار  
جو وہ گلہ ریاں ہنیں کسکو خوش کرتی ہے بہار

## غزل اشفاق

جا سکتے نہ تھے جبکہ چھپر کھٹ کے برابر  
اس بلکی بو شاک پہ سکی ہوئی چولی  
اس موسم برسات میں کیوں گھر نہ رہیں ہم  
وہ پردہ اٹھا گھر سے جو باہر نکل آیا  
کب سکو اثر کرتی ہیں اشفاق دعا میں  
شب اسنے سلا یا ہمیں کروٹ کے برابر  
سے گڑھی ادا لاکھ بناوٹ کے برابر  
آنکھیں بھی برستی ہیں ہواؤٹ کے برابر  
خوش کھا کے گرا پٹ سے میں چوکھٹ کے برابر  
تو یز لگتا ہے پڑا لٹ کے برابر

## غزل راقم

کہ جان قربان کریں بروے دل چھوڑ کر  
ہم چلے لاک عدم کو پاسے قاتل کے تلے  
آج تنے کو دیا اندھیر عالم میں سپا  
رشتہ الفت سے باہم ہو جدا ممکن نہیں  
خانہ اصلی سے زد و کوبی روش لٹا اٹھ گئے  
روسے لب کے عومن میں گالیاں سنتے ہیں ہم  
کسکو راقم اپنی چھاتی سے لگائیں ہجر میں  
کسکے سودا کی ہنیں زلف معنہ چھوڑ کر  
تن تڑپتا چھوڑ کر اور لوٹتا سر چھوڑ کر  
روے رشک مہر پر زلف معنہ چھوڑ کر  
تیغ سر کو چھوڑ کر اور تیغ کو سر چھوڑ کر  
کیسے کیسے فوجان دنیا کی جو سر چھوڑ کر  
دہر کھایا کرتے ہیں قند مکر چھوڑ کر  
اس پر ہی پیکر کی تیغ ناز پر در چھوڑ کر

## غزل انشا

لے دل سمجھ کے اسکی نہ زلف دو تا کو چھیڑ  
 غنچوں کو روند گل کو مسل اور صبا کو چھیڑ  
 مین فند قین جو آنکی رچانے لگا تو وہ  
 تالون سے میرے بچنی جو بلبل تو بولے آپ  
 اسے ہمنشین یہ موسم ہو لی ہے ان دنوں  
 لیکن تو اور سوانگ نہ لاسر پر لپٹے ایک  
 شوریدگان عشق سے باتوں میں مت اٹھ  
 چمکانے میرے سامنے اسے ہر آنکھ  
 اک بواہوس نے آنکی جو اناسے کچھ کہا  
 برقع الٹ کے منہ سے وہ کہنے لگی کچھ  
 دیکھے بھی ہے کسی کو دو انا تو کچھ نہیں  
 لیجا کے چپکے چپکے دو شالے کے نیچے ہاتھ  
 انشا جو ہونی ہو دے سوہو دل کہے ہیں

## غزل سودا

روڑا ہے کونسا جو نہیں طور کا پہاڑ  
 شرکان تری نے دی ہین صفو کی صفین بھاڑ  
 چھاتی کے جسکے سامنے کھل جاتے ہین کوڑ  
 یہ سب یلیان تعین جہا تک ہے رہا جاڑ  
 کچھ محسب سے دختر رزکی نہ کھائے بھاڑ  
 گل بھی تو لوٹتے ہین گریبان کو بھاڑ بھاڑ  
 ہے دیکھ نخل وادی امین ہر ایک بھاڑ  
 تیرنگہ نے تیرے دلون کو الٹ دیا  
 کتنا شگفتہ رو ہے کہ مانند آرسی  
 منع نہ مریباے عمارت کی فکر میں  
 بدتر ہے مے کے پینے سے رشوت کلال کی  
 ستادہ شمع رو ہے نہ سو واک کی خاک پر



| غزل رنگین  |   |
|--|---|
| <p>کروں میں کہانٹک مدارات رُوز<br/>مجھے گھر کے لوگوں کا ڈر ہو کمال<br/>مرا تیرا چر چاہے سب شہر میں<br/>کہانٹک سنوں کان تو اڑ گئے<br/>گئے ہیں مرے گھر میں سب تجھ کو تار</p>   | <p>تھیں چاہیے جی وہی بات رُوز<br/>کروں کس طرح میں ملاقات رُوز<br/>بھلا آؤں کیونکر میں ہر رات رُوز<br/>تری سنتے سنتے حکایات رُوز<br/>ایک کر نہ رنگین اشارات رُوز</p>   |
| ایضاً دہ   |   |
| <p>ناس کرباجی نے جب میری بڑھائی پشواڑ<br/>بڑھیا ادھلی نے اک آن کے قصہ بانڈھا<br/>گرتی جالی کی بجھے بھاتی ہے لہکی پھلکی<br/>تو دوا ایک ہے اندری اور حرفت باز<br/>بوجھ سے اسکے کمر بچکی ہی پڑتی ہے مری<br/>ریشک سے منہ پہ بستی کے گے بھول بستی</p> | <p>یعنی تب پیر سے وہ ٹکڑے اوڑالی پشواڑ<br/>اس سے بندی نے وہ دھانی جو دھلائی پشواڑ<br/>کیون مرے واسطے باجی نے سلمائی پشواڑ<br/>قادری مانگی تھی مرد وڑکے لائی پشواڑ<br/>کیون مجھے گھیر کی اتنا یہ پنھانی پشواڑ<br/>میں نے رنگین یہ بستی جو رنگائی پشواڑ</p> |
| غزل مشفق   |   |
| <p>کچ تنہائی میں ہے صحبت اعیار عزیز<br/>اپنی عریانی کا یوں دلو خوش آیا خلعت<br/>بول سے تاحشر اثر اسکی نگہ کا نہ گیا<br/>اپنے عاشق سے تکلف نہیں اتنا لازم<br/>عشق سے میں بجز کھاؤں قسم لے مشفق</p>  | <p>جیسے بیار کو پر ہیز ہونا چار عزیز<br/>جس طرح شیخ کو ہو مجبہ و دستار عزیز<br/>جان کو تھا تیرا مشہ طالب سونار عزیز<br/>مجھ سے تو جان بھی مجھ کو نہیں لے یار عزیز<br/>ترک الفت کو نہ سمجھے کوئی دشوار عزیز</p>  |
| غزل سودا   |   |

|  |  |
|--|--|
| ترب سے ہم کچھ نفس بین ہیں گرفتار ہنوز<br>عشق پر دوازہ نہیں تا سر دیوار ہنوز<br>یار دم ڈھونڈتے ہو مرہم رنگار ہنوز<br>اس قیامت سے نہیں ہے تو خبردار ہنوز<br>دشت میں خاک بسر دتے ہیں کسا ہنوز<br>میں تو دیکھا نہیں ایسا کوئی بیچار ہنوز | بال و برہونے پنائے تھے نمودار ہنوز<br>ہونگے پامال نکر ہمو رہا اسے صیاد<br>زخم شمشیر شکر نے کیا اپنا کام<br>حق تعالیٰ اسے جیتا رکھے اس دنیا میں<br>قیس فرہاد کے ماتم سے لو جگ میں ایک<br>تیری دوری سے عجب حال ہے اس سودا کا |
|--|--|

## غزل یقین

|  |   |
|--|---|
| ان غزالوں سے ہمارا جی نہیں ملتا ہنوز<br>مانتا ہے کوہکن کے نقش کو خارا ہنوز<br>بھر رہا ہے مے سے یہ معشوق کی مینا ہنوز<br>آب خنجر کو ترستا ہے جگر میرا ہنوز<br>اسہ کم ہوتی نہیں اُسکی یہ استغنا ہنوز | خوش نہیں آتا ہے بن مجنون میں صحرانوز<br>اتلک کرتا ہے تیشہ کام میں پیچہ کے دخل<br>مولکائے پر بھی مستی حسن کی اتری نہیں<br>باد جو داسکے کہ جز خون کے مارے خونین غن<br>ہے یقین کا عشق میں ہر زبان احتیاج |
|--|---|

## غزل اسد اللہ خان

|  |   |
|--|---|
| میں ہوں اپنی شکست کی آواز<br>میں اور اندیشہاے دور و دراز<br>ہم ہیں اور راز ہاے سینہ کواں<br>ورنہ بانی ہے طاقت پر داز<br>ماز کھینچوں بجائے حسرت ناز<br>اے ترا ظلم سرسبز انداز<br>لے دریغادہ رند شاہ باز | نہ گل نمہ ہوں نہ پردہ ساز<br>تو اور آراش خم کا کل<br>لاف تکین فریب سادہ دلی<br>ہوں گرفتار الفت صیاد<br>وہ بھی دن ہو کہ اس شکر سے<br>اے ترا غمہ یک تلم انگیز<br>اسد اللہ خان مستام ہوا |
|--|---|

## غزل افتخار

|  |  |
|--|--|
| انہی آنکھوں کی جھڑی بھی کم نہیں برسات<br>اشک کا قطرہ جو پیکار کا لہرہ الماس تھا<br>عشق میں ہونے نہیں باقی کسی عنوان سے<br>کیون نہ سر سبز انشا مثل سرو سبز آج | فیض سے جسکے ہوئے ہیں سیکڑوں فرنگ سبز<br>کیا تعجب اگر اثر سے اسکے ہو ہر سنگ سبز<br>غیرت و عز و حیا و تسرم و عار و تنگ سبز<br>سبزہ نو خیر باقی سبزہ تسرہ تنگ سبز |
|--|--|

## غزل غالب

|  |   |
|--|---|
| کب باہر اب ہمیں جو رو بشر کا امتیاز<br>اُس کا کوچہ چھوڑ کر جاوے ہے گلشن کی بون<br>ناز کی جس نے رگ گل کی نہ دیکھی ہو بھی<br>ہے یہ سولے محبت ہی کہ یاں بس بات کو<br>جس شست اغیار کی ہیلو میں ٹھہری یاد کے<br>اہل ہمت بوچھتے ہیں خاک جب اکسیر کو<br>آگے اپنے یار کے غالب ہمیں بیو ب ہیں | دیکھ کر جاتا رہا تجھ کو نظر کا امتیاز<br>ہو گیا معلوم بس بادِ سحر کا امتیاز<br>ہو میاں کیونکر اوسے تیری کمر کا امتیاز<br>کچھ نہیں رہتا میاں نفع و ضرر کا امتیاز<br>تب ہمارا رہ گیا پھر دان کہ صبر کا امتیاز<br>انکوب ہوتا ہے صرف سیم و زر کا امتیاز<br>ورنہ ہے کیسے اسے عیب و مہر کا امتیاز |
|--|---|

## غزل میر

|  |   |
|--|---|
| ہوتا نہیں ہے بابِ اجابت کا واہنوز<br>دنِ رات کو کھنچا ہے قیامت کا اورین<br>خط کا رٹھ لاکے تم تو منڈ بھی چلے دے<br>غنی چین چین کھلے اس باغ و ہرین<br>احوالِ نامہ بر سے مرا سنے کہہ اٹھا<br>غنی نہ بوجھ دل ہے کسی مجھ سے زار کا<br>توڑا تھا کسا شیشہ مول تو نے سنگدل<br>ہیلو میں اُسکے میرا ہو تھا سو پی چکا | بیل بڑی ہے چرخ پہ میری دعا ہنوز<br>پھرتا ہوں منہ پہ خاک ملے جا بجا ہنوز<br>ہوتی نہیں ہماری تمھاری صفا ہنوز<br>دل ہی مرا ہے جو نہیں ہوتا ہے واہنوز<br>جیتا ہے وہ ستمزدہ بھور کیسا ہنوز<br>کھلتا نہیں جو سسی سے تیری صبا ہنوز<br>ہے دل خراش کو پے میں تیری صدا ہنوز<br>اڑتا نہیں ہے طائر رنگ جنا ہنوز |
|--|---|

|  |   |
|--|---|
| جاتی نہیں ہے سر سے چمن کی ہوا ہنوز   | بے بال و پر اسیر ہوں کچھ نفس میں میر  |
| غزل شہیدی  |   |
| <p>جلیکا نفس جلیکا نفس جلیکا نفس جلیکا نفس<br/>         ابھی تو ترس ابھی تو ترس ابھی تو ترس ابھی تو ترس<br/>         وہ بجا جس وہ بجا جس وہ بجا جس وہ بجا جس<br/>         نہ مگر کو کس نہ مگر کو کس نہ مگر کو کس نہ مگر کو کس<br/>         گئی دلوٹوس گئی دلوٹوس گئی دلوٹوس گئی دلوٹوس<br/>         نہ ہی ہوس نہ ہی ہوس نہ ہی ہوس نہ ہی ہوس<br/>         وہیں جا بریں وہیں جا بریں وہیں جا بریں وہیں جا بریں</p> | <p>تھے پر سے جھرنے لگے شر نہ تڑپ تو بلبل زار بس<br/>         انھیں کو کہ بارھواں سال ہوئے مجھے یہی مقال ہے<br/>         کوئی کاروان جو نکلیا سوے نجد قیس یہ بول اٹھا<br/>         تھے غم زیکا ہوں بریدہ سر سے جنگ جو مرے قتل پر<br/>         نہ چلی کسی کی فونٹری کہ وہ زلف سانپ جی بھڑی<br/>         تجھے دیکھا جسے ہر لہری بخدا کیلے نظا لے کی<br/>         تو شہیدی ابرہہ سے کہ وہ شراب پتر ہوں جس جگہ</p> |
| غزل محکم   |   |
| <p>نہ ملا درس نہ ملا درس نہ ملا درس نہ ملا درس<br/>         ترا آج خمس ترا آج خمس ترا آج خمس ترا آج خمس<br/>         ہوئے دو برس ہوئے دو برس ہوئے دو برس ہوئے دو برس<br/>         نہ پیا جس نہ پیا جس نہ پیا جس نہ پیا جس<br/>         سرخار و خس سرخار و خس سرخار و خس سرخار و خس</p>   | <p>کچھ حیف ہے تیرے صنم کوں آہ جاکے یہ کس سے بس<br/>         یوں پکارا اٹھا ترے در پہ شب مجھے جو رکے وہ بڑ<br/>         تھے جو میں مجھے لعین بیان پڑے روتے دو ماہ کم<br/>         تب غم لے آئے اٹھا بھوک بخدا صتم یہ جگر مرا<br/>         مجھے بریں محکم کمر بایں جان کر جو لپٹ گیا</p>  |
| غزل انشا   |   |
| <p>و اے تنہائی اور کچھ نفس<br/>         انہیں آتی ہے آج باگ جس<br/>         خون حاکم رہا نہ بیم عس<br/>         آنکلی اور نگلی کی جڑ مٹ گئی جس<br/>         انہیں اب تک کیا کسوئے مس</p>   | <p>چنسن گئی عنایب ہو بکس<br/>         قیس لیلے سے مل گیا شاید<br/>         شب جو میں اسے راہ میں لپٹا<br/>         ہاتھ پائی ہوئی کچھ ایسی بس<br/>         لگے کہنے کہ میرے دامن کو</p>   |

|   |   |
|---|---|
| مفت چلبائے گلابے بھی سرک<br>جب یہ سمجھے کہ چھوڑتا ہی نہیں<br>گن کے دس لیلے گیارہواں نہی<br>ایک دو تین چار پانچ چھ سات | ارے بین آگ ہوں اور تو ہوس<br>تب تو ٹھہری کہ دینگے بڑے دس<br>ہمکو پیٹے کرے جو زیادہ ہوس<br>اکٹھ نو دس ہوے بس انتسابس |
|---|---|

### غزل مشفق

|   |  |
|---|--|
| آپ نے بھیجا تھا خط جو اپنے اس حشر پاس<br>دور ہی سے دیکھ کر دیرانِ وفا ہونے لگا<br>کاغذینِ بندے تھامے دیکھ کر کتنی ہے غل<br>اور بھی مخمور چشمِ یار ہو جاتی ہے مست<br>مقدہ دل صاف کھلایا بیگانے مشفق سے | وہ ہمیشہ رہتا ہی بالائے تکیہ سر کے پاس<br>ڈرتے ڈرتے پہونچے ہم جہم تھامے دے کے پاس<br>کیا ہی روشن دوستاے ہین مہ نور کے پاس<br>میکدے میں شیشہ جب آجاتا ہے مانع کے پاس<br>حل مشکل کا ہے نسخہ خالق اکبر کے پاس |
|---|--|

### غزل بعید مل متخلص معرود

|  |  |
|--|--|
| لچلو مجھ کو تم اُس آئینہ رخسار کے پاس<br>زر گس مست کا ست رکھ دل بیمار خیال<br>ذبح کرتا ہے تو گر پر ذرا اتنا کیجو<br>جی میں آتا ہے کہ اب بھیس بدل جگی کا<br>اب خیال اُسکا سرا فرار کرے ہر معرود | خاک ہے زندگی جو یار نہیں یار کے پاس<br>بے بیار گور رکھتے نہیں بیمار کے پاس<br>رکھیں قاتل تو سمجھے اپنی ہی دیوار کے پاس<br>دھونی بے بیٹھے (بے لطف دھواں دھار کے پاس<br>شہ قدم رنج کرے جا کسی نادار کے پاس |
|--|--|

### غزل رضا

|  |  |
|--|--|
| تخنے کچھ قدر مری آہ نہ جانی افسوس<br>ہواستانِ درد کی اپنے میں کہوں کس سے اجی | قدر دانی سے کوئی بات نہ مانی افسوس<br>کوئی سنتا ہی نہیں میری کہانی افسوس |
|--|--|

|   |  |
|---|--|
| دل اگر کہنے میں ہوتا تو یہ دکھ کیوں ہوتا<br>چشم تر صفت بدن خشکی لب زردی رنگ<br>رحم آتا ہے رضا دیکھ ترا حال مجھے | ہے بغل میں بھی مراد شمن جانی افسوس<br>یہ ملی درد محبت کی نشانی افسوس<br>مفت برباد گئی تیری جوانی افسوس |
|---|--|

## غزل میر

|   |  |
|---|--|
| اے ابر تر تو اور کسی سمیت کو برس<br>حرمان تو دیکھ بھول کھیرے تھی کل صبا<br>مژگان بھی بگیں میں رونے سے چشم کے<br>جنون کا دل ہوں محل لیلی سے ہوں جدا<br>اے گریہ اسکے دلیں اثر خوب ہی کیا<br>اسکی زبان کے عہد سے کیونکر نکل سکون<br>حیران ہوں میر نزع میں اب کیا کروں بھلا | اس ملک میں ہماری یہی چشم تر ہو بس<br>اک برگ گل گرا نہ جان تھا مر قفس<br>سیلاب موج ماحے تو ٹھہرے ہو کوئی خس<br>تہنا پھروں ہوں دشت میں جون نالہ پس<br>دوتا ہوں جب میں سامنے اسکے تو دلچسپ نہیں<br>کہتا ہوں ایک میں تو سنا تا ہے محکودس<br>احوال دل بہت مجھے فرصت ہے یک نفس |
|---|--|

## غزل انشا

|   |  |
|---|--|
| پھر تو کہہ بھر کے دم سرد مرے ہونٹ نہ چوس<br>قہر ہے محل سے زینت سے ترا یوں کننا<br>رفیقیت نہ چلوں تو مجھے چھوڑنے دے<br>مجھ کو حیران کر چھوڑ تری دہشت سے<br>صدے اس ناز کے انشا سے یہ کننا چل بے | ان وہ کس طرح کے بیدر درمے ہونٹ نہ چوس<br>رنگ یا قوت ہے یاں گرد مرے ہونٹ نہ چوس<br>دیکھ جاگہ ہے یہ بے پردہ مرے ہونٹ نہ چوس<br>دیکھ رخسار ہوے زرد مرے ہونٹ نہ چوس<br>جوٹ لگتے ہی ہوا در درمے ہونٹ نہ چوس |
|---|--|

## غزل شیدی

|   |   |
|---|---|
| ہنو گا جسا دنیا میں کوئی ناکام سو سو کو س<br>بارک ہو تمہیں اے مصفیہ ویر گلشن کی<br>ہماری شکل سے ہیں آپ ہی مانوس اے ہم | کہ مطلب بھاگتا ہے سکے را نام سو سو کو س<br>ہماری راہ میں پھیلے ہوے ہیں ام سو سو کو س<br>بلاتے تھے ہمیں جو بھیجی کہ پیغام سو سو کو س |
|---|---|

|  |   |
|--|---|
| <p>اٹھلا آسمان جس گھڑی کہے سے جانان کے<br/>مریض عشق کی اپنے خبر لے جلد اسے ظالم<br/>نہ اکدن خضر نے بھی اس کے میری رہنمائی کی<br/>غضب ہے حال میرے نہیں واقف ہو وہ اب تک</p> | <p>ہوا تھا ناتوان غم کو ہر ہر گام سوسو کو س<br/>ہوئے ہیں دور اس طاق آرم سوسو کو س<br/>بھٹکتا ہی رہا میں صبح سے تا شام سوسو کو س<br/>شہید دی جسکی خاطر سے ہو گیا بزم سوسو کو س</p> |
|--|---|

### غزل حاجی

|   |   |
|---|---|
| <p>تم تھا ہو مجھ سے تو میں بھی علیٰ ہذا القیاس<br/>تم جو کہتے ہو کہ تجھے کچھ غرض مجھ کو نہیں<br/>کون تو میرا میں تیرا کون جو تم کہتے ہو<br/>کوئی امید و فاپرست لگا واس سے دل<br/>بیٹھے ہیں جسطرح سے نزدیک تیرے لے غبرا<br/>کیجیے بدنام مجھ کو خوب لیکن میرے ساتھ<br/>پوچھتے کیا ہو کہ اس حاجی نے دل کو جس طرح</p> | <p>اپنی خواہ وہی میری علیٰ ہذا القیاس<br/>ہم کو کب پر واس ہے اب تیری علیٰ ہذا القیاس<br/>کچھ مرے دلیں بھی اب سو بھی علیٰ ہذا القیاس<br/>ہو گئی اک مجھے نادانی علیٰ ہذا القیاس<br/>جو گا میرے پاس بھی کوئی علیٰ ہذا القیاس<br/>ہو گی صاحب کی بھی رسوائی علیٰ ہذا القیاس<br/>لکھو دیا تھا جان بھی کھوئی علیٰ ہذا القیاس</p> |
|---|---|

### غزل شاہ ظفر رحمۃ اللہ علیہ

|  |   |
|--|---|
| <p>جو کہ سینے میں ہو داغ دل سوزان کی طیش<br/>حاک پر میرے خس و خوار نہ کیونکر جلبا بین<br/>ہمنے گو آنکھوں سے رو دکے بہائے دریا<br/>بنص پر رکھتے ہی انگشت پھول لاپڑ جاے<br/>ہنیں معلوم یہ کیا عشق کی بھڑکانی آگ<br/>لکھ بہ تبدیل روایت اور غزل گرم ظفر</p> | <p>ادہ نہو شمر کے دن ہر درختان کی طیش<br/>اتلک دلیں ہو سوز غم پہان کی طیش<br/>نہ بھگی پر نہ بھگی ہاں غم جانان کی طیش<br/>الطبیہ وہ ملا ہے غم ہجران کی طیش<br/>چھوٹتی ہی ہو مجھے میرے دل جان کی طیش<br/>جسکو ہوسکے زیادہ دل یاران کی طیش</p> |
|--|---|

### غزل سیمر

|                                      |   |
|--------------------------------------|---|
| <p>اُسکا خیال آئے ہے حیار کی روش</p> | <p>کچھ آسکی بہنے پانی نہ رفتار کی روش</p> |
|--------------------------------------|---|

|  |   |
|--|---|
| کیا چال ہیگی زہر بھری روزگار کی<br>وہ وقت خیز گرم تو مدت سے ہو چکے<br>جاتے ہیں رنگ دلوے گل آب جو چلے<br>ماٹل ہوا ہے سر دگلستان پہ دل مرا<br>زندان میں جہان کے بہت ہیں خراب حال<br>یون سر بکھیرے عشق میں بھرتے نہیں ہیں میر | اسب اس گزند کی ہے سیہ مار کی روش<br>رہتے ہیں اب گرے پڑے بجای کی روش<br>آئی نہ خوش ہمیں تو یہ گلزار کی روش<br>کچھ آگئی ہے اس میں قدیار کی روش<br>کرتے ہیں ہم معاش گنگار کی روش<br>اظہار بھی کریں تو ہیں اظہار کی روش |
|--|---|

### غزل شاہ ظفر

|   |   |
|---|---|
| ساقی نہ دکھا بزم میں تو جام کی گردش<br>پھرتی ہے مری خاک گولے میں ہمیشہ<br>اک شب نہ مرے پاس وہ آیا نہ تابان<br>آنکھوں کے تصور میں ترے صاف ہو لکھا<br>سے بھرتے ہی ساقی کے ظفر ٹوٹ گیا جام | یاد آتی ہے چشم بیت خود کام کی گردش<br>اب تک بھی مرے ساتھ ہے ایام کی گردش<br>گردون نے نہ کی ایک مے کام کی گردش<br>خامہ نے نہ کی جب دم ارقام کی گردش<br>قسمت ہی میں تھی رندے آٹام کی گردش |
|---|---|

### غزل سودا

|  |  |
|--|--|
| دین شیخ دبر میں لے کیا یار فراموش<br>دیکھا جو حرم کو نہیں وہ دیر کی وسعت<br>بھولے نہ مرے دل سے مرا سحر عہ جانکاہ<br>دل سے نہ گئی آہ ہوس سیر میں کی<br>یا نالہ ہی کر منع تو یا اگر یہ کو نا صبح<br>بھولا پھر دن ہوں آپ کو اک عمر سے لیکن<br>دل درد سے کس طرح مرا خالی ہو سودا | یہ سب فراموش وہ زنا ر فراموش<br>اس گھر کی فضا کر گیا سمار فراموش<br>نالہ نہ کرے مرغ گرفتار فراموش<br>اور پہننے کیا رختہ دیوار فراموش<br>دو چیز نہ عاشق سے ہو یکبار فراموش<br>تجگو نہ کیا دل سے میں زنا ر فراموش<br>وہ ناشنوا حرف میں گرفتار فراموش |
|--|--|

### غزل سوز



|   |  |
|---|--|
| <p>کسکی صحبت میں تو ہوا او باش<br/>میں اگر جانتا کہ بالکا ہے<br/>کوئی منصف نہیں کہوں کس سے<br/>ماخن پا نظر پڑا تھا اکمین<br/>جسکو دیکھا سو ہے وہ رشک پری</p>  | <p>آفرین میرے میں چلے شا باش<br/>دل نہ دیتا تجھے میں پہلے کاش<br/>کیونکہ گزریگی اس سے میری ماش<br/>ابتلاک میرے دلمین ہے وہ خراش<br/>سوز تو دیکھ صنعت نقاش</p>  |
| <p>غزل انشا<br/>کیون سا قیام مل ہو اپنا یہ رنگ فرش<br/>ہوں آئینہ ہے اسکے جہان چاندنی تجھے<br/>تھے پلنگ دور بچھایا تو کیا ہوا<br/>شیخ و راز قد نے جو مجلس میں دگ دھرے<br/>ہلک فرہی کو شیخ کے دیکھو کہ ہے زیاد<br/>جو مجھ میں اور انہیں دہما جو کڑی بجی<br/>دھتار پڑا جو پاؤں سے سند پہ لے آپ</p> | <p>شیخے شراب سرخ کے ہین جاے سنگ فرش<br/>دان عرشیوں کے بالوں کا سایہ لنگ فرش<br/>تم جانتے ہو مجھ کو کہ میں ہوں پلنگ فرش<br/>پھبتی کہی سہوں نے کہ آیا کلنگ فرش<br/>دریا کے بھی ہنگ سے ہے یہ ہنگ فرش<br/>فراش بے روز ہوئی یہ تو جنگ فرش<br/>کیا سخت بے لحاظ ہے ہر ہر یہ ہنگ فرش</p> |
| <p>غزل یقین<br/>رات دن خواب کو ہے دھماے غم کی تلاش<br/>اشک رنگین سے گلی کو تو نے مشہد کر دیا<br/>جس طرح ہے ڈھونڈتے ہیں لوگ خاطر بادشاہ<br/>بھی سے میرے لگے ہی ہے سانور دلی جستجو<br/>شاعری ہے لفظ و معنی سے پرے لیکن یقین</p>   | <p>روز و شب لیل کو بھی در پیش مجنون کی تلاش<br/>مر گئے ہیں دیکھ کر اس چشم پر خون کی تلاش<br/>اس طرح رہتی ہے مجھ کو جان مجنون کی تلاش<br/>جس طرح ہوتی ہے ایفونی کو ایفونی کی تلاش<br/>کون سمجھے یاں تو ہے الام مضمون کی تلاش</p>  |
| <p>غزل سرانج<br/>کیا شراب محبت نے دل کے خم میں جوش</p>  | <p>عجب نہیں جو قیامت تلک رہوں مدہوش</p>  |

|  |  |
|--|--|
| صنم کے حسن کی خورشید کی خجالت سے<br>ہنین علاج بجز مرہم نوازش و لطف<br>نہو دے صورت قیامت کے شور سے بیدار<br>ترے دو ابرو ہمسر کو دیکھ حیران ہوں<br>فسردہ دل ہوں زمانے کی سرد دھری سے<br>کنہ عقل سے آزاد ہے مثال سراج | ہوا ہے چاند نقاب سیلاب میں روپوش<br>جفا کے زخم سے کرتا ہے دل فغانِ خروش<br>جو کوئی خیال میں اس چشم کی ہوا سے نش<br>سنا ہنین ہرین کہین دو ہلالِ دیش بدیش<br>عجب ہنین ہے اگر شل شمع ہوں خاموش<br>جو اسکی زلف کی زنا رکا ہے حلقہ گروش |
|--|--|

## غزلِ ناسخ

اردو صحیفہ

|  |   |
|--|---|
| اس قدر زیرِ فلک اسے سر و گل اندامِ رقص<br>سیکردن مئے محل چرتے ہیں ہر ٹھوکے ساتھ<br>رخ خوشخوان اس چمن کا ہوں کہ جسکے صحن میں<br>لگتی ہیں میناے گردون کو ہزاروں ٹھوکرین<br>چل گیا بھونچال تیرے رقص سے محلِ میناے<br>ہو گیا پیری میں عیش اپنا جوانی سے دو چند<br>حال میں صوفی اگر ناچے ہے غامی کی دلیل<br>دور دامن ہو گیا ہے محکو مثلِ آسیا<br>گر عوضِ ناقوس کے جا کر میں اک ناکہ گردن<br>تو ہے وہ صیادِ اذ ظالم کہ تجکو دیکھ کر<br>جی اٹھے مردے ہزاروں سنکے گھنگر کی صدا<br>ناچے گانے کا کیا رتبہ ہے اس کے سامنے | کر رہا ہے لولی گردون کو بے آرام رقص<br>فتنہ محشر وہ ہے جسکا رکھا ہے نامِ رقص<br>آسمان طائوس سا کرتا ہے صبح و شام رقص<br>اگر تھے ہیں مستی میں جب زندانِ آسمان رقص<br>سب لگے کرنے درو دیوار سقفتِ بامِ رقص<br>ہاتھ میں رعشہ سے کرتا ہے جوے کا جامِ رقص<br>کرتے ہیں گلخن پہ جیسے دانائے خامِ رقص<br>پیتا ہے دلو تیرا اے بہتِ گلغامِ رقص<br>بتکدے میں ہر طرف کرتے پھرتے مہنامِ رقص<br>کرتے ہیں بولے تڑپنے کے اسیرِ دامِ رقص<br>واسطے زندون کے لایا موت کا بیجامِ رقص<br>ہر سخن اسکا ہولے ناسخ عناصر کا مِ رقص |
|--|---|

## غزلِ سودا

|                                |                                      |
|--------------------------------|--------------------------------------|
| آلودہ زیرِ چرخ ہنین آشیائے حرص | آرام پھر کمان ہے جو ہر دلیں علیے حرص |
|--------------------------------|--------------------------------------|

|   |   |
|---|---|
| نہیں نہیں ہے یہ کہ بھرے کاسہ طمع<br>انسان نہو ذلیل زمانے کے ہاتھ سے<br>نادان تلاش طرہ زر سے تو باز آ<br>اپنے سوا کسی کو نہ پا یا حریص میں<br>سودا بسر ہو خوبی سے اوقات ہر طرح | دن میں کوڑ ڈگر جو چو آدے گدے حرم<br>ذلت کیسکو کوئی نہ دیوے سواے حرم<br>جون شمع یہ نہو کہ ترا سر کٹاے حرم<br>کی قطع روزگار نے مجھ قباے حرم<br>پر در میان نہوے بشر طیکہ پاے حرم |
|---|---|

### غزل میر تقی

|   |   |
|---|---|
| شاعری شیوہ ہے شعار اخلاص<br>اب کہان وہ موہی مستلی<br>سورت اخلاص کی پڑھی برسوں | دین و مذہب مرا ہی پیار اخلاص<br>ہوئے ظاہرین یون ہزار اخلاص<br>میر رکھتا نہیں ہے یار اخلاص |
|---|---|

### غزل رنگ

|   |  |
|---|--|
| مرتبہ حق نے کیا خاص اخلاص<br>غیر کی بوسے و مارغ نہیں<br>حال تقلید طالب دنیا<br>آپ انا فتننا ہو دے پناہ<br>بحر مہی بن غرق ہوگا رنگ | تسے رکھتا ہے دل مرا اخلاص<br>الفت دل عجب ہے حاصل اخلاص<br>جس طرح سے بنا ہوا رقا ص<br>صحیفہ دوسے سورہ اخلاص<br>ہاتھ آیا سخن کا ہو غوا ص |
|---|--|

### غزل کنور

|   |   |
|---|---|
| مین نیٹ دل سے ہوں ترا خالص<br>دل کو فرقت میں کیا ہے بیتا نی<br>منتظر تیرے دید کے ہیں سب<br>بے سبب رستہ ہو خفا ہم سے<br>شکر حق اب کنور وہ بر آیا | جذب باطن سے با صفا مخلص<br>عرض تسے کرے وہ کیا مخلص<br>برق منہ سے کہیں آٹھا مخلص<br>آپ کا مین ہوں یہ ریا مخلص<br>جس دعا میں ہمیشہ تھا مخلص |
|---|---|

## غزل انشا

زہے نسائم فیضانِ مبداءِ فیاض  
مدامِ ناصیہ ساہین حضورِ مین جبکہ  
برایعِ فطرت و خیاطِ غلبہٗ تنویر  
علیمِ حاکم و حکامِ دہر جس سے ہین  
ریاضی اور طبیسی سے حاصل یہ ہے  
کہ تیری ذات کو مخلوق بے سوا دکیا  
شفاب اُسے تصدق سے اپنے دی مجکہ  
دگر نہ دیکھ کے انشا کی بنض ہوتا تھا

## غزل سودا

چشمِ بنیا ہو تو لیکر گل سے سے تاخار فیض  
فیض ہے وابستہ اتار عقیدت در نہ یار  
نخنہ ہے یوں تقویت د لکھو مے دشنام یار  
ہر سے جون نہ کو ہو پنے ہے ضیا جو خور و  
جی بچے دون ہمتوں سے تو غنیمت جاینو  
گر کے صاف آئینہ دل آئین تو دیکھ آپکو  
تو نے وہ سودا از زبانِ رنجیت ایجاد کی

## غزل سرج

ماں ہوں گلبدن مجھے اُس گل سے کیا غرض  
خونی دلون کے قتل کو سیدھی نگاہ بس  
رسوائی جہان سے مجھے فکر کچھ نہیں  
اکا کل میں اُسکے بند ہوں سنبھل سے کیا غرض  
اس تیغ کو فسانِ قنائل سے کیا غرض  
دیوانہ رجنون کو تامل سے کیا غرض

|                                  |                                 |
|----------------------------------|---------------------------------|
| بس ہے غبارِ راہ لبسِ شبنمِ شبنم  | سلطانِ بخاری کو تجمل سے کیا عرض |
| جام سے است سے بخود ہون لے سر لاج | دور شراب شیشہ پر نکل سے کیا عرض |

### غزلِ یقین

|  |   |
|--|---|
| کب سے زنجیر مجھ بھرمج دیوانہ کی عرض      | ہو جاتی تھی کان تک اس زلف کے شانے کی عرض  |
| گرمی اہل بزم سے مت کر کہ میں ہوتا ہوں دل | شیخ کی خدمت میں پہنچنے ہی پر دے لے کی عرض |
| شیشہ مجھ دل سا بتائے اور تری آکھن سا جا  | اگر کہ ساقی ہزار دن سال بچانے کی عرض      |
| فصل جاتی ہو یقین اور باغبان سے ایک بار   | کوئی کر دیتا نہیں ہر باغ میں جانے کی عرض  |

### از تبرک غزل مولوی عبداللہ صاحب سبک الدہلوی

|  |  |
|--|--|
| جو کہ تری زلف سے نظر ہوئے کبھی ہم غلط                  | جسے مار سیاه کا ہر چہ ہے کہے کیونکہ وہ ہوتا ہے غلط   |
| نہیں تیرے غرض کو جو دکان کو نہیں لی ہونے ہر رنگ کی جان | تیرا تیرا ہے اور بر دکان جو کہ صفت ترک عجم غلط       |
| تھیں سب سے ہوتے گناہ ذرا کہ جوئے کوئی دم چون چرا       | کہاں سکا تھا صحت یہ بھلا جو کہ آپ عدم غلط            |
| دیکھو میں گل کا بناہ ہم کیسے کرتے ہیں لکے یہ جلوہ ہم   | نہیں کوئی سر نہیں سے چشم نیم جو ہو قول و قرار ہم غلط |
| ذرا چشم کرم سے تو دیکھا دھر تر سے جو ہیں تیرے ہوا چہر  | جیسے سب سے ادھر ادھر کرنا سپہ تو اتنا ستم غلط        |

### غزلِ اشا

|                                       |                                       |
|---------------------------------------|---------------------------------------|
| کیا دغل تیرے غم میں ہے تن میں جان غلط | حاشا غلط غلط غلط اسے مہربان غلط       |
| دو چار دن جو ہے نہ بولے تو کیسا ہوا   | ہر جا ہے ہمیشہ جیسے یہ کہان غلط       |
| میں اور ترک عشق بھلا کچھ بھی ربط ہے   | اے مہربان غلط غلط اسے قدر دان غلط     |
| تصمیم عدم کہہ نہ ہو تو بھی ز اہل ہدا  | گوشت کی ہی بورہ کو سے بتان غلط        |
| اسے میرے حاج چپ ہو خدا کا بچہ نام لے  | بچے ہو ترک صحبت سپر مغان غلط          |
| آوارہ وشت شوق میں مانند گرد باد       | بھٹکا پھر دن ہوں کر کے رہ کار دان غلط |
| انشا سے اب خیال یہ انشاے راز کا       | ہے وہ جو کچھ کہ آپ کی خاطر نشان غلط   |

یہ غزل مولوی عبداللہ صاحب سبک الدہلوی کی ہے

### غزل میر تقی

|   |   |
|---|---|
| جسکو ہوا ہے اس صتم یوفا سے ربط<br>گل ہو کے برگ برگ ہوئے اور ہوا ہوئے<br>زہنا ریشیت پا سے نہیں اٹھتی اسکی آنکھ<br>نہاید اسی کے ہاتھ میں دامن ہو یا رکا<br>کرتی ہے آدمی کو دنی صحبت فقیہ<br>اچھا نہیں ہے میر سے بڑے گد سے ربط | اسکو خدا ہی ہو دے تو کچھ ہو خدا سے ربط<br>رکھتے ہیں اس چمن کے جو غنچے ہوا سے ربط<br>اس چشم شرگین کو بہت ہے حیا سے ربط<br>ہو جس بزم رسیدہ کو دست دعا سے ربط<br>اچھا نہیں ہے میر سے بڑے گد سے ربط |
|---|---|

### غزل سودا

|  |   |
|--|---|
| تو جو ہو پاس تو ہے صبح طرب شام نشاط<br>فضل حق جسکی طرف ہو تو اُسے بخشے ہے<br>دل جنوں کا ہے اسیری کے مزے آگاہ<br>عکس نا اسکی نگر کا نہ پڑے جام کے بیچ<br>دیکھ ہوتی ہے تجھے قری و لبیل شادان<br>نشہ ہے زیر بغل آئینہ دل سودا | دیکھنا بھگو ہے لے جان و دل آرام نشاط<br>دور سا غر کی طرح گردش ایام نشاط<br>ہے نفس بیچ اُنھیں عیش و دام نشاط<br>ہو سکے نشہ سے سے نہ سرا انجام نشاط<br>تو ہی اس باغ میں اسے مرو گل اندام نشاط<br>مے سے بہکو نہیں ہے ساتی گلغام نشاط |
|--|---|

### غزل سوز

|  |  |
|--|--|
| اب سوز گر نے لگا دل کو بتان کا اختلاط<br>اب کوئی دم میں پچا دیگی خزان یان کو لوٹ<br>ناکسو کی دوستی نے دین ایمان کو اٹھا ڈ<br>خاک سے جسے بنایا حضرت انسان کو<br>سوز سے مت دل لگا و شفق کچھتا دے | اب سوز گر نے لگا دل کو بتان کا اختلاط<br>اب کوئی دم میں پچا دیگی خزان یان کو لوٹ<br>ناکسو کی دوستی نے دین ایمان کو اٹھا ڈ<br>خاک سے جسے بنایا حضرت انسان کو<br>سوز سے مت دل لگا و شفق کچھتا دے |
|--|--|

### غزل رضا

|  |  |
|--|--|
| ستم ہی مجھ سے تھا اے یوفا شرط<br>مرے دل کی تو کیا لایا بجا شرط | ستم ہی مجھ سے تھا اے یوفا شرط<br>مرے دل کی تو کیا لایا بجا شرط |
|--|--|

|   |  |
|---|--|
| <p>بھلا اب تجھے کیا بازی لگاؤں<br/>گمبانی سے کیا ہوتا ہے یارو<br/>اگر بادرنہین جانا بازی دل<br/>لگا کئے یہ باتیں غیسر سے کر<br/>رضا اسکی رضا پر رہ تو رہی</p>   | <p>دیا میں ہا پہلے دل لگا شرط<br/>غرض ہے خوب درد کو کچھ بجا شرط<br/>تماشا یہ دکھاؤں بھی بھلا شرط<br/>کرنے ہے تجھے جا میری بلا شرط<br/>کہ راہ عاشقی میں ہے رضا شرط</p>  |
| <p>رہے وہ سنی قرآن کے جو تو واعظ<br/>بتوں کی حسن پرستی سے کیا خلل دین ہیں<br/>ثبوت حق کی کربھی سبھو نہ ہے لیکن<br/>دروں ہوں میں نکرین رند تیری داڑھی کا<br/>سخن ہے وہ کہ موثر دلون کا ہوتا دان<br/>کہا تو مان لے سودا کا تو بہ کر اس سے</p> | <p>بچے دہن کے تین اپنے کر نور اعظ<br/>خدا نے دوست رکھا ہے رخ نکو واعظ<br/>تری تو نفی کرم پر ہے گفت کو واعظ<br/>نبرکات میں داخل ہر ایک مو واعظ<br/>یہ بلوچ گوئی ہجر جس سے ہے تجکو خود اعظ<br/>لب دہن کے تین کر کے شست خود اعظ</p> |
| <p>لطف جوانی کے ساتھ گئے پیری کیا ہے کیا مظلوم<br/>رو کر دھنے کو عیش کو ہو ہم تو تھائے دعا گو ہیں<br/>زردی مٹھ کی اشک کی سرخی دو دن تو رنگ پہن</p>  | <p>کیونکہ حسین یا رب حیرت ہر بزمہ ایسے نا مظلوم<br/>برہنیں ہمیشہ عشق میں آئے رکھے ایسا خدا مظلوم<br/>شاہد میر بہت بہتے ہو اس سے ہو کے جدا مظلوم</p>  |
| <p>جیسے نہ اتنے اچھے ہوتے رہو بے لحاظ<br/>ناڑتے ہیں لوگ سب چپ ہو نہ رو بے لحاظ<br/>اسکو مجھے ابکی تم کہتے تو دو سبے لحاظ<br/>ایک گھڑی کے لئے ہو جیسے گو بے لحاظ</p>   | <p>مگر کو سن کر کہا آپ نے ادبے لحاظ<br/>گر یہ کنان دیکھ کر مجھ کو کہا شوخ نے<br/>ہو ٹھہری مل ڈالے ہے یہ ٹھنی دل میں خبر<br/>آج جو کچھ دلیں ہے بار سے کہہ بیٹھے</p>   |

|  |  |
|--|--|
| پانوں لگا داسے بین وہ تو غصہ ہور ات<br>سیکھ ادب لاکھ بار سنے کہا بات مان<br>چھوڑ اب انشا کوئی آپ کو کیا دخل ہے | لکھنے لگا چونک کر چھوڑ یہ خوبے لحاظ<br>پھر وہی کرنے لگا کرتے ہیں خوبے لحاظ<br>اور بھی دو گایاں اور کہو بے لحاظ |
|--|--|

### غزل سراج

|   |  |
|---|--|
| عمل سے ہے پرستون کے تجھے کیا کلمہ دے<br>لگیگا سنگ فحلت شیشہ ناموس پر تیرے<br>نہیں ہے امتیاز نیک و بد شہم حقیقت میں<br>نیاز نیکو دی بہتر نماز خود نساہی سے<br>پڑھے مکتب کے علم مختصر میں یہ معافی ہیں<br>وہ شیریں لب کی کر دی بات اہر بھی حق ہیں<br>سراج اس کعبہ جان تصور کو کیا سرن | شراب شوق کا تو نے پیانے جام لے دے<br>عبث ہم بیگناہوں کو نکر بد نام اے دے<br>مجھے کیساں ہوا ہے کفر اور اسلام اے دے<br>نکر ہم پختہ مغزون کو خیال خام اے دے<br>نہیں ہے زہر کے طومار کو انجام اے دے<br>تجھے معلوم کیا ہے لذت و شام اے دے<br>یہی درد سحر ہے اور دعائے شام اے دے |
|---|--|

### غزل حاجی

|   |  |
|---|--|
| سراج چڑا ج کے لکھا گھر سے دلبر ا کھفیظ<br>تیری یہ ٹیڑھی مڑھ اور متغ ابر و دیکھ کر<br>اُسکے کوچے کی تو کراہیل سکونت اختیار<br>دیکھیے ہوتا ہے کیا رہتی ہے یا جاتی ہے جان<br>حاجی اُس نا آشنا سے دیکھیے کیسے بنے | اگل رکھتا ہے یہ کس کس کے جگر پر ا کھفیظ<br>اچھے اچھے بول اُٹھتے ہیں ہبسا در ا کھفیظ<br>ساکن کو سے صنم کہتے ہیں اکثر ا کھفیظ<br>ان دنوں گھر سے ہیں جیسے کینہ پر در ا کھفیظ<br>آج کہتے ہیں پکارین گے ہمیں بر ا کھفیظ |
|---|--|

### غزل کنور

|   |   |
|---|---|
| جاتا ہے سر سے دلبر کا خدا حافظ<br>کوچے میں سنگ کے سرتک بھی تو ہم کھوئے<br>اک عمر نفس میں ہوں بے بال مری آئی | دل بسکہ مشوش ہے مضطر کا خدا حافظ<br>داوی طلب میں اب بے سر کا خدا حافظ<br>نزدان میں عزیز داب بے پر کا خدا حافظ |
|---|---|



|   |  |
|---|--|
| صحرائے پر آفت میں ہے عشق کے یہ جواں<br>ہے ڈر یہ کنور ہو کو فوراً نہ کہیں ٹوٹے | کیا کیجے اس دل کو بے ڈر کا خدا حافظ<br>ان تیز لنگا ہوں کے خنجر کا خدا حافظ |
|---|--|

غزل ناسخ

|  |  |
|--|--|
| ایسا پردانہ زمانے میں کبھی دیکھا نہ شمع<br>جل رہے ہیں ہر آئینہ پردانہ کی طرح<br>بجے نفرت غیر سے اس شعلہ رو کو ہر تپاک<br>بیٹھے دیکھا نہیں اسکو کسی نے ایک دم<br>گلاب اُٹے وہ روئے آتشین سے باغین<br>سر پہ سوزان دلغ سودا پاؤں میں زنجیر اشک<br>لنگ ہی اسکو بناتے ہیں کہ تجھ کو دیکھ کر<br>منہ دکھا دیتا ہے پردانوں کو گردہ شعلہ رو<br>شاہ ملک عشق ہوں لیتا ہوں کئے پر بھی پاؤں<br>ہے بجا دشمن اگر جلنے ہیں پردانوں کی طرح<br>کچھ فقط تہی نہیں ناسخ دل و جان سے تار | طور کا شعلہ ہے پردانہ رخ جانا نہ شمع<br>آئینہ فانوس عکس عارض جانا نہ شمع<br>اس گس سے آشنا پردانے سے بیگانہ شمع<br>کہتی ہے اس بزم کو ایسا مسافر خانہ شمع<br>ہو یقین نجائے میل شاخ گل پردانہ شمع<br>تیری محفل میں کھڑی ہے صورت پردانہ شمع<br>بہر پاؤں نہ دوڑی آئے مبتلا نہ شمع<br>بھول جاتی ہے ابھی سب ناز مشوقانہ شمع<br>گل چڑھا جاتی ہے میل قبر پر پردانہ شمع<br>جسمین ہے ہر ایک شک عارض بانہ شمع<br>بزم میں پردانے ہیں سب اور صاحب خانہ شمع |
|--|--|

غزل سودا

|  |   |
|--|---|
| گو اب نہ بھر غریب کی بالین پہ آئے شمع<br>پردانہ کے ہوں میں اثر عشق سے نخل<br>اتنا ہے جی میں یہ کہ قدم تیرے چھوڑ کر<br>بیگانہ تیری چشم سے مجھ پر تو اشک گرم | دل نے کسی کا مجھے جلے ہے بجائے شمع<br>کیون منفعل تجھے نہیں کرتی دفاے شمع<br>گرد رہتے ہوں پتنگ ہم ہو کے پائے شمع<br>جلنے سے اسلے آپ کو آگے جلائے شمع |
|--|---|

غزل میر تقی

|                             |                                |
|-----------------------------|--------------------------------|
| لے داغ سر پہ جو آئی تھی شمع | سحر تک سب اسے ہی کھائی تھی شمع |
|-----------------------------|--------------------------------|

از بزم

تینگے کے حق میں تو تپسہ ہوئی  
 نہ اس نہ سے بدوشن تھی شب بزم میں  
 وہ ہے ساتھ میرے شب بزم میں  
 تینگ اور وہ کیوں نہ با ہم جلیں  
 فروغ اُسکے پھرے کا تھا پردہ در  
 قف دل سے میرا کف خاک ہے

## غزلِ نشا

وقت صبح ہو یوں نشا شراب طلوع  
 یکایک ابر سے شیشے کے ہو گیا ساقی  
 خود کیے اشد لمعات کی جھلک اُسکے  
 افق سے تیر طفلی کے ناگہان دان تو  
 شب فراق کی ظلمت سے سہ پہر تنگ نشا

## غزلِ ناسخ

عریانی جنون میں مرے کام آئے داغ  
 ہو د اگر ان مشک کا ملنا نہیں داغ  
 جلتا ہوں سر سے پاؤں تک مثل آفتاب  
 ہوتا ہے کرم خوردہ گل لالہ جس طرح  
 بے داغ آسمان نے نہ کھا کسی کو یاں  
 شکوہ نہیں ہے جو شش سوداے عشق کا  
 سودائی ہن ہم ایسے کہ ہر سال لالہ سان  
 چراغ اپنے پنہاں مرہم کو دور رکھ

از بزم

طاؤس کی طرح ہے بدن پر قباے داغ  
 رجم کی ہے تلاش جو ہو کو براے داغ  
 حامل ہوا فلک سے نہ جھک سواے داغ  
 تاسو رویوں ہن میرے جگر میں کیا داغ  
 ہر ایک مہ جبین نے چھپکے پاس داغ  
 مانند شمع سر سے ہمارا براے داغ  
 ہو گا ہماری خاک سے نشو و نما داغ  
 بھر دیکھیں گے اس سے اور تر شعلہ داغ

|   |   |
|---|---|
| کیونکر گلون کی خاطر نازک کو توڑ دوں<br>مرنے کا غم نہیں یہ مگر داغ ہے مجھے<br>جنت کو چاہیے لے دو زخ بھل میں ہم | گلشن میں عندلیب سے میں نے چھپائے داغ<br>واہن سے آسنے میرے لہو کے چھوٹائے داغ<br>ناستخ یو نہیں جو بعد فنا ہے بقائے داغ |
|---|---|

### غزل سیر تقی

|  |  |
|--|--|
| ہم اور تیری گلی سے سفر دروغ دروغ<br>تم اور مجھے محبت نہیں خلاں خلاں<br>غلط غلط کہ رہیں تھے ہم تنگ غصا غل<br>فراغ کچھ نہیں دعویٰ کو صبح صادق کے<br>کسی کے کہنے سے مت بد گمان ہو میرے تو | کہان دماغ ہمیں اس قدر دروغ دروغ<br>ہم اور الفت خوب دگر دروغ دروغ<br>تم اور پوچھو ہماری خبر دروغ دروغ<br>شب فراق کو کب ہے سو دروغ دروغ<br>وہ اور اُسکو کسی پر نظر دروغ دروغ |
|--|--|

### غزل نشا

|   |   |
|---|---|
| لے آتش فراق مرا بل بے سود داغ<br>آنکھوں میں تاکہ نشہ وحدت کا ہو طلوع<br>بیٹھا ہے آج مجلس رندان میں شیخ یون<br>پیدا لگا دے آہ کسی سا تھ کیجیے<br>یو چوں میں کسی گنہ حقیقت کو آہ تک | جھلکے ہر دلمین دور سے جون دیر کا چراغ<br>ساقی مئے منانہ سے بھرے مرا یاغ<br>طوطی کے پاس جیسے کوئی ہم نفس ہواغ<br>لیکن دل و دماغ کہان کس کو یواغ<br>انشا مجھے ملا نہیں اپنا ہی کچھ سراغ |
|---|---|

### غزل سودا

|   |  |
|---|--|
| سرد مہری سے تون کی سٹ گیا ہر سوز داغ<br>واسے اس پیشہ پر اسے بلبل کہ جسکی ہو یہ قدر<br>ملکت ساری میں باد کہ سلیمان کو نعمت<br>بلبل خوش نمہ ہوں ایک اس گستاخین بیان<br>خوش کبھی اس بزم میں دو ملی نہ کیے ایک با | کر دیا ان ظالموں نے ملک کل بے چراغ<br>خار ہیں کو چہ کو چہ گل ہے رسوا باغ<br>گوشہ خاطر میں اپنی ہے مجھے جو کچھ فراغ<br>نالہ مرغ چمن سے کم نہیں فریاد زراغ<br>دم بدم بیتابی رو تلبے تو ہنستا ہے ایاغ |
|---|--|

|   |  |
|---|--|
| میت اس گلشن میں عاشق ہر طرف ہر طرف<br>دل اگر کھویا ہی سودا چھوڑ ست و نبال انگ | گل سدا بلبل سے ناخوش مجھے تو ہر بیدار<br>شاید اس دیوانے کا طفلان سے تو اپنے سراغ |
|---|--|

### غزل میر تقی

|   |   |
|---|---|
| میلان دل ہے زلف سیدہ قام کی طرف<br>دل اپنا عدل داد و محشر سے جمع ہے<br>اس پہلوے نگار کو بستر سے کام کیسا<br>یک شب نظر اٹھا کہیں دوسوے بام اب<br>آنکھیں جھون کی زلف رخ یار سے لگین<br>جون چشم یار بزم میں اگلا پڑے ہے آج<br>خار شکان سینہ خراش ایک سی نہیں<br>دل پاک رہے ہن جنے آنکھیں سے مجھ پر<br>دیکھی ہے جب سے اُس بت کا فری شکل میر | جاتا ہی صید آپ سے اس دامن کی طرف<br>ہوتا ہے کون عاشق بدنام کی طرف<br>رت ہوئی کہ چھوٹی ہے آرام کی طرف<br>رہتی ہے کون چشم تر سے بام کی طرف<br>وہ دیکھتے نہیں سحر و شام کی طرف<br>تک کچھ شمع کے بھرے جام کی طرف<br>لیکن نظر نہیں ہے تجھے کام کی طرف<br>میلان طبع کب ہے کو خام کی طرف<br>جاتا ہی جی نہیں تنک اسلام کی طرف |
|---|---|

### غزل سوز

|  |   |
|--|---|
| نزدگی آخر ہوئی آیا نہ وہ دلدار حریف<br>میں بھی بندہ تھا اگر ملتے تو کیا آتا خلل<br>لے چلے دینا سے ہم ارمان تیرے وصل کا<br>حسن صورت کو سے لازم میرے پیارے حسن خلق<br>شریڈھنات کرنا سکرانا اب کہاں | مرے مرتے بھی نہ دکھلا یا تجھے دیدار حیف<br>پہرے دل میں نہ آیا حیف میرے یار حیف<br>گور میں نکلے گی یہ آواز اے عیار حیف<br>یہ تری صورت فلافانی اور یہ اطوار حیف<br>سوز کے منہ سے یہ سنتے ہیں لاکھوں یار حیف |
|--|---|

### غزل سودا

|   |   |
|---|---|
| دیکھوں ہوں نہ نہیں اُس ستم ایجاد کی طرف<br>بے مشورت نگہ کے تری طبع روزگار | جون صید وقت قنچ کے صیاد کی طرف<br>آئے نہ تازہ جوڑ کے ایجاد کی طرف |
|---|---|

|   |   |
|---|---|
| لے دانہ ہم قیاس کیا نہ لحاظ دام<br>غیر دن کی بات پر نہ کہوں مت رکھو خیال<br>طرف کے تیرے واسطے صد چٹانہ دار<br>جو رو ستم قدی دانہ وہ درد و غم<br>سامان نالہ سب ہین مہیا پر اسے اثر<br>ثابت ہو دے خون مار روز باز پرس<br>خون کر رہا ہے جوش رگ جان میں ترے | پھنس گئے تنفس میں دیکھ کے صبا کی طرف<br>لیکن کبھو تو میری بھی فریاد کی طرف<br>تھری گئی ہے کانٹے ششاد کی طرف<br>ہائل ہوئے ہین اُس دل ناشاد کی طرف<br>میں دیکھتا ہوں تیری ہی امداد کی طرف<br>روہین گے اہل حشر بھی جلاد کی طرف<br>سودانہ دیکھ نشتر فساد کی طرف |
|---|---|

## غزل انشا

|  |  |
|--|--|
| گھر سے قتل کے عفریہ وہ شجر کے حزن<br>یا علی سوزن مرگان میں پڑا دلیر تو<br>نوش جان ہو جو ترے جام بلور میں یہ کھنڈ<br>پنہن پاک کے جو نام ہین سب گردا گرد<br>قتل بقتل قتل ہی بڑھے ہے قاتل<br>تیس جزو نہیں بھی کچھ ہے پر انشا ہے | انادہ سب یا در ہین لو ہو جو سے حزن کے حزن<br>بن گئے رشتہ تار نگہ ژرف کے حزن<br>اُسکے گویا گزرا شیدہ ہین بپہن کے حزن<br>زیب وہ تیرے گلے کے ہین یہ دھڑکن کے حزن<br>کبھی دو چارہ سنتا ہے جو کم ظن کے حزن<br>میں یہی بچوں کے ہین حزن ہی حزن کے حزن |
|--|--|

## غزل نصیر

|   |  |
|---|--|
| دیکھا جو سیمت تری تصویر کا ورق<br>مضمون سرور مہری جانان رقم کردن<br>کیون سطر کہکشان سے مزین ہو فلک<br>دیکھے وہ لب کو جسے نہ دیکھا ہو اسے صبا<br>تربیع تیرے رومے مخطوط کی کس سے ہو<br>ایسے نے خط کو کھول کے قاصد سیر یوں کہا | سمجھا دل اُسکو نسخہ اکسیر کا ورق<br>گر ہاتھ آئے کاغذ کشمیر کا ورق<br>ہے یہ کتاب کا تب تقدیر کا ورق<br>برگ گل رخ بتا بے پیر کا ورق<br>ہے مصحف مجید کی تفسیر کا ورق<br>سہ پہی کی کے عاشق و گیسر کا ورق |
|---|--|

|  |  |
|--|--|
| تب اسنے عرض کی کہ اسے دیکھیے یہ ہے<br>تم گنجے کے کھیل میں خنجر کھنڈ<br>تو وہ ہے آج دیکھیے جو چاہے یہ رخ ترا<br>خطر پر نظر پڑے تو زمر درستم کرے<br>لیٹانے جب مرقع عالم کی سیر کی<br>پہچان کر لگا لیا چھاتی ہے اُس نے پھر<br>سودا نے دیکھ کر ترے دیوان کو نصیر | احوال قیس پائے بزنجیر کا درق<br>رکھتا ہے یہ غلام بھی شمشیر کا درق<br>دھولا دے آب شرم سے تصویر کا درق<br>سو ٹکڑے اپنے ہاتھ کی تحسیر کا درق<br>دیکھا ہے ایک عالم دلگیر کا درق<br>مجنون کپاے بستہ زنجیر کا درق<br>چھاڑا سیاض منتخب میر کا درق |
|--|--|

## غزل حافظ

|  |  |
|--|--|
| نہ کوئی ہو جو بیان مجھ سا مبتلا ہے فراق<br>غریب و عاشق و بیدل فقیر و سرگردان<br>لے فراق بگھے اگر تو جان سے اردن<br>فراق تیرے کو فرقت کا مبتلا یہ کر دن<br>کہ ہر فراق کہاں مین کہ ہر کے رنج و تعب<br>مین داد پاؤں کہاں کیا کر دن کہوں کس سے<br>یہ بیدلی ہو کہ حافظ کے اور مرے ہفتے سے | گذر گئی ہے مری عمر در بلا ہے فراق<br>اٹھا چکے ہیں سبھی رنج و داغ ہاے فراق<br>سر شک دیدہ سے ہر دن مین فتنہاے فراق<br>کہ صرت خون جگر روئین دیدہ ہاے فراق<br>فلک کے ہاتھ سے اب ٹوٹ جاے پائے فراق<br>فراق کو کوئی نہیں گاوے سزاے فراق<br>برنگ مرغ سحر نکلتے ہے صداے فراق |
|--|--|

## غزل سودا

|  |  |
|--|--|
| رنگ سے چہرے سوا ہوتے ہے ہمارے عشق<br>گاہ اشک تر گئے خون گاہ ہے سخت جگر<br>کیا کر دن اُسے مجھ پر کر دیا بے خانان<br>تھا سکندر طالع اسدم تک کہ دل تھا میر پاس<br>اس چین مین طرح بلیل کے وہ نالان کون تھا | عشق کو یار و چھپا سکتا نہیں انکار عشق<br>اس طرح جاری ہے ان آنکھوں کا روبرو عشق<br>ہر پہ کافر کے نیڑے یو سایہ دیوار عشق<br>کھا گیا افسوس اس آئینے کو زنگار عشق<br>روز و شب کھٹکا کرے سینہ مین بکے غار عشق |
|--|--|

## غزل میر تقی

|  |  |
|--|--|
| گر باد یہ مین مجھ کو صبا لے کے جائے شوق<br>وصل جدائی سے ہے میرا وہ کام جان | مجنون کو میری اور سے کیسود عالم شوق<br>معلوم کچھ ہوا نہ ہمیں یاں سوا سے شوق  |
| ہر چار اور اڑتی پھرے ہے ہماری خاک<br>ویر و حرم مین ہلکو پھراتا ہے دیر تک   | سر سے گئی نہ جی سے گئی پر ہوا سے شوق<br>پھر بھی ہمارے ساتھ ہے وہ ہی اولے شوق |
| افسوس ایسے کو بچے سے تم آشنا نہیں<br>درد اور آہ بھی جو کرے ہے دم سحر       | کیا دردناک مین بھی کوئی ہے تو اسے شوق<br>اکشت ہر ہے مرغ گلستان ہا سے شوق     |
| کیا بوجھتے ہو شوق کما تک ہے ہم کو میر                                      | مرا ہی اہل درد کا ہے انتہا سے شوق  |

## غزل ہوسن خان

|  |   |
|--|---|
| وہ جو زندگی مین نصیب تھا وہی بعد مرگ رہا قلم<br>کسی کے خرام کی یاد مین نہ خاک بھی یہ رہا قلم   | یہ قلم ہر کیسا کہ ہر ستم گئی جان پر نہ گیا قلم<br>کہ زمین کو زلزلہ ہی رہے جو لٹائے مجھ کو ذرا قلم |
| بڑی ہم پہ حالت جان کنی غزل ب تو جان آ رہی<br>یہ گمان کی جی کو بلا لگی مری ہا سے کیونکہ ہونہرگی | یہ عذاب مرگ ہو یا طیش یہ خدا کا قہر ہے یا قلم<br>کوئی کیا جیسے جو ہو ایک شام شب روز صبح و ساقلم   |
| شب بھر تیرے وصال کی تری شوخیان جو نظر میں<br>نہیں چاہ میری اگر اسے نہیں راہ دین تو کس لیے      | کہوں کیا تیرا حال کبھی تھا سکون کبھی تھا قلم<br>مجھے روتے دیکھ کے رو دیا مرا حال سنکے ہوا قلم     |
| غم ہجران کے ہاتھ سے شب روز ہر مین عذاب مین<br>شب عہد جذبات شوق سے ہوئی کشمکش یہ ستم ہوا        | ہم ہمیشہ ایک نئی طیش سے ہر دم ایک نیا قلم<br>کہ وہ آتے آتے جو قلم کے تو کسی طرح کا تھا قلم        |
| کس جان لب ہون جو آئے تو مری زندگی ہو تو رہا<br>یہ شرارت کی شکایت مین یہ جلانا غیر کا دیکھو     | ترے جینے کی مجھے کیا خوشی ترے مرنا کچھ کیا قلم<br>کبھی کہنا وہ ترے ہاتھ سے نہیں جین مجھ کو قلم    |
| نظر اب پر جو کبھی پڑے تو خیال رو نیکا اپنا ہر  | جو طیش و برق کی دیکھ لی مجھے یاد آیا نیا قلم  |

## غزل انشا

عشق سچ ہو تو نہ معشوق ہو کیونکر عاشق  
 مجھے رد کا جو کسی نے تو وہ بولے اسے واہ  
 تیری تصویر کے بدلے مجھے دیتا ہے تمام  
 حیف دردائے کی کنڈی نہ کھلی اور ترا  
 دیکھ تو عشق کے دھڑکے کو شب و صبح میں آہ  
 آنسو بھولائے جو ہم آنکھوں میں تو کہنے لگے  
 دیکھ کر انکی طرف شیخ رہا تو بولے  
 سنگ و خاک در معشوق حقیقی کے سوا  
 بادشاہت ہے اگر عمدہ در بانی میں  
 ادب آموز ہوا نندار سطا طالیں  
 سیکھ تقریر تو وہ شستہ و رفته جس سے  
 فارسی پر ترے آدے شہ ایران کو عشق  
 نہ کہ صحبت ہو رزا لونکی جو یون جگہ کہیں  
 دیکھتا تجکو جو میں ہاے تو کن آنکھوں سے  
 شرط تھا عشق کو گر حسن تو پھر کیوں ہوتے  
 کہہ بہ تبدیل توانی غزل ایسی اور گرم

چہ غش ہم ہین اچی بچی ہے ہمہر عاشق  
 ایک میرا ہے وہ لاکھوں کے برابر عاشق  
 شیخ سعدی کی گلستان مصور عاشق  
 مرگیا رات کو جو کھٹ سے پٹک مر عاشق  
 گر چہ ہے پاس ترے تو بھی ہر ششہ عاشق  
 آپ اس شکل پہ ہین میرے مقرر عاشق  
 خوبی قسمت کی ہوا مجھے پھنڈر عاشق  
 جو گرفتہ رہنیں بابا لیش و بستر عاشق  
 ہووے معشوق کے درد و آہ پہ نوکر عاشق  
 تا جلیت پہ تیرے ہوئے سکندر عاشق  
 قلم علم کے ہون پختہ مشناور عاشق  
 عربی بولے تو ہو روم میں قیصر عاشق  
 دمن کی خیر رہے دولہ بہادر عاشق  
 تک رہے تھے طرف غزنہ و منظر عاشق  
 چھوڑ کر گل گو مہلا در نہ صنوبر عاشق  
 جسکے مطلع پہ ہوا نشا شہ خاور عاشق

## غزل نسخ

برنگ گل تجھے کیا چاہیے گریبان چاک  
 تصور اس دل صد چاک میں ہے اس مہ کا  
 ہر ایک لالہ صحرایہ تیرا درخ بدلی  
 تو ایسا ماہ لقا ہے کہ تیرے سامنے ہو

کہ مثل گل کے ہزار دن ہین دین پیمان چاک  
 ہو اسے جسکے اشارے سے ماہ تابان چاک  
 ہر ایک گل ہے چمن میں تر اگر بیان چاک  
 کتان کی طرح گریبان ماہ کنان چاک



|  |   |
|--|---|
| یہی دعا ہے خدا سے رہوں بیابان میں<br>جو زیست چاہے کرے مال سے تہی پہلو<br>انہیں ہر جا وہ میں وحشی بھینسا جو زندان میں<br>کیا کلال قضا نے خمیر خاک بستان | نہ میرے غم میں ہو پیرا ہن عزیزان چاک<br>عذرت کے سینے کو کرتے ہین دیکھ بار ان چاک<br>میرے زاق میں ہے سچا بیابان چاک<br>یہ ہر و ماہ پر لے ہین چرخ گردان چاک |
|--|---|

### غزل میر تقی

|  |   |
|--|---|
| عزت اپنی اب نہیں ہے بار و گز نظر ملک<br>حال میرا شہر میں کہتے رہیں گے لوگ دیر<br>پشت پامائے ہین شاہی پر گدا سے کو عشق<br>چاہیے گا مجھے بے قدرت کا کیا ہے اعتبار<br>حق تو سب کچھ تھا ہی ناحق جان دل کو وسط<br>منکر حسن بتان کیونکر ہو دے شیخ شہر<br>پھر کہیں کیا دل لگا یا میر جو ہے آج زرد | اپس جاتا ہوں تو کہتا ہے کہ بیٹھو در ملک<br>اس فسانے کے تین ہونے تو دوشہور ملک<br>دیکھ تو بیان کا خدا کے واسطے دستور ملک<br>عشق کر نیکو کسی کے چاہے مقدور ملک<br>جو صلہ سے بات کرتا کاش کے منصور ملک<br>حق ہے اسکے اردوہ آنکھوں سے ہر عذور ملک<br>منہ پر آیا تھارتے دو چار دن سے نور ملک |
|--|---|

### غزل انشا

|  |  |
|--|--|
| گر ہوں افلاک عقول در نظر بیسون ایک<br>رعد و برق و شفق و ڈالہ اور اسکے پل در<br>ہطقات و سوا الیہ و جوا ہر خم<br>سب سے سیارہ ار اکین جہات و ابعاد<br>چو وہ علم اور سیل جلال و ذکا و دانش<br>جسکے ہین اذن یہ نو امر جد و پنج حواس<br>حامل وحی خضر پاک کسب بار ہوں در اس | در کات اور مقولات عشر بیسون ایک<br>چار صحت اور قلق شام و سحر بیسون ایک<br>ہفت اقلیم جان سعدن زر بیسون ایک<br>ہو دین گوئی کے یہ جو شیر و شکر بیسون ایک<br>فی اثل ہو دین ہم یہ بھی اگر بیسون ایک<br>کب ہوں پابستہ مردم جو بشر بیسون ایک<br>بلج بین انکے ہین با شمس و قمر بیسون ایک |
|--|--|

|  |  |
|--|--|
| دالشفیع آپ ہوا اور گیارہ امام اٹھ بہشت<br>سات دن اور شب جمعہ جینے بارہ<br>پہنچتے چودہ ہوں معصوم حق انشا اللہ | جس پر اشفاق کریں نہ تیرا دھرم بیون ایک<br>رکھتے ہیں اسکی اطاعت کا ہنرمیون ایک<br>رکھیں الطاف کی سب تجھ پر نظر بیون ایک |
|--|--|

## غزل سودا

|  |  |
|--|--|
| شع اس عارض کی سب کہتے ہیں پہونکی نور تک<br>بس چلے تو دیکھتے ہرگز تجھے تجب کو نہ دن<br>آن کر اس میکدے کے بیچ جز چشم پر آب<br>ہر بیسوت غافل نگاہ حسرت آرا اسکی سے<br>کون سے عارف کریان دعویٰ انا الحق کا نہیں<br>بجو ہے اس زلف کی تشبیہ دینا مشک سے<br>یہ غزل سودا کی ہے تو نے اس اغراز سے | نہے جو چہچہ کوئی ہے حق شمع طور تک<br>آئینہ گھر میں ترے رہنے ندون مقدور تک<br>قسمت اپنی ہم نہ پائی ساغر مودور تک<br>پہونچے وقت جان کنی گرا اپنے تو رنجور تک<br>یہ حرا نہ ختم لیکن ہو چکا منصوور تک<br>شاعر دیہات پہونچے گی دراز و دور تک<br>ہند سے پہونچگی ہاتھوں ہاتھ نیشاپور تک |
|--|--|

## غزل سوز

|  |   |
|--|---|
| ہجرت مت لگا ہر خدا تو اسے فلک<br>ان مگر تقصیر یہ کی ہے کہ یک شب باغ میں<br>اس گنہ پر جو ترے دلیں ہو سو تو کر سلوک<br>اور بھی اک یاد آئی ہے کہ میں جھوٹا نہیں<br>دیکھ کر جھکو نہایت طیش سے بولا کہ وہ<br>رہ گیا اپنا سا منہ لیکر قدم پیچھے پھرا<br>اس گنہ پر جو ترے دلیں ہو اسے چرخ کھن | ہاتھ بھی پہونچا نہیں اب تک مراد اس تلک<br>رخنہ دو دیوار سے دیکھی تھی قاتل کی جھلک<br>لیگا تھا اس شرابی کے لیے میں دل گزک<br>قہر کیا میں پاس کے اٹھ گیا دامن جھلک<br>اپنے رتبہ سے نہ رکھ تو پاؤں آگے چل کر<br>ہر قدم پر مارے تجھ کے میں ہنسا تھا بھچک<br>اپنے اس دل سوز کو تو ہاتھ میں رکھ یا شک |
|--|---|

## غزل سیسی

|  |
|--|
| ایک وقت تھی اس بزم گان کے ہر بھال کی جھونک<br>اکیس قیامت اور ہونی سرور کردنیائے کی جھونک |
|--|

|   |  |        |
|---|--|--------|
| <p>کب اٹھا سکتی ہر دغ و لگے جو بالیکی جھونک<br/>         بھونک ہی ڈالی ہے اپنی آتشیں بالیکی جھونک<br/>         بس قیامت ہی تھے دامن کی ہے بالیکی جھونک<br/>         آگیا ہر غش میں عالم سنے چو بالیکی جھونک<br/>         روز و شب جاری ہر چو اک خون کے پڑا بالیکی جھونک<br/>         ہر نہ بچھا میں کہ کیا ہے دل کے تجا بالیکی جھونک<br/>         وصال کی شب کی بولنے مست تو بالیکی جھونک<br/>         جس گھڑی پڑتی ہر اسکے کلمے بالیکی جھونک<br/>         وہ اٹھا سکتے نہیں یک غنچہ لالیکی جھونک</p> | <p>سوزش فرقت میں جان نالوان گردش میں آ<br/>         شوق میں اس شعلہ رو کے غامان اندرون<br/>         مست لگا جائے میں لے و شک قمر سجان زر<br/>         نہجتے ہیں ساز محبت بزم میں اس شمع کے<br/>         ہر گمانا سورا شاید کہ دل میں عشق کا<br/>         آہیں بھر بھر سوز غم سے آت کھلجا جہل گیا<br/>         مروی جانا ہوں جو یاد آتی ہے روز ہجر میں<br/>         ناز کی آہی کہ جھک جاتی ہے گردن ناز سے<br/>         بار پھولوں سے سلیمی جسکو لاتی ہے صبا</p> | بالیکی |
|---|--|--------|

## غزل ناسخ

|  |   |               |
|--|---|---------------|
| <p>جب نالہ کیا عالم امکان میں لگی آگ<br/>         جب سانس بھری روضہ رضوانیں لگی آگ<br/>         دیکھو گے کہ نچھائے مژگان میں لگی آگ<br/>         سمجھو نہ شفق گنبد گردان میں لگی آگ<br/>         اُگر ہوئے یا قوت بزدستان میں لگی آگ<br/>         یہ شیر کے الوں سے نیستان میں لگی آگ<br/>         عالم نے کہا چشمہ حیوان میں لگی آگ<br/>         سمجھا ہوں یہ صحن گلستان میں لگی آگ<br/>         شعل کی طرح غنچہ مرغان میں لگی آگ<br/>         ناسخ جو کبھی کہ چہر جانان میں لگی آگ</p> | <p>ایسی تپ غم سے دل نالان میں لگی آگ<br/>         یہ سوزش غم ہے ہیں مردن بھی کہ میں نے<br/>         ساتھ اشک کے آنے لگے نخت دل سوزان<br/>         ہے صبح شب وصل ہوئے گرم فغان ہم<br/>         یہ آتش رنگ لب جانان نے جلایا<br/>         پہلو کی جلیں پڑیاں نالان جو ہوا دل<br/>         تیرے لب جان بخش ہوئے پان سب سُرخ<br/>         آیا ہے نظر جرمین جب رنگ گھون کا<br/>         دریا میں لگا دھونے جو تو دست حسائی<br/>         ہزارم ہوئی آہ شرر بار تھپاری</p> | ازین کون فانی |
|--|---|---------------|

## غزل میر تقی

|   |   |
|---|---|
| <p>ملا لکھ رفتی ہیں سب اس کا روان کے لوگ<br/>مرنے پہ جی ہی دیتے ہیں اس خانہ کے لوگ<br/>اس خصم جان کے سائے دو آنے ہیں بلکہ لوگ<br/>اب کیا رہا ہے اٹھ گئے سب اس جہن کے لوگ<br/>ہوتے ہیں فتنہ سازی ہی درمیان کے لوگ<br/>کم آشنا ہیں طور سے اس کام جان کے لوگ<br/>جو عرم روش ہیں کچھ اس بد گمان کے لوگ<br/>خوش اعتقاد کتنے ہیں ہندوستان کے لوگ<br/>کس درجہ سیر چشم ہیں کوئے بنانے لوگ<br/>یہ عیش پیشگان ہیں الٹی کمان کے لوگ<br/>گو یا کہ میر جو ہیں میری زبان کے لوگ</p> | <p>غافل ہیں ایسے سوتے ہیں لے جہاں کے لوگ<br/>مجنون دکوہ کن نہ تلف عشق میں ہوے<br/>کیونکر کمین کہ شہر و قافین جنون نہیں<br/>رواق عقی دلیں جب نہیں بستے تھے دہران<br/>تو ہم میں اور آپ میں مت دے کیسکو غل<br/>مرنے ہیں اسکے واسطے یوں تو بہت دے<br/>بتی کو اس چمن کے نہیں دیکھتے ہیں گرم<br/>بت چیر کیا کہ جسکو حسد امانتے ہیں سب<br/>فردوس کو بھی آنکھ سے پھر دیکھتے نہیں<br/>کیا سہل جی سے ہاتھ اٹھا بیٹھے ہیں اس<br/>سخت تکتے ہی رہے ہیں سدا مجلسوں کے بیچ</p> |
|---|---|

### غزل آتش

|  |  |
|--|--|
| <p>دیدنی ہے جہان رنگ رنگ<br/>لالہ دگل نے بھی ہے کڑا رنگ<br/>کچھ نہ کچھ لادے گا یہ سودا رنگ<br/>مے مگر رنگ کا ہے پتلا رنگ<br/>ایسا کالا نہ ایسا گورا رنگ<br/>مے سرخ آسمان مینا رنگ<br/>مشک کی برے ساتھ کالا رنگ<br/>کیسے کیسے کیسے ہیں پیدا رنگ</p> | <p>ایک سے ایک ہو تا شمارنگ<br/>سانسے تیرے روئے رنگین کے<br/>آنکھیں ہیں اور زلف یار کا دھیان<br/>تم جو خمخانے میں نہیں آئے<br/>زلف درخ سے ترے کھلا کہ نہیں<br/>مست تیرے نہ لین جو تند بھی ہے<br/>من نے گیسوؤں کو تیرے دیا<br/>فکر رنگین نے تیرے اسے آتش</p> |
| <p>غزل نثار اللہ خان</p>   |  |

|   |   |
|---|---|
| <p>اجو تک می عشق نے جیسا سن لیا تیا بن آگ<br/>جب سے وہ شعلہ برق آنکھوں میں پکڑا ہر سر<br/>جی یہ چاہے ہے ابھی شیشہ صہبا کو اندھیل<br/>تجھ بن لے ماہ شب چارو ہم برب جو<br/>یاد سجد میں جو آیا خم اور دستیرا</p> | <p>غل پڑا یہ کہ پڑی مسدن سیاب میں آگ<br/>جو تک چونک اٹھوں ہوں میں کچھ جی خواب میں آگ<br/>شمع سے دیکھے بس چادر مہتاب میں آگ<br/>پڑا ہی ہے مے اس دیدہ بر آب میں آگ<br/>لگی انشا کے دم گرم سے محراب میں آگ</p> |
|---|---|

غزل سودا

|  |   |
|--|---|
| <p>دل سحر کر نہیں سکتے ہر تیغ و تیر و جنگ<br/>یہ لگ رہو محبت سے جو ہاتھ آئے تو آئے<br/>جنش ہار دے مارا لشکر صبر و قرار<br/>ساتھ پہرے تیرے ہر دم کا یہ حال<br/>کب سپاہی کام میں آتا کہ ہے اپنا جی<br/>یہ نہیں مکن کہ وہ وحشی کسی کا ہوئے رام<br/>رو برد آیا جو تھا سودا کی قیمت کا لکھا</p> | <p>مات تو کچھ یہ نہیں جسکو کرے شخیر جنگ<br/>اسکے ہاتھ آئی کی لے پیارے نہیں تیر جنگ<br/>ہوئے ہے فیصل کہ جب پونچے ہوا شیشہ جنگ<br/>رنگ رونامہ دکا کرتی ہے چون تیر جنگ<br/>بھوکھ سے کرتا ہے ہو کر زندگی سے تیر جنگ<br/>کرتے ہیں اسپر عبث باہم جو ان دہر جنگ<br/>کر چکے اسکے قلم باخامہ رقت دیر جنگ</p> |
|--|---|

غزل شیدا

|   |   |
|---|---|
| <p>جی لکل جا دے گا سن اد گلبدن<br/>عاشق زار کا طور<br/>مثل گل غم سے ترے غنچہ دہن<br/>مے کشی کا جو مزہ<br/>یار ہو ساقی ہو اور سیر چین<br/>خو برو یون کی دلا<br/>دل کو لے لیتے ہیں کر سیکڑوں فن</p> | <p>ہو ہوا ہم سے تو یک آن الگ<br/>اندون ہے کچھ اور<br/>چاک دامن سے گریبان الگ<br/>سہ ہی نام خدا<br/>ہمیں خلوت میں مری جان الگ<br/>یشی بالونہ نہ جا<br/>ان سے رہنا تو کسا مان الگ</p> |
|---|---|

|  |   |
|--|---|
| زیت عاشق کی بتا<br>مار ہی ڈالے ہے مستی کی پھین<br>دیکھیے کس کسکو یہ دل<br>شیدا مانگے ترے بالوں کی پھین | ہوئے کس طرح بھلا<br>خون کرتا ہے ادھر پان الگ<br>ماجو اسے مشکل<br>کھری ہے زلف پریشان الگ |
|--|---|

## غزلِ ذوق

|   |   |
|---|---|
| ازل سے یوں ل عاشق ہو نور کی قندیل<br>بچھ وہ در بنا گوش نور کی قندیل<br>ہماتے کعبہ و لمین ہمیشہ روشن ہے<br>جہان ہو خانہ عشرت جسے ہو اسکا فروغ<br>لے ہے جو ن قمر مخف سد ابے نور<br>پڑے جو عکس ترا جام میں تو ہو روشن<br>عیان ہے یوں مرا روز سیہ میں اخترِ دل<br>سولے دل کے ہو تابیخ باغِ خلد سے بھی<br>اڑے جو آہ کے ہمرہ نکل کے پارہ دل<br>وہ تیز دین یہ ترے نالہ قیامت زرا<br>نسیم کرتی ہر دھنہ میں تفتہ جانوں کی<br>سمجھتا قدر ہوتا قص کب اس غزل کی ذوق | کہ جیسے عرشِ خداے غفور کی قندیل<br>نخل ہے اختر صبحِ نشور کی قندیل<br>کسی کی تاب کمالِ ظہور کی قندیل<br>کہ لٹکے آپ سر پر غرور کی قندیل<br>سیاہ بختوں کے بالین گور کی قندیل<br>جباب بادہ بختی سے طور کی قندیل<br>کہ جیسے شب کو نظر آئے دور کی قندیل<br>کبھی پسند نہ اس رشک حور کی قندیل<br>ہوئی ہو امین بصورتِ طہور کی قندیل<br>کہ اُنکے رکھنے کو لازم ہے صورت کی قندیل<br>نہ گل ہو باد سے آوازِ صورت کی قندیل<br>یہ روشن آپ سے کیوں پیش گور کی قندیل |
|---|---|

## غزلِ عارف

|  |   |
|--|---|
| فلک جو دیکھے رہے رشک حور کی قندیل<br>جباب بحر میں گر عکس رخ پڑے تیرا<br>سوانہِ حد سے کہیں شعلہ زن ہو آتشِ غم | نہ آفتاب کو پھر سمجھے نور کی قندیل<br>اثر سے اسکے وہ ہو جائے نور کی قندیل<br>بھڑک اٹھے گی دل نا صبور کی قندیل |
|--|---|

|  |  |
|--|--|
| <p>جہان کہ سٹکے سر پر غرور کی قندیل<br/>         پھرا سکو توڑ کے کیوں چور چور کی قندیل<br/>         وہ بے چراغ جو گھر میں بلور کی قندیل<br/>         بجھ گئی کب برس بالین گور کی قندیل<br/>         منہ صی ہوئی ہے کسی بے شعور کی قندیل<br/>         کہے ہے یہ ترے بزم سرور کی قندیل<br/>         ہمیں جو بھیجے تو چشم مور کی قندیل<br/>         انھیں نے رات کو روشن ضرور کی قندیل<br/>         نہان ہے چشم میں کیا رشک حور کی قندیل<br/>         دکھائی دیوے ہے جھوٹی سی درد کی قندیل<br/>         قدیم سے ہے کسی باشعور کی قندیل<br/>         تو سمجھے ہم کہ یہ ہے بزم حور کی قندیل</p> | <p>وہی تو ہے درد دار العبدالست یزدان<br/>         تھارے تیرے با کرتے تھے مرے دلیں<br/>         فروغ حسن سے روشن ہوا سکی لٹکانے<br/>         ہوا کو دخل کہاں اژدحام رحمت میں<br/>         یہ شیخ جی کا عمامہ تو دیکھیے گویا<br/>         جہان عیش کا اک آسمان بجھے کیسے<br/>         ہمارا گھر ہے بہت تنگ بہر آسائش<br/>         ستارا سا جو چکنا ہے اُنکے کونٹے پر<br/>         ہزار تیرنگہ چلتے ہیں جو اک پل میں<br/>         ہمارے آئینہ دل کو پاس سے دیکھو<br/>         بچاؤ کچھ تو ہے پروانے کا لکڑے ہوئے<br/>         سب سے نظر آئے جو نشہ میں عارف</p> |
|--|--|

### غزل تش

|   |   |
|---|---|
| <p>اے سرورِ دان بھول گئے مرغِ چمن بھول<br/>         ممکن نہیں رخ سے ترے لے غنچہ دہن بھول<br/>         پانی بھی جو انگون تو پلا مشفق سن بھول<br/>         جھمکا ہے نہ بد نظر اپنا نہ کرن بھول<br/>         ہانک دینی پر ترے کھائے نہ سمن بھول<br/>         ہوتی ہے خوشی ایسی کہ جاتے ہیں ہر بھول<br/>         ہر چند کہ غنچوں کو کرے صبح و ظن بھول<br/>         دودھ جی بلبل نہ تو یک شب نہ دھن بھول</p> | <p>کا لوہین ترے دیکھ کے سولے کے کرن بھول<br/>         پیدا کرے سورنگ کے گو خاک چمن بھول<br/>         ساتی یہ بہار چستان ہے دو ہفتہ<br/>         دم سادگی یار کے اند پر ہے نکلتا<br/>         ذلفون کی لٹک دیکھ کے سودا کی بھول<br/>         سنتے ہیں جو شہرت تر ہی ناوک فلکی کی<br/>         دکھلائیگی کیا شام غریبان کے شگونے<br/>         عشرت کہ عاشق و مشوق نہیں بارغ</p> |
|---|---|

|                                       |  |
|---------------------------------------|--|
| تکودن کے تیلے رکھ کے لے بار سنہ سمجھا | سو نگھے ہوئے بلبل کے جو وہ غنچہ دہن پھول |
| سیفا مہ قمری کا ہے یہ درد سر عشق      | پھل ہی نہیں رکھتا ہے نہ کچھ سرچین پھول   |
| قرآن کے عوض چلکے پڑھوں مطلع گرین      | آتش سے سخن گو کہ ہیں یہ اہل سخن پھول     |

## غزل انشا

|  |   |
|--|---|
| قرن غم سے نہوئے کیونکر ایاغ روشن مراد حاصل       | مثل یہ مشہور ہے جہا نہیں چراغ روشن مراد حاصل  |
| ہمارے بانوں میں بلکہ ہر زبان گوہر کچھ ایسے نشان  | کہ جیکے پر تو سے عکس کہے سراغ روشن مراد حاصل  |
| چراغ روشن مراد حاصل مرزا پر دل جلوں کے مست       | یہاں نہ لازم ہے تھکنا کہ داغ روشن مراد حاصل   |
| خوشی ہو گئی کیوں جبر نہ مصونی کہ دکھینا لکھا ہوا | بھیڑ ڈھونڈا لکھا دھوا دھری جاغ روشن مراد حاصل |
| انشاء انشا آج ایسا طلوع سے جیکے کہ باقیابو       | سیر و سجد مزاج خاطر داغ روشن مراد حاصل        |

## غزل میر تقی

|  |   |
|--|---|
| دل دل لوگ کہا کرتے ہیں تینے جانا کیا ہو دل   | چشم بصیرت وا ہوئے تو عجب بد کی جاسے دل        |
| اور ج موج کا آشوب اسکی گئی زمین سے تانفک     | صوت میں تو قطرہ خون ہے معنی میں دیا ہے دل     |
| جیسے صحر اکشادہ دامن ہم تم سنتے آہے نہیں     | ہند کر آنکھیں نکلتے کھو تو دیسا ہی صحر اسے دل |
| کو کہن تجزون دامن تجھ سے پوچھتے تادیوے       | عشق جنوں کے شہر دن میں ہر چاروں کو دل         |
| ہاں غیوری دل کی اپنے دل کیا ہے خود سرنے      | ابھی ہی جینے لے جاتا ہے اس سے بے پروا ہے دل   |
| مست ہو چھو کیوں زلیست کہ وہی دیے افسردہ تم   | ہر جہ میں اسکے ہم لوگوں نے برسوں تک لے دل     |
| میر پریشان دل کے غم میں کیا کیا ظاہر داری کی | خفاک میں ملے کیون پھرین باخون ہو گیا ہے دل    |

## غزل مہر شاہ

|  |                                    |
|--|------------------------------------|
| لے گیا وہ دل را دل آہ دل افسوس دل          | یہ گیا دل وہ گیا دل آہ دل افسوس دل |
| میں نہ کتنا تھا پریشان ہو گا اور سو دے زلف | لے کر خنار بلا دل آہ دل افسوس دل   |
| نقد کو دل کے سمجھ کر قلب س دلبر نے آج      | بے درمست لیا دل آہ دل افسوس دل     |



|  |  |
|--|--|
| <p>تھا بھلا چکا مراد دل آہ دل افسوس دل<br/>پھر خدا کی جو رضا دل آہ دل افسوس دل</p>   | <p>لگ گئی کسکی نظر جو ہو گیا یوں مضمحل<br/>میں نہ کہتا تھا بتوں سے اسے دل کس ترنیل</p>   |
| <p>غزل شہید</p>  |  |
| <p>ڈھیر ہوئے ہیں ابھی ٹوٹ کے گل برس گل<br/>ایک دھرا دھڑ سے یہ آ رہی ہے ڈھل برس گل<br/>ایسا ہیو وہ تو کیوں کرتی ہے گل برس گل<br/>جیسے شبنم رہے بیتابی سے ڈھل برس گل<br/>عندلیبوں کو بڑھا پاس ہے قل برس گل</p>                                     | <p>لے گل اندام چمن میں تو نہ مل برس گل<br/>کچھ تو شبنم کو محبت ہے کہ ہر رات نشار<br/>کان تو پھوٹ گئے رشور و فغان سے بلبل<br/>عرق اُس چہرہ گل رنگ پر یوں لہرایا<br/>ہو رہے آمد گلشن کی تمنا میں شہید</p>                                  |
| <p>غزل سودا</p>  |  |
| <p>کیا بنا سے صانع قدرت نے زکین گل کے گل<br/>سوچ چشم عاشقان سے توڑیں ہیں لپ کے گل<br/>کھنچ کر تینہ رہے ہیں ابرو اس قاتل کے گل<br/>پنج ریز ہیں شرق سے لے غرب اس شاعر کے گل<br/>اکھولے شکل کشا عقد سے مشکل کے گل</p>                               | <p>اس چمن کی سیر میں آیا ریوین گلے گل<br/>یہ نہ وہ دریا جو حسین گذرے پل باندھ کر<br/>قل کا ککے کیا ہے آج ان آنکھوں نے عزم<br/>عہد میں تجھ صبح جسکو ہوا ہے شغل عشق<br/>حل مشکل کس سے ہو سودا کی تم بن یا علی</p>                          |
| <p>غزل علیم اللہ</p>   |  |
| <p>اے پتھر بیلے عشق سے آپ ہی رجھائیں چل<br/>وہ آفتاب حسن نظر میں بھجبا یں چل<br/>خلوت میں اب غمی کے پیا کو پلا یں چل<br/>فن سے اُسی کے اُسکو آسپہن بھجبا یں چل<br/>سر کو سدا کا صورت بک کر سنائیں چل<br/>الادوت کے مکان میں سدا غل بچا یں چل</p> | <p>تیم کے دیکھنے کے تاشا کو بھجبا یں چل<br/>دو لون جہان میں چمکی تجلی سے تابدار<br/>جلسہ کیا ہے یار نے محل چلے ہیں آج<br/>پروا نہیں پیا کو کسی کے وصال سے<br/>دم کا سرد کر کے ارادے کا نار باندھ<br/>تاسوت سے گذر کے تفرج سے با علیم</p> |

## غزل مومن خان

دیکھو

ہر کیا کرین کہ ہو گئے رونا چارہ جی سے ہم  
 نہ دیکھو دیکھو دلتے ہیں کس تکلی سے ہم  
 انصاف کیجے پوچھتے ہیں آپ ہی سے ہم  
 شاہد شکایتوں پہ ترے مدعی سے ہم  
 کج اور زور کرتے ہیں بطل اقی سے ہم  
 لو بندگی کہ چھوٹ گئے بندگی سے ہم  
 کہتے تھے انکو برقی تبسم ہنسی سے ہم  
 کیونکر نکالے جاتے تھے اسکی گلی سے ہم  
 اور سودشت بھاگتے ہیں کچھ ابھی سے ہم  
 ہنستے کے بدلے روئیں کیونکہ گولی سے ہم  
 ہنہ ڈھالتے ہیں پردہ چشم پر ہی سے ہم  
 کیون اپنے جی کو لگتے ہیں کچھ جہنمی سے ہم  
 مومن نہوں جو ربط رکھیں بدعتی سے ہم

ٹھانی تھی دل میں اب ملیج کسی سے ہم  
 ہنستے جو دیکھتے ہیں کیونکہ کسی سے ہم  
 مجھے نہ بولو تم اسے کیا کہتے ہیں بھلا  
 میزار جان سے جو نہ ہوتے تو مانگتے  
 اُس کو میں جا رہی تھی مدد اسے ہجوم عشق  
 صاحب نے اس غلام کو آزاد کر دیا  
 بے روئے مثل ابر نہ نکلا غبار دل  
 ان ناتواںیوں پہ بھی تھے خار راہ غیر  
 کیا گل کھلیگا دیکھیے ہے فصل گل تو دور  
 ہے چھیرا انتلاط بھی غیر دن کے سامنے  
 وحشت ہے عشق پر وہ نشین دہم بکا  
 کیا دل کو لے گیا کوئی بیگانہ آشنا  
 لے نام آرزو کا تو دل کو نکال دین

## غزل ابراہیم ذوق

برسون یاں چشم سے پیکل ہے رس ہو گرم  
 کہ زمین پشت سب تک ہو ترے پہلو گرم  
 شربت قند دیا کر کے بر آتش جو گرم  
 سیج آہن کی طرح ہو گئے بدن پر ہو گرم  
 نکلے ہے آتش سودا سے مرے لو ہو گرم  
 اس سے پتھر سے رگڑا کہ ہو پتھر ہو گرم

شمع نازان نہواک رات جا آنسو گرم  
 بن بے اسے آتش غم دل کو کرے یہ تو گرم  
 لطف بوسہ نہ رہا ہم پہ ہو جب تھے تو گرم  
 تن رہا بدین غم بھر سے گر گرم مرا  
 پیشتر جل کے نہ کیوں کشتہ، نولاد ہو خاک  
 کٹ سکا صید محبت سے نہ قاتل کا گلا

|   |   |
|---|---|
| آتش دل سے پس از مرگ بزرگ شعلہ<br>مردش بل بے رحمے حسن جہان تاب کی تاب<br>کیا کہوں نامہ جانسوز کی اپنے تاثیر<br>سر مجروح کو ٹکرا کے گیا وہ ادھر میں<br>دست غور شید کے رشتے سے سپر جانے چھوٹ<br>دل عاشق کے جلانے کا ہے سارا سامان<br>کو نسا سوختہ جان صبح سے ہے گرم فغان<br>ہم تو سنتے تھے سدا کل حوض بارد | خاک عاشق سے نکلتا ہے گل خود در گرم<br>لج سے گرم آئینہ ہو آئینہ سے زانو گرم<br>جل گیا بسکہ کیوڑ کا بد ا بازو گرم<br>چو لکا اس وقت کہ جب مٹھ پہ بہا لو ہو گرم<br>کھینچا تیغ کو جب ہو وہ ہلال ابرو گرم<br>یہی شعلہ ہے ترانگ بھوکا رو گرم<br>کہ ہوا آتی ہے کوپے سے ترے گلر در گرم<br>ذوق ہو تاجروہ کیوں ہو کے ترش بر در گرم |
|---|---|

### غزل شاہ نصیر

|  |   |
|--|---|
| کب ل سبھی چھو لوں سے ہارا ہم تن چشم<br>تو وہ چین آرا ہے کہ ہر دستہ نرس<br>لے تیر فگن ہم ترے ہاتھوں کے ہین قربان<br>برق کو اٹھ منہ سے ہو کرتا ہے تو یاتین<br>کیا خاک ہو صیاد مجھے چشم رہائی<br>لے رشک قمر شب کو کمان لٹکے ہین تائے<br>وہ مے پیے گر جام بلوری میں ہو ساقی<br>آنکھوں کے تصور میں نصیر اس کے شب دروز | نظارہ ساقی کو ہے مینا ہم تن چشم<br>دیکھے ہے ترا بن کے تا شاہم تن چشم<br>تو دے کی طرح مجھ کو بنایا ہم تن چشم<br>اس میں ہم تن گردش بنو یا ہم تن چشم<br>حلقوں سے بنا دام ہے تیرا ہم تن چشم<br>نظارے کو تیرے ہر فلک کیا ہم تن چشم<br>بنجائے جبا یوں سے یہ دریا ہم تن چشم<br>دل صورت آئینہ ہے اپنا ہم تن چشم |
|--|---|

### غزل ناسخ

|  |   |
|--|---|
| ساتھ لائے ہین ازل سے دید کا آزار ہم<br>جانے کوے یار میں ہین رات دن بیدار ہم<br>یہ گئے ہین دعا عطا گر داب دور جام میں | گلشن عالم میں کیا ہین نرس ہم بیدار ہم<br>آنکھیں دار رکھتے ہین مثل روزن دیوار ہم<br>زیست ہو ہو گئے نہ اس دریا سے بحر سے پار ہم |
|--|---|

|   |   |
|---|---|
| <p>گرتے ہیں اپنی نظر کو آنسوؤں کا تار ہم<br/>         زکس بیمار کے غم میں ہو سے بیمار ہم<br/>         پیہ تو شک پہ ہیں منصور سے ہشیار ہم<br/>         حشر میں کیونکر خدا کا پائین گے دیدار ہم<br/>         ادبیت کا فرترے ہیں طالب دیدار ہم<br/>         رکھتے ہیں کیا اشتیاق زخم دامن دیدار ہم<br/>         رکھتے ہیں تار نظر کو رشتہ رزنا رہم<br/>         دعا عطا اپنے حریم دل کے ہیں زوار ہم<br/>         کرتے ہیں ناسخ جو اک مطرب پسر کو پیار ہم</p> | <p>گر نظر آتا نہیں یک لمحہ وہ نور نگاہ<br/>         جب چھا گلبرگ میں کاٹتا ہمارا دل کھا<br/>         ہیں جو غافل آنکھوں سولی پر بھی آجاتی ہیں<br/>         عمر گزری اک بت کا فر نظر آتا نہیں<br/>         ہو وہ کافر جسکو دیدار خدا کی ہو ہو پس<br/>         دوڑتے ہیں پیچھے قاتل کے گریبان بھاڑ کر<br/>         لغزت ایسی ہو گئی نظارہ بازی سے ہیں<br/>         داغ سودا ہیں بجائے پوشش کعبہ ہیں<br/>         سب گین تن پر نظر آتی ہیں مثل تار ساز</p> |
|---|---|

### غزل جرات

|  |  |
|--|--|
| <p>بد کو دوستو یا نیک کو بیٹھے ہم<br/>         آگے تم رہنے و دیار ہے نہ دوستی ہے ہم<br/>         ایک دن آگے تری بزم میں گویٹھے ہم<br/>         مستند مرنے پہ اسے عہدہ جو بیٹھے ہم<br/>         نت نئی دیکھتے ہیں آپ کی خوشی ہے ہم<br/>         اپنے سب راحت و آرام کو کھو بیٹھے ہم</p> | <p>کو چہ یار میں جو ہو دے سو ہو بیٹھے ہم<br/>         اپنا تو قصہ یہ ہے یاں سے نہ اٹھیں گے ہم<br/>         پھر توقع یہ نہیں ہے کہ یہاں آدین کے<br/>         آج جیتے ترے کو چہ سے نہ ہم جاوینگے<br/>         کبھی رنجش کبھی غصہ کبھی پیار اور غلام<br/>         دل کو اس یار ستر سے لگا کر جرات</p> |
|--|--|

### غزل میر تقی

|   |   |
|---|---|
| <p>نکل پر دے سے کیا خدا معلوم<br/>         سو بھی اک عمر میں ہوا معلوم<br/>         پھر ہے الٹ کیسا نا معلوم<br/>         ہکو تیری نہیں ہے یا معلوم</p> | <p>ہے نہ دل بتوں کا کیا معلوم<br/>         یہی جانا کہ کچھ نہ جانا ہاے<br/>         علم سب کو ہے یہ کہ سب تو ہے<br/>         اگرچہ تو ہی ہے سب جگہ لیکن</p> |
|---|---|

|   |   |
|---|---|
| عشق جانا تھا مارا رکھے گا<br>اس سیہ چشم دلدردن سے بہن<br>طرز کینہ کی کوئی چھپتی ہے<br>عشق گر ہے طبیب جی کا روگ<br>دل بجا ہو تو میر کچھ کھا دے | ابند امین تھی انتہا معلوم<br>تھی دنا چشم سودنا معلوم<br>مدعی کا ہے مدعا معلوم<br>لطف گر ہے جو کچھ دوا معلوم<br>گر نہ ہنسنے پہنے مین اشتہا معلوم |
|---|---|

## غزل آتش

|  |   |
|--|---|
| ہوتا ہے سوز عشق سے جل جل کے دل تمام<br>تھا کہ عشق رکھتے ہیں تجھ سے حسین بے<br>پیکارتے زخم بھر پر اسے ترک کیا کرین<br>دیکھا ہے جب تجھے عنقا آگیا ہے یار<br>عشق تہان کا روگ نہ اسے دل لگا بھ<br>قدسی بھی کشتہ بہن تری شمشیر ناز کے<br>دور و فراق یار سے دکھتا ہے بند بند<br>ساری عدالت الفت صادق کی ہو گواہ<br>تیرا نگاہ ناز کا ہوتا ہے سامنا<br>ہوتا ہے پردہ فاش کلام دروغ کا<br>خلوت میں ساتھ یار کے جانا نہ تھا تمھیں | کرتی ہے روح مرحلہ آب و گل تمام<br>دم بہرتے ہیں ترا بت چمین و چگل تمام<br>خالی ہیں تیل سے ترے چہرے کی تل تمام<br>غیرت سے ہو گئے بہن حسین منفصل تمام<br>تھکوا یا خون کرتا ہے آزار سل تمام<br>ماٹے پڑے ہیں متصل و منفصل تمام<br>اعضا ہمارے ہو گئے ہیں مضاعف تمام<br>مردوں سے ہے پی ہوئی اپنی سچل تمام<br>جلتی ہو اپہ سینہ مشک ہے دل تمام<br>دعدہ کا دن سمجھ لے وہ پیمان گسل تمام<br>ارباب انجن ہوئے آتش نجل تمام |
|--|---|

## غزل نظیر

|  |   |
|--|---|
| کچھ دیکھو نہ سنبل انگور میں مجھے آس ختم لین دوتا کی قسم<br>یوں میرے چرخ کی فصا میں صبا دہ ہزار طعنے ہر نافرمان | بہ نگہ گردن آتش گل کھٹکے آس رخ ہر دنا کی قسم<br>موت دیکھو نہ کھلی اسکی ہوا مجھے کوئے جہنم کی ہوا کی قسم |
|--|---|

|  |   |
|--|---|
| جہنم یا ادرک کو چشم سیہ وہ ہین لیکیا دل کو بہ تیر نگہ<br>بدن اکا ہر کوش برک سمن بر ہی ہین جو آنے و رچکے<br>تے عشق نے لہین یہ درود یا تو کچھ اس سے نہ مین ایسا<br>لگی مہندی کچھ ہاتھ نین لکھیا تو وہ نہ مین کچھ ہی تھی لڑنا<br>ہین دیکھا نظیر اسے تین تو و شرم سے ہو گئے نہ مین | ہی عقل خرد کنی جی ہین جبکہ مجھے اس بت ہوش کی قسم<br>کھلے غنچہ دل مرا گل کی منط مجھے اس گل ہند بانی قسم<br>نکرون نکرون نکرون مین امین نے کھائی ہوا بود کی قسم<br>وہ شمع ہو کر صبح کو ہو عیان سودہ کھاتی ہوا سکی خنکی قسم<br>بیانچی نگاہ سے جان دل دین ہین کہوں کیا اب کی سکی قسم |
|--|---|

## غزل سودا

|   |  |
|---|--|
| نہ غرض کفر سے رکھتے ہین نہ اسلام سے کام<br>دل لان کو مرے کس کے ہے آرام سے کام<br>کیون نہ افنی چلے ہر ایک جبکہ کڑا کر<br>ہوں اسیر کجا جبے بعد گرفتاری صید<br>گرا کیلا کہین لجاے ہمیں تو دل کا<br>جو ہین آغاز ترے کام کا دیکھا سودا | بد عاہکو تو ساتی سے ہوا اور جام سے کام<br>کوئی بھیچین رہے اپنے اسے کام سے کام<br>نہ پڑا اسکو تری زلف سیہ فام سے کام<br>نہ گرفتار سے مطلب رہے نے دم سے کام<br>لیجے من ماننا اس شوخ گل اندام سے کام<br>آئے وہ دن کہ تجھے اسکے ہوا انجام سے کام |
|---|--|

## غزل وزیری

|   |   |
|---|---|
| جون سبزہ زندے آگے ہی پیر و کج تے ہم<br>دنتے ہین شب روز اسی فکر سے یارب<br>ارمان بہت رکھتے تھے ہم دل کے چمن ہین<br>جس گل پہ نظر کرتے ہین آنا ہے نظر غار<br>ہم وہ نہ قلم تھے کسی مالی کے لگائے<br>افسوس کہ اس دل کا کنول کھلنے نہ پایا<br>جب پہلے ہی آغاز میں پامال ہوئے ہاے<br>دکھ اپنا عبث کتے ہین بیدار دے آگے | اس گردش افلاک سے پھولے نہ پھلے ہم<br>غنچہ کی طرح باغ میں گل ہو نہ کھلے ہم<br>بٹھے نہ خوشی سے کھوسا یہ کے تے ہم<br>گلشن کے تلے جاتے ہی کانٹوں میں لے ہم<br>ترکس کے ہناون میں تھے آہستہ چلے ہم<br>کوئی دیکھ چلے جاتے ہین ماٹی کے تے ہم<br>فریاد کرین کس سستی قسمت کے جلے ہم<br>سب میں جو جہان اگرے ہرگز نہ ملے ہم |
|---|---|

نزدان مصیبت میں جہلا کس کو بلایین  
راہتے ہیں دیر می سے ہی دن ات بے

غزلِ ذکی

میں تاک دیکھو جمال منم مجھے اپنے ہی نوش نظری کی قسم  
پڑے عاشق زار ہزار بیان مجھے دیکھنے آئی ہر خلق جہان  
ہر قاصد یا ر تو جہین ہمیں بھی پناہ حال ہے اور کمین  
شب وصل کی ہو گی صبح عیان کہ تر پہ لگا دل سوختہ جان  
دکھانا ذکی تو ہر کو کو کہ شوق سخن ہو نہ ذوق مہو  
مجھے حسن کی جلوہ گری تم مجھے عشق کی پردہ دہی کی قسم  
کوئی دکھایا مجھ سے بھی سوختہ جان مجھے سچری دیدہ دہی کی قسم  
ابھی ہوش کی اپنے نہیں تھے عالم تیجری کی قسم  
سے دیدہ تر ہوئے شواہد نشان مجھے اس شوق تیجری کی قسم  
تسے شرس آتی ہر خون کی بو مجھے تیرے ہی جگر کی قسم

غزلِ میر تقی

اگر راہ میں اسکے رکھا ہے گام  
دہن بار کا دیکھ چپ لگ گئی  
مجھے دیکھ منہ پر پریشان کی زلف  
سر شام سے رہتی ہیں کاشین  
قیامت یان چشم دل سے ہے  
دیکھے جان کوئی آنکھوں کے ادراق  
جہان میر زید و زبر ہو گیا  
گئے گزرے خضر علیہ السلام  
سخن یان ہوا ختم حاصل کلام  
غرض یہ کہ جاؤ ہوئی (تو شام  
ہمیں شوق اس گاہ کا ہے تمام  
چلے بس تو دان جا کے کرتے مقام  
نہ لیوے کوئی جس جگہ دل کا نام  
خرا مان ہوا تھا وہ محشر خرام

غزلِ سوز

لے گل صبا کی طرح پھر اس چمن میں ہم  
شیشہ کی طرح شام سے رور کے تا سحر  
فانوس بیچ شمع جلے جس طرح ہنوز  
شعلہ آٹھانہ سر سے ہمارے کبھی بھی سوز  
پائی نہ بود فاکا ترے پر ہن میں ہم  
خالی کرین ہن دل کو ترے انجمن میں ہم  
جلتے ہیں ترے ہر سے ظالم کفن میں ہم  
بھی کی طرح جل گئے کچھ من ہی من میں ہم

غزلِ نظیر

|   |   |
|---|---|
| <p>پڑوز سے آئے تھے ساتی سنے میٹلے کو ہم<br/>         بے بھی ہے مینا بھی ہر ساغر بھی ہر ساتی نہیں<br/>         کیوں نہیں لیتا ہماری تو خبر اسے بخیر<br/>         ہلکے پھینٹا تھا نفس میں کہا نگہ عینا د<br/>         طاق ابرو میں صنم کے کیا حسدائی رہ گئی<br/>         باغ میں لگتا نہیں صحرا سے گھبراہٹ ہے دل<br/>         کیا ہوئی تصویر ہے تو بتائے اسے نظیر</p> | <p>بس ترستے ہی چلے افسوس پیالے کو ہم<br/>         دل میں اتنا ہے لگا دین آگ میں غائے کو ہم<br/>         کیا ترے عاشق ہوئے تھے درد و غم کھالے کو ہم<br/>         بس ترستے ہی رہے ہیں آبل و در داغے کو ہم<br/>         اب تو پوچھیں گے اسی کافر کے بتخانے کو ہم<br/>         اب کہاں لیجا کے ٹھہریں ایسے دیوانے کو ہم<br/>         ااکہ شادی مرگ سمجھیں ایسے مرجائے کو ہم</p> |
|---|---|

### غزل سودا

|   |   |
|---|---|
| <p>کیا مجھی اسے سیر دل کے کاشانے میں دھوم<br/>         زلف کو کھولا تو کراس دل کی سوزش کا علاج<br/>         مٹا گئے وہ شور دل کے آہ تب آئی ہمار<br/>         تجھ نگاہ گرم کی حسرت سے دل مایہ ہر جوش<br/>         اس قدر ہیں لاغری میری سے خوش بنائے دہر<br/>         دلوں کو چہ میں تیرے اب جلی ہر فوج اشک<br/>         کب سے اسے سودا اثر اب اس بزم میں پیٹے ہیں یار</p> | <p>شور ہے جبکہ لیے کعبہ میں پتھارے میں دھوم<br/>         سخت دیوانے نے کی زنجیر کھل جائے میں دھوم<br/>         در نہ کیا کیا ہم بھی کرتے شہر ویرانے میں دھوم<br/>         رات کو دیکھوں ہوں میں جب شمع و ہوائے میں دھوم<br/>         جون ہلال عید ہے میرے نظر آئے میں دھوم<br/>         ہو گئی ہو جبہ دان اطفال و دیوانے میں دھوم<br/>         تو نے اسے کم ظن کی پہلے ہی پیا نے میں دھوم</p> |
|---|---|

### غزل ہوس

|  |   |
|--|---|
| <p>یہی تھی پہلی پردہ نشین مین کھاتی ادب سے خدائی قسم<br/>         رکا پایا جو پہلی نے مجھ کو جی کہا کیوں ہر غماز سے سوسہی<br/>         سزا کر کے جانے ہر مہر سکون میں کھلونے سے شیکے ہر قطرہ خون<br/>         شب بھر میں اشکوں کا خون بہا کر دیکھ کر رنگ شفق کا اڑا<br/>         تھے کشتہ غم کا ہر حال تیری کہہ رہا تھا تیرا درد دھر</p> | <p>غم قیس سوا مجھے کچھ نہیں غم ہی کشتہ ناز داد کی قسم<br/>         نہ تو میری کسی سنگت بھی کی مجھے میرے ہی شرم و ہیا کی قسم<br/>         نہ تو کھائی تو قری زار زبون رس سرو کے فندق پاکی قسم<br/>         نہیں آئیں سبالوہ اکٹا ابھی تیرے ہی رنگ کی قسم<br/>         تجھے تھما دیا مجھے قسم سحر سے جو کی شب کی بکا کی قسم</p> |
|--|---|



کبھی کتنا تھاقبیس غلوت جا کٹو دوسرے کو گویا  
 کبھی غلوت میں پیا کھو زخم جگر کو نہ میں سے نہیں  
 کبھی کتنا تھاقبیس غلوت جا کٹو دوسرے کو گویا  
 کبھی غلوت میں پیا کھو زخم جگر کو نہ میں سے نہیں

## غزل میر تقی

تظلم کے کھینچے الم پر الم  
 علم بازی آہ جانکاہ ہے  
 جو سوسرے ہو آدما نون زمین  
 کئی بار آنا دوسرے لطف سے  
 خطرناک تھے دادی عشق میر  
 لڑم کے مست کرستم پرستم  
 رہے ٹوٹتے ہی علم پر علم  
 عبت کھاتے ہو تم قسم پر قسم  
 عطا پر عطا ہے کرم پر کرم  
 گئے آپہ بھی ہم قدم پر قدم

## غزل نثار اللہ خان

مل جیسے اے پری تجھے انسان کی قسم  
 کرو بیان کی تجھ کو قسم اور عرش کی  
 طوبی کی سبیل کی کوثر کے جام کی  
 روح القدس کی تجھ کو قسم اور مسیح کی  
 تجھ کو محمد عربی کی قسم ہے اور  
 توریت کی قسم قسم انجیل کی تجھے  
 دامن کو میرے ہاتھ سے اسات مت جھٹک  
 موت سے تیرے پادشہ قن میں غریب ہوں  
 قیدی ہوں تیرا میں نجد اوندی خدا  
 موسیٰ کی ہے قسم تجھے اور کوہ طور کی  
 سو گنداب ہنسی کی تجھے کچھ دلایے

|   |   |
|---|---|
| <p>اور شور و غلب غزل خوان کی قسم<br/>تجھ کو سر عزیز گلستان کی قسم<br/>فرعون کی قسم تجھے ہا مان کی قسم<br/>لیلیٰ کی ہے تجھے صف مرگاز کی قسم<br/>جنون کے قبلہ گاہ ابوا بجان کی قسم<br/>تجھ کو اسی کی شوکت ذی شان کی قسم<br/>باغ ارم کی اور پرستان کی قسم<br/>کالی بلا کی غول سیابان کی قسم<br/>پیل تلے کے بھٹنے و شیطان کی قسم<br/>انشانہ چھڑ تجھ کو مری جان کی قسم</p> | <p>تجھ کو قسم ہے غنچہ زمیں کے تاک سلی<br/>زنگس کے آنکھ کی قسم اور گل کے کان کی<br/>سنوے کی گائے کی قسم اور روڈ نیل کی<br/>بستر مراد ہے غار مٹیلان لبان قیس<br/>ایسی بڑی قسم بھی نامے تو ہے تجھے<br/>کونے میں باغ کے وہ جو رہتا ہر اک خلعت<br/>دیو سفید کی قسم اور کوہ قاف کی<br/>لونا چاری کی قسم اور کھلوا بیر کی<br/>قسمیں تو ساری ہو چکین باقی رہی ہر ایک<br/>ہاں پھر تو کیسواس وہ کس طرح ہو غضب</p> |
|---|---|

### غزل میر تقی

|  |  |
|--|--|
| <p>کاشکے پردے ہی میں تو تو تم<br/>بہتے دریا میں ہاتھ دھو تو تم<br/>دل عجب ہے متاع جو لیے تو تم<br/>تھوڑی تو دور ساتھ ہو تو تم<br/>چپکے ہی ہو رہو نہ بولو تو تم<br/>ہاتھ خون میں ذرا ڈبو لو تو تم<br/>دل جان پاؤ اب پردہ تو تم<br/>آہ کب تک یہ موتی رو تو تم<br/>آنکھ لگ جاتے لگاتے تو سو تو تم</p> | <p>کون کتا ہے منہ کو کھو لو تم<br/>حکم اب روان رکھے ہے حسن<br/>کیا سراہین وہ اپنے حسن کو لیک<br/>جانا آیا ہے اب جان سے ہمیں<br/>جب میسر ہو بوسہ اس لب کا<br/>بچہ مر جان کا پھر دہرا ہی رہے<br/>دست دے ہے کسی پلک سے میل<br/>آنے ہن متصل چلے آ نسو<br/>رات گزری ہر سب تڑپتے میر</p> |
|--|--|

### غزل ناسخ

|   |   |
|---|---|
| <p>سنگل سود جس طرح ہے نصب بیت اللہ میں<br/>         سایہ شرکان بچھا دیتا ہے کانٹے راہ میں<br/>         یان کی بیشی رہا کرتی ہے نور ماہ میں<br/>         کیا تفاوت اب رہا اس بت میں در اللہ میں<br/>         راہ میں آیا نظر غور شید پر سف چاہ میں<br/>         یار کو کتب پہونچے نامہ بر ہو راہ میں<br/>         کون لیلی ہے جنوں انگیز اس خرگاہ میں<br/>         کھل گیا اس گل یہ تیری فرقت جا لگاہ میں<br/>         فرق اتنا ہی نظر آیا گدا اور شاہ میں<br/>         شعلہ آتش نہان ہوا ہے برگ کاہ میں<br/>         سنگرزے طور ہین اسکی تختہ سلی گاہ میں<br/>         اک سینا عمر کا ہوتا ہے کم ہر ماہ میں<br/>         یہ دعائیں سحر کی ہر یار پ تری در گاہ میں</p> | <p>یان ازل سے داغ سودا ہے دل گاہ میں<br/>         جا سکے کیا کوئی اُس قاتل کی جولا نگاہ میں<br/>         حسن جانان ایک عالم پر رہے ممکن نہیں<br/>         دل میں رہتا ہی پر آنکھوں میں نظر آتا نہیں<br/>         وہ ہشتی رو لگا پھرنے چاہے ناز سے<br/>         ہوں ترے تاثیر کا قائل جو اس مضمون شوق<br/>         ہے وہ مجنون جو نظر آیا ہے زیر آسمان<br/>         مثل زر گسارک سن بر کی ہین آنکھیں تنظر<br/>         بدردن اسکو راحت اسکو حسرت ہر نصیب<br/>         چشم کا ہیدہ ہر غم سے دل ہر سوزان داغ سے<br/>         رشک نخل دادی امین ہے ہر برگ سیاہ<br/>         خوش عبث ہوتے ہین نادان ماہ نو کو دیکھ کر<br/>         سرتون کے آستانے سے نہ اٹھے حشر تک</p> |
|---|---|

## غزل درد

|  |   |
|--|---|
| <p>دل ہی نہیں رہا ہے جو کچھ آرزو کریں<br/>         دامن بچو ز دین تو فرشتے دھوکہ کریں<br/>         پر یہ کہان مجال جو کچھ گفتگو کریں<br/>         منہ پھیر لے وہ جسکے مجھے رو برو کریں<br/>         کس بات پر چین میں ہوں رنگ بو کریں<br/>         لے دو آگے کجیت دست سب بو کریں</p> | <p>ہم تجھ سے کس ہوس کی فلک جستجو کریں<br/>         تر دامن پہ شیخ ہمارے نہ جائیو<br/>         ستر قدم زبان ہین جون شمع گو کہ ہم<br/>         ہر چند آگے ہوں پر اتنا ہوں ناقبول<br/>         نہ گل کو ہے ثبات نہ حکم ہے اعتبار<br/>         ہے اپنی یہ صلاح کہ سب زاہدان شہر</p> |
|--|---|

## غزل ذوق

|  |  |
|--|--|
| <p>جام شراب دیدہ پر خم سے کم نہیں<br/>         ہو جسکے پاس جام دہ اب جم سے کم نہیں<br/>         کچھ دست شانہ پنجہ مریم سے کم نہیں<br/>         اپنی خزان بہار کے موسم سے کم نہیں<br/>         دل کی طلش کچھ اب بھی تپ غم سے کم نہیں<br/>         صحرائیں تیز ناخن ضیفسم سے کم نہیں<br/>         درہم کی شکل صورت درہم سے کم نہیں<br/>         چرخ بنے ہے قالب آدم سے کم نہیں<br/>         لیکن رقیب ہو تو جنسم سے کم نہیں<br/>         تیزاب میرے حق میں یہ مرہم سے کم نہیں<br/>         جھکو تو جملہ گل و شبہم سے کم نہیں<br/>         سب سے ہیں زیادہ کوئی ہم سے کم نہیں</p> | <p>بے یار روز عید شب غم سے کم نہیں<br/>         دیتا ہے درد چرخ کے فرصت نشاط<br/>         اس زلف فتنہ زا کے لیے اسے مسیح دم<br/>         زیبا ہے روئے زرد پہ کیا اشک لالہ گون<br/>         سرعت ہے بنف کی لگ سنگ مزار میں<br/>         وحشی کو تیرے چشم کے مرگان ہر غوال<br/>         ہوتی ہے جمع زر سے پریشانی آخرش<br/>         ساتی لے ہزاروں فلاطون یہ خاک میں<br/>         اس حردش کا گھر مجھے جنت سے ہر سوا<br/>         شور ابے سرشک سے دھوتا ہوں زخم دل<br/>         ہاتھوں سے تیرے پارہ الماس زخم دل<br/>         لے ذوق کسکو چشم حقارت سے دیکھئے</p> |
|--|--|

## غزل میر تقی

|  |  |
|--|--|
| <p>دل عجب جنس گران قدر ہے بازار نہیں<br/>         کچھ تھین ملنے سے بزار ہو میرے در نہ<br/>         ایک دو بات کچھ ہے کہو یا نہ کہو<br/>         ناز و انداز داد عشوہ و اغماض و حیا<br/>         صورت آئینہ میں نگ دیکھ تو کیا صورت ہے<br/>         دل کے اکیچا دکو کیا تجھے کہوں لے ناصح<br/>         اسے کا کل کی پسلی کہو تم بوجھے میر</p> | <p>نہ ہائیل جو دیتے ہیں خریدار نہیں<br/>         دوستی ننگ نہیں عیب نہیں عار نہیں<br/>         قدر کیا اپنی ہمیں اس لیے تکرار نہیں<br/>         اب دگل میں ترے سب کچھ ہی بیا نہیں<br/>         بد زبانی تجھے اس منہ سے سزاوار نہیں<br/>         تو کسی زلف کے پھندے میں گرفتار نہیں<br/>         کیا ہے زنجیر نہیں دام نہیں بار نہیں</p> |
|--|--|

## غزل نصیر

|   |  |
|---|--|
| <p>تو پھر خطا ہے مری مشک گرتا رہی لون<br/>         حنا کا کام بین خون دل فگار سہ لون<br/>         قصاص آبلہ پامین نوک غار سہ لون<br/>         جو پہونچے ہاتھ تو بد لاگون کے ہار سہ لون<br/>         حساب اس شب ہجر سیاہ کا رہی لون<br/>         کہاں تلک میں قدم عجز دانکسا رہی لون<br/>         تو یا تیرے لیے ابرو سہار سے لون<br/>         چمن میں ساغر گلست شاخسار سہ لون<br/>         نوشیشتہ سے خوسرود جو بیمار سہ لون<br/>         قسم ہے مجھ کو ترے عنایب زار سہ لون<br/>         تو اپنے دوش پہ رکھو میں کو کنار سہ لون<br/>         کنار آب روان چادر آبشار سہ لون<br/>         بلا میں مہر سے اخلاص دل سیو پیار سہ لون<br/>         تو پھر میں جبر کر دن اپنے اختیار سہ لون<br/>         سنبھل نہ کیونکہ میں زلف لا زار سہ لون</p> | <p>شیم زلف منبر جو رو سے یار سے لون<br/>         قدم رکھے مرے سینے پہ آگے گردہ نگار<br/>         اگر ملے ترے ہاتھوں سے اے جنون فرست<br/>         مرے حضور یہ لوٹیں ہیں تیری چھاتی پر<br/>         دلا بچے کہیں گھر دیاں تا میں گھر ٹیوں کا<br/>         عجب ہے سیر کسی دن تو ساتھ باغ میں چل<br/>         پیاپٹی کا مرے پاس گر نہو خمیس<br/>         ہوئے کشتی کا ارادہ ہو کچھ ترے دل میں<br/>         اگر صراحی غنچہ میں ہونہ بادہ سرخ<br/>         نہوئے مطرب نغمہ سرا تو اس کا کام<br/>         لگے جو ہاتھ نہ کوئی رباب چنگ نواز<br/>         یہ جی میں ہے کہ نہ دیکھے کوئی بھی پردیکو<br/>         بلا میں لینے سے میری اگر خوشی ہو تری<br/>         اگر اسپہ بھی گل عارض کا تو ندے ہو بہ<br/>         نصیر ہر سہ عشق میں مطول کا</p> |
|---|--|

## غزل آتش

|   |   |
|---|---|
| <p>گریبان چھار کر چل بیٹھے صحرائے دہن میں<br/>         بھی گلشن سے صحرائیں کبھی صحرائے گلشن میں<br/>         نہ گھر میں چین زندو نکونہ مردوں کو ہر فن میں<br/>         زر گل کی کہانی کو دو کالے ہیں گلشن میں<br/>         جنوں کے گھوٹے کو جانے ہیں پر برہمن میں</p> | <p>بہار لالہ و گل سے لگی ہے آگ گلشن میں<br/>         جنوں کے جوش میں اک جاہنیں ہم بھر قرار آتا<br/>         عذاب گور کا دان سامنا یاں رنج زینا کا<br/>         کھلا زلفوں کے لہرائے سے اس خسار نگین پر<br/>         شریف کہیہ کو کہیہ مبارک ہم تو اسے آتش</p> |
|---|---|

## غزل مومن خان

دین ہی کے ترے سبیل کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں  
 جنوں عشق پر روئے دل شکن ہے بلا  
 اٹھائے کھوئے ہیں بے چارے رات سر شاہ  
 وراز دہی یہ کہیں بے ادب نے کی دم صبح  
 یہ کسکی چشم فسون گرنے کی فسون ساری  
 بیان ہر جاگ گریبان تو دان بھی چستی ہے  
 نہ کیونکہ رشک سے خون ہو کسی کا اس دور  
 غزل سرائی کی مومن نے کیا کہ رشک سے آج  
 ہے پاش پاش بگردل کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں  
 کہ روز طوق ہلال کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں  
 کہ زیر سر کے مرے سل کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں  
 تمام دامن قافل کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں  
 طلسم جادوے بابل کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں  
 قباے شوخ شامل کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں  
 ہمیشہ اک نئے سبیل کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں  
 چمن بین سینہ عناد دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں

## غزل معروف

ڈبا دیا مجھے اس چشم ترکو کیا کو سون  
 کے تھار مجھے کہ سو کو سن زور چلتا ہوں  
 رقیب ایک دم اس سے جدا نہیں ہوتا  
 یہ نہیں بغل سے مرے مفت لیگیا دل کو  
 شب وصال کے ہوتے ہی چاک مہیب کیا  
 نہ آنکھ بھر کبھی اُس مہر دہ کو دیکھ سکا  
 پڑے ہیں سینہ میں دل تک مرے ہزاروں پیر  
 گل آنے بزم میں بوسہ طلب کیا تو کہا  
 جنانیں جب تری آتی ہیں یاد آخر شب  
 دیا ہے اپنے سے ظالم کو آنے دل معروف  
 جلا دیا مجھے سوز جگر کو کیا کو سون  
 گیا تو مر ہی گیا نا مہر کو کیا کو سون  
 یہ جم کے بیٹھے ہے اس رے ہر کو کیا کو سون  
 بغل ہی گرم نہی مفت بر کو کیا کو سون  
 طرب کو کر دیا ماتم سحر کو کیا کو سون  
 و فوراشک قصور بصر کو کیا کو سون  
 غضب کیا مڑہ رخنہ گر کو کیا کو سون  
 حیا کسی کی نہیں اس بشر کو کیا کو سون  
 لحاظ آنے سے پچھلے پیر کو کیا کو سون  
 ابل در اُس بُت بیدار گر کو کیا کو سون

## غزل جرات

|   |   |
|---|---|
| <p>ہے ہے خدا کی واسطے مت کہ نہیں نہیں<br/>بس بس برس ہو شوق یہ اپنے تئیں نہیں<br/>کس لہذا شک غنی سے تر آستین نہیں<br/>وہ بدگمان کہے ہے کہ ہکوی یقین نہیں<br/>جب سے کہ روبرو وہ رخ آتشیں نہیں<br/>گو یادہ آسمان نہیں اور وہ زمین نہیں<br/>یون اور کیا جہان میں کوئی حسین نہیں<br/>بہم نہیں ہے کوئی مرا سمنشین نہیں<br/>اندر ہیر پر ہی ہے کہ وہ نہ جبین نہیں<br/>وہ روبرو اپنے دم واپسین نہیں<br/>موج سرشک تا فلک ہفت سین نہیں<br/>جس بن قرار جی کو ہارے کہیں نہیں</p> | <p>الگیا گلے سے طاقت اسے نازنین نہیں<br/>کیا رک کے وہ کے ہر چو گل سے لگ چلون<br/>پلو میں کیا کون جگر دول کا کیا ہے رنگ<br/>فرست جو پاکے کہیے کبھو در دول سو ہاے<br/>آتش سی پھلک ہی ہر مے تن بدن میں آہ<br/>آس بن جہان میں کچھ نظر آتا ہے اور ہی<br/>کیا جانے کیا وہ اسمیں ہے لٹے ہے جیہ جی<br/>سنتا ہے کون کس سے کوان در دیکسی<br/>ہر چند ہے بلطف شب ماہ سیر باغ<br/>آنکھوں کی راہ نکلے ہے کیا حسرتوں سے جی<br/>طوفان گریہ کیا کہیں کس وقت ہنشین<br/>حیرت ہر جگہ کیونکہ وہ جرات ہر چین سے</p> |
|---|---|

### غزل سودا

|  |   |
|--|---|
| <p>ہم اپنا ہی دم اور قدم دیکھتے ہیں<br/>سوک قطرہ سے میں ہم دیکھتے ہیں<br/>تجھے قیری کھا کر قسم دیکھتے ہیں<br/>نماشاے دیر و حرم دیکھتے ہیں<br/>چمن کو ترے کوئی دم دیکھتے ہیں<br/>ملا لک جو لوح و قلم دیکھتے ہیں<br/>کہ جو دوست اپنے سہم دیکھتے ہیں<br/>جو نامہ اسے کر رستم دیکھتے ہیں</p> | <p>گرد دست اہل کرم دیکھتے ہیں<br/>نہ دیکھا جو کچھ جام میں جم نے اپنے<br/>یہ بخش میں ہکو ہے بے اختیاری<br/>غرض کفر سے کچھ نہ دین سے ہر مطلب<br/>جواب لب جو میں ہیں باغبان ہم<br/>نوشته کو میرے مٹاتے ہیں زور و<br/>خدا دشمنوں کو نہ وہ کچھ دکھائے<br/>شا جاسے ہے حرف ہون آسوں سے</p> |
|--|---|

|  |   |
|--|---|
| اگر سے نہیں کام سنبل کی ہلو<br>ستم سے کیا تو نے ہکو یہ جو گر<br>اگر تجھے رنجیدہ خاطر ہے سودا | کسی زلف کا بیچ دغم دیکھیے ہیں<br>اکرم سے ترے ہم تم دیکھیے ہیں<br>اُسے تیرے کوچے ہیں تم دیکھیے ہیں |
|--|---|

## غزل حسان

|  |   |
|--|---|
| کیسے کیونکر طفل شک اپنے گلے کے اار ہیں<br>جس کی خاطر دشمن جان یار اور اغیار ہیں<br>چھڑ تو دیکھو سنا کر مج کو غیر دان سے کسا<br>چشم پوشی تیرے مذہب میں ہو کیا عین ثواب<br>یا خدا اپنے کرم سے تو کسی موسیٰ کو بھیج<br>فائدہ اس کج ادائی گانہ سمجھا میں کبھی<br>لاغر کی کچ نہایت ہو کہ میں بستر پہ ہوں<br>شیخ جی کے ہم ہیں قائل کیا ہی اک انام یہ<br>آتش دوزخ تلک بجور ہے ہے کہ ہم<br>مے سے میں تو بہ کردن استغفر اللہ سب غلط<br>اہل دین ہم جا کر بہر زیارت تھے گئے | اس زمانے کے تو کچھ راسکے ہی ناہنوار ہیں<br>ہمارے ری قسمت کہ وہ بھی تہمتے اب بیزار ہیں<br>آج عاشق ہکو صدقے کے لیے درکار ہیں<br>ہم سے یوں پرہیز تج کو اور ہم بیمار ہیں<br>سیکڑوں مانند فرعون اب تو دعویٰ اار ہیں<br>یہ العن قدر راستی کہنے سے کیوں بیزار ہیں<br>اور مج کو ڈھونڈتے پھرتے ترے غمخوار ہیں<br>بسکہ گبرے ہیں وہ پہنے ہوئے زناہر ہیں<br>خانہ زاد و دومان احمد مختار ہیں<br>نام تو بہ سے سدا ہم پڑھتے استغفار ہیں<br>حضرت احسان کو دیکھا ایک نیا دار ہیں |
|--|---|

## غزل انشا

|   |   |
|---|---|
| دھوم اتنی ترے دیوانے مچا سکتے ہیں<br>مجھ سے اغیار کوئی آنکھ ملا سکتے ہیں<br>دہ ہیں آتش نفاں ہم کہ بھریں آہ تو جھٹ<br>سوچتے تو سی ہٹ دھری نہ کیجے صاحب<br>حضرت دل بگاڑ آئے ہیں اُس کو لیکن | کہ ابھی عرش کو چاہیں تو ہلا سکتے ہیں<br>منہ تو دیکھو وہ مرے سامنے آسکتے ہیں<br>آگ دامن شفق کو بھی لگا سکتے ہیں<br>چٹکیوں میں مجھے کپ آپ اڑا سکتے ہیں<br>اب بھی ہم چاہیں تو پھر بات بنا سکتے ہیں |
|---|---|



|  |  |
|--|--|
| <p>اسنگلیوں پر تجھے چاہیں تو چٹا سکتے ہیں<br/>         اذات مولائی میں بھی لوگ سما سکتے ہیں<br/>         کوئی تقدیر کے لکھے کو ٹٹا سکتے ہیں<br/>         ہم گھٹا سکتے ہیں اُسکو نہ بڑھا سکتے ہیں<br/>         مارے غیرت کے ہم ایفون تو کھا سکتے ہیں<br/>         اب وہ آواز بھی کب تجھکو سنا سکتے ہیں<br/>         اپنے پانوں کے کڑون کو تو بجا سکتے ہیں<br/>         اک غزل اور بھی چاہیں تو سنا سکتے ہیں</p> | <p>شخی اتنی نہ کر اسے شیخ کہ رنران جہان<br/>         تو گردہ ففسر اکو نہ سمجھ بے جبروت<br/>         چارہ ساز اپنے تو مصروف بل ہیں لیکن<br/>         ہے محبت جو ترے دل میں وہ اک طور پہ<br/>         کر کے جھوٹا نہ دیا جام اگر تو نے تو چل<br/>         ہمنشین تو جو یہ کہتا ہے کہ قدغن ہے بہت<br/>         وہ نہ آواز سنا دین مجھے دریا تک آ کر<br/>         ایک ٹھبے کے جو توانی ہیں ہم انہیں انشا</p> |
|--|--|

## غزل غالب

|  |  |
|--|--|
| <p>ارکھتا ہوں ضد سے کھینچ کے باہر لگن کے پانوں<br/>         تن سے سوا فگار ہیں اس خستہ تن کے پانوں<br/>         ملتے ہیں خود بخود مرے اندر کفن کے پانوں<br/>         اوڑتے ہوئے اُچھلتے ہیں مرغ چمن کے پانوں<br/>         دھکتے ہیں آج اُس بہتہ نگار بدن کے پانوں<br/>         پیتا ہوں دھوکے خسر و شیرین سخن کے پانوں</p> | <p>دھونا ہوں جب میں پیئے کو اُس ستیج کے پانوں<br/>         مرہم کی جستجو ہیں پھرا ہوں جو دور دور<br/>         اللہ کے ذوق دشت نوردی کہ بعد مرگ<br/>         ہے جوش گل بہار میں یا ننگ کہ ہر طرف<br/>         شب کو کسی کے خواب میں آیا نہ کہیں<br/>         غالب مرے کلام میں کیونکر اثر نہ ہو</p> |
|--|--|

## غزل نظیر

|  |  |
|--|--|
| <p>گل رخ و گلگون قبا و گلخوار و گلبدن<br/>         سیمبر سیاب طبع و سیم ساق و سیمتن<br/>         غنچہ لب گلین و اشکر دہان شیرین سخن<br/>         مشک تبت مشک چمن مشک ختما مشک فتن<br/>         بے قرار و دل نگار و خستہ جان و بیو طن</p> | <p>کل نظر آیا چمن میں اک عجب رشک چمن<br/>         مہر طلعت و زریکہ مشتری و مہر جبین<br/>         نازنین ناز آفرین نازک بدن نازک کمر<br/>         زلف و کا کل خال و ابرو کے ہیں یہ چاروں غلام<br/>         مبتلا ایسوں کے ہوتے ہیں ہی ہیں اے نظیر</p> |
|--|--|

| غزل اعداد   |   |
|---|---|
| <p>پھیلکی اس لب سے ہوئی لعل بدخشان کی شان<br/>         شل گل رقص میں ہو جد میں آتی ہی نسیم<br/>         ہستہ کے پوسجے سے جو مقصد نہ برکے حیرا<br/>         کینہ ذات میں جب فکر کیا انسان نے<br/>         حادثہ کو ہر سے اعداد نہ ہونا مضطر</p>  | <p>ریشک سے خون جگر کھا گئی مرجان کی جان<br/>         کف زمان برگ ہین سن بلبلستان کی تان<br/>         گور کو جائے کسی پیر سلمان کی مان<br/>         ہوش اس جا پہ ہوئے صاحب فاق کی فان<br/>         تیغ ہمت کو چڑھا لیجیہ اوسان کی سان</p>  |
| غزل ناسخ  |   |
| <p>ماہ تو ہے مثل برد لیکن اسکا روہ نہیں<br/>         کونسا تن ہو کہ مثل روح جسمیں تو نہیں<br/>         شک میں خوش ہو ہے پیچ و تاب شل تو نہیں<br/>         جام نرگس میں کہاں شبنم جو شگے آفتاب<br/>         یا دگیسو میں ہوا میرا یہ دیکھی سایدن<br/>         جسم ایسا گھل گیا ہے مجھ مریض عشق کا<br/>         دیکھے ہین ہنسنے میں جس دن سے درد و دنان یار<br/>         عشق میں بدست ہوئیں پر کوئی وقت نہیں<br/>         زلف جاناں میں نہیں کوئی دل وحشی اسیر<br/>         ہو گیا ہے یہ قران آفتاب ماہ تو<br/>         ہو گیا ہے مثل موتا رنگ اپنا سیاہ<br/>         رات دن ناقوس کہتے ہن بہ آواز بلند<br/>         قمریان دیوانی ہن کیونکر گئے ڈالیں شطوق</p> | <p>ماہ کامل صورت رو ہے مگر ابرو نہیں<br/>         کون گل ہے جو ترا مسکن رنگ بو نہیں<br/>         پیچ ہین سنبیل میں مثل موگر خوشبو نہیں<br/>         یار کے آگے مری آنکھوں میں اک آنسو نہیں<br/>         بھپہ بھپتی کہتے ہن موبان میں گیسو نہیں<br/>         دیکھ کر کہتے ہن سب تو یہ ہے بازو نہیں<br/>         چین شل گو ہر غلطان کسی پہلو نہیں<br/>         نشہ ہے جام سے الفت میں لیکن بو نہیں<br/>         یہ عجب تاتا رہے جو ایک بھی آہو نہیں<br/>         یار کے رخسار آتش رنگ پر ابرو نہیں<br/>         آگے آنکھوں کے صنم جیسے ترے گیسو نہیں<br/>         دیر سے بہتر ہے کہیہ گرتوں میں تو نہیں<br/>         باغ میں اک سرو مثل قاسم دیکھو نہیں</p> |
| غزل آتش   |   |

|   |  |
|---|--|
| <p>آرزو ہے تجھے سجدے سحر و شام کرین<br/> میرے اتم میں نہ کپڑے وہ سیدہ فام کرین<br/> گریہ شادی مینا سے ہے ظاہر ہوتا<br/> گو چہ یار کاہن پانوں ارادہ رکھتے<br/> منہ ہمارے ہوئے ہیں ہم بھی مزہ چکھنے کو<br/> مست رکھتی ہے تری گردش چشم لے ساقی<br/> مخ روشن میں ہے خورشید قیامت کی چمک<br/> دل میں کچھ یاد دنیا کفر بتوں کا ہے خیال<br/> یک طرح حسن رخ ذلعت جھین تو دکھلاے<br/> شب کو جاتا ہوں تو منہ پھیر کے وہ کہتے ہیں<br/> بٹھیکر گوشہ عزلت میں نہ بول اتنا جھوٹ</p> | <p>ہم تن ہو کے زبان رد ترانہ کرین<br/> خود بھی رسوا ہوں بجو بھی نہ بدنام کرین<br/> حال پر صوفیوں کے خندہ زنی جام کرین<br/> کعبۃ اللہ کے چلنے کا سر انجم کرین<br/> بختگی تو کمین پیدا شمر غام کرین<br/> وہ نہیں ہم کہ جو تجھ سے طلب جام کرین<br/> حشر بر پا ہو وہ دیدار اگر عمام کرین<br/> خلوت خاص کو کیا بارگہ عمام کرین<br/> نشہ عشق سے مستی سحر و شام کرین<br/> میند آئی ہے ہمیں آپ بھی آرام کرین<br/> تصد بھٹ پڑنیکا آتش نہ درو بام کرین</p> |
|---|--|

### غزل مومن خان

|   |  |
|---|--|
| <p>وہ بھی رسوا ہو خدا جس نے کیا رسوا ہمیں<br/> یا کمین عاشق ہوئے یا ہو گیا سودا ہمیں<br/> بند کرنے کو قفس میں دام سے چھوڑا ہمیں<br/> پیلے مرتے ہی زندان سے سوے صحرائیں<br/> غش پڑے تھے پھر گیا، ہاں کر سوتا ہمیں<br/> بے سمجھ کتا ہے ناصح تو نے کیا سمجھا ہمیں<br/> یار کے ناز بجا سے شکوہ عجیباً ہمیں<br/> آگیا دل یاد اسے آئینہ رو اپنا ہمیں<br/> مرتے مرتے پاس اس پر وہ نشین کا تھا ہمیں</p> | <p>ہو گئی مگر بین خبر ہے منع وان جانا ہمیں<br/> وہ دم رونا ہمیں چاروں طرف تکنا ہمیں<br/> یہ رسم حیا دکا کیا التفات آمیز بھٹا<br/> یا رتھے یا دشمن جان تھے اکھی چارہ گر<br/> طالع برگشتہ بخت خفتہ مست پلو چھو کہ ہم<br/> تو نہالے عشق بازی اور ہم نادان ہیں<br/> یہ ستم کیا غیر پر کرتا وہ سچ پوچھو تو ہے<br/> کیا کمین ہم رہے حیران تجھ کو دھیس کر<br/> اہل ماتم اپنے رویں کس طرح منہ دھانپ کر</p> |
|---|--|

|  |   |
|--|---|
| ہم سے نازک طبع سے کب اٹھ سکے بیداد چرخ<br>سومن ان کا وہ تھا لٹنے میں ہرگز اختیار | مر گئے مضمون جو ریا جو سو جھبا ہمیں<br>یہ شکایت بھی خدا سے ہر تون سر کیا ہمیں |
|--|---|

### غزل نصیر

|   |   |
|---|---|
| قدم نہ کرے چشم پر آب کے گھر میں<br>کے ہے دیکھ کے وہ عکس رخ بسا غرے      | بھرا ہر موج کا طوفان جباب کے گھر میں<br>نزدل ماہ ہوا آفتاب کے گھر میں       |
| ہرام نہ کر میں کیون نہ آستان ہوسی<br>ہمالے دلیں کمان آبلے ہین لے ساتی   | حرم ہے شمع شمع آب کے گھر میں<br>چنے ہوئے ہین یہ شیشے شراب کے گھر میں        |
| تروپ کو دیکھ مرے دل کی برق آتش بار<br>دلانہ کیونکہ کروں اغتلاط کی باتیں | خجل ہو چھپ گئی آخر سحاب کے گھر میں<br>جباب کیا ہے اب اُس بے جباب کے گھر میں |
| نصیر دیکھ تو کیا جلوہ خدا ئی ہے   | ہمالے اُس بت خانہ خراب کے گھر میں   |

### غزل معروف

|  |  |
|--|--|
| میں رنج محبت کبھی راحت سے نہ بدلون<br>تجھ سے کبھی یوسف کو اگر بدلے زینح    | عیش دو جہاں سکی نصیبت سے نہ بدلون<br>نزدان میں پڑوں پر کسی صورت سے نہ بدلون  |
| یہ رنگ رخ زرد جواب دیکھو ہو میرا<br>گر لاکھ کوئی بچہ قیامت کرے ہر پا       | قارون کی اگر بدلے دولت سے نہ بدلون<br>تو بھی ترے قامت کو قیامت سے نہ بدلون   |
| اس عشق کی رسوائی کین ہے یہ مری عورت<br>مالوت ہے دل اس غم الفت سے یہاں تک   | حرم سے کوئی بدلے تو حرم سے نہ بدلون<br>گر بدلون خوشی سے غم الفت سے نہ بدلون  |
| مے خضر اگر چشمہ جوان بھی تو ہرگز<br>جنت کو اگر بدلے کوئی اُسکی گلی سے      | واللہ تری چشم عنایت سے نہ بدلون<br>مرباؤں دے تو بھی میں جنت سے نہ بدلون      |
| تو چاہے کہ اسے شعلہ خواب بدلے یہ کر دٹ<br>ایسی ہے علالت ترے بوسے کی شکر لب | یہ یاد رہے تیری شرارت سے نہ بدلون<br>میں نزع میں بھی قند کے شربت سے نہ بدلون |

معروف مرے پاس ہے دہ گنج قناعت اسکندر و دارا کی بھی شوکت سے تہ بدلوں

## غزل سیر تقی

جنون سیر کی باتیں دست اور گلشن میں جی بلیان  
گریبان شور و غش کا اور ایا دھجیبان کر کر  
تفارت کچھ نہیں شیریں و شکر اور یوسف میں  
ترس غم سے جو روزِ ظلم سے آنکھ میں غم و انگی  
چمن کو آج مارا ہی نہایت رشک گلشن نے  
مری آہ سحر کی بر چھیاں سختی کی تر پلون پر  
صنم کی زلف میں کو چہ ہے سر سبہ ہر اک موہر  
دیوانہ ہو گیا تو میر آخر ریختہ کسکر

## غزل انشا رائے خان

جیت ایا م جو انی کے چلے جاتے ہیں  
سانسے آنکھوں کے ڈستا ہے چمن زگس کا  
ہاتھ کیا پھیر دہو عارض پہ بھی کیا ہر دہان  
یاد میں اس خط نو خیز کے جو نہ دانا نہ خط  
آسیا اب کی ہے چشم ترا اپنی جس سے  
گرم ہو آپ جو تک ملتے ہیں انشا سے کبھی

## غزل نظیر

صفائی اسکی جھلکتی ہے گورے سینے میں  
نہ موتی ہے نہ کناری نہ گو کھر و تپیر  
جو پوچھا میں کمان تھی تو مہنس کے لون بولی  
چمک کمان ہے یہ اس کے گنگنے میں  
بھی ہے شوخ کی انگیا نبت کی سینے میں  
میں لگے ہی تھی اس انگیا موتی کے سینے میں

|  |   |
|--|---|
| پڑا جو ہاتھ مرا سینہ پر تو ہاتھ جھٹک<br>جو ایسا ہی ہے تو اب روز ہم نہ آدین گے<br>کبھو ٹنگ کبھو بس بس کبھو پیالہ ٹپک<br>چڑھ ہی جو ڈوڑ کے کوسٹھے پہ وہ بری یکبار<br>وہ پہنا کرتی تھی انگلیا جو سرخ لاہی کی<br>یہ سرخ انگلیا جو دیکھی ہے اس بری کی نظیر | نیکاری اگل گئے آہ اس قرینے میں<br>کبھو جو آئے تو ہفتے میں یا مہینے میں<br>دماغ کرتے تھے کیا کیا شراب پینے میں<br>تو میں نے جالیا اُسکو آدھر کے زینے میں<br>لپٹ کے تن سے وہ تر ہو گئی پیمین<br>مرے تو آگ سی کچھ لگتی ہے سینے میں |
|--|---|

## غزل غالب

|  |   |
|--|---|
| ہیکہ جو ناز و داد اس بت لاثانی میں<br>عشق میں دیتا ہوں اس لیلی کی کاوش جانکر<br>چرخ نے پنبہ مہتاب کو کانون میں دیا<br>جان مرد و نکی پھر سے لبے جو نکلے و شنام<br>کار شمشیر کا کرتا ہے خیال ابرو<br>پہنکر ہو دیکھا خوش شال دو شالہ کوئی | ایک بھی بات نہیں یوسف کٹھانی میں<br>دسترس ہے یہ کہاں قیس بیابانی میں<br>سوزش یا تنک ہو مرے اشک کی طغیانی میں<br>کیا سیمائی ہے اس محل بد خشانی میں<br>داغ اسکا ہے ازل سے پیشانی میں<br>ہم بھی ہیں شاوئے غالب تن عریانی میں |
|--|---|

## غزل رضا

|  |  |
|--|--|
| خواہ نزدیک رکھو خواہ رکھو دور ہمیں<br>صورت حق تو ہر آئینہ میں ہے جلوہ نما<br>دشت گلشن کی کرے سیر یہ کس کا دل ہے<br>ہجر کی رات تو ٹپتی ہی نہیں ہے یارب<br>اب ترپنے کی بھی طاقت نرمی ہو رکھو رضا | دیکھنا ایک نظر تمکو ہے منظور ہمیں<br>دیدہ حیرانی سے اپنے نہیں مقدور ہمیں<br>اس تکالیف سے یار در کھو مخدور ہمیں<br>کیا دکھا دیگی اب آخر شب دیو کہ ہمیں<br>استقدار آہ کیا صنعت نے رنجور ہمیں |
|--|--|

## غزل شاہ عالم

|                                       |                                   |
|---------------------------------------|-----------------------------------|
| ماجز ہوں ترے ہاتھ سے کیا کام کروں میں | کر چاک گریبان تجھے بدنام کروں میں |
|---------------------------------------|-----------------------------------|

|   |  |
|---|--|
| <p>پر دیکھ لو کیسا ہی تجھے رام کردن میں<br/>کیون کچھ گلہ گردش ایام کردن میں<br/>شب روز کو اور صبح کے تیکن شام کردن میں<br/>یکدم میں خون کے خم انعام کردن میں<br/>اللہ کا شکر انا اکرام کردن میں</p> | <p>رام رہتا ہے لے تنہا تو گواہ کی تو مجھ سے<br/>اس دور جہان میں مجھے سب شکوہ تجھی سے<br/>حیران ہوں تری ہجر میں کس طرح سے پیالے<br/>اوسے جو تھقن میں مرے میکدہ ساقی<br/>نیکوشہ عالم کیا اُس رب نے نہ کیوں نہ کر</p> |
|---|--|

## غزل درد

|  |   |
|--|---|
| <p>جو کچھ کہ ہوں سو ہوں غرض آنت رسیدہ ہوں<br/>افتادہ ہوں پر سایہ مست کیشہ ہوں<br/>ہر صبح مثل صبح گریبان دریدہ ہوں<br/>پر آہ میں تو موج نسیم دزیدہ ہوں<br/>کنج مزاج میں بھی نہ میں آرمیدہ ہوں<br/>میں غمزدہ تو قطرہ اشک چکیدہ ہوں</p> | <p>مژگان تر ہوں یارگ تاک بریدہ ہوں<br/>کھینچے ہے دور آپ کو میری فرد تنی<br/>ہر شام مثل شام ہوں تیرہ روزگار<br/>کرتی ہے بوسے گل تو مرے ساتھ احتلاط<br/>یہ چاہتی ہے اب طیش دل کہ بعد مرگ<br/>لے دور کو جا چکا ہے مرا کام ضبط سے</p> |
|--|---|

## غزل سمجھو نا

|  |  |
|--|--|
| <p>ماہ ہے جون سحاب میں روشن<br/>شمع ہے آفتاب میں روشن<br/>یا چراغ آفتاب میں روشن<br/>دیکھو آتش ہے آب میں روشن<br/>پنج شاتہ رکاب میں روشن<br/>نام ہے شیخ و شاپ میں روشن<br/>انکھیں دیکھو گے خواب میں روشن</p> | <p>یون وہ رخ ہے حجاب میں روشن<br/>اس کی بینی میں یہ بلاق نہیں<br/>جام سے میں ہے عکس چہرہ یار<br/>اُسکے گور سے بدن میں لال لباس<br/>ساتھ رہتا ہے نند قبا سے<br/>سوز سے ہے برنگ شمع مرا<br/>یون سوار ددگے تو پھر سمجھو</p> |
|--|--|

## غزل حسین

|   |   |
|---|---|
| مین عشوہ زدہ کو پہ بازار کھڑا ہوں<br>قاتل تو مرے قتل کا اندیشہ نہ کرتا<br>انفوس ترے وصل کی شب بھگو تو گب ہو<br>مجلس میں تری خالی کیے شیشے جوستان<br>ملنے کا حسین اُسکے بہ پیغام تجھے ہو | لالہ کی طرح داغ سا گلزار کھڑا ہوں<br>کر قتل مجھے مین بھی تو تیار کھڑا ہوں<br>مین منتظر اس بات کا دلدار کھڑا ہوں<br>مین بھی تو ترے چشموں کا خمار کھڑا ہوں<br>عہد سہ کے لیے برسر اقرار کھڑا ہوں |
|---|---|

## غزل سوز

|  |   |
|--|---|
| شہد مین جیسے گس ہم حرص مین پابند مین<br>برزق کا ضامن خدا شاہد کلام اللہ ہے<br>مقبروں مین دیکھتے ہیں اپنی ان آنکھوں سے روتا<br>تو بھی رعنائی سے ٹھوکر مار کر چلتے ہیں بار<br>جیتا لگ نکھیر نکھیر مین کچھ دیکھیں گے ہم | داغ غفلت اس سیہ ندان مین یوں خرم مین<br>تسیر اپنی صورتوں کے روز حاتمہ مین<br>یہ برادر یہ پدر یہ خویش یہ فرزند مین<br>سوچتے اتنا نہیں ہم خاک کے پوئے مین<br>سنگین جیبا نکھیراں تب سوز سب بند مین |
|--|---|

## غزل سلطان

|   |   |
|---|---|
| کل یہ بستر تھے نشتر تجھ سے بن<br>میرے حق مین تو وہ ہی درخ ہے<br>کفر کسا ہے اور کیا اسلام<br>ہو درخت اسید بار آور<br>آ رہی ہے لبوں پہ جان تری مین<br>تو ہی اے ماہ ایک ہدم ہے<br>اگر مین سلطان ہفت کشور مین | ایک آفت تھی رات بھر تجھ مین<br>جاؤں مین خلد مین اگر تجھ مین<br>آپ اپنی نہیں خبر تجھ مین<br>عمیر کا کچھ مزا نہیں تجھ مین<br>دم کا دم مین نہیں اثر تجھ مین<br>کون لیجاوے دان خبر تجھ مین<br>ایک مفلس ہوں سپہر تجھ مین |
|---|---|

## غزل حاجی

|  |
|--|
| ملتی ہے تری آنکھوں کو اے یار چمن مین<br>کیا چکی کڑی نرگس بیسار چمن مین |
|--|



|   |  |
|---|--|
| تو جای کوست ز نیت گلزار چمن میں<br>شاید کہ وہ پہونچا ہے طرحدار چمن میں<br>اب سیر سے مطلب ہو نہ کچھ کار چمن میں<br>آجائے یہ حاجی نہ خبردار چمن میں | ہو جاگی بزار ہر اک پھول سے بلبل<br>جو آج تو آئی ہے صبا اور طرح سے<br>ہم وحشیوں کا رہو بیابان سلامت<br>تاکید ہے دربانوں کو یہ باغ میں جا کر |
|---|--|

## غزل عاشق

|   |   |
|---|---|
| ابرد اور خال چاند تارے ہیں<br>تم ہمارے ہو ہم تمھارے ہیں<br>چاند کے ہنہ پہ یہ ستارے ہیں<br>کب سے مشتاق ہم تمھارے ہیں<br>سچ بتاؤ یہ کیسا اشک ہے ہیں<br>تسک چن چن کے دن گذلے ہیں<br>وہ مری آہ کے شرالے ہیں<br>بال کسکے لیے سنو اسے ہیں<br>شیرے ایرد نہیں یہ آکے ہیں<br>ہو گئے سب عدد ہمارے ہیں | دو نوں رخسار ماہ پارے ہیں<br>میں نے دو بول کئے ہمارے ہیں<br>نہیں بوندین عرق کی چہرہ پر<br>ایکباری تو خراب میں آؤ<br>عین مجلس میں آنکھ مارو ہو<br>راتین کاٹی ہیں تارے گن گن کے<br>جنگو کہتے ہیں غول صحرائی<br>پیچ میں کسکلاؤ گے صاحب<br>دل بیتاب کو دو نیم کیا<br>عاشق ہو نیسے اس پرورد کے |
|---|---|

## غزل رولق

|  |   |
|--|---|
| ما صبا صبر کی دالند مجھے تاب نہیں<br>بس ترے دیدہ کی اسے ما مجھے تاب نہیں<br>بہت پرستی کی اب اللہ مجھے تاب نہیں<br>بس زبان کیجیے کو تاہ مجھے تاب نہیں<br>اڑے دینا سے کہیں چاہ مجھے تاب نہیں | تاب کی ضبط فغان آہ مجھے تاب نہیں<br>دلے یان ٹکڑے نو دین کہیں مانند کتان<br>صفیہ دل سے مٹاؤ مے تماشال بتان<br>جو صلہ تنگ ہے یان ہیڈہ گوئی تا چند<br>ہنشین چاہ میں یوسف جو پھنسا ہے غصہ |
|--|---|

جی ہے کھویا غم پر دانے مین روئے روئے  
غم بجران سے ہوئی رونق بیدل کونجات  
آہ اس شمع سحر گاہ مجھے تاب نہیں  
آگے غمخوار کی یا شاہ مجھے تاب نہیں

### غزل سودا

باتیں کہ مرگین نہ تری بھولی بھولیاں  
ہر بات ہے لطیفہ دہراک سخن ہے راز  
حیرت نے اسکو بند نہ کرنے دی پھر کبھو  
اندام گل پہ ہونہ قبا اس مزے سے چاک  
ساقی پہو سچ کہ تجھیں اس ابر بہار مین  
کس طرح ہو دے آنکھوں کی کاوش سے دلکھین  
کیا چاہیے تجھے سر انگشت پر حنا  
جون برن ہو گئے ہین خاک ببتان ہند  
سودا کے دلے صاف نہ رہتی تھی زلف یار  
دل لیکے بولتا ہے جواب تو یہ بولیاں  
ہر آن ہے کنا یہ دہر دم ٹھٹھو لیاں  
آنکھیں جس آدمی نے ترے منہ پہ کھولیاں  
جون خوش بھبون کے تن پہ سکتی مین چولیاں  
پرٹے نہیں تگرگ برستی مین گولیاں  
مرگان نہ کر سکیں تو نگاہ مین ٹولیاں  
جس بیگنہ کے خون مین چاہین ڈولیاں  
انے تو بلکہ گرم ہین کابل کی لولیاں  
شالے نے بیچ پڑھ کے گرہ اسکی کھولیاں

### غزل مصاصم

رات دلبر نے جو آنکھیں سے ملائی آنکھیں  
ہم اسیر دیکو نہ کچھ گل سے نہ گلشن سے خبر  
منہ ملا دل کو پھندا دور ہوئے آخر کار  
کس بد آموز کی صحبت کی ہے یارب تاثیر  
اور دنیا مین طر حدار نہ تھا کیا مصاصم  
جانہ چشم مین چھولی نہ سسائی آنکھیں  
پھنس گئے دوام مین کھلنے بھی نہ پائی آنکھیں  
دیکھ مین دیکھا تو کچھ کام نہ آئی آنکھیں  
آج کچھ شور و خج کی بیڈھب نظر آئی آنکھیں  
ایسے بے مہر ہو آتے لگائی آنکھیں

### غزل حسن

صبح سے شام تلمک تابہ سحر روئے ہین  
جادو کرتا ہے قریب ہم پہ تو کیا ہوتا ہے  
اشک آنکھوں کے ہمارے یہ گہر روئے ہین  
سامری کے کہیں موسیٰ پہ سحر ہوتے ہین

|   |  |
|---|--|
| بیوفانی کا بتوں کے جو کرے ہے شکوہ<br>اس قدر دے تے ہیں شب کوے تان میں جا کر<br>عد و ملتے ہیں ترے شعر کو سن کر احسن | کیا جہان میں نہیں بے ثمر شجر ہوتے ہیں<br>نالہ سے نالے و گریہ سے بحر ہوتے ہیں<br>دوست کہتے ہیں کہیں ایسے بھی شجر ہوتے ہیں |
|---|--|

## غزل نظیر

|  |  |
|--|--|
| کیون نہو بام پر وہ جلوہ نمایاں ترے دن<br>ہاتھ سے اتبو قلم رشک میسار کھڑے<br>غرق دریاے محبت کی نہیں ملتی لاش<br>دل بیمار رہے عشق میں کیونکر سر سبز<br>چھیر مت زلف کے مائے کو تو دریا میں ہنوز<br>تین دن چشم کے بیمار کا کر اپنے علاج<br>لوگ کہتے ہیں کہ ہیں بھول ترے کشتے کے<br>عمر اک ہفتہ نہیں باغ میں لے گل مت بھول<br>چار حن آس بت پر خون کے اوپر بھیج نظیر | ماہ بھی چھپ کے نکلتا ہے ولا تیسرے دن<br>سرخ ہرے ہیں جہان کے حکام تیسرے دن<br>ورنہ ڈوبا ہوا نکلتا ہے سدا تیسرے دن<br>خاک سے دانہ کو ہے نشوونما تیسرے دن<br>سانپ کے کالے کو دیتے ہیں ہیا تیسرے دن<br>ہوتی معلوم ہے تاثیر دوا تیسرے دن<br>سختی ہاتھوں کو تو قاتل نہ لگا تیسرے دن<br>رنگ بدے ہرزائے کی ہوا تیسرے دن<br>اپ سے آپ جو ہوتے ہیں خفا تیسرے دن |
|--|--|

## غزل عبداللہ

|   |  |
|---|--|
| شب کمی ہجر میں اور دن کٹا غمخواری میں<br>جسے دیکھا اسے خود مطلب خود غرض کا یار<br>کم سنا عشق میں ہو گا جو سنا ہو گا کہیں<br>ذبح کرنے سے مرے فائدہ کیا تجھ کو ملا<br>تسین فرما دے لاکھوں ہی بیان عبداللہ | گھر دیا دل کو عیش یار کی عیساری میں<br>آشنا پورا نہ دیکھا میں کہیں یاری میں<br>گھر دیا سر دیا اور دل دیا دلدار ی میں<br>ہاتھ کہا آتا ہے ایسی ستمگاری میں<br>آخر شمر ہی گئے عشق کی بیماری میں |
|---|--|

## غزل جامی

|                                  |                                    |
|----------------------------------|------------------------------------|
| شبصال میں کیا رہے دو چار ہون میں | راہ خرق میں جیتا تو شرمسار ہون میں |
|----------------------------------|------------------------------------|

|   |  |
|---|--|
| چمن ہے کوہ تر ابرو نو بہار ہوں میں<br>لگا ہے تیر مجھے مقت کا شکار ہوں میں<br>شال باہی کے بے آب و بیکار ہوں میں<br>تو پہلے دار میں دریا سے غم کو پار ہوں میں | میتے کر مجھے رونے سے اسے گل خوبی<br>مجھے خیال ہونٹ میدا فتن کا ہے<br>جو دیکھی ہے ترے کاؤن کی بالے کی ٹھیلی<br>جو تیری تیخ جھاڑی نہ مجھے منہ موڑے |
|---|--|

## غزل صفت

|  |  |
|--|--|
| دہن سر کو اپنے قلم دیکھتے ہیں<br>خدا کی خدائی میں تم دیکھتے ہیں<br>کوئی دم میں راہ عدم دیکھتے ہیں<br>کسی کا جو نقش قدم دیکھتے ہیں<br>تو ہاتھوں کو اپنے قلم دیکھتے ہیں<br>ہمیں ہیں کہ سو سو ستم دیکھتے ہیں<br>جھلا ہمتیری قسم دیکھتے ہیں<br>تری راہ تا مسجد مہم دیکھتے ہیں<br>تا شاخدائی کا ہم دیکھتے ہیں | تری تیخ جب ہم علم دیکھتے ہیں<br>جو جلوہ صنم تجھ میں ہم دیکھتے ہیں<br>تو جلدی سے آٹھ میرے رسیما<br>گزرتے ہیں سو سو خیال اپنے دلمین<br>ہو چاہیں گھین کچھ ہم احوال کا<br>لے تم جو میرے رقیبوں سے جا کر<br>بہت جھوٹے وعدے کیے تو نے ہیں<br>تو آئے نہ آئے میان ہم تو ہر شب<br>توں کی گلی میں شب در در آصف |
|--|--|

## غزل نظیر

|   |  |
|---|--|
| کے کہیں شیشہ کہیں سناٹی کہیں جام کہیں<br>دن کہیں کات کہیں صبح کہیں شام کہیں<br>بندے اور بالے کہیں زلف سیہ فام کہیں<br>خط کے پرزے پر لکھوں قاصد انام کہیں<br>گل کہیں غنچہ کہیں بلبل بدنام کہیں | تفرقہ ہوتا ہے ایسا بھی گل اندام کہیں<br>بول کی بیتابی نہیں ٹھہرنے دیتی ہے مجھے<br>ایکٹل دیجے کس کسکو سمجھی مانگتے ہیں<br>نامہ ہر نامہ لکھوں یا میں زبانی کمد و ن<br>دل بھی اور جان کفایت نے بھی کی ہر نظیر |
|---|--|

## غزل فیض

|  |  |
|--|--|
| غرض افتادگان کا رہنما ہوں<br>تمہارا ہوں بھلا ہوں یا برا ہوں<br>جو اک دن خوش ہوں ہر سون تک خواہوں<br>بہت راتوں جگا تھا سو رہا ہوں<br>خداوند انہیں معلوم کیا ہوں<br>اگر میں آپ کو پہچانتا ہوں<br>کتاب فسر کا میں مدعا ہوں<br>ابھی اسے فیض مر مر کے جیا ہوں | خط جادہ ہوں بامین نقش پا ہوں<br>ہونا کارہ ہوں یا مین کام کا ہوں<br>کہوں کیا اپنے جینے کی حقیقت<br>عبث رکھتے ہیں مجھ پر تہمت مرگ<br>کے ہے شخص کوئی عکس کوئی<br>نہ پہچانے مجھے گر آپ کو کیا<br>تال شرط ہے اسے اہل معنی<br>نکرا اس چشم کا پھر مجھ کو مہیا |
|--|--|

## غزل ہدایت

|  |   |
|--|---|
| پیش آتی ہیں وہی باتیں جو ہیں پیش آئیاں<br>درہمے تیری اسے لالہ یہ نازیاں<br>چشم تھی حیرت زدہ ہوں دیدہ ترایاں<br>خاک اہ دشت صحرائے کیا کیا چھایاں<br>مانی و ہزادے بھی تیری آئینہ بایاں<br>ہم دیوانوں کی ہن باتیں سب کچھ دیوانیاں<br>کس سے سیکھی چشم تیری یہ گہرا نشانیاں | ہیں خط قدیر سے تحریر سب پیشانیاں<br>غیر نے باتیں جو کچھ کہیں تو نے وہ سب بایاں<br>دیکھ صورت کو تری آئینہ سائیں رہ گیا<br>بے نصیبی سے نہ پہنچے منزل مقصود کو<br>کھینچ سکتا ہے مٹھو یہ کوئی ناز و دا<br>گاہ گریان گاہ نالان گاہ خندان گہموش<br>یرے ہی سر کی قسم تجھ کو ہدایت سچ بتا |
|--|---|

## غزل رحمت

|  |   |
|--|---|
| ہر اک کو دوستدار بناتی ہے یہ زبان<br>باہم کے فقرہ فقرہ بتاتی ہے یہ زبان<br>جوتے سر بزار کھلاتی ہے یہ زبان<br>ہر کار بھی بدکار بناتی ہے یہ زبان | سارے جسم میں خوب کہاتی ہے یہ زبان<br>مجلس میں شور شار مچاتی ہے یہ زبان<br>پھر جو کوئی نہ قید کرے اس زبان کو<br>اسے یار دل نہ دے کبھی کسی بقدر کے تیکن |
|--|---|

|   |   |
|---|---|
| رحمت خدا کی اسپر یہ جسے کمی ہین بیت   | حق کی شناود وصف بتاتی ہے یہ زبان  |
| غزل انشا  |   |
| <p>جو صبا ارجائیں ملتیری بہلین لوٹ جائیں<br/> انہی سے کیا کوئی بر آئے جو ذرا سی بات پر<br/> در بلا بون بہ از بسیم بلا مشہور ہے<br/> نرم خوابان میں نہ انشا ایک سے آنکھیں رٹا</p>  | <p>بھلو جو گھورین الہی آنکے دیدے پھوٹ جائیں<br/> اگ ہی ہو کر آئیں در اپنے ماتھے کوٹ جائیں<br/> کاش جو ہونی ہو جلدی ہو بلا سے چھوٹ جائیں<br/> خاطرین نازک بہت انکی ہین شاید لوٹ جائیں</p>  |
| غزل ناسخ  |   |
| <p>جی نہ آبادی میں لگنا ہے نہ ویرانے میں<br/> لاکھ قلقل کے شیشہ مجھے سینانے میں<br/> نور کا دخل نہیں میرے سہ خانے میں<br/> کاش سے بھر دے مرے عمر کے پیمانے میں<br/> یان لگا زخم تو دان درد اٹھانے میں<br/> شمع رو طاقٹ پر داز ہے پر دانے میں<br/> حس مرے ہاتھ کے مانند ہو کر شانے میں<br/> ہنیں اپنے میں مردت جو ہے بیگانے میں<br/> کیجیے عیش زمستان مرے کاشانے میں<br/> شمع کے ٹھہرن قدم کیا میرے دیرلے میں<br/> خون بھینی کا ناسخ ہنیں عم کھانے میں</p> | <p>ہے عجب طرح کی وحشت ترے دیوانے میں<br/> ہوں وہ میکش کہ نہ مستی میں کمون راز بھی<br/> آفتاب اس میں اگر آئے تو انجا دے<br/> حشر تک جی ہی میں بیہوش رہوں لے ساتی<br/> نازکی سے ہوا قاتل مری حالت کا شریک<br/> کسطح طائر دل ہو ترے چہرے پہ شمار<br/> بال توڑے تری زلفون سے نہ بیدردی میں<br/> عشق بن دل نے پھنسا یا تو ہو اغیر دنگو سرخ<br/> پارہ شیشہ دل نصب ہے ہر دزن میں<br/> یان تو بجلی بھی بنبھل جاتی ہے گرتے گرتے<br/> نوش کر شوق سے دل کھول کے صر نہ کیا ہے</p> |
| غزل مہتر شاہ  |   |
| <p>شع دل اپنا عیان بجیتا ہوں<br/> میں دل بجیتا ہوں میں جان بجیتا ہوں</p>  | <p>خیر دار سے کب ہتان بجیتا ہوں<br/> خیر دار تم ہو لیا چاہتے ہو</p>   |

|                                  |                                 |
|----------------------------------|---------------------------------|
| زنجینا سنا ہو کر خریدار یوسف     | توین سبکاسب کا روانہ بجیتا ہوں  |
| کہا مجھے قاتل نے سر بجیتا ہے     | کہا میں نے اسے مہربان بجیتا ہوں |
| اگر تو مرے چھوڑنے کو ہے کستا     | نہیں بجیتا ہوں تو مان بجیتا ہوں |
| بچا نام پر اس کے دان میں تو کمتر | اب آگے رہا کیا عیان بجیتا ہوں   |

## غزل نظیر

|                                    |                                    |
|------------------------------------|------------------------------------|
| لیتا ہے جان سیری توین سر پرست ہوں  | لے یا رین تو کشتہ روز است ہوں      |
| یکدم کی زندگی کے لیے مت اٹھا مجھے  | اے بجز بین نقش زمین کا نشت ہوں     |
| تو مست کر شراب سے اے گبدن مجھے     | میں آپ اپنے شیشہ دل کا شکت ہوں     |
| دوری طریق مجھ کو سمجھو نہ زاہدا    | اگر تو خدا پرست ہو میں بت پرست ہوں |
| ان سنگدل بون کا گلہ کیا کر دن نظیر | ظالم میں تیری چشم گلابی سے مست ہوں |

## غزل سیرنی

|                               |                             |
|-------------------------------|-----------------------------|
| عام حکم شراب کرنا ہوں         | محنت سب کو گلاب کرتا ہوں    |
| ملک تورہ اے بنا ہے ہستی تو    | تھک کو کیا ہی خواب کرتا ہوں |
| کوئی کبھی ہے یہ بھراک میں عیش | تشنگی پر عتاب کرتا ہوں      |
| سر ملک اب تیغ میں ہوں غن      | اب تین آب آب کرتا ہوں       |
| جی میں پھرتا ہے میرہ میرے     | جاگتا ہوں کہ خواب کرتا ہوں  |

## غزل کنور

|                            |                               |
|----------------------------|-------------------------------|
| پری ہر جب سے وہ میری نظریں | لگی ہے آگ سینہ میں جگر میں    |
| نشان ہرگز پناے بے نشان کے  | بہت اٹھوڑھایا میں اسکو بھڑہیں |
| ٹپکتا ہے جگر خون ہو کے آخر | رہا باقی نہ آنسو چشم تر میں   |
| چلتا ہے اسی بیرنگ کا رنگ   | بچشم باصرہ لعل دگر میں        |

|   |   |
|---|---|
| جدائی میں جفا جو کی عزت یزد   | نہیں باقی ہے حالت کچھ کنوڑ میں  |
| غزل و باش   |   |
| باغبانِ گلِ محبت میں تر ہے کہ نہیں<br>سو سے باریک بہتہ ہیں کمر اس گل کی<br>بیٹھے کوہے میں مجھے دیکھا تو رک کر بولے<br>ہجر کی شب کٹی کٹ گئی سب عمر مری<br>سچ بتا مجھ کو صنم تجھ کو خدا کی سو گند<br>بال دہر توڑ کے صیاد لگا دیوں کہنے<br>وہ جو اُس طرف سے گزرے تو لگیوں کہنے | کوئی بھی باغ میں الفت کا شجر ہے کہ نہیں<br>نہیں معلوم کلاس گل کی کمر ہے کہ نہیں<br>پائے اٹھ جائے بس آپ کا کمر ہے کہ نہیں<br>یا اکی شب ہجران کی سحر ہے کہ نہیں<br>وہ تری مہر کی اگلی سی نظر ہے کہ نہیں<br>کوئی بتلاؤ کہ اس مرغ کے پر جو نہیں<br>سیان اوہ باش کا اس رہ میں گزر ہے کہ نہیں |
| غزل مفتون   |   |
| بتان جبکہ زلف دو تا بانہتے ہیں<br>نہیں نہتی بلبل سے اپنی چمن ہیں<br>میں یاں خون روتا ہوں ہاتھوں سے<br>جھانکھنچیں گے پر نہارینگے جی کو<br>گرہ دیکے سر پر نہ بالوں کا جوڑا<br>ہر اک تار میں اُسکے دلہائے عاشق<br>میان حال مفتون کا دیکھا نہیں کیا                             | گرہ میں دل مبتلا بانہتے ہیں<br>ہم اب آشیانہ جدا بانہتے ہیں<br>جو بانوں پہ آنکے حنا بانہتے ہیں<br>یہ ہم تھے شرط وفا بانہتے ہیں<br>یہ نازک بدن خوشا بانہتے ہیں<br>ہم جمع کر کر بلا بانہتے ہیں<br>اگر آپ کس پر بھلا بانہتے ہیں   |
| غزل سرج   |   |
| عید ہر سال ہر وقت سے ہیں مگر شادیان<br>کیا قسم کیا ادا کیا ناز کیا انداز ہے<br>صداں ہو کوئی رنگا ہوں کے بچے کرتا ہے قتل   | عالم بالاسے آتی ہیں مبارک باد یاں<br>یاد ہیں اُس شوخ کو کے طرز کی استاد یاں<br>ختم ہیں اُس غلام نو مزیز کی جلا دیان   |



|   |  |
|---|--|
| یا زون میں زنجیر الفت اور لگے میں طوق غم<br>کیا پلے دام لگا ہر بانی سے ترے<br>گر چہ لیلیٰ اپنی شوخی سے نہیں آتی ہر باز<br>طاق پر سے دگے گر جاتا ہے آئینہ سر لاج | کہہ دل وحشی کو میرے کیونکہ ہو آزا دیان<br>حسید ہو جاوین پہان صبا کی صبا دیان<br>چھوڑتا میں ابتلاک مجنون بھی اپنی وادیان<br>یاد آتی ہیں مجھے جب اسکی طرحین شادیان |
|---|--|

## غزل سوز

|  |   |
|--|---|
| مرے دل میں ہر خوش وصال تلخ گوشت کی ہو ہوا ہی نہیں<br>مئے دلی لکھ پیش کو تو غور کر دے واسطے فکر نہ اور کر<br>کچھ خندہ گل سے یہ دل کھلا رہنے پر مردم دیدہ سدا<br>تے کو پے سے کل کہیں باغین ترا باو صبا نے جو نام لیا<br>ایلی بھی ہو کوئی تازہ غزل اسی بحر کا قافیہ سوز بدل | کردن کس سے میں ان ان پیاں کے رد کنی تو وہا ہی نہیں<br>کوئی یا اسکے ملے کلاو کر دکھ تو ہوتی شفا ہی نہیں<br>کردن کے عزم یزین باغین کیا مجھے بہت بہا کی ہو ہی نہیں<br>کبھی دیکھانہ لے بت ہوش یا کسی گل کا جو اس کا ہی نہیں<br>غم چھوڑ کر چکا اپنا غلغل تو نہ وصل کا حال کس ہی نہیں |
|--|---|

## غزل دے

|  |   |
|--|---|
| دوا نہ ترا عاشق زار ہون میں<br>فریبوں میں کب تیرے آتا ہوں ظالم<br>جسے تو نے کاٹا موا بے اہل وہ<br>اگرچہ تو گل ہے دیا چشم نہ گس | خدا تجھ پر مدت سے لے یار ہون میں<br>فریبی جو تو ہے تو عیار ہون میں<br>سمجھتا تری زلف کو مار ہون میں<br>ترے بلغ تازہ کا اک خار ہون میں |
|--|---|

## غزل مصحفی

|   |   |
|---|---|
| بزم سرود خوبان میں گو مرد نگیاں شاہین بکین<br>نالہ کشی سے رات جو گلشن لبشک بزم عشرت تھا<br>شمع رہی جب شب لگ ملتی نیند نہ آئی بجکو ذرا<br>بل بے مزاج تازہ کی تیرا نیند ادھڑکی اس گل کی<br>میں تھکے کستا تھا زار ہر میخانہ کی راہ نہ چل | ساتھ فقیر کی ڈھولک کے اب ہم دھماکے بکین<br>نقارین مرغان چین کی صبح تلک جو بن بکین<br>جھا انجھدین پر دانو لک پر دن کی جبکہ سر بال بکین<br>بالیاں جو تونے اد بھکر رات سرا لیں بکین<br>آخر تجھ پر رستے میں تالیاں اد بے دین بکین |
|---|---|

آسے بچو یہ ہو کے لاناک مر جو گیا عاشق تیرا  
شب خروید کا دھڑکا مصحفی تجھے کیا میں کہو  
تو تین کیا کیا شادی کی قدیم تکفیر میں  
جان نکل گئی تن سے جب پھرتی پھر تین میں

## غزل ایمان

گرد آئی ہو تری زلفت کی زنجیر میں جان  
آجیو ان سے بچا ہے گر آس کا پیکان  
ہو گسٹلخ میں کیا بات ہے انکی پیار سے  
اس طرف بھی تو کسی روز کمان ابرو چل  
آسے جسد م کہ تو اعجاز سجائی پر  
شر ہوتا ہے کب ایمان کسی کے دھسپ

آہ جاتی رہے اک نالہ بگیر میں جان  
نازہ بڑتی ہے ترے تیرے پیچیز میں جان  
یاں تو جاتی ہے نکل ایک ہی تصویر میں جان  
خسے صبر دم کی کہیں تیرے تیرے میں جان  
بات کہنے میں پڑے قالب تصویر میں جان  
جب تاک مٹی شیریں نہوں تھر میں جان

## غزل شاہ ظفر اذکر الشرفی الجنتہ

کون نگر آئے ہم اور کون نگر میں باہے ہیں  
کیا لاکت کیسا روپیہ کیسی چال درگشتی حال  
دیں نیا ہر جیس نیلے رنگ نیا ہر دھنگ نیا  
کیا کیا پہلو دیکھئے پہلے اس پہلواری میں  
باد بادی سبب یا نکی دان کی سہ پہر اور او  
وینا ہر اکے میں سیرا بہت گئی رہی تھوڑی سی  
ہر پہلو پر اسی سو تو ہر کفر کے چھندے ہیں

جائینگے پھر ہم کون نگر کو ہوتے میں ہر اکہ میں  
باری میں اندیشے ہیں ہر بار ہی جی کو ساسے ہیں  
کون اند کرے جو دل یاد دہشتے کو دل سے ہیں  
اب جو پھٹا سمیں چس ہیں وہی نہیں ہے میں  
کوئی جتانے یا لکھو جو رستے لوگ ہو اسے ہیں  
کسے کہدو سونڈا یارین غنیمتیں جو کنڈا سے ہیں  
وینا کے جو ناتے رشتے اتنے ساتھ تلستے ہیں

## غزل ایضا

جلا یا آپ پہنے ضبط کر کے آہ سوزان کو  
ہمیشہ کج تنہائی میں ہم موٹس سمجھتے ہیں  
توے اندام درد و فنا زلفت و خطا ہے ہر جملت

بلکر کو سینے کو پہلو کو دل کو جسم کو جان کو  
الم کو یاس کو حسرت کو مینا بی کو حرمان کو  
حسن کو ارغوان کو سر کو سنبل کو ریحان کو

|  |   |
|--|---|
| جگہ کس کس کو دن دین ترے اتھوئے قاتل<br>ترے دندان اپنے کر دیا بقدر عالم بین<br>راہگر آنکھ اُنسے بہنے دشمن کر لیا اپنا<br>نہیں قتل و عادت ہے شیشہ و بدم ساقی<br>نہو جب تیری لے ساقی بھلا پھر کیا کرے کوئی<br>بنایا ہے ظفر قاتل لے کب انسان سے بہتر | کناری کچھری کو باگک کو خنجر کو پکان کو<br>گہ کو لعل کو یا قوت کو ہیرے کو مرجان کو<br>نگہ کو باز کو انداز کو ابرو کو مڑگان کو<br>سب کو خم کو سے کو سیکڑے کو سہ پرستان کو<br>ہوا کو ابر کو گل کو چمن کو صحن بستان کو<br>ملک کو دیو کو جن کو پری کو عور و غلمان کو |
|--|---|

### غزل شاہ ظفر اذللہ اللہ فی الجنت

|   |   |
|---|---|
| کہوں کیا رنگ س گل کا ابا با ابا ہو ہو<br>نمک پھر ٹکے ہے وہ کس کس زریبے دگے زخم پیر<br>شمار و برق میں کیا فرق بھو نہیں کہ دو نہیں<br>بلا گردان ہوں ساقی کہ جام عشق سے جگہ<br>نہری صورت پرستی حق پرستی ہے کہوں میں کیا<br>خدا جانے جلالت کیا ہوا لباس تیغ قاتل میں<br>ظفر عالم کہوں کیا میں طبیعت کی روانی کا | ہو اور نگ چمن سارا ابا با ابا ہو ہو<br>زے لبتا ہوں میں کیا کیا ابا با ابا ہو ہو<br>سے شعلہ اک بھیر کا سا ابا با ابا ہو ہو<br>دیا گھونٹ اُسنے اکلایا ابا با ابا ہو ہو<br>کہ اس صورت میں شیخ دیکھا ابا با ابا ہو ہو<br>لب ہر زخم سے گویا ابا با ابا ہو ہو<br>سے اک اٹھا ہوا دریا ابا با ابا ہو ہو |
|---|---|

### غزل آتش

|  |  |
|--|--|
| ٹھوکر بین مار کے مردوں کو جلاتے نہ چلو<br>انکی پازیب کی جھنکار سے آتی ہے صدا<br>باغ بین آئے ہو ساتھ آگے تو پھر لو دو گا<br>برق و شمشیر کی اچھی نہیں چالین چلتی<br>مائل حسن سے پھر پھر کے کہتا ہے وہ شوخ<br>گرے پڑتے ہیں کنوؤں اور گڑھ نہیں ہلکیر | ریشک سے خاک میں زندوں کو کلاتے نہ چلو<br>فتنہ و حشر کو بد خواب جگاتے نہ چلو<br>لبک و طاؤس کا جھگڑا ہی چکاتے نہ چلو<br>راہ کو کاسٹے جاوہر جلاتے نہ چلو<br>خاک طینت ہو تو وہ ذاتی جلاتے نہ چلو<br>وقت و نات کے عالم کو دکھاتے نہ چلو |
|--|--|

|   |  |
|---|--|
| دو قدم ساتھ ہو چلتا ہوں میں گریاں لے کر<br>گوشتالی در نہ گلگشت میں گل کو پیار سے<br>پر مشقت ہے رہ عشق چلے ہو درد گام<br>منہ چھپا کر یہ لکھنا ہے تمہارا اندھیر<br>مشق رفتار کر دو گرم روی کی نہ سہی<br>بھاگ کر عاشق شیدا سے کمان جاؤ گے<br>اپنے ہاتھوں سے نہ اندھوں کا گلا کٹواؤ<br>کوئے مستحق میں لے عاشق جاتے ہو تو جاؤ<br>آنے کہدے کوئی آتے ہیں جو یہ لکھ ابر | یہ فراتے ہیں نہیں نہیں کے ہنسائے نہ چلو<br>طفل غنچہ ہے غریب اسکو ڈراتے نہ چلو<br>کو سون دریا جو پسینے سے بہاتے نہ چلو<br>رہ نشین عاشقوں کو راہ بناتے نہ چلو<br>کوئی چال ہے یہ آگ لگاتے نہ چلو<br>قدم آہستہ رکھو ٹھوکرین کھاتے نہ چلو<br>یوں چلو یا نون کی آواز سناتے نہ چلو<br>یہ شگون خوب نہیں خاک اڑاتے نہ چلو<br>چشم آتش کی طرح آنسو بہاتے نہ چلو |
|---|--|

### غزل جرات

|  |   |
|--|---|
| اے دلا ہم ہوے پابند غم یار کہ تو<br>ہم تو کہتے تھے نہ عاشق ہوا بے تبتا<br>باتھ کیوں عشق بتان سے نہ اٹھایا تو نے<br>وہی محفل ہے وہی لوگ وہی بے جہ چا<br>ہم تو کہتے تھے کہ لب سے نہ ملا سحر عشق<br>بے جگر جی کا پھنسا نا تھے کیا تھا درکار<br>وحشت عشق بڑی ہوتی ہو دیکھا نادان<br>آتش عشق کو سینہ میں عبث بھڑکایا<br>ہم تو کہتے تھے نہ ہمراہ کسی کے لگ چل<br>غور کیجئے تو یہ مشکل ہے زمین جرات | اب اذیت میں بھلا ہم جین گرفتار کہ تو<br>جا کے ہم روتے ہیں پردن پس دیوار کہ تو<br>کف افسوس اب ہم ملتے ہیں ہر بار کہ تو<br>اب بھلا تھے ہیں ہم شکل گنگار کہ تو<br>مے اندوہ سے اب ہم ہوے سرشار کہ تو<br>طن و تشنوع کے اب ہم ہیں سزاوار کہ تو<br>ہم چلے دشت کو اب چھوڑ کے گھر بار کہ تو<br>اب بھلا کہیں جوں ہوں میں آہ شر بار کہ تو<br>اب بھلا ہم ہوئے رسوا سربازار کہ تو<br>دیکھیں ہم اس بن کین اور بھی اشعار کہ تو |
|--|---|

### غزل شہیدی

|   |   |
|---|---|
| سوز دو تہ دو ہی ہو سے دو دو کے سوسٹ کے  | سے مثل مشہور بن مطلب کے سوسٹ کے         |
| دو ہی دو پر دو اچی دو بھی شتابی سے کہیں | قال کے دو خط کے دو رخسار کے دو لب کے دو |
| ایک بھٹک کیا دو لون ہین دینے ہون تو دو  | خواہ دو سیب ذوق کے خواہ دو غیب کے دو    |
| آٹھ بوسون کا ہون تو کراس بت اور باش کا  | ہج کے دو شام کے دو روز کے دو شب کے دو   |
| بوسے اس رخ کے پیاسہم جو شب لینے لگے     | کے لون یہ ایک دورہ جب کے دو رب کے دو    |
| لکھ شہید می اور بھی شہرین یہ تبدیل ہین  | درا کو بھیجے ہین رختے اس دھب کے دو      |

غزل میر تقی

|  |  |
|--|--|
| قتل کیے پر غصہ کیا ہر لاش مری آٹھ اسے دو       | جان سے بھی ہم جلتے مری ہین تم بھی آٹھ اسے دو   |
| جان سلامت لیکر جاوین کعبہ ہین تو سلام کریں     | ایک جراحت ان کا تھن کا صید حرم کو کھانے دو     |
| اُسکی گلی کی خاک سجوں کے دامن دلو کھینچے ہے    | ایک اگر یہ جی بھی گیا تو آتے ہین مر جانے دو    |
| کرتے ہو تم بھی نظریں یہ بھی کوئی مروت ہے       | برسون سے پھرتے ہین جہاں ہم آٹھ سے آٹھ ملانے دو |
| کیا کیا اپنے لوہو پیسے دین میں شگوم ہین جین گے | دل غل ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین      |
| ابکی بہت ہو شور بہا ان حکومت زنجیر کرو         | سکے ہوس ملک ہم بھی ملک ہین ہین ہین ہین ہین     |
| عرصہ کتنا سائے جہاں کا حشر پر جو آجا دین       | پانوں تو ہم پھیلا دین گے پر زحمت ہو پانے دو    |
| کیا جاتا ہوں اس میں ہمارا چکے ہو اتم بیٹھے ہین | دل جو بھتا تھا سو سمجھا نا صبح کو سمجھانے دو   |
| بات بنا نامشکل اور شہر بھی پان پر کہتے ہین     | فکر بلند سے بار و نکرا کا اسی غزل کہہ لانے دو  |
| ضعف بہت ہر میر تقی ہین ہین ہین ہین ہین         | میر کرد کاٹھی صاحب طاقت جی ہین آتے دو          |

غزل سودا

|                                     |  |
|-------------------------------------|--|
| آلودہ قطرات عرق دیکھ جبین کو        | اختر توڑے جھلکے ہین فلک پر سے زمین کو    |
| آتا ہے تو آتش رخ کہ مین روک رہا ہوں | مانند حباب اپنے دم باز پسین کو           |
| دستی ہی نہیں چہن بدی اپنے کمان کی   | ساتھ آتے ہیں جاتا ہوں نہ گر جائے کہین کو |

|                                    |                                      |
|------------------------------------|--------------------------------------|
| ہرگز بچان رو سیسی اُسکو نہ ہوتی    | لگتا نہ مرے نام سے گر عیب نکلیں کو   |
| جون دانہ سچہ مورد ابر کریم حق      | زادہ در میخانہ کے ہر خانہ نشین کو    |
| اک گل بھی چمن میں شنوا گوش نہیں ہے | مے مع کرہ سینے میں فریاد حزین کو     |
| مطلب کی مرے عرض پہ یکبار بھی سودا  | نانے نہ چھوایا کبھی اس لب سے نہیں کو |

### غزل محاسب

|  |  |
|--|--|
| سر سبز سبز ہو جو ترا پامال ہو            | ٹھہرے تو جس شجر کے تلے وہ نہال ہو        |
| سوے کر سہ لون بدن یار میں عیان           | درخت کے جرم میں جس طرح بال ہو            |
| گل کی زبان گنگ ہے تو ننگ پاسے سرد        | کیا غنڈ لب کبک میں یہ بول چال ہو         |
| رند و صرور رقص ہو یز م شراب میں          | ہاتھ آئے اگر نہ بھانڈا تو صوفی کا حال ہو |
| موزی کو ابد مرگ بھی اکرام ہے حال         | کس طرح زیر تیغ نہ گنڈے کی دھال ہو        |
| دو دودہ میری آنکھوں میں کیونکر ہو تیلیان | آنکھوں پہ بکوتیرے تصور میں خال ہو        |
| کیا اندازے ہو جو یہی رات بھر خیال        | گل تکیہ کی عوض کوئی محفل کا گال ہو       |
| گر محاسب کو فون ہمارا ہوا حلال           | یار ب بھلا شراب تو ہم پر حلال ہو         |

### غزل ہوس

|                                       |                                      |
|---------------------------------------|--------------------------------------|
| تو نے رعنائی کی قامت جو دکھائی مجھ کو | روشن سرد چمن پھر نہ خوش آئی مجھ کو   |
| دل مرا سینہ میں جون برن ہو شبت بیتاب  | کس نے یاد آئے تہسم کی دلائی مجھ کو   |
| ہاتھ سے آبلہ پائی کے بتنگ آیا ہوں     | کو چہ یار تلک کب ہو رسائی مجھ کو     |
| جان گرتن سے جدا ہو تو جدا ہو لیکن     | جان منظور نہیں تیری جسد الی مجھ کو   |
| باغ ہستی کی دہن سوچ گئی کیفیت         | یہ گل رنگ جو ساقی نے پلائی مجھ کو    |
| نہ ہوئی غم سے کسی طرح رہائی بہیات     | وصل کے دن بھی رہا خون جدا الی مجھ کو |
| بٹھکر پہلو سے تیرے ہو گیا آٹھ دو ہوس  | ختہ برپا ہوا آفت زلزلہ آئی مجھ کو    |

## غزلِ نشا

|                               |                             |
|-------------------------------|-----------------------------|
| خفت آتا ہے دلوں کو تھام تو لو | بولیو مت ذرا سلام تو لو     |
| کون کتنا ہے بولو مت بولو      | ہاتھ سے میرے ایک جام تو لو  |
| ہم صفر و چھٹو گے مت ٹپو       | دم ابھی آگے زیر دام تو لو   |
| انہیں باتو نہ لو ٹٹا ہوں میں  | گالی پھرے گے میرا نام تو لو |
| اک گنہ پر کیسے ہے انشا آج     | نفت میں مول اک غلام تو لو   |

## غزلِ صفت

|   |  |
|---|--|
| تجسدا دلدار ہو اور ناز و خرام ایسا ہو     | کیون نہ دل کفر سے منکر ہو جو رام ایسا ہو |
| لب سیما سے کرے بات تو اسے مصحفِ درد       | مردہ دل کیون نہ جیے جسکا کلام ایسا ہو    |
| میں ہوں صد تڑپے تو گالیاں دے لے ظالم      | بندگی ایسی ہو اور اسکا انعام ایسا ہو     |
| زلف مشکین میں پر رویہ کے دل کیون نہ پھنسے | ایسا صیاد ہو اور ہاتھ میں دام ایسا ہو    |
| آرزو ہے کہ شب وصل میسر ہو دے              | میں ہوں اور یار ہو اور گردشِ جام ایسا ہو |
| لجتی مت ہو سوا ذاتِ علی کے آصف            | پھر تجھے چاہیے کیا جسکا امام ایسا ہو     |

## غزلِ نیاز

|  |  |
|--|--|
| عشق میں تیرے کوہِ غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو | عیش و نشاطِ زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو     |
| عقل کے بند سے سے اٹھو عشق کے میکدہ میں آ   | جامِ فنا و تیغِ دی اب تو پیا جو ہو سو ہو   |
| لاگ کی آگ لگا اٹھی نیبہ نمطِ یہ جل اٹھا    | رخت و جو و جان و تن کچھ نہ بچا جو ہو سو ہو |
| بجری سب مصیبتیں عرض کیں اُسکے روبرو        | نازداد اسے مسکرا کہنے لگا جو ہو سو ہو      |
| دنیا کے نیک و بد سے کام ہو کیا نہ کچھ نہیں | آپ سے جو گذر گیا پھر اُسے کیا جو ہو سو ہو  |

## غزلِ بے بدل سوز

|                                 |                                 |
|---------------------------------|---------------------------------|
| میری جان جانی ہے یار و بیٹھا لو | کیجیے میں کا نشا لگا ہے نکلا لو |
|---------------------------------|---------------------------------|

|   |  |
|---|--|
| <p>مجھے مار ڈالو مجھے مار ڈالو<br/> یہ بانکا جو جاتا ہے اسکو بلالو<br/> تو منت کر دگہری گہری بلالو<br/> تو بچم کھار ہو کچھ نہ بولو نہ چالو<br/> اسے جاگنی سے تو جا کر لکا لو<br/> تو اس سونہ کی اپنے حق میں دعالو</p> | <p>نہ بھائی مجھے زندگانی نہ بھائی<br/> خدا کے لیے اسے ہنشینوں<br/> اگر وہ نہ آئے تھالے کے سے<br/> اگرچہ خنا ہو کے وہ گالیان دے<br/> کہو ایک بندہ تمہارا مرے ہے<br/> جلوں کی بری آہ ہوتی ہو پیالے</p> |
| <p>غزل صبا<br/> خوش آئے کب اسے نسرين و نستر کی بو<br/> ہر ایک گل سے جو آتی ہے پنجتن کی بو<br/> گئی مزاج سے ابتک نہ بالے پن کی بو<br/> گئی وہ مست اسی وقت انجمن کی بو<br/> ختم سے جاتی رہی نافہ ختن کی بو</p>          | <p>جو سو گئے اس گل زیبائے پیرہن کی بو<br/> وماغ کیوں نہ معطر ہو بلبل شیدا<br/> خط آگیا ترے چہرے پر اسے گل خندان<br/> جو بٹھا آن کے محفل میں وہ مرا گلد<br/> نشانی جب تری زلفوں کی لیگی ہو صبا</p>    |
| <p>غزل نظیر<br/> یہ داغ وہ ہے کہ دشمن کو بھی نصیب نہ ہو<br/> اکہی راہ میں ایسا کوئی رقیب نہ ہو<br/> سو اسے وصل کے اسکا کوئی طیب نہ ہو<br/> جو حسن اس میں ہے ایسا کوئی حبیب نہ ہو</p>                                  | <p>جدا کسی سے کسی کا غرض حبیب نہ ہو<br/> جدا جو ہو کہو کرے اس صنم کے کوچے سے<br/> علاج کیا کریں حکماتپ جدائی کا<br/> نظیر اپنا تو مشرق خوبصورت ہے</p>  |
| <p>غزل یوسف<br/> گل نے پر نہ کیا گریبان کو<br/> لعل پھر جائے گردِ بخشان کو<br/> کیوں نہ بھاگے ہرن بیابان کو</p>   | <p>دیکھ کر آسکر دے خندان کو<br/> آسکے ہونٹوں کے آگے قدر نہیں<br/> آنکھ تیری شکار انگن ہے</p>   |



|   |   |
|---|---|
| <p>اگر ہو کر نہ سوئے یاد کے ساتھ<br/>یاد آتی ہے صورت یوسف</p>   | <p>اگر لگ جائے اس زمستان کو<br/>کھول کر دیکھتے ہیں قرآن کو</p>  |
| <p>غزل انشا</p>   | <p>غزل انشا</p>   |
| <p>کوئی اس دام محبت میں گرفتار نہو<br/>کیجئے اقرار کچھ ایسا کہ پھرا نکار نہو<br/>خیر کو صحبت دلدار میں کیوں بار نہو<br/>دیکھ آئینہ میں منہ اپنا خریدار نہو<br/>اسکے ملنے سے گرانی ہی بس آجاتی ہے<br/>کیا ہی خوش آبیہ مقطع ہوا کل انکا کتنا<br/>سیر تو ایک طرف لاکھ غنیمت کہ یہاں<br/>ہام لے سانی گلفام وہ کس کام بھلا<br/>سطر سفور کے لہجہ سے ہوئی یہ تحریر<br/>نالہ مرغ چمن لے آئے بے خواب کیا<br/>ہے تو یہ قصد کہ چھڑ دن آئے لیکن کیونکر<br/>کھول تیا ہونے کاں ابھی سے اسے گل<br/>آج ہے دھوم اسیران قفس آتے ہیں<br/>بخت بیدار اگر خواب میں مجھ کو پارے<br/>کہ غزل در دعایہ بھی ہے انشا شاید</p> | <p>اے خدایہ تو کسی بندے کو آزاد نہو<br/>لینے آپس میں کسی ڈول کی تکرار نہو<br/>لینے کیا منے جہاں گل ہو دہان خار نہو<br/>ناک چوٹی میں بس اتنا بھی گرفتار نہو<br/>گست گل کی طرح سے جو سبکسار نہو<br/>اومی کیا کہ جسے بوجھ نہو جبار نہو<br/>سانس لینے میں کوئی شخص گنگار نہو<br/>اومی پی کے جسے خوب ہی سرشار نہو<br/>لینے سردار نہیں وہ جو سردار نہو<br/>مجھے ڈر ہے کہ خفا تجھے وہ دلدار نہو<br/>میں جو چھڑ دن تو بھلا تجھے وہ بیزار نہو<br/>ایسی تقصیر کبھی پھر خبردار نہو<br/>جا کے دیکھو تو کوئی تازہ گرفتار نہو<br/>تو وہ پھر تالقیامت کبھی بیدار نہو<br/>کوئی اس یوسف مصری کا خریدار نہو</p> |
| <p>غزل ذوق</p>  | <p>غزل ذوق</p>  |
| <p>کہ فلک آیا نظر خال سے چھوٹا ہو<br/>اور چون خمیر لیلیٰ ہے سوید ہو</p>   | <p>اس بلند پہ دیار عشق نے پہنچا ہو<br/>ہم وہ بچوں میں کہ دل پہلے صحران ہو</p>   |

|   |   |
|---|---|
| <p>             دیکھ مکڑ ریس اب اسے طرح نہ اتنا ہو<br/>             ہو دیگا کشتی طرفان زوہ تابوت اپنا<br/>             دور ہمدرد کہاں ہو نہو اب حضرت دل<br/>             پھینک کر شیشہ دل ہاتھ سوکتا ہو وہست<br/>             نخل فرما کی طرح باغ محبت میں ملا<br/>             تن سے کیا جان کہ دل اپنے نکلنے پائے<br/>             آجکی ہے سرگرداب فنا کشتی عمر<br/>             ہم گئے جسکی طرف جون گل بازی اُسے<br/>             رشک تھاپنے نشے میں کہ اُس نو خط نے<br/>             ایک م عمر طبعی ہے یہاں شل جاب<br/>             کیا ستم ہے کہ بے قطع رہ عشق فلک<br/>             دلیں ہین قطرہ خون چند سو مانند جاب<br/>             ہستو کتے تھے کہ ذوق انکی تو زلفوں کو چھیر           </p> | <p>             جینے جانا کہ کیا خاک سے پیدا ہو<br/>             آگیا اپنے اگر مرنے پہ ہونا ہو<br/>             درد اب تکر ہمارا ہو تھار (ہو) ہو<br/>             کیا بنا یا تھا ہتیلی کا پھیرا ہو<br/>             کثرت زخم سے اک خلعت زیبا ہو<br/>             ہوش رے ترے آنے کا بھروسا ہو<br/>             ہر نفس بادِ مخالف کا ہے جھوٹا ہو<br/>             پاس آنے نہ دیا دور ہی پھینکا ہو<br/>             خط لکھا غیر کو اور بھول کے بھیجا ہو<br/>             فکر امر و زہر ہے نہ ہے غم فردا ہو<br/>             آہ سان دیوے ہے دماغِ غرض پا ہو<br/>             نہ رہے وہ بھی جب الفت بچوڑا ہو<br/>             اب وہ برہم ہے تو ہے تجھ کو قاتل یا ہو           </p> |
|---|---|

### غزل سودا

|  |   |
|--|---|
| <p>             ہواے ابر ہو ساقی ہو اور دنیا ہو<br/>             ریا و زہر چھپے راز عشق رسوا ہو<br/>             کہ ایک لہریں روسے زمین ریا ہو<br/>             سیاہی زادون سے لٹا ہی دیکھیے کیا ہو           </p> | <p>             بہار باغ ہو مینا ہو جام صہبا ہو<br/>             ردا ہے کہ تو بھلا لے سپر با انصاف<br/>             بھرا ہے اس قدرے ابر دل ہمارا بھی<br/>             جو بہر بان ہین سودا کو منتہم جانین           </p> |
|--|---|

### غزل وحشت

|   |   |
|---|---|
| <p>             زخم جدائی دلیہ لگا کہ اس پہلو کہ آسنا پہلو<br/>             وہ خواب میں ہم آغوش ہوا اور کھل گئی اکبا لکھ مری           </p> | <p>             دل برین تڑپتا ہے ربا گراں پہلو کہ آسنا پہلو<br/>             پھر وہ جگر کیا بار اٹھا کہ اس پہلو کہ آسنا پہلو           </p> |
|---|---|

|   |   |
|---|---|
| ہیسات کہاں اب ہاتھ لگے وہ رشک کی بھر منم<br>تھا خواب عدم میں راحت سے اے عشق جگا یا تو نے مجھے<br>پہلو سے لگا کر پہلو کو مجھ پاس بیٹھا وحشت سے | بالین تھا جسکے ہاتھ مرا گہ اس پہلو گہ اس پہلو<br>بے یار تر پتا ہوں میں پر گہ اس پہلو گہ اس پہلو<br>اے یار یہ شک خار چکا گہ اس پہلو گہ اس پہلو |
|---|---|

غزل سوز

|   |  |
|---|--|
| نادر کوے صنم بات مجھے پہنچا دو<br>رسم و آئین اسیری کے مجھے یاد نہیں<br>سانس لینے دو چھری نیچے شتابی کیلے<br>بہنچو اور تو قہر تو نہیں تھے اب<br>درد اور سوز نہ ہے دنیا میں غریب کی بٹا | یا اہی دلو مرے پاس سے اس کے لا دو<br>تو گرفتار ہوں اے ہفت سوسکھلا دو<br>فرج تو کرتے ہو ملک صبر کرو جلا دو<br>آتش عشق تو داس گے بجلا بھڑکا دو<br>شاعری تمکو مبارک یہ رہے استادو |
|---|--|

غزل میر تقی

|   |   |
|---|---|
| منقہ کا ش مجلس مل ہو<br>گر میان متصل رہیں باہم<br>اب دھواں یوں جگر سے اٹھتا ہے<br>نہ تو طالع نہ جذب پھر دل کو<br>لگ نہ چلے اے نسیم باغ کہ میں<br>آٹھ چلا لالہ سان رہا تو کیا<br>طول رکھتا ہے درد دل میرا<br>در رہنے کی جا نہیں یہ چمن<br>ہو جو مجھ بادہ کش کے عرس میں تو<br>مجھ دو اسنے کی مست ہلا زنجیر<br>منکشف ہو رہا ہے حال مرا | در میان تو ہو سانسے گل ہو<br>نہ تاہل ہو تاقتنا فل ہو<br>جیسے پرچ کوئی کا کل ہو<br>کس بھر دے یہ ملک تحمل ہو<br>رہ گیا ہوں چراغ سا گل ہو<br>داغ بھی ہو تو کوئی بالکل ہو<br>لکھنے بیٹھوں تو خط ترسل ہو<br>بوسے گل ہو صفیر بلبل ہو<br>جب کہ قلق کے شیشے کا قل ہو<br>کہیں ایسا نہ ہو کہ پھر غل ہو<br>کاشش ملک یار کو تاہل ہو |
|---|---|

## غزل کنور

|   |  |
|---|--|
| <p>ہر طرح اچھا ہو خوش اسلوب ہو<br/>         دیکھیے کیا اسکے تئیں مرغوب ہو<br/>         شیخ جی تم ہونے ہو مجذوب ہو<br/>         عاشقوں میں تم بھی اک محبوب ہو<br/>         سرتکاب بھی دون اگر مطلوب ہو<br/>         وصل و ودل ایک با معیوب ہو<br/>         اگر بلا لیجئے تو اس کو خوب ہو</p> | <p>تم سمجھو نہ کا یار ہو محبوب ہو<br/>         قتل کرتا ہے ہمیں یا نہ وہ شوخ<br/>         ایک مالت پر نہیں رہتا مزاج<br/>         شکر اللہ اسکے پاس اس وقت شیخ<br/>         جان و دل تو کر چکا تپیر نثار<br/>         کیا برا ہے رسم شہر عشق کا<br/>         ہے کھرا عاشق تمھارا وہ کنور</p> |
|---|--|

## غزل انشا

|  |   |
|--|---|
| <p>بات میں تم تو خفا ہو گئے لو اور سنو<br/>         چھوڑ دیوے گا بھلا دیکھ تو لو اور سنو<br/>         تم تو سو کملو مری اک نہ سنو اور سنو<br/>         ہے قسم تمکو مرا نام تو لو اور سنو<br/>         جاوے داد زبرد ہو چلو اور سنو<br/>         گالیاں سن تو چلے چاہتے ہو اور سنو<br/>         آپ ہی بات میں پھر رٹھ اٹھو اور سنو<br/>         دیکھ رہا ہے یوں منہ سے لگو اور سنو<br/>         ایسی ہی ڈھب سننا دن کہ سنو اور سنو<br/>         تم نہ مانو تو کون پل کے چھو اور سنو</p> | <p>پھیرنے کا تو مزاج ہے کہو اور سنو<br/>         تم کہو گے جسے کچھ کیوں نہ کہے گا تمکو<br/>         یہی انصاف ہے کچھ سوچو تو دلیں اپنے<br/>         اب تو کچھ اتنے خفا ہو کے کہو ہو مجھ سے<br/>         عرض احوال مرا سنکے جھڑک کر لو لے<br/>         چلکے دو ایک قدم دیکھتے ہو پھر یوں کیوں<br/>         آپ ہی آپ مجھ پھیر دو کو پھر آپ ہی<br/>         آفرین ہے نہ ہی چاہیے شاہنشاہ تھین<br/>         بات میری نہیں سنتے جو اکیلے مل کے<br/>         شکوہ مند آپ انشا ہو سوا کا کیا دخل</p> |
|--|---|

## غزل سودا

|   |   |
|---|---|
| <p>آئینہ اور شبنم سستی جو صدف نہر بھر دیکھو</p> | <p>بلبلین سب تہی آئین باغبان رو دیکھو</p> |
|---|---|

یہ وصیت کر کے بلبل باغیان سے مرگئی  
بعد میر سے دفن کے تو قل پڑھا چاہو اگر  
پھر قدم چالیں ہٹ کر آ کے تربت پر مری  
یاد تھا مدت سے سودا کے تئیں یہ باجو  
کہ گئی جگو جگہ تخت چمن پر دیکھو  
کھو دو کر ہر بج گل کو صاف مٹی دیکھو  
فانچہ کی جا سے پر تعریف گل کی دیکھو  
آج کیوں ظاہر نہیں کچھ جھبہ اسکا لکھو

## غزل مومن خان

اے وہ شکوے کرتے ہیں کرکس کے ساتھ  
بہر عبارت آئے ولیکن قصا کے ساتھ  
بے پردہ غیر پاس اسے بیٹھا نہ دیکھتے  
شاید وہ لالہ دیگا گلگشت باغ کو  
اسکی گلی کہاں ہے یہ کچھ باغ خلد ہے  
آتی ہے بونے باغ شب تار ہجر میں  
گھبانگ کسکا مشورہ قتل ہو گیا  
تھے دلداس سے پھر آنیکے خوش یہ خبر نہ تھی  
اندھری گری بہت و تحسان چھوڑ کر  
بے طاقتی کے طعنہ بہن عذر جفا کے ساتھ  
دم ہی نکل گیا مرا آواز پا کے ساتھ  
اٹھ جاتے کاش ہم بھی جہانے جیل کے ساتھ  
کچھ رنگ دیوے گل کے عوض ہر صبا کے ساتھ  
کس جاے جگو چھوڑ گئی موت لا کے ساتھ  
سینہ ہی چاہ ہونہ گیا ہونہ کے ساتھ  
کچھ آنی بوسے خون دمان کی ہوا کے ساتھ  
ہے اپنی زندگی اسی بونہ کے ساتھ  
مومن چلا ہے کعبہ کو اک پار کے ساتھ

## غزل ولی

سن تو دل کیوں تو بڑا آپس بہت عیا کے ہاتھ  
وام میں آن کے صیا سے بلبل نے کہا  
بوسے آن ہاتھوں کے لیتا ہوں میں ہر دم آہن  
جلد پھر اسکو ملائے یا مجھے دہرے رکھے  
مشر کا خون ولی کو تو نہیں ہے داندھ  
کوئی آتا ہے بھلا ایسے ستمگار کے ہاتھ  
بچپن انجکو کسی آئینہ رخسار کے ہاتھ  
کیونکہ مدت سے ہے ہاتھوں میں لہر کے ہاتھ  
ایسی ہی بات مرے حضرت غفا کے ہاتھ  
ہے شفاعت یہ وہاں احمد مختار کے ہاتھ

## غزل میر تقی

|  |  |
|--|--|
| عز و وقار کیا ہے کسی خود نما کے ہاتھ<br>بھلا دیا فلک نے ہمیں نقش پاکے رنگ<br>آنکھوں میں آشنا تھا گردیکھا تھا کہ میں<br>دیکھ اسکو جگہ یاروں نے حیران ہو کہا<br>دل کی گرہ نہ ناخن تدبیر سے کھسلی | ہے آبر و فقیر کی مشاہدہ کے ہاتھ<br>اشنا ہمارا خاک سے ہے اب خدا کے ہاتھ<br>نو گل گل ایک کچھا ہے میں نے صبا کے ہاتھ<br>کس دھبے لگ گیا ہے یہ گوہر گدا کے ہاتھ<br>عقدہ کھلے گا میرے مشکل کشا کے ہاتھ |
|--|--|

## غزل انشا

|  |  |
|--|--|
| پر چھائیں اپنی چال کی ملک منہ کو موڑ دیکھ<br>پیکان تیرا ہے آلودہ زہر سے<br>میں نے کہا کہ عشق کو اب چھوڑتا ہوں خیر<br>چو کھٹ پہ میں نے اُسکے جو پیکا یہ سر کہا<br>جوڑی جو اُس نے مجھے تو توڑی رقیب نے | گردن کی یہ بچک یہ مکر کی مراد دیکھ<br>بادر نہو بچے تو مرے دل کو توڑ دیکھ<br>لو لاکے سناٹے ہے اچھانہ چھوڑ دیکھ<br>درد اذہ کھولتا ہوں سراپنا نہ چھوڑ دیکھ<br>انشا تو اپنے یار کے یہ توڑ جوڑ دیکھ |
|--|--|

## غزل سودا

|   |   |
|---|---|
| کہاں وہ نور کا شمس و قمر میں ہے شعلہ<br>نظر کردہ بنا گوش گو شوار و ن بین<br>غضب جڑہ دل اُسکے میں ہو تو کم مت بان<br>شر سے کم نہیں آتا ہے گرم قطرہ اشک<br>سموم عشق کی تاثیر تے جلا مارا<br>سدا تلاش میں یار و اس آتشین جو کے<br>نہ نہ تو نالہ پہ تکلیف ہم صغیر مجھے<br>یہ تکیے کی ہے جھلک یار کے گریبان پر<br>بتان کا عشق بھی سودا بڑا ہی شہدہ باز | جو حسن یار کا اپنی نظر میں ہے شعلہ<br>کہ بھر حسن کے ہر ایک گہر میں ہے شعلہ<br>کہ سنگ میں ہے شرر اور شرر میں ہے شعلہ<br>یہ عاشقوں کی لگ چشم تر میں ہے شعلہ<br>ترے بھی لے نفس سرور تر میں ہے شعلہ<br>یہ رات دن مہ و خور کا سفر میں ہے شعلہ<br>کہ نالہ یان ہنیں اس مشت پر میں ہے شعلہ<br>کہ جیسے ہر کا جیب سحر میں ہے شعلہ<br>کہ دل کے سوختہ کو اس ہنر میں ہے شعلہ |
|---|---|

## غزل صائب

|                                       |                                      |
|---------------------------------------|--------------------------------------|
| گر مرا قتل ہے منظور چل آ بسم اللہ     | تیغ موجود ہے ماضی ہے گلاب بسم اللہ   |
| ہم تو حاضر ہیں نہ کرتے ہیں ترا حکم دل | خون دل تو جو پلاتا ہے پلا بسم اللہ   |
| دیکھے ابکی ملاقات مجھے کب ہل نصیب     | ہجر میں تیرے مراد دل تو چلا بسم اللہ |
| اس طرح غوہ نہیں جان کا دنیا بیل       | درواں پر تلک پڑھ تو بھلا بسم اللہ    |
| گر تقدیر ہے مجھے حال یہ صائب ہے سخن   | زخم دل کا ذاب اس کے نہ سلا بسم اللہ  |

## غزل مشتاق

|                                    |  |
|------------------------------------|--|
| کیا بر میں تر پتا دل بیتا ہے واللہ | سیاہ ہر سیاہ ہر سیاہ ہے واللہ          |
| تاب رخ دلدار سے ہمتا ہو خورشید     | کیا تاب ہر کیا تاب ہر کیا تاب ہے واللہ |
| جون پنجہ مرغان میں ترے گر ہر آفتاب | ایا اب ہر نایاب ہر نایاب ہے واللہ      |
| کہتا ہے وہ شمشیر دکھاتے نہ لبونگو  | کیا آب ہر کیا آب ہر کیا آب ہے واللہ    |
| مشتاق ہمیں کر کے بھلے آئے بجا بآب  | آداب ہر آداب ہر آداب ہے واللہ          |

## غزل رمضان علی

|                                    |  |
|------------------------------------|--|
| مگو مبارک ہو سے ناز و داد واہ واہ  | سب مجھے ہو کیا خوب ہی تم نام خدا واہ واہ |
| غز جہان ہو تمہیں مقصد جان ہو تمہیں | کیون نہ کہیں تم کو سب شاہ و گداہ واہ     |
| دوست مہری کہان اور یہ خوبی کہان    | دیکھ تمہیں خلق میں شور آٹھا واہ واہ      |
| اسیے آئے ہمیں دیکھ کے جادیں کہیں   | بندہ نوازش تمہیں جو ہو رضا واہ واہ       |
| آگے گلی میں تری صبح کو اور شام کو  | تیرے گدا کی میان یہ ہے صدا واہ واہ       |
| کترین رمضان کہیں دیکھ کے جلوہ ترا  | سر کو جھکا با ادب صل علی واہ واہ         |

## غزل حرات

|                                  |  |
|----------------------------------|--|
| اشب کسی کا کل کی حکایات ہے واللہ | کیا رات ہر کیا رات ہر کیا رات ہے واللہ |
|----------------------------------|--|

|   |  |
|---|--|
| <p>دل چھین لیا آسنے دکھا دست خنائی<br/>عالم ہے جوانی کا جو ابھرا ہوا سینہ<br/>دشنام کا پایا جو مزا اسکے لبوں سے<br/>ہزات کی غزل جسے سنی آسنے کہا داہ</p>  | <p>کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات ہے<br/>کیا گات ہے کیا گات ہے کیا گات ہے<br/>صلوات ہے صلوات ہے صلوات ہے<br/>کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات ہے</p>   |
| <p>غزل سودا</p>   |  |
| <p>غیر پخت ہے کرم ہم پر ستم واہ داہ<br/>مہر کرے یا جاجسمین ہوا سکی رضا<br/>سبز کیا کشت کو برس کے عالم میں تو<br/>خارے مشرب کی دیکھ تازہ بنا کو مرے<br/>کھنے لگے جو کوئی ریختہ سودا کی طرح</p>             | <p>دیکھ لیا بس تھین ہننے صنم واہ داہ<br/>اسکی رضامین نہ اگزرے جو دم واہ داہ<br/>ملک تو ادھر بھی کھجور برکرم واہ داہ<br/>کہتے ہیں نت ساکن دیر و حرم واہ داہ<br/>اسپہ زمین سے ہوتا لوح و قلم واہ داہ</p>         |
| <p>غزل مظهر</p>   |  |
| <p>اُسکو تو بھیجنا ہے مجھے خط صبا کے ہاتھ<br/>برگ حنا پہ لکھو ہوں احوال دل مرا<br/>آزاد ہو رہا ہوں دو عالم کی قید سے<br/>ڈرتا ہوں میرزا کی تری دیکھ ہر سحر<br/>مظہر چھپا کے رکھ دل تاز کر لیا سکی تین</p> | <p>اس واسطے لکھا ہے چمن میں ہوا کے ہاتھ<br/>شاید کبھی تو جا لگے اس دلربا کے ہاتھ<br/>مینا لگا ہے جب سستی مجھ بیٹو اسکے ہاتھ<br/>سوچ کے ہاتھ جو پڑے دیکھا صبا کے ہاتھ<br/>یہ شیشہ بچیا ہے کسی میرزا کے ہاتھ</p> |
| <p>غزل درد</p>  |  |
| <p>ہر طرح زمانے کے ہاتھوں سے ستم دیدہ<br/>ہم گلشن و دران میں از تنگی طالع<br/>لے شور قیامت رہ آدھری میں کتا ہوں<br/>اور دن سے تو ہنسے ہر نظر دن سے ملا نظرین</p>  | <p>گردل ہو تو آرزوہ خاطر ہو تو رنجیدہ<br/>سر سبز تو ہوں لیکن یوں سبز خواہیدہ<br/>چونکے ہے تو بھی بان سے کوئی دل شوریدہ<br/>ایدھر کو نگہ کوئی پھینکی بھی تو دردیدہ</p>  |



برخا وہ بھی جو عالم کو ہوس تو ہو لیکن  
کرتا ہے جگہ دل بین جون ابروی پرست  
یار بٹ کسی کے ہون دشمن یہ دل دیرہ  
لے درو یہ تیرا ہے ہر مصرعہ چیدہ

### غزل میر تقی

نظر آیا تھا صبح ددر سے وہ  
جزیرا در عسزیز بسف کو  
دیکھیں عاشق کا جی بھی ہر کہ نہیں  
کیا تصور میں پھرتی ہے صورت  
خوبی اس خوبی سے بشرین کمان  
دل لیا جس غمیں کا تو نے شونخ  
خوش ہن دیوانگی میر سے سب  
پھر چھپا خور سا اپنے نور سے وہ  
نہیں نکلتا کبھی غور سے وہ  
تنگ ہے جان نا صبور سے وہ  
کہ سرکتا نہیں حضور سے وہ  
خوب تر سے پری و حور سے وہ  
نئے گیا جی ہے اک سرور سے وہ  
کیا جنون کر گیا شعور سے وہ

تو مجھے لگا کہنے کہ چل ہٹ کے برس بیٹھ  
کتیک تو ڈراتا ہے پھرے ہاتھ میں لے تیغ  
تو دوڑ کے آتا ہے مجھے چھیرے شکر  
کیسا ہی ملا کیون نہ وہ بیٹھا ہو مرے پاس  
انشا کہیں نہیں بول مرا جی نہ کرے پاس  
یون مجھے لگا شان جتانے نہ اس بیٹھ  
غصہ تو کہیں جانے دے بس خیر ہے بیٹھ  
نادان یہ بھلا کون ہر سو چین اے بیٹھ  
کہتا ہوں میں اس سے بھی کہ اک درے بیٹھ  
مت ہاتھ کو اس طرح سے تو سر پہ دھرے بیٹھ

### غزل فوق

ترے کوچے کو وہ بیمار غم دار الشفا سمجھے  
کہ کیا اور مرثہ کیا ہم تو دونوں کو بلا سمجھے  
شہیدان محبت خوب آئین وفا سمجھے  
ہر اک گردش میں تلو آزار ناز فتنہ زاسمجھے  
دہی کچھ ٹھکام اس زندگانی کا مزاسمجھے  
اجل کو جو طبیباً در مرگ کو اپنی دوا سمجھے  
اسے تیر فضا اسکو پر تیر فضا سمجھے  
ہما غن کسے قاتل میں اُسکو خون بہا سمجھے  
فلک کو ہم کسی کا فر کی چشم سرمہ سا سمجھے  
کہ جو ہر آب تیغ یار کو آبا بقا سمجھے

ردیف بے نیاز

انداز

ستم کو ہم کرم سمجھ جھاگو ہم و فاسم  
برائی میں ہمارے وہ اگر اپنا بھلا سمجھ  
سمجھ اے سنگدل آرام جان و دل رہا سمجھ  
وہ ہے خاکساروں کو جیل پناہ کا کپا سمجھ  
ترے کشے ہو یوں خواب عدم سر یک باج نک  
نسیم صبح گلشن میں اگر چہ ہو دم عینے  
ردان ہوتا ہوا اس بتان ہر سے کاروان گل  
حساب صلا بنو چھٹے میرے دل کے خمون کا  
اگر دلوں کا لاچیر کر پیکان تو رہنے دو  
کرے آہر سامیری جو سیر عالم بالا  
ہنے ہے زخم دل تیر پر جراح کی کدہ  
محبت سے ذرا اگر موم ہو اس لشکر کی دل  
عدو آیا ہے بنکر نامہ بر لکھا نصیبوں کا  
مجھے آتا ہے رشک میں نہ آتے آشام پر ساتی  
نہ کیا خاک بھی رشتہ سمجھ میں عمر رفتہ کا  
خبر سنتے ہی قاصد سے ہوئے ہم بخبر بالکل  
نوست بھی سعادت ہو گئی زلفون میں خبروں کی  
کشاد کار ہنے پنجرہ تقدیر کو سو نیا  
بلا اس زلف کے مصراع میں ہے مضمون پیچیدہ  
ہوانے زلف کو چھڑا اور اپنا دل لرزتا ہے  
سمجھ ہی میں نہیں آتی ہر کوئی بات ذوق کی

اور اسپر بھی نہ وہ سمجھ تو اس بت سمجھ  
برا سمجھ برا سمجھ برا سمجھ برا سمجھ  
بریں پنجرہ سمجھ پر اپنی ہم سمجھ تو کیا سمجھ  
ہم اپنی خاکساری اپنے حق میں کہیا سمجھ  
مگر شوقیامت کو تری آواز رہا سمجھ  
ترا بیمار غم تجھ بن سموم جاگنڑا سمجھ  
چٹکنے کو صبا غنچہ کی آواز در اس سمجھ  
حساب دوستان در دل اگر وہ دریا سمجھ  
کہ عاشق اپنے پہلو میں اسیکو لگی جا سمجھ  
فلک کو بھی یوہن اک آبلہ ساز یہاں سمجھ  
انہیں ٹلنے نہ سمجھ خندہ دند ان نا سمجھ  
دل بٹکتے میرا اپنے حق میں مویا سمجھ  
کرنیکے لیے خط کیا مدعی سے مرعا سمجھ  
نہ جو مع ما کہد رجانے نہ جو خدا صفا سمجھ  
مگر سمجھ تو داغ مصیبت کو فتنی سمجھ  
ترے پیغام کو گویا کہ پیغام قضا سمجھ  
گلم تیرہ منجی سر پہ ہم ظل ہوا سمجھ  
خرد کے ناخون کو ناخن انشت پا سمجھ  
اُسی سے یہ کھل جو معنی ناز داں سمجھ  
کوئی جانے تو کیا جانے کوئی سمجھ تو کیا سمجھ  
کسین ایسا نہ ہو سے ہے دعا کا سرا سمجھ

## غزل مومن خان

کشتہ حسرت دیدار ہین یارب کس کے  
 وہ چلا جان چلی دونوں یہاں سے کھسکے  
 پانوں تربت پہ مری دیکھ سنبھل کر کھنکھنا  
 جھکوا مارا یہ مرے حال تغیر نے کہ ہے  
 کس پر یوں شکر سے ملا دل انوس  
 بخت پروانے سے قربان عدو ہوں لینے  
 مالہ رشک نہو باعث درد سر مرگ  
 لذت مرگ سے ہجران کی دعا ہے کہ خدا  
 کیون نہ ہم شمع کے مانند جلیں دور کھڑے  
 یار مومن سے بھی ہین مدعی طبع ردان

## غزل نصیر

بہر درد و آہ لقا صبح جلوہ گر ہو جائے  
 کسی کا تشہ انخون وہ نگار گر ہو جائے  
 تصور اُسکی ہے آنکھوں کا روز و شب ہلکوا  
 شکر لبوں کے قدون کا یہ ہے خیال بٹھے  
 شباب آسپہ کھلے ماجرا سے دل اپنا  
 اکھی عشق میں جون جون رکھا ہے تیرے قدم  
 وہ جام سے مین مذکورن دیکھے ٹکس و ساقی  
 ہائے سر پہ یہ پانی چڑھا ہے سونیرے  
 ترے کرم سے نجات کا آہ سر رشتہ

مرا بھی جون گل خورشید منہ اوھر ہو جائے  
 تو اُسکے آگے فنا ہوا تیرا بندہ کر ہو جائے  
 دل اپنا کیوں نہ دو عالم سے بھیر ہو جائے  
 جو دل سے آہ بھی نکلتی تو نیشکر ہو جائے  
 سرشک چشم اگر تو پیا مسب ہو جائے  
 اسی قدم پہ مری زندگی بسر ہو جائے  
 رگ سحاب جو مرگان چشم تر ہو جائے  
 رگ سحاب جو مرگان چشم تر ہو جائے  
 درست اس سے خدا یا یہیں کر ہو جائے

تو سوطح سے مرا مثلن رشتہ تجی تبیح  
خدا دکھائے کہیں روئے روز وصل نصیر  
یقین ہر جگہ کہ دلبین تبون کے گم ہو جائے  
شب فراق شتابی کٹے سحر ہو جائے

### غزل درد

ارض و سما کہاں ترچہ دست کو پاسکے  
وعدت میں تیری حیرت دہلی کا نہ آسکے  
میں وہ فتادہ ہوں کہ بغیر از فنا بجھے  
قاصد نہیں یہ کام ترا اپنی راہ لے  
غافل خدا کی راہ پہ مت بھول زنیسار  
یارب یہ کیسا ظلم ہے اور اک فہم بان  
گو بحث کر کے بات بنائی تو کیا حصول  
اطعار ناز عشق نہو آپ سے کبھی  
مست شراب عشق وہ بخود دہن چکے شکر  
میرا ہی دل ہے یہ کہ جہان تو سما سکے  
آئینہ کیا مجال تجھے منہ دکھاسکے  
نقش قدم کی طرح نہ کوئی اٹھاسکے  
اسکا پیام دل کے سوا کون لاسکے  
اپنے تئیں بھلائے اگر تو بھلا سکے  
دوٹے ہزار آپ سے باہر نجا سکے  
دل سے اٹھا غلام اگر تو اٹھا سکے  
یہ آگ وہ نہیں جسے پانی بجھا سکے  
لے درد چلے لے بخود پھر نہ لاسکے

### غزل سیر لقی

پند زلف کرے قیدی کسند کرے  
ہمیشہ چشم ہے مناک ہاتھ دلبر سے  
بڑے بڑوں کو جھکاتے ہی سر پہ آسدم  
بیان دل کے بھی چلنے کو کر لے مجلس میں  
نہ جھکے راہ سے لیجائے مکر و نیاس کا  
سوا اسے اسکے بڑی داڑھی میں چٹکیا لے شیخ  
دکھائے آنکھ کھو زلف کھولے منہ پہ کھو  
اگرچہ سادہ ہے لیکن رلودن دل کو  
پسند اسکی ہے وہ جس طرح پسند کرے  
خدا کی کو نہ ہمسای بھی درد مند کرے  
پکڑے کے تیغ وہ اپنی اگر بلند کرے  
آپھلنے کو دے کو ترک گر پسند کرے  
ہزار رنگ یہ فروت کو چھند کرے  
کہ جو کوئی تجھے دیکھے سورش خند کرے  
کھو خرام سے دستے کے رستے بند کرے  
ہزار بیت کرے لاکھ لاکھ مند کرے

|   |  |
|---|--|
| سخن ہی ہے جو کہتے ہیں شرم میرے سحر  | ازبان خلق کو کس طور کوئی بند کرے   |
| غزل آتش   |  |
| ہزار آگ کی مراد چمن خدا نے دی<br>دکھائے روئے مخطط نے یار کے اعجاز<br>گئی ہے دیر سے اب تک پھر نہیں شاید<br>غریز داغ محبت کو رکھتے ہو آتش   | شگفتہ غنچے ہوئے بوئے گل صبا نے دی<br>گیلم پوش کو پیغمبری خدا نے دی<br>در قبول کے اوپر ڈھکی دھانے دی<br>نشانی اپنی یہ کس لالہ کوں قبا نے دی   |
| غزل ناسخ  |  |
| نہ فقہ پاہ مجھے قاست دلدار کی تھی<br>ہر خریدار کو تھا مرتبہ رسو سائی<br>جو تر از خس نہ دیوار نظر آتا تھا<br>تھا مجھے بال ہما ہر پر کاہ دیوار<br>اشنا تھا نہ کبھی پائے نگہ کانٹوں سے<br>جن دن گلشن رخسار ترا تھا بھینار<br>تھا ترے زگس میگن سے زمانہ بدست<br>چہرہ آتش کدہ ابرو تھے سو محراب حرم<br>صلحنامہ جو لکھا تیرے خط مشکین نے<br>ہو گئی سبزہ خط اس کو شفت کی بوٹی<br>تھی نہ اسید رہائی کی دل ناسخ کو | مثل منصور زمانے میں ہو سوار کی تھی<br>آتش طور سے گرمی ترے بازو کی تھی<br>صاف تصویر مرے دیدہ بیدار کی تھی<br>پھاؤں جدم مرے سر پوری دیوار کی تھی<br>رات دن دید مجھے گلشن بھینار کی تھی<br>کون بلبل تھی کہ خواہش جسے گلزار کی تھی<br>سدا ہر کسی رنڈ کو کب خانہ رخسار کی تھی<br>گردن آگے ترے خم کافرو دیندار کی تھی<br>نہ رہی جنگ جو کچھ میرے اور اغیار کی تھی<br>اُس سوا اور دو کیا دل بھینار کی تھی<br>لاکھ زنجیر ترے گیسوے خمدار کی تھی |
| غزل قطب   |  |
| اور پہننے ہوئے سرخ ہے پوشاک بستی<br>کیونکہ کھتی ہے یہ سینہ کشی پاک بستی   | کس شان سے آتی ہے یہ ہالاک بستی<br>سلیم نہیں عشق میں ہے کسے گرفتار بستی   |

|   |   |
|---|---|
| ہم ہن ترے شاق ذرا آ کے لپٹ جا<br>گل بچوے سہاتے نہیں نگلشن میں غریزہ<br>کیونکہ قطب ہوئے خدا جان و جگہ سے | فرقت میں ترے ہو گئی بس خاک بستی<br>اور باد صبا بھاٹے ہے خاشاک بستی<br>ہوتا ہے تصدق ترے افلاک بستی |
|---|---|

## غزل انشا

|  |   |
|--|---|
| گھر اس پر کی سحر چتون ایک آفت<br>چمن ہے جام صبا ہے گھٹا ہر جا غلویت<br>رگڑنے دو مجھے تلون سے ملنے اپنی نکھیں<br>مباد اچھا کر کر بچہ چٹ جائے کہیں وحشت<br>بھلا کیونکر نہ غش ہوں ہم کرو روں وضع کی آہیں<br>مجھے کیوں گالیاں دیتی ہو تجھے کر کے ناچ ترق<br>بھلا آخون جی صاحب کو آنے دو کہو لگا ہین<br>دیا ہر پاؤں شوخی میں یہ شاگردوں صاحب کے<br>کسی کا منہ چڑھا جانا کیسے بے سبے کہنا<br>کتا بو نہ پڑی در کبجے ہے تھاپ طلبوں کی<br>مراتب غوث کا ملتا ہے اجڑا گلستان کو<br>وہ آئے ہین کہ نیلا کھیس اوڑھے سانسے ہو جو<br>نہیں تو کچھ مجھے دینے کہو سب ملے آپس میں<br>بد بکر قافیہ انشا غزل اب اور کوئی بڑھ | معاذ اللہ جو دیکھے اس طرف یہ کسکی طاق ہے<br>اگر ایسے بین آجائے تو صاحب وقت زہمت<br>تصدق میں تھکے جاؤں اس بجور است<br>یز سے تیور نظر آتے ہین اس بجور وحشت<br>لطافت ہر راحت ہے نزاکت ہر صبا ہے<br>اے کسبے لڑا کو این بھلا یہ کیا شرارت<br>کہ لے حضرت سلامت آپ سینے یہ حقیقت ہے<br>جہان چھٹی ملی انکو تو اک برپا قیامت ہے<br>سدھائے آپ مسجد کو بیان ہوتی قیامت ہے<br>اگر جھکے نظر نیچے تو بیان کچھ طرہ صحت ہے<br>نہایت شیخ سعدی کی بیان ہوتی نصیحت ہے<br>غرض تم صاحبو کی خوباب ہوتی ضیافت ہے<br>مزے سے کھیلو کرو دو لو پوٹو یہ فراغت ہے<br>خار کے فضل سے بجو نہایت ہر بلاغت ہے |
|--|---|

## غزل مومن

|  |  |
|--|--|
| سینہ کو بی سے زمین ساری ہلا گئے اُٹھ<br>آج اس بزم میں طوفان اٹھا کے اُٹھ | کیا عالم دھوم سے تیرے شہدائے اُٹھ<br>یاں نکالے کہ اُسکو عبی رولا کے اُٹھ |
|--|--|

|   |                                       |
|---|---------------------------------------|
| دل سے کیونکر نہ دھوان ساتھ ہوا کے اُٹھے | شعلہ ہاے تپ غم سینہ جلا کے اُٹھے      |
| اگر نہ دل میں خیال نگہ خواب آلود        | در و کیا کیا اثر خفت جفا کے اُٹھے     |
| شمع کے چور کا محفل میں جو مذکور ہوا     | دل چاہیے تھے جب آنکھ چلے اُٹھے        |
| اگو کہ ہم صفحہ ہستی پہ ہین اک حرف غلط   | لیک اُٹھے بھی تو اک نقش مٹا کے اُٹھے  |
| ہو عذاب شب بلد اسے رہائی یار ب          | زلف منہ سے کہیں اُس ہر لقا کے اُٹھے   |
| اُن ری گرمی محبت کہ ترے سوختہ جان       | جس جگہ بیٹھ گئے آگ لگا کے اُٹھے       |
| میں دکھانا تھیں تاثیر مگر ہاتھ مرے      | ضعف کے ہاتھ سے کب قت دعا کے اُٹھے     |
| سوزش دل سے ہوا کیا ہی بین پانی پانی     | وہ جو پہلو سے پسینے میں منا کے اُٹھے  |
| ہی ہی مانند نشان کف پا بیٹھ گیا         | پاؤں کیا کوپے سے اس ہوش بابا کے اُٹھے |
| شرموسن کے پڑے بیٹھے اُسکے آگے           | خواب حوال دل زار سنا کے اُٹھے         |

## غزل سودا

|                                      |  |
|--------------------------------------|--|
| گوہر کو جوہری اور صراحت زر کو پرکھے  | ایسا کوئی نہ دیکھا وہ جو بشر کو پرکھے  |
| وہ شخص بار حسن طرہر گز نہو کسی کا    | جسکا ندیم ہو دے اُسکی نظر کو پرکھے     |
| جو ہر نہوئے حسین جو ہر شناس کب ہے    | جو صاحب ہنر ہے وہی ہنر کو پرکھے        |
| در سخن کے خواہاں وہ یار ہین جہان بین | جسین نہ بھوٹے سچے کوئی گھر کو پرکھے    |
| خاطر میں وہ نہ لائے رکھا ہے ارنیاں   | جو قطرہ ہاے اشک مرگان تر کو پرکھے      |
| سبکھے کہ چشم عاشق یا قوت کا ہر معدن  | ظالم اگر تو میرے لخت جگر کو پرکھے      |
| در سخن کو اپنے پرکھائے آدمی سے       | ہر گز نہ کہہ تو سودا ہر جانور کو پرکھے |

## غزل عارف

|  |                                     |
|--|-------------------------------------|
| گہن شوخی سے کون ہے تری ہنس بجلی          | اگر سب بچھے ترے قد کے برابر بجلی    |
| کچھو ہنس ہنس کے وہ باتیں جو کیا کرتے ہین | بزلہ گو کہتے ہین برسا ہے گو ہر بجلی |

|  |   |
|--|---|
| تیرا دیدار ہے تسکین دہ مضطر جان<br>لوٹنے لوٹنے میں فرق ہوا کرتا ہے<br>ہو دے رونے سے سو کیوں نہ شرریزی<br>چین یکدم نہیں بیتابی دل سے عارف | ہوئی بیتاب ترے کان کی کیونکر بجلی<br>ایک دن دیکھ مرا تو دل مضطر بجلی<br>جوش بارش میں چمکتی ہے فزون تر بجلی<br>کسے رکھدی ہے مے سینہ کے اندر بجلی |
|--|---|

### غزل انشا

|   |  |
|---|--|
| تب عیاش بہن ہم لے طفل پریزاوتر سے<br>باو آتا ہے وہ حرفوں کا اٹھانا محسوس<br>ہے کی پھر شکل واصل کی سی آتی ہے نظر<br>دال کے کیر پیسے دانائے مے قد کی شبیہ<br>ذال بھی چھوٹی بہن اسکی ہے جون آؤ بھی<br>رہے بھی خالی ہونے سے پہلے بھی ایک نقطہ<br>سین خالی ہر ترے شین پہ بہن نقطے تین<br>طو سے بن طرہ ہر اور طو سے پہ ہے یک نقطہ<br>نہ پہ اک نقطہ ہر اور قات پہ بہن نقطہ دو<br>ہم بھی یونہی ہر اور نون کے اندر نقطہ<br>کیا خلیفہ جی ہی ایسی پھین سے نکلا<br>گالیاں تیری ہی ستا ہے یہ انشا ورنہ | جیسے کتب میں لگا پڑھنے الف بے تے<br>ہیم کے پیٹ میں اک نقطہ ہر اور خالی سے<br>نقطہ جو اسے لگا دین تو ہوئی پھر وہ نے<br>ہے سو اک پانچ ہر بن بٹھی ہے اور بن نقطہ<br>ایک پر کالہ سا ہے ساتھ ہر گھر میں اسے<br>اک مشاہد ہے یل سے مے رخسار تے<br>صاد اور ضا دین بس فرق چراک نقطے سے<br>عین بے عیب ہے اور کانے میان عین پہ<br>کان بھی خالی ہر اور لام بھی خالی ہر لے<br>مغسایک ہے یہ داؤ بھی اور چھوٹی ہے<br>آگے چھٹی دو ابھی لام الف ہر ہر لے<br>اکسی طاقت ہے کے کوئی جو یہ اُسکو بے |
|---|--|

### غزل خاکسار

|  |   |
|--|---|
| آہ دکھائے کی کیا دیکھے تقدیر مجھے<br>اُسکی دکھائے بھلا جو کوئی تصویر مجھے<br>جسکا جی چاہے اگر دیکھے تقدیر مجھے | اُسکے لئے کی نہ سو بھی کوئی تدبیر مجھے<br>درد جان کو میں کروں اسے تصدق بل میں<br>ایک برسے کے سو کچھ نہیں مانگا مجھے |
|--|---|



آج ہے عید ذرا عید منسا لو پیار سے  
تب تو جھنجھلا کے دہ بولا بت کا فرج ہے  
شرط اسلام کی ہے کیجے بنگلیہ مجھے  
آج یاں عید میں کیوں کرتے ہو دلگیر مجھے  
خاکساری ہے بہت نسخہ اکسیر مجھے

## غزل آتش

چمنستان کی گئی تشوہ سا پھرتی ہے  
خال شکن کو تر کرتے ہیں فتنے سجدے  
رت بدلتی ہے کوئی دن میں ہوا پھرتی ہے  
عین گیسوؤں کے گرد ہلا پھرتی ہے  
خاک چھنوا رہی ہے کوچہ قاتل کی تلاش  
آج نگہ تو نے تو کی ہے کہے رکھتے ہیں  
لمتی جو تری درگاہ کے ہیں لے محبوب  
نشرے نے نقاب رخ زیبا الٹا  
قتل کس کس کو کرے دیکھے ہنگام خرام  
پانوں تک یار کے پونچگی لٹاکر سر سے  
وہ جنون خیز ہے وہ مایہ سودا ہے زلف  
پلنے جانے سے ہو بین میکش مفلس باہر  
صبح محشر کے سوا صبح شب ہجر نہیں

## غزل میر تقی

ہنے جانا تھا سخن ہو گئے زبا پیر کتنے  
میں نے اس قطعہ صناعت سے سر پہنچا ہے  
پر قلم ہاتھ جو آئے لکھے دفتر کتنے  
کہ ہر اک کو چے میں جسکے تھے ہنر کتنے  
ہر گلی کو چے میں اُجڑے پڑے تھوگر کتنے  
آئے ہیں باغ میں آوارہ ہو کر کتنے  
ہر سحر خاک میں ملتے ہیں دُور کتنے

|   |  |
|---|--|
| کب تک یہ دل صدا پارہ نظر میں رکھتے<br>مگر گزری کہ نہیں دودھ آدم کوئی<br>تو ہے بچارہ گدا میر ترا کیا مذکور | اسپر آنکھیں ہی سدا رکھتے ہیں دلبر کہتے<br>جس طرح دیکھیے عرصہ میں ہیں ابھر کہتے<br>ملکے خاک میں یان صاحبان فسر کہتے |
|---|--|

## غزل ذوق

|   |   |
|---|---|
| کب حق پرست ز اہر جنت پرست ہے<br>دل صاف ہو تو چاہیے معنی پرست ہو<br>ور ویش ہے وہی جو ریاضت میں جست ہو<br>جز زلف سو جھتا نہیں لے مردہ دل بچے<br>دولت کی رکھ نہ مار سر گنج سے اسید<br>عقنائے گم کیا ہے نشان نام کے لیے<br>یہ ذوق ہے پرست ہو یا ہر صنم پرست | حورون پہ مر رہا ہے یہ شہوت پرست ہو<br>آئینہ خاک صاف ہو صورت پرست ہو<br>نارک نہیں فقیر بھی راحت پرست ہو<br>خفاش تو نہیں ہے کہ ظلمت پرست ہو<br>موزی وہ دیا گیا کہ جو دولت پرست ہو<br>گم گشتہ کون کہتا ہے شہرت پرست ہو<br>کچھ ہی بلا سے لیک محبت پرست ہو |
|---|---|

## غزل ناخ

|  |   |
|--|---|
| آتش عشق وہ ہے جسمیں سمندر جلجا ہے<br>پیر بردانہ کیا شمع رخ جانان کو<br>تن بدن پھونک یا ہے شب فرقت نے مرا<br>شمع سان شرح تپ غم سے ہر سوزان کو تب<br>ہو ترارے جہان سوز اگر عکس فگن<br>شجر طور کے مانند عصابے موئے<br>دوست کہتے ہیں اسے ساتھ جوئے آفتاب<br>کھیل سمجھو وہ صنم جان کے آتش بازی<br>جہنم تب نالہ سوزان سے جلا خانہ دل | اک شرر جلا ہے جو پھر میں تو پھر جلجا ہے<br>کہ فرشتہ بھی کوئی آنے تو شہر جلجا ہے<br>کیا عجب ہے جو مہ جسم سے بستر جلجا ہے<br>کیون نہ پروانے کے مانند کہو جلجا ہے<br>ہے یقین خانہ آئینہ ستار جلجا ہے<br>دیکھ کر کا کل لدا رکاز در جلجا ہے<br>شمع کے جلنے سے پروانہ نہ کیونکر جلجا ہے<br>سوز غم سے جو کوئی عاشق مٹا جلجا ہے<br>ہوا یہ مگر کسی غمیر کا بھی گھر جلجا ہے |
|--|---|

سے وہ پر کالہ آتش قد موزون تیرا  
دیکھے اُس سے جو تشبیہ صنوبر چلجاسے  
آتشین پرہ ہے ہر شاہد مضمون ناسخ  
کیا عجب ہے مے اشعار کا دفتر چلجاسے

## غزل نیاز

دکھلائے داغ دل نے لگستان نے نئے  
دشت دکھا رہی ہے بیابان نے نئے  
چو رہبان سے مجھ کو الٹی بچپائی  
پیدا ہوئے کہن جان کے خواہان نے نئے  
مین و سطح جنون تھے ہاتھوں سے تنگ ہوں  
لاؤں کہاں سے روزِ گر بیابان نے نئے  
دیر و حرم میں کوئی نہیں تیری راہ پر  
کافر نے نئے بہن مسلمان نے نئے  
کس طرح ہو گذر در جانان پر اسے نیاز  
دربان نے نئے بہن نگہبان نے نئے

## غزل طور

مین جی جاؤں اجل سے آپ جاؤں اگر پہلے  
یہ پیغام زبانی خط سے کہنا نامہ بر پہلے  
شب وصل صنم میں صبح تک پہنچے دعا لگی  
الٹی آج لکھ رہا بان سے قسم پہلے  
عوض بوسہ کے کہنے گا لیان دی تھیں کھٹکے  
ذرا انصاف تو کیجئے لگا لکھنے شر پہلے  
اے لے بیروت تجھ کو دل دنیا نہیں لازم  
کوئی پیدا تو کر لیوے ہمارا سا جگر پہلے  
شب وصل غریبان ہر تری گردن پہ خون ہوگا  
نہ بول اٹھنا کہیں نہ اہ سے لے مرغِ بحر پہلے  
عجب سرکار ہوا اللہ کی لے طور میں صد سے  
ہنرمند و کن پرست مجھے جاتے ہیں یان بے ہنر پہلے

## غزل علی

بھر لی امین جسکی سدا خاک قدم لے  
کرتا تھا عجب کل بصر عرش پہ دم لے  
نام اسکا کھماحق نے ملانا نام سے اپنے  
نہ پایہ افلاک پہ عزت کا قلم لے  
کس شان سے جاوے گی محمد کی سواری  
عصا سے جنت میں بھی فوج ام لے  
ذردی کو ترے آتش دوزخ سے نہ ڈرے  
گر کشور ہستی سے گیا راہِ عدم لے  
نمازت کیا سحر نے ترے فیض کا دعوے  
انکار پہ کفار کے اقرارِ صنم لے

|  |  |
|--|--|
| ہم مصر نہ تھے حسن کے ہے یوسف کفان<br>آتی ہے عجب فوج ملک عرض برین سے<br>اے ساتی کو تر ہے ترافض عجب عام<br>محبوب خدا اور نہ محمد کے سوا ہے<br>کرتے ہیں ملک فرش سدا سپہ پروبال<br>مردم نہو جاوے در فیض نبی سے | بیجا ہے جسے مصر میں مالک نے درم لے<br>بس تحفہ صلوات سدا سوے حرم لے<br>بے اپنی محبت کی پلا حسام کرم لے<br>اس بات کی اب مجھے خدا ہی کی قسم لے<br>جس راہ میں جلتی ہے تری فوج علم لے<br>کیا فکر میں بیٹھا ہے علی گر شہ غم لے |
|--|--|

## غزل بہ صفت

|  |   |
|--|---|
| یہ اشک چشموین اباجم ہے ہے نہ ہے<br>تو اپنے شیوہ جو روح سے مت گزرے<br>قر کو ہوتا ہے ہر ماہ میں کمال زوال<br>عرق ہے سخیہ ترے خوشما صنم لیکن<br>شتاب آگ تری دید تک سیسر ہو<br>جو وصل میں ہے جدائی تو کیا کرے اکھف | جباب بھر کوئی دم رہے رہے نہ ہے<br>تری بلا سے مراد م رہے رہے نہ ہے<br>ترے بھی سن کا عالم اسے رہے نہ ہے<br>ہمیشہ گل پر یہ شبنم رہے رہے نہ ہے<br>یہ دم لبو نہ ہو اب قلم رہے رہے نہ ہے<br>یہ اتفاق ہے با ہم رہے رہے نہ ہے |
|--|---|

## غزل عاقل

|  |  |
|--|--|
| نری الفت میں ہوئے جان کے خواہان کتنے<br>ایک لید بھی تجھ سے نہر آئی میری<br>نہیں ملتا ترے ناقہ کا پتا اے لیل<br>زلف کو کان کے بالے سے جھکایا تو رہیں<br>جسے دیکھی تری تصویر کس اصل علی<br>ایک تھا آئینہ وہ جبکہ ہیں حیران کتنے<br>اُسکے صحرائے چلا شہر کی جانب جب میں | نقشہ خون ہیں مرے کبر و مسلمان کتنے<br>رہ گئے ولین مرے حسرت و ارمان کتنے<br>چھان پائے ترے مجنون نے بیابان کتنے<br>زلف بیجان کے پڑے ترے چچ میں بجان کتنے<br>پڑھتے صلوات ہیں آ آ کے مسلمان کتنے<br>چہرے تہ ہیں زلف پریشان کے پریشان کتنے<br>لپٹے واسن سے مرے غار مغروران کتنے |
|--|--|

مصحفِ ردین پہنچی جاتی ہو آسکی تصویر  
ایک قرآن سے لکھے جاتے ہیں قرآن کتنے  
کوئی سمجھانے ترے شرکار تہہ عاقل

### غزل لطیف

دراغ ہجران کا نہ حاد یگا کچھ دل سے مے  
وصف اس شوخ نگہ کا نہ زبان سے ہو کچھ  
حال کیا بڑھپتے ہو ہجر کی مہیا ری کا  
شبکو تنوید پہ اسکے جو کیا دست دراز  
چاہا ہر چند کہ میں دامن بیل پکڑوں  
قتل تو اُس نے کیا جگو پہ تشہیر نہ کی  
اگ لگ جائے نہ دنیا میں مجھے ڈر ہر لطیف  
یہ نشانی تو ملی ہے مجھے قاتل سے مے  
حال صیاد کا بوجھو دل بھل سے مے  
نظارہ آتار تو ہے یار شمال سے مے  
بولا چل دو دور ہو کیا کام حاکم سے مے  
ہاتھ تو دور ہمیشہ رہے محل سے مے  
اتنی کوتاہی ہوئی صاحبو قاتل سے مے  
آہ سوزان جو نکلتی ہو نہان ل سے مے

### غزل شہید

کو اُس حق دش سے آج لازم ساتھ جانا ہے  
جلوں گا سر کے بل شوقِ شہادت و شگہری کر  
یا جس نے ہمارا نام مارا ہے گنہ آسکو  
جو شرمناؤ تو پیارے چھوڑ دوں مرگان کی طہن  
گر بیان بھاڑ کے دست جنوں سے کب ہوئی فرصت  
جو بال اُسکے اکھتے ہیں تو دل میرا بھتا ہے  
مثال نقشِ بالا کھون پڑے رہتے ہیں سر کیجا  
جنانے پر ہمارے بر رحمت شامیانا ہے  
جہان تلوار چلتی ہو اسی کو پے میں جانا ہے  
نشان جس نے بتایا ہر وہ تیر و نکا نشان ہے  
تھامے عین وعدے پر مہین آنکھیں بھپانا ہے  
ابھی تو دامن صحرا کے بھی پڑے اوڑانا ہے  
یہاں ہے دردِ شانے میں وہاں زلفِ نین شان ہے  
اگر قاتل ترا گنج شہیدان آستانہ ہے

### غزل آبرو

تمہارا دل اگر مہے پھر ہے  
ہماری کچھ نہیں تقصیر لیکن  
تو بہتر ہے ہمارا بھی خدا ہے  
سبھی تھکو کہیں گے بیوفا ہے

|   |   |
|---|---|
| ہوئے ہوا سقدار بیزار ہے<br>وہ احمق ہے کہا ہے جس نے تھے<br>عجیب بدل کر دست آبرو کو | کہو ہنسنے تمہارا کیا کیا ہے<br>لو جس سے تمہارا دل ملا ہے<br>مسا فر ہے شکستہ ہنگامہ ہے |
|---|---|

## غزل بخشش

|   |  |
|---|--|
| ماثیر ترے عشق نے مجھ ذری نہ کی<br>دلبر بھ کے دل میں دیا تیرے ہاتھ میں<br>لے رشک شتری تری خوبی کے سامنے<br>نزدیک تھا کہ پہونچے سکندر لب حیات<br>بخشش کے پاس گوہر دل تھا بساط میں | میں کیا کروں نصیب نے کچھ باری نہ کی<br>دل لگیا مرا مری کچھ دلبری نہ کی<br>خورشید نے بھی تجھے ذرا عسری نہ کی<br>اے خضر و ان تلک بھلا کیوں رہی نہ کی<br>کچھ قیمت اسکی تو نے تو اسے جوہری نہ کی |
|---|--|

## غزل حاتم

|  |  |
|--|--|
| کردن قربان جبکہ اسگر طی اسوقت اس پل کے<br>جہان کے خوبصورت دیکھ تجھ مورت کو مجلس میں<br>نہ آئے کیونکہ بلکہ خواب احتیاستر غم پر<br>یہ طور ہم سنی بد زیب گلر و یاد رکھنا تم<br>فدا ہو نیکو آیا ایک جی کس کس کے اب چلکے<br>سجن حاتم کا جی ہر آن پر قربان جاتا ہے | کہ جسدن جگر طی دلدار آئے گھر مسہیل کے<br>سے خاموش حیرت سے گویا تپلے ہین سب کل کے<br>نصورتیرے نقش پاکی گل تکیے ہین غل کے<br>کہ اکدن شوق سے آتار ہو جاگے ہم گل کے<br>لیونے پانگی مٹی کے منہ کے تل کے کابل کے<br>تمہاری جال کے سبکے ارد کے زلف کبل کے |
|--|--|

## غزل عنایا

|  |  |
|--|--|
| تصدق د مبدوم ہوتا ہے جی میرا ستم گر کے<br>پڑے مارے ہیں ہر گلی میں اُس جفا جو کے<br>خبر لا شوخ کی جلدی گوترا میں ہوا صدقے<br>سوئے بیٹھے ہین سائے ایہ ستم اس شوخ کے اوپر | انکے سچ کے دھج کے دھان انگوٹھ کے جوہر کے<br>بھون کے چشم کے پتلی ہلکے کے لوگ خنجر کے<br>زبان کے چوہے کے سر کے بونے کے بال کے پر کے<br>ختر کے چین کے ایران کے سند کے ہند بندر کے |
|--|--|

|  |   |
|--|---|
| عما اتنا نہ کر شور و فغان لڑا پڑا تین  | اسما کے شمس کے منہ کے زمین کے بھر کے برکے   |
| غزل حیرت   | غزل حیرت  |
| خاکبازی طفل کی مین مگر بنے اور لٹ جائے<br>یار تیری دوستی مجھ سے نہ ٹوٹی اس طرح<br>وہ دریکتا نہا کر گر بچوڑے سر کے بال<br>اب تصور یار کا آنکھوں مین یوں پھر لے لگا<br>کب تجھے پردا ہی حیرت غیر ذات بو تر اب   | اشک شزگان پہ چون گوہر بنے اور لٹ جائے<br>جس طرح سے فکر کچھ دلبر بنے اور لٹ جائے<br>آتے آتے طشت تک گوہر بنے اور لٹ جائے<br>جسطرح افسوس چون اژدر بنے اور لٹ جائے<br>اصل دگر ہر کا اگر افسر بنے اور لٹ جائے  |
| غزل مستان  | غزل مستان   |
| عرق رخسار نمکین سے جو دریا مین ٹپکے<br>اگر وسف کی صلیت گرم بازاری کو سے ظاہر<br>مجھے کیوں قطرہ قطرہ دیکے ترسالتہ ہے لہ لہاتی<br>یہ رنگین جٹائی سرخ کا دیکھے تو پھر خون مین<br>مثال غار رہ ہوں حیف یہ کیا زندگی گانی ہے<br>پڑی رخسار پر وہ زلف لہتی یوں نظر آئی<br>تھاری بزم مین مارا مل ہر بسکو عیش رات و دن<br>پڑے جو عکس تیرے چہین جبین کا آب دریا مین<br>تبسم دیکھ کر اس غنچہ لب کا صحن گلشن مین<br>سب ان کو جانان کی جھلک پہونچے جو گرد و پیر<br>بس انبیا موش ہوستان تر اضمون دہی ہی | یہاں تک شور دریا ہو کہ ماہی پر نہ لکے<br>خریداری کو آدم اور جن عرو ملک لکے<br>یہاں تک بھر یا نہ تائے گلگون چھلک لکے<br>شفق ڈوبی ہوئی ہے سر سے تاپا نون لکے<br>لگو نہیں جسکے داس ہے تودہ داسن جھلک لکے<br>کہ چون گلشن سے لہراتی ہوئی ناگن لکے<br>ہمین جو غیر تھے سو تیری آنکھوں مین لکے<br>تو ہر اک موج اسکے سر کو پتھر سے ٹپک لکے<br>ہر اک جاغیہ رگل جوش مین آکر چٹک لکے<br>تو بجلی پیر مین سے مضطرب ہو کر چٹک لکے<br>کوئی نہ لکے تھے حق مین کہ مین ناوح نہ لکے |
| غزل آتش  | غزل آتش   |
| خوشادہ دل کہ ہو تیرا دل مین آرزو تیری  | خوشادہ دل کہ ہو تیرا دل مین آرزو تیری   |

|   |   |
|---|---|
| <p>سنا ہے جاسے قریب رگ گلو تیری<br/>وہ غنچہ ہوں کہ بگل میں ہر جھکی بو تیری<br/>تلاش کی ہے صنم ہننے چار سو تیری<br/>خدا گواہ ہے شاہد ہے آر زو تیری<br/>صبا ہی کے نہیں حصے میں آئی بو تیری<br/>جواب ہی نہیں رکھتی ہے گفتگو تیری<br/>نکل چلی ہے بہت پیرہن سے بو تیری<br/>یقین ہوا ملک الموت میں ہے بو تیری<br/>قوی ضعیف کو کرتی ہے جستجو تیری<br/>و کھائیگا ہمیں کیفیتیں سب بو تیری<br/>یہ عقدہ نات نے کھولا کمر ہے بو تیری<br/>حنا بھولا ییگا شوخی مرا بو تیری<br/>چرخ ہاتھ میں ہے اور جستجو تیری<br/>کسی میں خوب ہے ہماری کسی میں بو تیری<br/>نہودہ دن کہ درستی کرے ر بو تیری<br/>فقیر دیکھتے ہیں راہ گو بہ کو تیری<br/>برنگ آئینہ حیران ہے آب بو تیری<br/>ہے جو معرکے میں آتش آبرو تیری</p> | <p>یقین ہے اٹکے گی جان اپنی آکے گرد نہیں<br/>وہ گل ہو نہیں کہ ترار رنگ جس سے ظاہر ہے<br/>پھرے ہیں مشرق و مغرب سے ما جنوب شمال<br/>شب فراق میں اکدم نہیں قرار آیا<br/>زماغ اپنا بھی اسے گلبدن معطر ہے<br/>پڑھا ہے ہننے بھی قرآن قسم ہے قرآن کی<br/>ہری طرف سے صبا کیو میرے یوسف سے<br/>فرشتہ بھی تجھے کہتے ہیں پیشتر شاعر<br/>یہ گردش فلک پیر سے ہوا اثنا بست<br/>شراب جام و صراحی حجاب کھو دے گی<br/>رہا نہ شہر ہمیں اسکے حلقہ ہونے سے<br/>جو ہوئے دسترس اسکا بھی پائے قاتلک<br/>شب فراق میں اسے روز وصل تا دم صبح<br/>ہوا برگر یہ کنان ہے تو برق خندہ زنان<br/>یہ چاک جیب کے حق میں دعا رنجون ہے<br/>کسی طرف سے تو نکلے گا آخر اے شہ حسن<br/>چمن میں صبح کو جا کر نہ منہ دکھانا تھا<br/>زمانے میں کوئی ایسا نہیں ہر بیت زبان</p> |
|---|---|

### غزل ولی

|   |   |
|---|---|
| <p>کھل گئی ہیں آج آنکھیں زگس بیاہ کی<br/>دل تڑپتا ہے شتابی لاخبر دلدار کی</p> | <p>دیکھ دستار بستی ساتی سرشار کی<br/>بات رہا دیگی قاصد وقت رہنے کا نہیں</p> |
|---|---|



|                                      |   |
|--------------------------------------|---|
| بات کہنے کا کہی جو وقت پاتا ہے غریب  | بھول سب جاتا ہر وہ کچھ دیکھ صورت یار کی |
| سرکہ بین عشق کے ہر بواہوس کی کام کیا | دیکھ حالت کیا ہوئی منصور سے سردار کی    |
| لے ولی آس ہو فاکہ مہربانی پر نہ بھول | دل کا دشمن ہے مگر کرتا ہے باتیں پیار کی |

### غزل ذوق

|   |   |
|---|---|
| ہوں یہ لائے جھک کے قامت ایک خس کے بوجھ سے | جون کیا وہ ہوتا ہے پاسے گس کے بوجھ سے   |
| یہ اسیر ہیں گراں خاطر ہو نہیں جاتا ہے ٹوٹ | آہنی قلاب بھی میری قفس کے بوجھ سے       |
| زنجیر تو ڈوبے ہر اود تیرے ہر مردہ آب میں  | بوجھ شاید جسم کا ہے کم نفس کے بوجھ سے   |
| مت لگا لے عشق دل کے آبلے پریش غم          | ٹوٹ جا دیگا یہ گنبد اس قفس کے بوجھ سے   |
| باز بھڑے ناقد کی گردن میں لانا لاقیس      | بوجھ کم ہو اسکا لے لیلیا جرس کے بوجھ سے |
| نکلے دنیا سے کہاں رحمت اٹھا کر بار حرم    | رگیا یہ تو گدھا دل میں پھینکے بوجھ سے   |
| کیا ہوا دل نے لیا اگر ایک کوہ غم اٹھا     | یہ نہیں اسے ذوق دہتا ہے دس کے بوجھ سے   |

### غزل معوج

|                                     |                                   |
|-------------------------------------|-----------------------------------|
| ڈرتا ہوں جدا تجھ سے مرایا نہو جاے   | یہ زندگی میری کہیں دشوار نہو جاے  |
| دفناؤ ہرگز نہ مری لاش کو یا رور     | جب تک کہ جنانے پہ مرایا نہو جاے   |
| جلدی سے پلا ساقی مجھے وصل کی وارو   | خصت کہیں دنیا سے یہ بیمار نہو جاے |
| ساقی تو اسے جان کے مت کیجیو مدد جوش | ایسا تو نشانی کہیں سرشار نہو جاے  |
| ڈرتا ہوں تری شوخ شرارت سے بریر      | رسوانہ کہیں تو سر بازار نہو جاے   |
| لے معوج تجھے خون نہنیں کیا دل خوشی  | الفت میں کسی بت کے گرفتار نہو جاے |

### غزل دائم

|                                   |                                   |
|-----------------------------------|-----------------------------------|
| عاشق کی یاد کیوں نہ کرے دلبری پری | باتیں تمھاری بھولی ہن جاو گری پری |
| سر سبز ہو نہ سبز پری تیرے ساسنے   | پوشاک سبز پہنکے بیٹھے ہری پری     |

|  |  |
|--|--|
| جلوئے غم کی آغ سے آتش پری کا دل<br>دیوانے ہیں جو رہتے ہیں تجھ سے بے بین<br>شیشہ کے بیج جبکہ اوتار شینگے ہم سمجھے<br>چورہ علم کو چھوڑ کے دائم ترے سوا | جب دیکھ تیرے برین لباس نری پری<br>آہن دلوں سے اتنی نگر زگر پری<br>پر دازگی رہی تری سب دھری پری<br>دیوانہ بن کے دان بھی پکارا پری پری |
|--|--|

### غزل دس

|   |   |
|---|---|
| خزتا ہوں ترے عشق میں سرشار خبر لے<br>لے باد تو ہی جا کے ذرا شوخ سے کہنا<br>بالند ہی بچاؤ مجھے اس آتش غم سے<br>کیون یار بھلا یا ہے مرے دل کو تو کیا بار<br>کچھ میں تم سے انکی طاقت نہیں اسے یار<br>یہ حال مرادیکہ کے کہتے ہیں طبیبان<br>لے نازنین جو ناز اٹھاتے ترے دلبر | میرے دل زار کی لے یار خبر لے<br>مرتا ہے کوئی چا پس دیوار خبر لے<br>یا تو ہی مہر کھسا کے مری یار خبر لے<br>مرتا ہے ترا طالب دیدار خبر لے<br>مرتا ہے پڑا بر سر بازار خبر لے<br>مجتا ہے کہیں عشق کا بیمار خبر لے<br>یو چھین گے سبھی کو چہ دیوار خبر لے |
|---|---|

### غزل سراج

|  |   |
|--|---|
| خبر تجھ پر عشق سن نہ جنوں رہا نہ پری رہی<br>شہر بخوبی نے عطا کیا مجھے اب لباس بربکی<br>پہلی سمت غیب سے آگ ہو اگر چمن سرود کا جگلیا<br>نظر نفاذ کیا رکھا گلہ کس نے بیان سے بیان کر دن<br>وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی دیا ورس شمع عشق کا<br>تجے جوش حیرت حسن کا اثر اس قدر سو بیان ہوا<br>کیا خاک آتش عشق نے دل بنیوے سراج کو | نہ تو رہا نہ وہ میں باجو رہی سو خبری رہی<br>نہ خود کی بچیہ گری رہی خون کی پردہ ہی رہی<br>نہ ایک شاخ نہال نہم جسے دل کہیں سوہی رہی<br>کہ شرا سب تدرج آرزو خم دلیں تھی سو بھری رہی<br>کہ کتاب عقل کی طاقت میں جو دھوی تھی پونہیں بھری رہی<br>نہ تو آئینہ میں جلارہی نہ میری میں بدلہ گری رہی<br>نہ حذر رہا نہ خطر نہ باگر ایک بے خبری رہی خطا رہی |
|--|---|

### غزل قلندر

|   |   |
|---|---|
| بے نصیبی پہ دلا اپنی عبثارتا ہے<br>سفر ملک عدم تجھ کو ہے آخر درپیش<br>ہنیں ممکن کہ منیلاں سے جو ہوئے پیدا<br>کرے کچھ کام غنیمت ہیں یہ ایام حیات<br>غم کی چیش سے قلندر نہ کر دگر تنگ | ہو لکھا کا تب قدرت کا وہی ہوتا ہے<br>خواب غفلت سے تو بیدار ہو گیا سرتا ہے<br>پھل بھی کھاتا ہے وہی جو کوئی کچھ پوتا ہے<br>بازی و لعب میں کیوں عمر کو تو کھوتا ہے<br>عشق کا دام بلا ایسا ہی کچھ ہوتا ہے |
|---|---|

### غزل سودا

|   |   |
|---|---|
| ہوں غنچہ تو چمن میں بند تھا کو کھولے<br>آویگا وہ چمن میں تڑکے ہی سیکشی کو<br>برغ همان میں آکر کچھ بنے پھل نپا یا<br>ایسا ہی جاؤں جاؤں کرتے ہو تو سدھارو<br>کم بلو لانا داسے ہر چند پر نہ اتنا<br>چشم پر آب ہوں میں ہوں آئینہ حیاتی<br>کون ایسا ہے کہ یہ سودا گلی میں آسکی | پھر گل سے لے پیا کے بیل کھونہ بولے<br>شبنم سے کہدے بیل پیارے گلونکے دھولے<br>اک دل ملا کہ حسین ہیں سید کردن ملے<br>اسن لہ کل جو ہونی سو آج ہی دم ہو لے<br>سند جائیں شبنم عاشق تو بھی دل نہ کھولے<br>رک کے کپڑے گئے ہیں چھاتی تین سب چھو لے<br>آجھکے چلین ہم دل کھول کر کے رو لے |
|---|---|

### غزل عشرت

|   |   |
|---|---|
| شب فراق میں دلبر قلق ابھی سے ہے<br>ابھی کھا ہی نہیں حال دل کالے قاصد<br>ہنوز دفن ہوا ہی نہیں ترا بسمل<br>ارادہ سیر کا کرتا ہے جبکہ وہ گلر و<br>کسی نے شام کے آتیکو کیا کہا عشرت | سحر ہے دور مرا رنگ فق ابھی سے ہے<br>ہو لے شوق میں اوڑتا ورنق ابھی سے ہے<br>کہ زلزلہ میں زمین کا طبع ابھی سے ہے<br>یہ ناز کی کہ جبین بر عرق ابھی سے ہے<br>یہ مگر پہ آپ کے پھولی شفق ابھی سے ہے |
|---|---|

### غزل حیدری

|                                      |                                   |
|--------------------------------------|-----------------------------------|
| بارغ محفل میں ترے گل تو عجب دھوم رہی | راہ پانی نہ کہیں باد صبا گھوم رہی |
|--------------------------------------|-----------------------------------|

|  |  |
|--|--|
| کیتکی سست ہو ڈالی پہ صداجوم رہی<br>بیکلی تھی سو حنا برکعت پاچوم رہی<br>مصل پنے کی طرح اپنے تئیں تو م رہی | ہو تیا اور چنیل گل نسرین و گلاب<br>پانوں تو قتل ہوئے یار کے لب سے لکر<br>قنائیہ ٹھیک تھا کیا کر پر حیدری خال |
|--|--|

### غزل قدرت

|   |  |
|---|--|
| ہاے اے شام غریبان کہ وطن چھوٹے ہے<br>جیسے صیاد کے ہاتھوں سے ہرن چھوٹے ہے<br>لاکھ فوارہ خون زیر کفن چھوٹے ہے<br>سج جان چھوٹی ہو اور جانے سن چھوٹے ہے | ہم صفران چمن ہستے چمن چھوٹے ہے<br>غمرہ شوق سے دل دیکے میں ایسا بھاگا<br>اتلاک تیرے شہید رنگے بن ہر موسم<br>شب بھران کی مصیبت میں لکھون کیا قدر |
|---|--|

### غزل بلہار

|  |  |
|--|--|
| ناز برداری سے ہوشیاری سے غمخواری سے<br>جان کے بوجھ کے پہچان کے ہیشیاری سے<br>یہ تو امید نہ تھی شرط وفاداری سے<br>اپنا ایمان لرزتا ہے یہ عیاری سے<br>وصل حاصل ہوا طالع کی مددگاری سے<br>سب سب شمن قاتل ہیں مری یاری سے<br>نہند آتی ہر شب ہجر کی بیداری سے | دل کو پلا ہے بہت بہنے خیرداری سے<br>حسن صاحب کی شرافت پہ نظر کر بیٹھے<br>ہم سے باطن میں خفا غیر و نہی ظاہر میں خفا<br>سادگی پر وہ ستمگار کے دھوکا پایا<br>شکر حق صبر کی دولت کہ شب ہجر کے دن<br>ناز و غلط زلف ادا چشم و مرثہ اور ارد<br>سورہن آج لپٹ اپنے کسم سے بلہار |
|--|--|

### غزل شادان

|   |   |
|---|---|
| القدر کرے دل کی یہ امید رآدے<br>مخل میں اگر آج وہ رشک قمر آدے<br>کانون میں کرن پھول پنکر اگر آدے<br>پر شاخ وہی خوب کہ چمن میں ثمر آدے | معتوق کے آنے کی تباہی خیر آدے<br>خوشید نخل ہو کے چھپے ابر کے اندر<br>کرتا ہے تار اسے فلک خوشبہر دین<br>کس کام کا وہ نخل جسے پھول نہ پھل |
|---|---|

|                                     |                                      |
|-------------------------------------|--------------------------------------|
| آہا نہیں دلدلار نظر کس سے کہوں میں  | ہیں منتظر آنکھیں کہ کوئی بیل نظر آوے |
| شادان تو خوشی اپنی سے کہہ مطلع ثانی | مستوق جو آغوش میں تیری اگر آوے       |

### غزل جرات

|                                     |                                    |
|-------------------------------------|------------------------------------|
| لے آئینہ مانگ اُسے جو کیا بار نکالی | ظلمات سے کیا راہ نمودار نکالی      |
| وہ کشید الفت کہ دم نزع میں جسے      | منہ سے نہ شکایت کبھو اسے یار نکالی |
| سو کج تے کو بچے کے باشندوں نے ظالم  | لاش اُس کی بظاہر سرسبز ارنکالی     |
| نظارہ کا گوشق نہ تھا اُسکو تو اُسے  | کیوں بام پہ کھڑکی سر بازار نکالی   |
| ہم سایہ بچانے لگے سب اپنے گھر دنگو  | میں دل جواک آہ شر بار نکالی        |

### غزل رضا

|                                      |   |
|--------------------------------------|---|
| جب شکر کہنے لب اپنے سے سنائی گالی    | نچھے بیٹھی لگی خوش ہو کے میں گھائی گالی |
| کیا عادات تھی تری گالی میں اللہ اللہ | قند مصری سے گر تھی یہ بنائی گالی        |
| پھیر کے تیرے تین آپس ہم کھاتے ہیں    | عاشقوں کو تو ہے یہ دودھ ملائی گالی      |
| ترش رو ہو کے شکر لب جو نچھ دیتا ہے   | وصف رکھتی ہے کھٹائی میں مٹھائی گالی     |
| لے رضا تیری زبان پر تو نیٹ شیر و شکر | یہ نئی طرح کی اب تو نے بنائی گالی       |

### غزل شاہ ظفر غفر اللہ ذنبہ

|   |                                      |
|---|--------------------------------------|
| جلوہ جو اُسے دکھایا مرا جی جانتا ہے     | پھر خدا ہی نظر آیا مرا جی جانتا ہے   |
| اٹھ گئی میری زبان سے تو جہان کی لذت     | جو مرا عشق میں پایا مرا جی جانتا ہے  |
| میں خطا دار ہوں خط کیونکہ لکھو اسے صاحب | جیسا لوگوں نے سکھایا مرا جی جانتا ہے |
| کون کتنا ہے ترے عشق سے انجان رہا        | جیتے جی تو نے جلایا مرا جی جانتا ہے  |
| اے ظفر اُس گل خندان کی محبت تجھ کو      | دبیدم اُسے ستا یا مرا جی جانتا ہے    |

### غزل بیدار

|   |   |
|---|---|
| کون اب بازار خوبی میں ترسہم سنگ ہے<br>سرئی آنکھوں کا تیرے جو کئی بیمار ہے<br>میں جو دیوانہ ہوا سرخیل ار باب جنوں<br>جاسے تکیہ عاشقوں کا خانان ہر وقت خواب<br>سخت زاری ہے مجھے ظالم تری سنگین دلی<br>وہ سدا گرا گرا کر ہے آسپا پھر پھر مدام<br>اُس جو اہر پوش کے دیکھیں جو ہرین یا تو لپٹا | حسن کی میزان میں تیرے سروں سے پانگ ہے<br>ایک میل اُسکے تئیں رکھنا قدم فرسنگ ہے<br>ہاتھ میں پھر پے ہر طفل میرے سنگ ہے<br>زیر سر کوچے میں تیرے خشت ہے یا سنگ ہے<br>آہ مشاق سیا کے سنگ ادھر سنگ ہے<br>مشت گندم کے لیے چھاتی پھر سنگ ہے<br>اُسکی زنجینی کے آگے مل بھی پا سنگ ہے |
|---|---|

### غزل نصیر دہلوی

|   |  |
|---|--|
| دل کہیں میرا گرفتار ہوا چاہتا ہے<br>دیکھ لینے دو مجھے اور بھی یار دُاَس کو<br>باتیں کرتا ہے رکاوٹ کی خدا خیر کرے<br>روز گل کھاتا ہوں فرقت سے ترے سینہ میں<br>آج شب وصل کی غفلت سے کئی بے نصیر | پھر مجھے عشق کا آزار ہوا چاہتا ہے<br>بند اب روزن دیوار ہوا چاہتا ہے<br>یار و ہمسر ستم یار ہوا چاہتا ہے<br>سینہ اب تختِ گلزار ہوا چاہتا ہے<br>دن جدائی کا نمودار ہوا چاہتا ہے |
|---|--|

### غزل قدرت اللہ

|  |   |
|--|---|
| کسکی نیرنگی کی یہ برق دل مانوس ہے<br>حسن کو اپنے ہوا داروں سے کاوشِ ہر دم<br>ایک ہی پردے کے سمجھو تو یہ سب ہر لاپ<br>کل ہوسا سطر سے ترغیب تھی مجھے<br>اگر میر ہو تو کیا عشرت سے کیجیے زندگی<br>صبح سے تا شام چلتا ہوئے گلگون کا دور<br>سنتے ہی عبرت یہ بولی ایک تماشا میں تجھے | جو شرر دل سے اٹھا سر جلوہ طاف ہے<br>ہر طیش یاں شمع کی برق دل فافوس ہے<br>اگر صدائے بانگ ہے یا فتنہ نا قوس ہے<br>قُحُوب ملک روس ہے اور سر زمین طوس ہے<br>اسطرت آواز طبلِ دودھ صد اکوس ہے<br>شب ہوئی تو ماہر دیان سے کنار دیوس ہے<br>چل دکھاؤں تو جو قید آرز کا مجموعہ ہے |
|--|---|

|   |  |
|---|--|
| لیگی کی بارگی گور غریبان کی طرف<br>مردین دو تین بتلا کر لگی کہنے مجھے<br>پوچھ تو اسے کہ جاہ و حشمت و دنیا سے آج<br>کل تو قدرت پاسے خم رکھتے تھے تسبیح ریا | جس جگہ جان متناسب طرح مایوس ہے<br>یہ سکندر ہے یہ دارا ہے یہ کیکاؤں ہے<br>کچھ بھی اس کے ساتھ غیر از حسرت و افسوس ہے<br>آج رہن جام سے ہیں خرقرہ سالوس ہے |
|---|--|

### غزل مولائی

|  |  |
|--|--|
| دل ہو ا پاسے بزرخیر خدا خیر کرے<br>کسکی آمد ہے صبا آج جو گلشن کی طرف<br>سرخ پوشاک پہن بیٹھے ہو جانتخت اوبر<br>شب کی بسل مجھے بستر پہ تر پنے دیکھا<br>کل عبادت کرو آیا تو یوں کہتے ہیں قریب | دام ہے زلف گرہ گیر خدا خیر کرے<br>اکہتی ہے بسبیل و لگیر خدا خیر کرے<br>کسکی ہے قتل کی تدبیر خدا خیر کرے<br>ہنسکے بولامہ تنویر خدا خیر کرے<br>ہوئی مولائی کی تو قمر خدا خیر کرے |
|--|--|

### غزل قدوسی

|   |  |
|---|--|
| اُہو بھی مجھل ہوئے مصور ذرا دم لے<br>دیکھا نہین تو احمد مختار کا لشکر<br>گرمی سے عرق ہو گئے رچلتے ہوئے یہ اشک<br>ہم دلو گوان بیٹھے تصویر میں اسی کے<br>اس بات کی پریشانی کے لیے شیخ ہوئے تم<br>یہ بارگہ شیر خدا جاے ادب ہے<br>ناحق کی یہ تہمت ہے کچھ غیر کی صاحب<br>راؤن کے تہن چو تک پڑے نیند میں رستم<br>قدوسی تو عبث اپنا گریبان ہے کپڑے | تصویر کھلی جاتی ہے زر گس کا قلم لے<br>جبریل بھی جس فوج میں چلتا ہے علم لے<br>اس سایہ مرگان کے تلے بیٹھ کے دم لے<br>اور پھر بھی تعقل سے چلے راہ عدم لے<br>کہنے کو چلے نام خدا نام صنم لے<br>بجنون کو صدا پہنچی ہو تو اس سے رقم لے<br>گر تیرے سوا غیر کو چاہیں تو قسم لے<br>گر خواب میں دیکھے اسدا اللہ کے حلقے<br>لیتا ہے تو داماں طے ستارے |
|---|--|

### غزل فراق

|  |  |
|--|--|
| چمن کو چہ جانان سے صدا آتی ہے<br>کون بھرتا ہے دم سرو جو راتوں کو مدام<br>کسے مین دست حنائی کا ہوں زخمی یارب<br>التجایار کی رکھتا ہے مرشام سے دل<br>چھوڑ جا تلہ ہے جو وہ بجو اکیلا گھر مین<br>دوش سے تابہ کمر اور کمر سے تاپا ہے<br>جی مین آتا ہے مسحا سے مین پو چھون جا کر<br>صبح کس طرح سے ہوگی شب تاریک فراق | ناز کرتی ہوئی جواب دہ صبا آتی ہے<br>ٹھنڈی ٹھنڈی جو ہے کوچے کی ہوا آتی ہے<br>جو ہراک زخم سے پھر لوے حنا آتی ہے<br>رات کیا آتی ہے اک سر پہ بلا آتی ہے<br>در و دیوار سے رونے کی صدا آتی ہے<br>ہو نہیں بل کھائی ہوئی زلف دو آتی ہے<br>مرض عشق کی کچھ تمسکو دوا آتی ہے<br>نہ تو نیند آتی ہے بجو نہ قضا آتی ہے |
|--|--|

## غزلِ وحشت

|  |  |
|--|--|
| لگا ہوا ہے آج بے تقصیر پھرتی ہے<br>کبھی تو کھینچ لا دو گی اُسے گور غریبان تک<br>تری تلوار کا منہ ہے پھر جائے تو پھر جائے<br>میں لیلی کا دیوانہ ہوں غافل جو ہر صحرائین<br>مقام عشق مین شاہ دگر اکا ایک رتبہ ہے<br>ترا دیوانہ جب آٹھ گیا صحرایہ وحشت مین | کیسی کچھ نہیں چلتی ہے جب تقدیر پھرتی ہے<br>کہ مدت سے ہماری خاک دانگیں پھرتی ہے<br>ہماری آنکھ کب قاتل تہ شمشیر پھرتی ہے<br>بغل مین اپنے مجنون کی لیے تصویر پھرتی ہے<br>زلیخا ہر گلی کوچے مین ہے تو قیر پھرتی ہے<br>اگر لے کی طرح سے ڈھونڈھتی زنجیر پھرتی ہے |
|--|--|

## غزلِ جرات

|   |  |
|---|--|
| درد غم عشق لے مارا مجھے<br>بات مین کس کس کردن لے مہربان<br>ڈوب گیا پھر نہ وہ پایا ہے یار<br>چونک پڑا سنتے ہی آواز یار<br>ہجر کی شب دیکھیے اب کیا دکھائے | اب نہیں دم لیتے کا یارا مجھے<br>دھیان تو رہتا ہے تمہارا مجھے<br>بحسب محبت کا گستاخا مجھے<br>میں ہی تجھ کا پکارا مجھے<br>دون تو گیارہ دے ہی مارا مجھے |
|---|--|



|   |  |
|---|--|
| اٹ نکرون نام کا جرات ہو نہیں  | چیرے اگر عشق کا آرا مجھے   |
| غزل ایضاً   |  |
| بال زلف یار کے رخسار تک آنے لگے<br>آفتاب حسن کو مہتاب میں دیکھ کر<br>دیدار سرمہ جس کو کاروان کی شب آہ<br>عشق بھی سبقت کرے ہے تیغ خوب یار کو   | چشمہ غور شید میں بھی سانپ لہرنے لگے<br>خانہ غور شید میں ہم اشک ٹپکانے لگے<br>جون بگولہ ہرمان جنگل میں جھٹکانے لگے<br>جو کہ جوہر تھے نہاں سب صاف دکھلانے لگے  |
| غزل شاہ ظفر رحمۃ اللہ   |  |
| مخ دل مست رو بیان آئو بہا منع ہو<br>تیرے ہی دیوار سے اب ہمتو سر ٹپکا کئے<br>قتل کر کے جگو اب سنگین لون نے یون کہا<br>ست ترہ پنا دیکھنا خجرتے اے صید دل<br>اے ظفر تکو ہمیشہ چاہئے عشرت مدام            | اس نقش کے قیدیوں کو آب دانہ منع ہے<br>روزان دیوار تک آنکھیں ملانا منع ہے<br>قتل ہو جانا ولیکن ترہ پھڑانا منع ہے<br>عشق کے قتل میں دست پالانا منع ہے<br>اب تھیں چالیس دن منہ دی لگانا منع ہے        |
| غزل دیگر  |  |
| وہ صنم حال مرا کیا جانے<br>اسکے لئے کی مجھ کو تہمت ہے<br>ہمتور دتے ہیں پہنتے ہیں غیار<br>ہونٹھ چاٹا کرے وہ ساری عمر<br>سنکے احوال میرا کہنے لگا<br>ایسے سفاک سے ڈر دیا رو<br>بخدا بت کسی کے دوست نہیں | ہو نہیں کس فکر میں خدا جانے<br>وہ کمان میں کمان خدا جانے<br>قدر ریل کی زاغ کیا جانے<br>لب شیریں کا جو مزا جانے<br>ایسا جھگڑا مر ہی بلا جانے<br>خون عاشق کا جو حنا جانے<br>انکو دشمن ہی جان کا جانے |
| غزل نظیر  |  |

|   |   |
|---|---|
| <p>تھے کم دیکھے ہیں محبوب ستانے والے<br/> دام میں جسکے پھنسے دام چھڑانے والے<br/> آج کیا مر گئے گھڑیاں بھسانے والے<br/> کہاں جاتے ہو طر حدار جلائے والے<br/> کیا ہوئے یار گئے ہلکو لگانے والے<br/> سہلے چین مزیدار دکھانے والے<br/> کیا بھلا ہم نہ رہے یار و بلائے والے</p> | <p>ہم تو عاشق ہیں ترے ناز اٹھانے والے<br/> بند کر قید محبت میں خبر لی نہ مری<br/> کل شب وصل میں کیا جلد کئی تھیں گھڑیاں<br/> کل جو رستے میں ملاقات ہوئی تو یہ کہا<br/> گذری مدت کہ میرے ساتھ بیٹھے نہیں آئے<br/> یہ تو اوقات گذرتی ہے مزیداری میں<br/> اب کہ ملنا ہو نظیر یار سے کہنا جا کے</p> |
|---|---|

## غزل شاہ

|  |   |
|--|---|
| <p>کہ ساقی لیے ساغر شکوہ ہے<br/> عیان زلف دلدار کی ہو ہو ہے<br/> لکر آب شیریں سے لازم دھو ہے<br/> یہی دلی حسرت ہی آرزو ہے<br/> نہ تیری سی رنگت نہ تیری ہی بو ہے<br/> یہ انصاف اللہ کے رد برو ہے<br/> نہ سینے کے قابل نہ جانے نو ہے<br/> یکس کشتہ بے گنہ کا ہو ہے<br/> زبان کو سنبھالو یہ کیا گفتگو ہے<br/> چھری اور مرغ سحر کا گلو ہے<br/> جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی ہے<br/> خداوند عالم نگہبان تو ہے</p> | <p>یہ کس سست کے آئینکی آرزو ہے<br/> بقا کوں میں کیا اپنا حال پریشان<br/> چلو قبر فریاد پر فاقہ کو<br/> نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے<br/> گلستان میں جا کر ہر اک گل کو دیکھا<br/> ستایا ہے ناحیہ میں تو نے ظالم<br/> سکھیا چاک وحشت نے ایسا گریبان<br/> شفق کے گردون پہ ہوتا ہے ظاہر<br/> عیش تجکو ہنس، ہنسکے دیتے ہو گالی<br/> اگر انکی باری شب وصل بولا<br/> سمایا ہے جبے تو انکوں میں میری<br/> ہے سایہ بچتین بادشاہ پر</p> |
|--|---|

## غزل غریب

|   |  |
|---|--|
| <p>عقل حیران ہو مری دیکھ صفائی تیری<br/>         جسے اس خوبی سے تصویر بنائی تیری<br/>         سخت شکل ہے سرے حق میں جدائی تیری<br/>         کیا خدا خالی بھی رہتی یہ خدائی تیری<br/>         تو میں اسے دوست دلاؤنگا دہائی تیری<br/>         بادشاہی سے تو بہتر ہے گدائی تیری</p> | <p>استعد رہیں جو گردن یار بڑائی تیری<br/>         آفرین کیسے بیان تیرے مصوٰفہ تکین<br/>         کیا کہوں کس سے کہوں کون کریگا آسان<br/>         یہ جدائی جو جہان بیچ ہنوتی پیدا<br/>         روز محشر کے خدا پوچھیں گے سختی سے مجھے<br/>         یا محمد زار در چھوڑ کہان جاے غریب</p> |
|---|--|

## غزل ۶

|  |  |
|--|--|
| <p>میرا یوسف کنوین جھکاتا ہے<br/>         خنجر آبدار لاتا ہے<br/>         ساقیا مجھ کو یاد آتا ہے<br/>         زہر تاتل مجھے پلاتا ہے<br/>         چاند غیرت سے ڈوب جاتا ہے<br/>         کس لیے خاک میں ملاتا ہے<br/>         شاید اس واسطے جلاتا ہے<br/>         لہن ترانی کے سُنا تا ہے<br/>         بندہ بھی تم سے ہاتھ اٹھاتا ہے</p> | <p>مچو جاہ ذوقن دکھاتا ہے<br/>         دیکھے کسکی پیاس بجھتی ہے<br/>         ہاتھ پینا شراب لے لے کے<br/>         ترش ہو کر کے منہ پھراتا ہے<br/>         شب کو سر روجو وہ نہاتا ہے<br/>         دل مرا ہے مثال شیشہ کے<br/>         شمع محفل کا مجھ کو سمجھا ہے<br/>         دیر بازی سے چشم رکھتے نہیں<br/>         ہنہیں ملتے تو خوش رہو یا لے لے</p> |
|--|--|

## غزل فیض

|  |   |
|--|---|
| <p>آخرش کھول لیے آکے مہربانوں نے<br/>         کرے مات پریزا و دنیا انسانوں نے<br/>         تجھ پر گل کھائے پری ہنسے و نادار دن نے<br/>         فیض کیا پاس بیان صبح سے پرانوں نے</p> | <p>کر دیے باغ کے در بند نگہبانوں نے<br/>         تاباں ہی نہ مجھے بھر کے نظر دیکھے سے<br/>         دنگو ہے چین نہ مجھ رات کو آتی ہے نیند<br/>         طعنے سب دیتے ہیں اب جس و غمخوارا دھین</p> |
|--|---|

## غزل طور

بزم میں رونے لگے یادوں کے سمجھانے سے  
دل بیتاب شب تار میں کیا ہوا بھلا  
ہاتھ گردن میں نہ ڈالو نہ ملو تم ہو وہی  
مختص جاتے الٹی کہیں میخانے سے  
اے سیحانے جاتے سے میں مرجاتا ہوں  
طور مذہب ترا کیا ہے کہ تجھے کہتے ہیں

لیکے کل تیرا درگمان تو نے  
کس سے روتا ہے جو کو اکب سے  
بال سا کر دیا میان رکن نے  
دل میں جان میں جگر میں لے لفت  
چشم پوشی میں اے تصویریار  
خاک کو اسطے مذی اے قیس  
آکے سو جگولے حرارت عشق  
میری خاطر کیا نشان تو نے  
زرہ پستی ہے آسمان تو نے  
اد میاں تو نے اد میاں تو نے  
اگ دی ہے کہاں کہاں تو نے  
کیا دکھا یا ہمیں سناں تو نے  
سگ لیلی کو آستخوان تو نے  
کر دیا مثل زعفران تو نے

## غزل سودا

محل چھینکے ہو اور دن کی طرف بلکہ ٹر بھی  
کیا قصد ہے خدا جانے مجھ ساتھ دگر نہ  
اے ابر قسم ہے تجھے رونے کی ہمارے  
اے نالہ صد افسوس جوان مرنے پر تیرے  
کس بہتی سرہوم پہ نازاں ہو تو اے یار  
تہناترے ماتم میں نہیں ہشام سپہ پوش

اے خانہ بر انداز چمن کچھ تو ادھر بھی  
کافی ہے قسلی کو مرے ایک نظر بھی  
تجھ چشم سے ٹپکا تھا کھو لخت جگر بھی  
پایا نہ تنگ دیکھنے میں روئے اثر بھی  
کچھ اپنی شب درون کی ہے جگہ خبر بھی  
رہتا ہے سدا چاک گریبان سحر بھی

|  |  |
|--|--|
| سو ادھری فریاد سے آنکھوں میں کٹی رات   | آتی ہے سحر ہونے کو ٹمک تو کہیں بھی   |
| غزل درد  |  |
| <p>اے چشم مرے موتیوں کا پار نہ ٹوٹے<br/> سم پائے برہنہ چلے میرا کو نکھل کر<br/> صیاد سے بلبل نے کہا روکے قفس میں<br/> کل رات صراحی نے لی سینا نے میں ہجلی<br/> دل دور کی باتیں نگر وہم سیتی جاتی</p>   | <p>سب اشک مسلسل رہیں اور تار نہ ٹوٹے<br/> ہر چوب پکار ہی کہ مرا خار نہ ٹوٹے<br/> میں موتی بلا سے پہ یہ گلزار نہ ٹوٹے<br/> کھینے لگی پیالے سستی خستہ خار نہ ٹوٹے<br/> یہ رشتہ نازک ہے میان تار نہ ٹوٹے</p>  |
| غزل مصحفی  |  |
| <p>لا ف خوبی تری عارض پہ جو گلشن مائے<br/> کیا غضب ہے جو تو غزنہ میں کھلے بال پرے<br/> ہے یہ خوش حال آنکھوں کا جو حمے کو چے میں<br/> دشمن دوست کو الفت نے تری ایک کیا<br/> ہم ترے واسطے اسے غیرت لیلی اب تک<br/> وہ جو آنکھیں ہیں تری رہزن و غونی کا قر<br/> ضبط سے مصحفی اب کام مراد رکھ را</p> | <p>آتش رنجہ صبا طیش سے دامن مائے<br/> اور نظارہ ترا دیدہ روزن مائے<br/> خاک پنڈے پہلے بیٹھے ہیں اسن مائے<br/> ماقہ پر ماتم نہ کیوں شیخ و برہن مائے<br/> قیس کی طرح چڑے پھرتے ہیں بن ہن مائے<br/> قافلے لوٹ لیے سیکڑوں رہزن مائے<br/> کبتلک غم میں کسی کے کوئی تن من مائے</p> |
| غزل نور  |  |
| <p>مرے جانی مرے دلبر مرے پیالے آئے<br/> شوق میں تیرے کسے جاؤ لگا آئے آئے<br/> ایک دن رات کو مہمان ہمارے آئے<br/> بیٹھا گنتا ہوں فلک کی کتائے آئے<br/> رشتہ خورشید مرے ماہ کی پیالے آئے</p>   | <p>موا جاتا ہوں ترے ہجر کے مائے آئے<br/> آرہ تو میرے پلا میرے ولیکن میں تو<br/> مردم ہو چکین رہتے ہوئے اغیار و غمین<br/> یاد کر کے وہ ترا چاند سا کھڑا ہے مہر<br/> نور بیتاب ہے از بیک جدائی سے تری</p>  |

یہ ہے کوئی آتی ہے ظالم کہیں نہیں

| غزل   |   |
|---|---|
| <p>مکھڑا دھلاؤن آبلے دل کے<br/>اسکی نیرنگی پر مندا ہوں میں<br/>زلحف ناگن نے آپ کی صاحب<br/>بچھ سوا باغ کا یہ کیا احوال<br/>اس غفلت اپنی کی کرین تو بہ</p> | <p>زخم آئے ہوئے ہیں پھل پھل کے<br/>گل بنائے ہیں اسے اس گل کے<br/>دل لیا ہے ہوا ہل ہل کے<br/>پھول ٹھلا گئے ہیں گل گل کے<br/>رنج کھینچے ہیں تھسے ل ل کے</p> |

| غزل  |  |
|--|--|
| <p>عرق جب اس پری کے چہرہ پر نور سے ٹپکے<br/>مری آنکھوں سے غنی اشک یوں گرتے ہیں پلکوں پر<br/>اگر کیفی سخن میرا نہال تاک کو پہونچے<br/>اگر اس لعل مشک آمیز سے چینی دین بال آئے<br/>کردن فریاد رو رو دیار کو جب یاد کر عاجز</p> | <p>گل ہو گل سے شبنم جون لہو ناسور سے ٹپکے<br/>لو سولی کے اوپر جون سر منصور سے ٹپکے<br/>صراحی شاخ نہ جائے شراب انگور سے ٹپکے<br/>عجب کیا عطر دعبہ کا سر نفور سے ٹپکے<br/>دم اسرافیل کا لو ہو بانگ صور سے ٹپکے</p> |

| غزل عاقل  |  |
|---|--|
| <p>اس رنگیلی نے جو ہاتھوں کو لگائی مندی<br/>اشک گلگون سے ہوا تھا دردنازہ جو درخت<br/>ریشک عذاب کہا دست حنائی کے تین<br/>اڑ گیا دیکھتے ہی رنگ شفق کا ناگاہ<br/>ہاتھ میں سرخی نہ سمجھے کوئی عاقل اسکے</p> | <p>کون سے باغ سے سج کیو سنگائی مندی<br/>جسکی ڈالی سے سجن تبتے توڑائی مندی<br/>پور پور اپنی پہ جس وقت رچائی مندی<br/>ایک ذرہ جو ہتھیلی کی دکھائی مندی<br/>کسی عشاق کا دل مٹھی میں لائی مندی</p> |

| غزل   |   |
|---|---|
| <p>جو ہر سے کہا تودہ ہے شمشیر کسو کی<br/>بے رحم ہزار دلوں کو کیا قتل جو تو نے</p> | <p>پر قتل کے محضر پہ ہے تحریر کسو کی<br/>تابت نہ ہوئی ایک بھی نصیر کسو کی</p> |

|   |  |
|---|--|
| کل بین نے چمن میں جو ب غنچہ کو دیکھا<br>آتا ہے جو اس بیڑی کی جھنکار کا عالم<br>حاصل سمجھ گیا ہے رس سمجھانے سے اسکا<br>دامان نسیم سحری وقت نشان ہے | اکھون کے تلے پھر گئی تصویر کسو کی<br>پر قید میں بھی اہل گئی زنجیر کسو کی<br>کب مانتا ہے وہ بت بے پیر کسو کی<br>شاید یہ کھلے زلف گرہ گیر کسو کی |
|---|--|

## غزل نظیر

|   |  |
|---|--|
| تاب اسکی دیکھنے کی نہ لائے چلے گئے<br>دار اربانہ نہ جم نہ سکندر سا بادشاہ<br>آدم رہا نہ کوئی پیسہ سر رہا نہیں<br>عالم تھا بہ زین کا یوسف کی پاہ میں<br>دیکھا نظیر میں نے چمن میں جو آپ کو | کیا کیا جوان پری تھے جو آئے چلے گئے<br>تخت زمین پہ سیکڑوں آئے چلے گئے<br>وہ بھی اسی زمین میں سمائے چلے گئے<br>رقعے ہزار بیاہ کے آئے چلے گئے<br>منہدی بھرے جو ہاتھ دکھائے چلے گئے |
|---|--|

## غزل

|   |   |
|---|---|
| در دستاروں سے نہ پوچھو کہ گدھر بیٹھ گئے<br>ہے غرض دید بیان کام نگہ سے نہیں<br>سفت اٹھنے کے نہیں بار کے کوچے فقیر<br>پیرو مرشد کی قسم ہو کہ وہی لین گے وہی<br>کر گیا کام جو مشوق ستم نیزہ چھکا | تیری مجلس میں عنیت ہے جدھر بیٹھ گئے<br>خواہ او دھر بیٹھ گئے خواہ ادھر بیٹھ گئے<br>ایک بوسہ کے لیے بانہ کمر بیٹھ گئے<br>جبکہ بستر پہ جمے کھول کر بیٹھ گئے<br>سیکڑوں مرغ ہوا باندھ کے پر بیٹھ گئے |
|---|---|

## غزل صبا

|   |   |
|---|---|
| مرنے دم اسے یوفا دیکھا تھے<br>اے پریر دین دروانہ کیوں نہوں<br>اگر یہ لبیل پہ آسنے ہنس دیا<br>مالے غیرت کے نہ نکلا آفتاب | ایک نظر دیکھا تو کیا دیکھا تھے<br>بال کھولے بارہا دیکھا تھے<br>جنے اے گلگون تبا دیکھا تھے<br>بام پر جب مہ لقا دیکھا تھے |
|---|---|

|   |   |
|---|---|
| <p>فائدہ اتنا ہوا دیکھا تجھے<br/>بس ہوا ہوا اے صبا دیکھا تجھے</p>   | <p>دیدین ہر چند ہے نقصان جان<br/>بوسے گلشن بھی نہ لائی ناقص</p>   |
| <p>غزل رضی</p>  |   |
| <p>ہو چکے نہ اُسے سچے مرجان کی سرخی<br/>سستی کی اودا ہٹ کون یا پان کی سرخی<br/>پڑتی ہے کرن پھول چپکنا کی سرخی<br/>دھو ڈال ذرا گوشہ دامن کی سرخی<br/>دیتی ہے گواہی یہ گریبان کی سرخی<br/>دکھلاؤں تھین صاف گلستان کی سرخی</p>       | <p>فندق پہ تھے دیکھی ہے جس شان کی ہری<br/>تعریف کروں پہرہ کی یالب کی نزاکت<br/>الماس نظر آتے ہیں یا قوت کے مانند<br/>قاتل مجھے ڈر ہے کوئی پہچان نہ لیوے<br/>گردن پہ تو سے خون ہے فرما د کا شیریں<br/>سینے پہ غزل مجھ سستی اب تازہ رضی کی</p>  |
| <p>غزل ایضا</p>   |   |
| <p>جان جاتی ہے چلی ہجرین دیوانے کی<br/>سیکڑوں راہ دکھائیں ہین ترسانے کی<br/>آرزو جی ہین ہے بس جی سے گزر جانے کی<br/>حیف صد حیف کہ بس جا ہے جانے کی<br/>یا آسے لاکے ملایا مجھے لیجانے کی<br/>جب تلک چشم مری خون ہنین برسانے کی</p> | <p>قاصد الامد خبر مار کے آجانے کی<br/>آپ آئے نہ کبھی خط نہ کتابت بھیجی<br/>چشم گریان ہر صد اسینہ بھی بریان ہے مدام<br/>تو نے غیر دہنے میں آنکھوں سے اپنی دیکھوں<br/>اے صبا ہر خدا کچھ مجھے تدبیر بتا<br/>گر یہ زاری پہ مرے رحم ہنین آئینا</p> |
| <p>غزل ۶۴</p>   |   |
| <p>موسے سر سے بھی سرگرائی ہے<br/>میرے قاتل کی یہ نشانی ہے<br/>ہنے صحر کی خاک چھانی ہے<br/>کیون مرارنگ زعفرانی ہے</p>  | <p>اس قدر ہمہ ناتوانی ہے<br/>میرے زخموں پہ مت رکھو موم<br/>تلوے چھد چھد کے ہو گئے غریب<br/>حال دل پوچھ لو طلیوں سے</p>  |



|  |   |
|--|---|
| چاہے زخم دل ہے ہو جائیں  | اپنی پرشاک آسنے دھانی ہے  |
| غزل سودا   |   |
| <p>یہ وہ نین ہیں جس سے کہ جنگل بکے ہوئے<br/> نخت جگر کی نقش کو آگے دھڑکے ہوئے<br/> افواج قاہرہ کے نہر ہم پرے ہوئے<br/> جاتے ہیں میرے دلی زراعت چرے ہوئے<br/> ایسے کے مجھ آنسو دن کے نیٹ منگرے ہوئے<br/> منصف جو بولتے ہیں سو تجھے ڈکے ہوئے<br/> ہیں لاکھ کوس جب ترے دل سے پرے ہوئے<br/> آئے تو پھر خدا نے کہا مسخرے ہوئے<br/> رٹ کے ہیں بھرتے پتھر دن سے بھلی ہمارے ہوئے</p> | <p>سافون کے بار لون کی طرح سے بھرے ہوئے<br/> ایدل یہ کس سے بگڑی کہ آتی ہو فوج اشک<br/> یگین تری کمان نہ صفت آرا ہوئی کہ دان<br/> آنکھوں کو تیرے کیونکہ میں باندھوں کہ یہ غزل<br/> یونہی کی جبر مردن سے یہ پھر رہے ہیں یکدگر<br/> انصاف کسکو سوچتے اپنا بخر خدا<br/> نزدیک اپنے رہنے سے مت کرہیں تو سن<br/> مجلس میں چھوڑ کر کے جو جریے شیخ جی<br/> سودا انگل نہ گھر سے کہ اب تجکو ڈھونڈتے</p> |
| غزل تابان  |   |
| <p>کس طرح جاتا ہر دل بیدل سے پوچھا چاہیے<br/> اسکی لذت کو کسی بسمل سے پوچھا چاہیے<br/> تیغ برد کی صفت گھائل سے پوچھا چاہیے<br/> طرح طے کی کسی واصل سے پوچھا چاہیے<br/> کیا گذرتی ہوگی تابان دل سے پوچھا چاہیے</p>  | <p>عشق کیا شے ہر کسی کل سے پوچھا چاہیے<br/> کیا ترستے ہیں مرا ہے قتل ہو یا ہے کہ قہ<br/> جسے اسکا زخم کھایا ہے اسے معلوم ہے<br/> یار کے ملنے کی ہم کوئی طرح پاتے نہیں<br/> اے ونا لہ کی حقیقت دیکھتے ہوں ہجرین</p>  |
| غزل افسون  |   |
| <p>دستار گل اُتار قبا بوسے دار کے<br/> صیاد واسطے ترے پروردگار کے<br/> دیکھ تو ہاتھوں ہاتھ کسی نو بہار کے</p>  | <p>صدقے میں تیری زلفت کے اور تار تار کے<br/> بلبل نے دقت قید کے رور کے یون کہاں<br/> بچو گے تو سہی ذرا اتنا تو کیجیو</p>  |

یہ ہی وطن ہمارا ہے تم بولو چھتے ہو کیا  
ہم رہتے والے ہیں اسی بلخ و بہار کے  
افسوس تو شاد و ہیروزانہ کر لگا کیا  
ہم ہیں غلام اُس شہِ دُلزل سوار کے

### اغزل معین الدین

راضی ہیں ہم اسی میں جو کچھ دلایا کرے  
دل سار فیت جسکا جدا ہو گیا ہو یا ر  
جسے ہمارے دوست کو سہے جدا کیا  
کھتا معین و سنج تھیں میر و دوستان  
چاہے جفا جو کرے یا وفا کرے  
وہ اپنی بکیسی پہ نہ روئے تو گیا کرے  
وہ بھی مراد اپنی نہ پائے خدا کرے  
آسان سمجھوں کی مشکلیں مشکلا کرے

### اغزل نگین

تھے تو تم پردہ نشین خانہ نشین کیوں نہ ہو  
وہ جو چلتا ہے زمین پر یہی آتی ہے ہوس  
قبر عاشق پہ چلا وہ تو لگا یوں کہنے  
آہ جس شخص پہ تم لطف و کرم کرتے تھو  
جیسے دیکھا تھا ترا نام نگین کے اوپر  
تھا تو پر دیکا مکان دے لگائیں کیوں نہ ہو  
ہاے انسوس کہ ہم فرش زمین کیوں نہ ہو  
ہاے ہم آج کے دن زیر زمین کیوں نہ ہو  
حسرت آتی ہے کہ وہ شخص ہمیں کیوں نہ ہو  
خون ہوتا ہے یہ دل ہم وہ نگین کیوں نہ ہو

### اغزل

چاک دامن کیے جان تو سے دیوانوں نے  
نیم بسل یہ تراپے مجھے دیکھا ستار  
بل پاس کل مشکین کے شب تار میں آ  
غزان خاک کے پتلون کا نہو کیونکہ بھلا  
میرے دلدار پہ دلبر شب معراج کی رات  
قید خانے کیے آباد پریشا نوں نے  
شور عالم میں کیا ہے ترے بیجا نوں نے  
دل دیے زلف پریشان کے پریشانوں نے  
ڈھونڈھا ہے عالم بالائین بھی انسانوں نے  
غش کیے عرو پر سی قدسی و علما نوں نے

### اغزل

میں وہ نہیں ہوں کہ تجھ بتا سوں دل لہو جاے  
پھر دن میں تجھے تو مجھ سے مرا خدا پھر جاے

|  |   |
|--|---|
| <p>مثال قبلہ ناما دل وہین مرا پھر جاے<br/>بلا سے طلق پہ گونجے جہا پھر جاے<br/>توں سے ہم نہ پھرین مجھے گزرا پھر جاے<br/>تو کیا عجب ہو کہ آئی ہوئی گھٹا پھر جاے</p>                              | <p>یقین ہے کہ جبر کو وہ دل را پھر جاے<br/>اکہی وہ نہ پھرے جبکہ غم میں مرتا ہوں<br/>پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جاے<br/>نیکہ دیوے جو بالوں کو اپنے کمرے پر</p>                                       |
| <p>یہوش کیا پھرے کو دکھلا کے کسی نے<br/>دین گایان آخر مجھے جھنجھلا کے کسی نے<br/>جھٹکا کے مرے ہاتھ کو شرے کسی نے<br/>ار ا مجھے دیدار سے ترسے کسی نے<br/>دل چھین لیا مفت میں پہلا کے کسی نے</p> | <p>دیوانہ کیا بزم میں شب آ کے کسی نے<br/>تکرار جو کی بوسہ کے لینے میں بست سی<br/>کچھ دست درازی کا کیا قصد تو ہے ہے<br/>رکھتا ہے مرے سینہ پہ گلدستہ زنگس<br/>سمجھا مجھے دیوانہ سا اس شونے نے اکبار</p> |
| <p>بھلا کیسے وہ کیا کیا کچھ نہیں ہے<br/>غرض سکو جان دیکھو وہین ہے<br/>عجب کو چے کی تیرے سر زمین ہے<br/>زمین و آسمان عرش برین ہے<br/>صنم نام خدا وہ نازنین ہے</p>                               | <p>صنم ہے گلبدن ہے مہ جبین ہے<br/>وہ سب جا ہے وہ کس جا کہ نہیں ہے<br/>گیا اور دھر کو پھر اید مسر نہ آیا<br/>مرے اشکوں کا اور نالوں کا شاید<br/>نہو جکے مقابل حورو غلبان</p>                           |
| <p>کیا نصل بہاری کی چن سے خبر آئی<br/>کر چاک گریبان نسیم سحر آئی<br/>کیا راہ گئی بھول قضا تو کہ ہر آئی<br/>خالی جو مکان دیکھا مری چشم بھر آئی</p>  | <p>مرغان قفس کرتے ہیں سب نغمہ مرانی<br/>عاشق کو تو زنگس نے کہیں آنکھ دکھائی<br/>اُس یار کے ملنے کی جو امید مجھے تھی<br/>جس گھر میں ہم رہتے تھے مرگے ہم اور یار</p>                                    |

|   |   |
|---|---|
| اب یار کی لے جلد خبر اپنے سبھا<br>گلشن میں کسی شخص کا اک ڈھیر جو لبیں<br>ایسا کوئی رسوا نہوا ہو گا جہاں میں | کیا فائدہ جو اس سے اہل کام کر آئی<br>منقار میں لیجا کے وہاں پھول دھرائی<br>آفت جو خلیق بگڑا نگار پر آئی |
|---|---|

### اغزل ذوق

|   |  |
|---|--|
| مردوت ذبح اپنا اسکے زیر پا ہے<br>خصمت لے زندان جنوں زنجیر و رکھ رکھے ہے<br>ہاں مرد طاقت لے ہر ضعف سے سینہ میں<br>واہ واہ شور محبت غوی چھڑکا نک<br>بس کہ اسے سوز درد نہ ہن جائیگے دل اور مگر<br>بل بے استغنا کہ وہ آتے ہی آتے رہ گئے<br>ذوق کو تو زرع میں بھی ہیگا تیرا انتظار | یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جا ہے<br>مژدہ خار و شت پھر تلو امر اکھجلا ہے<br>دیکھیے لب تک عجب کیو مگر خدا پہونچا ہے<br>استخوان میرے ہا کس کس کیسے کھا ہے<br>رحم جوش گر یہ چھاتی پھر ابھی بھرا ہے<br>آنری بدلتی کہ یاں تو دم ہی اکھڑا جا ہے<br>جانتی دیکھ لے جبکہ ہوش آ جا ہے |
|---|--|

### اغزل ناسخ

|  |  |
|--|--|
| پھر بہار آئی چمن میں زخم دل آئے ہوئے<br>پائے نازک جب رکھا اُسے ہماری قبر پر<br>سجھ گردانی ہوئی اعمال شب میں اسقدر<br>لے پری پیکر اگر زگس تری بیمار ہے<br>جب شب تاریک میں ہم کو جانان کو چلے<br>کس طرح چھوڑو نیکایک سکی زلفوں کا خیال<br>واہ کیا تاثیر ہے اس دردے آتشاک کی<br>یا جبکہ یا چمن میں وہ نہال بلغ حسن<br>وہ پری پیکر کہا کرتا ہے اکثر خضر سے | پھر مرے داغ جگر آتش کے پر کا لے ہوئے<br>پارہ ہاے سنگ مرمر روئی کے گلے ہوئے<br>وانوں کے مانند ہاتھوین مرے چھالے ہوئے<br>بلغ میں لالے کو اپنی زیست کے لالے ہوئے<br>آگے آگے جاے مشعل آتشیں نالے ہوئے<br>ایکے ت سے یہ کالے ناگ ہن پاسے ہوئے<br>شعلہ جواہر اسکے کان کے پاسے ہوئے<br>ایک قلم لبریز اشکون سے بہ تھا لے ہوئے<br>اتو ناسخ بھی ہا لے چاہنے والے ہوئے |
|--|--|

## غزلِ رمزا

|   |  |
|---|--|
| ہمیں منظور آج انکو بلا نا ہے بلا نا ہے      | بلا کر دلغ دل اپنا دکھا نا ہے دکھا نا ہے |
| ہجوم دلغ دل کیا پوچھتے ہو میرے سینے میں     | خزانہ ہے خزانہ ہے ترانہ ہے خزانہ ہے      |
| جگر میرا ترے تیرنگہ کا ایک تہ سے            | نشانہ ہے نشانہ ہے نشانہ ہے نشانہ ہے      |
| کسین کیا اس بڑی سے وہ مجھے کہنے نہیں تیا    | دیوانا ہے دیوانا ہے دیوانا ہے دیوانا ہے  |
| ہنسو کیونکر نہ غمزدن سے کہ منظور آپ کو میرا | رولانا ہے رولانا ہے رولانا ہے رولانا ہے  |
| شہادت سے مری ابتک زبان تیغ قاتل پر          | نسانا ہے نسانا ہے نسانا ہے نسانا ہے      |
| نہ بھڑکے دلیں رمزاں ک کیوں آستو جباری       | کہ شیوہ دان قبیو نکا لگا نا ہے لگا نا ہے |

## غزلِ حکیم

|                                |                                   |
|--------------------------------|-----------------------------------|
| خانا ہے وہ سیمبر ہو گیا ہے     | تو خان غم سے دل اور بگر ہو گیا ہے |
| لے ہے جو رک رک کے وہ مجھے شاید | مری آہ کا کم اثر ہو گیا ہے        |
| کرے ہے جو بلبل پہ گل ناز ایسا  | خزان سے کہیں بخیر ہو گیا ہے       |
| ذرا لے خبر اومسیا کہ تیرا      | ریض اب چراغ سحر ہو گیا ہے         |
| کہے کون تیرا پیام آتش سے       | حکیم اس سے سبکو خطر ہو گیا ہے     |

## غزلِ فانی

|                                      |                                     |
|--------------------------------------|-------------------------------------|
| عشق ہر دم بلا زلف پریشان مردے        | راہ بھولا ہے یہ دل خضر بیا بان مردے |
| ہجرین یار کے پھر ناہی مجھے کوہ و دشت | پا برہنہ ہے مرا خار منیلان مردے     |
| تیغ ابرو نے تری مجھ کو کیا ہے گھائل  | نیم بمل ز ہون خجر مرگاہ مردے        |
| سرخ چہرے پہ جو کھا پاں وہ قاتل آیا   | خون کرنے کو مرے خاک شہید مردے       |
| جوش دیوانگی ہے مجھ پر سراپا فانی     | ہاتھ کہنے میں نہیں چاک گریبان مردے  |

## غزلِ علی

|   |  |
|---|--|
| ہم دل سے ہوئے احمد مختار کے بردے<br>تو عرف لکھی جائے کب اس نور خدا کی<br>آیا ہوں ترے در پہ اسے محبوب خدا کے<br>تو شافع امت ہرین ہوں عاصی جہان میں<br>ہم دل سے ہیں مشتاق در ختم رسالت<br>ہے کون سوا تیرے شفاعت سے جہان کو<br>بس فیض ترا عام ہے اسے ساتی کوثر<br>چتا ہے اگر افسر اقبال علی تو | نیلے ہیں سکندر کے اباقبال کو زرفے<br>یوسف سے کی سکتے ہیں فرگاہ میں برے<br>مشکل مری حل بہر خدا آپ ہی کر دے<br>امید ترے سے ہی ہے ہر کار و مردے<br>پر دانین جنت کی ہزار ہا کو خبر دے<br>آزاد کرے امن ایمان روز حشر دے<br>اک جام محبت کا طلب بنگار کو بھر دے<br>سراپنا محبت سے اسی خاک پر دھو دے |
|---|--|

## غزل

|   |   |
|---|---|
| مگر ان کج بختیہ جانب رخ و لفریب پری رہی<br>پس مرگ حیم نزار کا ہوشک ہو گیا سب دے<br>تھیں گل کی جسے بنایا کہ ان کے بکواسیا ہو تو<br>مے پاش جس سے تو تھی لے بود باش تھی میری دان<br>نہیں ہوش دلان پہ کچھ حسد مجھے رشک تھا تو غو غو<br>یہ جواب ہے آخر عاشقی کبھی ہوش ہو کبھی رنگی<br>جگر اور دل سبھی رکھتے تھے دے ہو سکا کوئی کرنا<br>مجھے سو نپا کر غم بھر دے ہو سے یوں جدا کہ نہ پھر ملے<br>نہ تھی چشم رخ شستہ دل کبھی خالی اشک سے بہتیاں | مری چشم مند نے منہ نے تک تری محو جلوہ گری رہی<br>وہی خون رہا دل خنشدہ دی چشم کی یہ تری رہی<br>وہاں تم تو پردہ نشین ہو سے یہاں بکواسیا ہو رہی<br>کہ متلعابیش بہا سدا جہاں جس بے ہنری رہی<br>تھیں تیرے جلوہ کو سانسے مری طرح بخیری رہی<br>نہ وہ گریہ دل شب ہا نہ وہ زاری عمری رہی<br>ہو نہ اسکے نادرک ظلم کی یہ مری ہی بیگری رہی<br>مرے دلین نام و پسین وہ امانت انکی دھری رہی<br>شعبہ زجام پر آب کی روش آنسو سے بھری رہی |
|---|---|

## غزل

|  |   |
|--|---|
| کھیلنے لگوں جبکہ دفر او دھڑے آدھر تھا ہے<br>زادہ نہ ہے نہ یہ سر دل پہ بات جائے در مانو کنا | آو کیا کیا اندر یگا آہ دلیر او دھڑے آدھر تھا ہے<br>ہنیں تو نہ کو رہو نہ گھر گھر او دھڑے آدھر تھا ہے |
|--|---|

|   |  |
|---|--|
| ہاں دلبر سے دغ دہشت تھا ہے منہ پر ہر دل چھپا<br>تھیں اب اپنی قسم چہرہ جانان لہو تو ایسا لہو کہ حسین<br>لمونین کیونکر ہوا ہوں حیران کہ چہ روز نطق جو آتش<br>ستم کا تم کیا جواب گے جھلا جو پوچھیکا تھے غالت<br>شراب ہے یہ سبھکے پینا خراب کتنا ہر اسکو عالم | یہ روزوں چمکنے کی شکل خستہ دھڑھکے آدھ تھا ہے<br>غم جلائی نہ آئے دلبر دھڑھکے آدھ تھا ہے<br>پھرین ہین جاسوس بنان تو گھر گھر دھڑھکے آدھ تھا ہے<br>جو ہوئے نصف بروز محشر دھڑھکے آدھ تھا ہے<br>کہیں نشترین کھلیں نہ جو ہر دھڑھکے آدھ تھا ہے |
|---|--|

## غزل شری

|   |   |
|---|---|
| کیا نکلے سخن عاشق دلیکیر کے منہ سے<br>کسی نگہ چشم نے مارا ہے طمس آنچہ<br>یوسف کو کیا قید جو زندان میں خوش ہو<br>طفلی میں ترے سن کا میں وصف کہوں کیا<br>دیتا ہے دعا جھک کر ثنا خوان یہ شراب حب | کوئی بات سنی ہوگی نہ تصویر کے منہ سے<br>بتا ہے ابو خنجر و شمشیر کے منہ سے<br>آتی ہے صدا کان میں زنجیر کے منہ سے<br>ہین منہ سے جوانوں کے ہر اک پیر کے منہ سے<br>آمین کی صدا نکلتے ہے تاثیر کے منہ سے |
|---|---|

## غزل تاثیر

|  |  |
|--|--|
| زلف سیہ فام گلوگیر ہے<br>دام تری زلف کا میں چھوڑ کر<br>مونس جان اس دل بیتاب کا<br>مرنے سے ڈرتا نہیں جینے سے آہ | وحشی دل کے لیے زنجیر ہے<br>جاؤں کہاں کونسی جاگیر ہے<br>مال مرا صورت تصویر ہے<br>عشق عجب کیا تری تاثیر ہے |
|--|--|

## غزل عشاق

|   |   |
|---|---|
| مجرہ اسقدر اپنے لب تقریر میں ہے<br>شر طور نہ کیونکر ہو عیان تجھ سے اب<br>یار کی زلف مسلسل کا تصور ہے ہمیں<br>جسکے لگے تھے ہی اڑے جاتے ہیں مرغ بسل | جو پری سحر بیان ہے وہی شیرین ہے<br>عالم صاعقہ قاتل تری شمشیرین ہے<br>اپنا آئینہ دل خاندہ زنجیرین ہے<br>کیا یہ اعجاز میسائی ترے تیرین ہے |
|---|---|

|  |  |
|--|--|
| گر بی بی کیونکر ہو موافق عشاق  | خانہ حسد مرا تا فی کشمیر میں ہے  |
| غزل تسخیر  |  |
| کچھ نہیں درکار مجھ کو ہے نشانی آپ کی<br>ان کردن تعریف کس بندے میں جانی آپ کی<br>جب سنہرے بال کیوں ہوں کسی کے گلبدن<br>بس نہیں بھولنے کے لیے جتنا کدم میں دم<br>کیون بنے ہر جانی عبدالسدر میٹھے بھی رہو<br>مر جا جوش جنون تسخیر کہتے ہیں اسے  | ایک یوسہ دیکھیے ہو مہربانی آپ کی<br>خلق میں ہو گا نہ لیکن کوئی ثانی آپ کی<br>یاد آ جاتی ہے فوراً نو جوانی آپ کی<br>ہر جگہ کہتے پھریں گے یہ کہانی آپ کی<br>دی خدا نے چاند سی تصویر جانی آپ کی<br>کھینچ لائی اسکو آخر جانفشانی آپ کی   |
| غزل خلاص   |  |
| یاد پھرے کی زبان صبح و ساکرتی ہے<br>فرق نزدیکی و دوری کا بھلا کیا ہو وہاں<br>اس گل خوبی کا رہتا ہے تصور ہر دم<br>شکوہ تقدیر سے کیا کیجیے اپنی قسمت<br>حال تو رنج فراقی کا ہوا اہکو نصیب<br>حسن وہ ہو کہ پری دیکھ کے غش ہوتی ہے<br>کیون تو دیتا نہیں تشبیہ ہمارے رخ سے<br>درد سرا سکو ہے کیا عود ہے کیا یہ صندل<br>ہوتی ہے تجھ کو تو خلاص رسائی ہر دم | بس تری آنکھوں میں تصویر پھر کرتی ہے<br>کار قاصد کا جہان باد صبا کرتی ہے<br>سیر گزار کی اب میری بلا کرتی ہے<br>ورنہ اس طور کیون بھی جُدا کرتی ہے<br>آگے تقدیر بھلا دیکھیے کیا کرتی ہے<br>سب ادا اپنی ترے آگے قضا کرتی ہے<br>جو فردوس سے آگے کہا کرتی ہے<br>مہ جبین آگے جبین در پہ رکھا کرتی ہے<br>واہ کیا کام تری طبع رسا کرتی ہے |
| غزل خلاص   |  |
| آپ گر مہتاب ہو پھر تجھ کو تارا چاہیے<br>قتل کرتی ہے جو انون کو نظر کے تیر سے   | سہ پری تسخیر شیشہ میں ادا تارا چاہیے<br>اب زبان تیغ سے اس کے بھی مارا چاہیے  |



|  |  |
|--|--|
| <p>وصل کی دعدہ کیا ہے آج رشک حور سے<br/>عشق زلف غنبرین کالی بلا ظلمات ہے<br/>بادشاہی تجکو بس بھیجتی ہے ملک حسن میں<br/>دفتر عالم سے رنگ اڑ جائے بس بزد کا<br/>برستان دہرین ہونگے قدم ادکل مرے<br/>دیکھ کر چلن سے کیوں مجکو پکارا کرتے ہو<br/>آشنائی غیر کی تصویر سے لائق نہیں<br/>بس ترے دربر رسائی ہو سدا یہ چاہ ہے<br/>مشتی اخلاص کی جب ہو سخن کی شتری</p> | <p>مثل جنت کے مکان اپنا سنوارا چاہیے<br/>بحریت کے شنادر کو کنار اچاہیے<br/>سکہ ہر دل پر درم کے اب تھا اچاہیے<br/>ایسی اک تصویر کا نقشہ ادوار اچاہیے<br/>بال سے مزگان کے رستہ کو جھارا چاہیے<br/>عاشقوں کو تیری آنکھوں کا اشارا چاہیے<br/>ہر طرح سے دیکھنا نقشہ تھارا چاہیے<br/>ادرج قیصر چاہیے نہ تخت دار اچاہیے<br/>اب بھلا کیا ادرج پر اس سے ستارا چاہیے</p> |
|--|--|

## قصیدہ فقیہ

|  |   |
|--|---|
| <p>حق نے بخشی ہمیں کو دو جہان کی سروری<br/>باعث ذات مقدس کا نہوتا اگر عروج<br/>ادرج گردون پر قمر انگا غلام داغدار<br/>تاب کی گرمی نہو دے اس مبارک جسم میں<br/>پیشتر دنیا میں آنے کے شجاعتی و اب سے<br/>نکل جماعت انبیاء سے نور ذات پاک نے<br/>ابتداء حضرت آدم سے اپنے وقت تک<br/>بعد اسیکے نوح کے طوفان میں اگر کی مدد<br/>اور موسیٰ سے بعد اشفاق کوہ طور پر<br/>خارت فرعون و لعم قتل بن عروج عنق<br/>حضرت داؤد کے ہاتھوں سے ٹٹا سخت کفر</p> | <p>رمز معنی خدا کی ظاہری پیغمبری<br/>خلعت پیغمبری کی کوئی نہ پاتا افسری<br/>پھٹ گیا اک آن میں کرتے اشاہ سرسری<br/>خوف سے نور شید خاور کے بہتین میں تھوڑی<br/>سرنگون تھے خاک ذلت میں تباہ آوری<br/>منزل صغریٰ سے لہ کبریٰ تک کی رہبری<br/>تھا ہویا نور احمد چون فلک پر شتری<br/>بخشدی حفظ و امان کی آسکے تئیں کشمیری<br/>پنہ سا جگر رہے جب آسپہ کی جلوہ گری<br/>خون قارونان و قبطیان و سحر سامری<br/>تھیں ملا لوت اور چالوت میں کی دادری</p> |
|--|---|

ابن مریم حضرت عیسیٰ کے تین بہتان میں  
 نیم شب دولت سرا میں ام ہانی کے رسول  
 باسوار و قدسی براق زرین علم پوش  
 چو انگشت مبارک اپنے لب سے ہو سعید  
 ہو سوار اس وقت پھر جا پہنچے اقصیٰ کو ترست  
 طے منازل کر گئی ہے منتہا تک پاک ذات  
 رہ گئے اپنے مکان پر حضرت روح الامین  
 یلیک اعلیٰ مکان پر جس جگہ کوئی نہ تھا  
 اٹھ گیا پردہ حجاب خاص کا حاصل مراد  
 اس نشانی پر کہیں ہیں قطب عالم مصر ایک  
 گلشن اسلام کو اس روز سے آئی ہمار  
 صمد مسجد میں آٹھاب میں ظاہر کیا  
 حضرت صدیق نے منکر کہا صدق رسول  
 وومی فاروق عادل و ذرہ دار شرع تھے  
 جامع القرآن ذی النورین عثمان باحیا  
 سر رب العالمین جان رسول بو تراب  
 حضرت خاتون محشر اور دونوں نور عین  
 نعت پیغمبرین رکھتا ہر فقیہ دولت عظیم

پہنچ کر دون پر بھا کر دی مقام برتری  
 خواب میں بستر پہ آسودہ ہوئے تھوگ کھڑی  
 کہ ادب ناموس لکھنے وہاں وہی حاضری  
 اور منگا کر زور و بر مولج کی خلعت و مہری  
 کی امامت آپ نے نبیوں کی پیچھے صف کھڑی  
 قدسیوں کی زیارت پہن کر کسوت ہری  
 نور سے پھر آگے انکے کو نے رون رون لگی  
 نور رب العالمین دیکھے چشم انوری  
 عاقبت واللہ علم کیوں کیا پردہ درمی  
 خود خدائی می کئی خودی کئی پیسیری  
 اور درخت کفر کو پہنچی ہوا بیت تھری  
 لیک ادنیٰ سے داعی تک تمام سکری  
 مصطفیٰ کے تھے مقررہ صحاب اکبری  
 گلشن اسلام پر جس ذات سے صیقل کری  
 ریش انور انکی تھی خون شہادت سے بہری  
 کفر کو توڑا علم کرد الفقار حیدری  
 جنگے تین پہنچا الہی سے خطاب صابری  
 از مناقب سروری بہتر نہیں ہے شاعری

مستزاد شاہ ظفر غفر اللہ عنہ

ہوں میں عاشق تجھے غم کھانے سے انکار نہیں  
 تو ہے مشوق تجھے غم سے سرو کار نہیں  
 کہ ہے غم میری غذا  
 کھائے غم تیری بلا

|   |  |  |
|---|--|--|
| <p>اور جو کچھ کہا سب<br/>میری تقصیر ہے کیا<br/>بڑی دشواری سے<br/>یہ ہے قسمت کا لکھا<br/>ہمیں پہچانتے ہو<br/>کرتے ہیں جان فدا<br/>تیرے ہاتھوں قاتل<br/>سمجھے ہے آب بقا<br/>ہے ستم ہائے ستم<br/>اب بت ہو شربا<br/>اور نہ تیرے ہو<br/>ہے یہی بات بجا</p> |  | <p>دل و دین تیرے حوالے کیے کرتے ہی طلب<br/>پھر جو بیزار ہے تو جگہ بتا اس کا سبب<br/>بھیجے خط سیکڑوں لکھ کر تھین ہیشاری سے<br/>تنے بھیجنا نہ جواب ایک بھی عیساری سے<br/>طلب برسہ پہ کیوں اتنا بڑا مانتے ہو<br/>دیکھو ہم ہیں وہی جانب از ہمیں جلتے ہو<br/>ہے حیات ابدی گر ہو شہادت حاصل<br/>تیرے آب دم شمشیر کو تیرا بسل<br/>کیا کون تیرے بین انداز ادا کا عالم<br/>دیکھ کر ہوش رہیں کیا کہ لنگھائے ہر دم<br/>نہ تو تفریر سے ہو کام نہ تحریر سے ہو<br/>ہم تو کہتے ہیں ظفر جو کہ ہو تفریر سے ہو</p> |
| <p>کھا کے سوطر کے غم<br/>یانی ظلم و ستم<br/>تیرے بن گذرا جو کچھ<br/>یاد کر بھٹکوا صتم<br/>اڈ کر پا کر دجی ہا ہا<br/>پاپ ہو جائے دھرم<br/>ہینڈی تو جان لینڈی<br/>کچھ نہیں بیر و ہندی</p>   |  | <p>مین نے اب تک تو ترا عشق نبا آ آ<br/>دلے افسوس مجھے تو نے نہ چاہا آ آ<br/>خود بخود شب کو یکا یک مین کوں کیا تجھے<br/>دل پر دردیہ پہلو مین کر آ آ آ<br/>کاسے رس کھائے کے تم رس ہے ہو تم<br/>جائے ہے جان مری منتی کر آ آ آ<br/>سا تو کھائل کیتی تقصیر کتی کی تینڈی<br/>جھنڈری جادان مین تری تر بھی لگا آ آ</p>   |

|   |  |  |
|---|--|--|
| <p>کسکو مائے دُست<br/>         مائی ہو س اورے کم<br/>         ایدی ایم آن بالم<br/>         سوسی تو بندھی کمر<br/>         پوتلا اتا ہے ان<br/>         بازو ان کا ظلم<br/>         دیکھ دے داخلہ دل<br/>         کچھ نہیں بیش نہ کم<br/>         ہجڑا سید وصال<br/>         کشتہ ناز تو ام<br/>         ثم با لکھ کہ سن<br/>         لیس بے شل حتم<br/>         آیا پیغام حل<br/>         اب نکلیا ریگ دم<br/>         شک نہیں سین ذرا<br/>         تازہ کر تازہ رقم</p> |  | <p>بیوٹی بوسے ورے ہن سم ٹل دیٹ ہیر<br/>         سیند گواہی ڈیر یوسف ابا ابا آبا<br/>         اتنا گواہی تا میرہ سیندہ کو سیندہ<br/>         نہ ہو کھٹ کٹی نے ملا تر کو نڈی کا آبا<br/>         ایسے کالے چوک زہالی سانگ سکيا شون<br/>         جان ددہن دو گور دے فارا ابا ابا آبا<br/>         زار دی زار ی زور خودی زور توئی<br/>         دیکھ عشق و شاکستہ ادا ابا آبا<br/>         وقت مستی چکشیدم ترا در بر خویش<br/>         دیدہ ام از تو صنم چند ادا ابا آبا<br/>         صرفت الم سر دنی الہجر بفتا یا صنی<br/>         ثم با ثم با اے ثم ابا ابا آبا<br/>         حیف صد حیف ہے افسوس صد افسوس حتم<br/>         چھٹ گیا زخم جگر سے مرے پھا ابا آبا<br/>         ہن معز نہ ترے سب شعر مسلسل ہوز دن<br/>         یہ غزل جیسے سنی آسنے سرا ابا آبا</p> |
| <p>تری کا کل بین صنم<br/>         لطیف کر اور کرم<br/>         سچ یہ کہتا ہوں بھلا<br/>         جان من کر نہ ستم</p>  |  | <p>جا چھٹا طائر دل میرا بعد شوق پری<br/>         تو اب آزار کسی ڈھبکا اسے نہ ذری<br/>         بھر کے جو رکی اب تاب نہیں ہے مجھ میں<br/>         دلبرن ہر خد اب تو ذری کر تو مری</p>  |

|  |   |
|--|---|
| <p>قتل کر ڈالا مجھے<br/>آ رہا ہو مٹھ پہ دم<br/>یہ گلا کس سے کر دن<br/>تجکویلو سون کی قسم<br/>اس ہایون نے تھے<br/>یہ ہے سینہ پہ الم</p> | <p>تری مٹی کی دھڑکی پان کی سرخی نے میان<br/>دیکھ تو خنجر مرگاہان نے کیا کیسا بری<br/>لے زلیخا میں تری چاہ میں بر باد ہوا<br/>مثل سیاب کے بیتاب ہوں فرقت میں تری<br/>دل دین دونوں دیکے دولت ایمان بھی ساتھ<br/>دلیری اس پہ بھی تو نے نہ ذری اسکی کری</p> |
|--|---|

### مستزاد کبیر

|   |  |
|---|--|
| <p>دیوانہ بنا کے<br/>پھر شانہ بنا کے<br/>بھر بھر کے پلا با<br/>ستانہ بنا کے<br/>افسوس اسے ساتی<br/>مینخانہ بنا کے<br/>کس مکر و ہنر سے<br/>دردانہ بنا کے<br/>مجلس کیا روشن<br/>پردانہ بنا کے<br/>مدت کے گویا دوست<br/>بیگانہ بنا کے<br/>کراپنا تو طالب<br/>مردانہ بنا کے</p> | <p>اس عشق نے یار مجھے دینا سے اٹھایا<br/>زلغون میں پرورد کے گرفتار پھرایا<br/>پھر شوق کے شیشہ میں شراب عشق کی اپنے<br/>پھر میرا قسا ساسے عالم کو دکھایا<br/>یہ دستہ رز لگتی ہے ہر ایک کے منہ سے<br/>کیا نام رہا تیرا کیا تو نے ملایا<br/>بیدل کیا دلبر نے عبت لے کے مراد<br/>پھر اپنے لگا کان کے بالے میں جھکایا<br/>نزدیک رقیبون کے صنم رات کو ٹھیک<br/>پھر اپنے شمع و کے اد پر محسوس جلا یا<br/>غیر دن کو بلا کر وہ لگا پاس بٹھانے<br/>ہم دوست یگانے کے شین و دہ بٹھایا<br/>اکبر کی ہی عرض ہے اب حق سے شب و روز<br/>دنیا میں اگر رکھتا ہے تو رکھ لے خدا یا</p> |
|---|--|

| مستزاد موج   |  |   |
|--|--|---|
| <p>اس کا کل پیمان معجز کا ترے یار<br/>خوشبو سستی بالون کی معطر ہو اگھر بار<br/>ہیگا دل رنجور تری زلفون میں جانان<br/>بس گر ہی پڑیگا ہنہیں سنہلے گادہ بیار<br/>نعرہ کروں جس وقت اگر کوہ کو پاؤں<br/>بس دیکھ کے نازک برنی حسن کے سردار<br/>یہ زندگی لائی تھی عدم سے ہیں اس جا<br/>سب قافلے کے قافلے ہیں ادھر ہی کو تیار<br/>در پر بجے آدیکھ کے دھر قبضہ ادھر ہر ہاتھ<br/>گر خون میں لڑے گا ترے حسن کا سردار<br/>اک عرض ہے یہ موج کی اب شیر خدا سے<br/>حل کیجیو مشکل مری اسے حید کزار</p> |  | <p>سہسے نہ بھول گیا<br/>جون غنچہ سمن کھل گیا<br/>مت کیجیو شائے<br/>اگر بال کہیں بل گیا<br/>اسے جلسہ ہلاؤں<br/>وہ آپ سیدی مل گیا<br/>یاں آگے جو دیکھا<br/>بس دیکھ کجی چل گیا<br/>کنے لگا یہ بات<br/>گرا تھ کبھی چل گیا<br/>کہتا ہوں بکا سے<br/>تجھ نام کے میں بل گیا</p> |
| مستزاد سراج  |  |   |
| <p>تجھ زلف کی یہ باس گئی مشک حقن میں<br/>ہر غنچہ دل تنگ ہوا پھول چمن میں<br/>ہو خاں سی ہے اس پاک تجھ کعبہ پاکو<br/>جس وقت رسکے پائوں تو بلبل کے چمن میں<br/>اعراب خط و خال فقط چشم ہے مطلق<br/>ہے سورہ اخلاص کی خواہش کے میں<br/>ایک روز کہا میں نے صنم سے ہو مناسب</p>  | <p>اے ناقہ آہو<br/>اے شوخ سمن<br/>ہے تجھ میں نزاکت<br/>اے دلبر گل رو<br/>مصحف ہو ترا منہ<br/>بسم اللہ ہے ابرو<br/>عشاق کے اوپر</p> | <p>پر مشک خطا سے<br/>تجھ مکھ کی ہوا سے<br/>از بسکہ سراپا<br/>اس ناز و ادا سے<br/>اے آیت غوبی<br/>اے بدر رسا سے<br/>سن بات ہمارے</p>   |

|                                     |                   |                  |
|-------------------------------------|-------------------|------------------|
| بیتاب ہین تجھ غم سے موت بعد کفن میں | کر رحم کے خوشنحو  | بول لا کہ بلا سے |
| سو گند مرے اس حال پریشان کی موہن    | ما تو نہ کمون میں | کیون زلف پسیدی   |
| جمہیت دل بند ہے ہر ایک شکن میں      | کھو لو غم گیسو    | اب مہر و فاسے    |
| کیا بار تطف سے پلا شربت دیدار       | لے شوخ شفا سے     | بیار ہوں غم کا   |
| سے جگر برہ در و جگر میں نہ بدن میں  | حاجت نہیں دارو    | کیا کام دو اسے   |
| رکھ شوق عبث و ملین ترے شر کو سن لے  | ہر اک سر لاج اب   | آتے ہین پریر و   |
| تو دیکھ مری طبع کو ہر ایک سخن میں   | کرتا ہوں میں جادو | کیا طبع رسا ہے   |

مستزاد انشا اللہ خان

|  |                   |
|--|-------------------|
| لینے جو بلایں گے ہم آپ کی چٹ چٹ          | تو بول آٹھے جھٹ   |
| پہل جا اب لے داو زیر رو ہو پرے ہٹ        | ہے سب یہ بناوٹ    |
| ان آنکھوں میں اب حلقہ زنجیر گردن گا      | ایسا ہی بلا ہوں   |
| چھوڑ دن نہ کبھی آپکے دروازے کی چوٹ       | جب تک نہ کھلیں پٹ |
| مر جائیں لہو چھانڈ نہ گونگا ہو وہ کیونکر | جو شخص کہ دیکھے   |
| سرخ تری آنکھوں کی اور ابرو کی کچھاوٹ     | سرسبکے کھلاوٹ     |
| کیا پھبتی ہے اب نام خدا دا بھڑے آہا      | ہو ٹوٹ نہ تھارے   |
| اک بوسے کے صدے سے دھوانج ہانڈا ہٹ        | سی کی ادا ہٹ      |
| لے داسے ری بالیدگی اور چپپی رنگت         | یہ گات یہ سچ دھج  |
| اور جامہ شبنم کی وہ چوکی کی بناوٹ        | بازو کی گلاوٹ     |
| مت چھیر مجھ دیکھو ابھی کتنے لگو گے       | اچھا کیا تنے      |
| چوکی مری کمرے ہوئی دامن بھی گیا پھٹ      | الجا دیگی پھر رٹ  |
| اے عشق ادھر آد مہاراجون کے راجا          | دندوٹت ہے تھکا    |

|  |  |   |
|--|--|---|
| <p>اک آن مین جھٹ پٹ<br/>کنجواب کی تو شک<br/>اور اسکی سجادٹ<br/>سہ ظلم اسے کیوں<br/>وہ پیار کی کر دٹ</p>  |  | <p>کر بیٹھے ہو تم لاکھوں کروں ہی کے سر پٹ<br/>وہ سچ پڑی پھولوں کی نخل کے وہ تلے<br/>پرے وہ تہا می کے وہ سونے کا چھوٹ<br/>پھرتا ہے سا آنکھوں میں اب تک ہی انشا<br/>باہم جو لپٹ سونے میں آجا دے رکاوٹ</p>   |
| <p>کیا نازداد اسے<br/>اس بند قبا سے<br/>سجھتی ہے سجادٹ<br/>انچل کی جلا سے<br/>جو شوق سوا ہو<br/>سرست نشے سے<br/>خواہش ہے مری یہ<br/>منت یہ خدا سے<br/>مشتاق ہوا دل<br/>ہر روز رخصتا سے</p> |  | <p>سو یا ہے گلے لگ کے جو وہ یار پلنگ پر<br/>آتی ہے لپٹ پھولوں کی مہکار پلنگ پر<br/>ہے سرخ جو پوشاک تو اس گورے بنیر<br/>رکتا ہے عجب طرح کا گلزار پلنگ پر<br/>ساقی میں ترے صدقہ ذرا جام کو بھرے<br/>جو ساتھ رہوں یار کے سرشار پلنگ پر<br/>ہے آرزو دل کی جو وہ آغوش میں آدے<br/>سو جا دے تو جاوے میں بلہا ر پلنگ پر<br/>رنگینی ترے شعر کی سن سن کے حسیلے<br/>تو خوش رہے اور پاس ہو دلدار پلنگ پر</p> |
| <p>مجھے عاجز کی بھلا<br/>ہر شے کر بلا<br/>اور عزت و بکھو<br/>لے شہ روز جزا</p>   |  | <p>یہ عرض اور سنو یا شہ زمین و زمین<br/>رکھو آفات بھلا یوں سستی محکوبہ اس<br/>دنیا و دین میں مری شرم و حیا کھو بھو<br/>اور مکافات عمل سے مجھے رکھنا اس</p>  |



|   |  |   |
|---|--|---|
| <p>اور نہ میرا فی ہو<br/>تم مرے ہو رہنما<br/>نہ کرین مجکو ذلیل<br/>یا امام الانبیاء<br/>تکریم مجھ پہ عذاب<br/>یا محمد مصطفیٰ<br/>اور بہت سخت ہو وہ<br/>آسکی آفت سے بچا<br/>ہے غلامان غلام<br/>کیا کہوں اسکے سوا</p> |  | <p>الارض میری جو ہر بات میں آسانی ہو<br/>کھول دو کلمہ شہادت سیتی میرا یہ دہن<br/>قبر کے بیچ میں آؤینگے وہ منکر و نکیر<br/>گزر آئے سے بچا لہجہ مری جان و تن<br/>جب کہ ہو جاوے سوال اور جواب<br/>فضل رب کے سیتی ہو جاوے مری گورچمن<br/>جہلم ہو روزِ حشر کیونکہ گران وقت ہے وہ<br/>یا بنی لہجہ مجھے ہر حسین اور حسن<br/>تمہاری آل کے صدقے یہ معلوم ہے غلام<br/>حشر میں پاس بلا لہجہ با تحت عرس</p> |
|---|--|---|

### مستزاد سراج

|   |  |  |
|---|--|--|
| <p>قد دیکھ سجن کا<br/>منکا لیے من کا<br/>آنکھوں میں نہیں تاب<br/>سورج کی کرن کا<br/>رکھ عزم تماشا<br/>مجھ دل کے چمن کا<br/>ہے جسکے جگر پر<br/>تجھ عشق کے رن کا<br/>اے ساقی گلرد<br/>تجھ جامِ نین کا</p> |  | <p>ہر صبح ملک بر فلک عالم بالا<br/>تبج کرین سلمہ اللہ تعالیٰ<br/>تجھ چہرہ زرتار کے تارون کی جھلک کی<br/>شاید کہ نمودار ہوا جگ میں ادجالا<br/>اس سرد سی داغ جدائی کی خبر لے<br/>پھولا ہے عجائب یہ ہزار اگل لالہ<br/>تجھ ابرو سے خوریز کی شمشیر کی اد جھڑ<br/>کہتے ہیں اسے جگ کے جو انرد جو الّا<br/>برجاسے اگر ہوش سے بیہوش ہو اہون<br/>مجلس میں محبت کے ہوا نشہ دوبالا</p> |
|---|--|--|

|  |  |
|--|--|
| <p>نسبت سے ترے حسن کی ہوئی پھول کی کپھڑی<br/>تجھ پلک کے نزاکت آنکھیں کس جھاڑ کا پالا<br/>دیدار کی سمرن ہے مجھ آنکھوں میں سرسبز آج<br/>آنکلیوں سے پلک کے لئے بہن ہاتھ میں مالا</p>  | <p>تو سب میں ہزارا<br/>ہے بات سمن زرا<br/>بس کیوں نہ پھراویں<br/>آنسو کے رتن کا</p>  |
| <p>مختس در مدح حضرت سید المرسلین<br/>خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ<br/>علیہ وآلہ واصحابہ وسلم از شہیدی</p>   |  |
| <p>سیاہ اس روشن کے ہو گیا انوارِ یحید کا<br/>سہنچ لم نزل کا پر توہ جلوہ محمد کا<br/>سرا پا نور تھا اس واسطے سایہ نہ تھا قد کا<br/>طلوع روشنی جیسے نشان ہوشہ کی آمد کا<br/>اسی کے فیض سے کل دفترِ عالم ہوا پیدا<br/>اسی کے نور کا پر تو عقولِ عشرہ میں دکھا<br/>نہیں خرمیدہ فیاض کوئی باسحق اس کا<br/>دستانِ ازل میں وہ علم عقل کل کا تھا</p> | <p>نبی جاں تھر تھراے خوف و شیطاں بھی گھبرا<br/>ہو اسایے جہاں کے کافروں میں تملکہ بر پا<br/>تہ و بالا ہو گئیں کیسرات اور عزرا<br/>عجم میں زلزلہ نوشیرواں کے قصر میں آیا<br/>محمد مصطفیٰ باعث ہوئے ایجادِ عالم کے<br/>تامی انبیا کو اسکی خلقت سے لے رہے<br/>بڑھے اس کے سبب نوح و اسمیل کے درجے<br/>شرف حاصل ہوا آدم و ابراہیم کو اس سے</p> |
| <p>چمن بندھنا نقاش اس کی بزمِ نگین<br/>تدارک بند ہے ہمتاں اس کی بزمِ انگین<br/>ہلک عرش ہے حاضر باش اسکی بزمِ نگین<br/>چمن سیراے کن فراتش اسکی بزمِ نگین<br/>ہمارا فرینش ایک بوٹہ اس کی مسند کا</p>   | <p>برہانہ اس کے آئینا نزول وحی قرآن تھا<br/>فرشتہ تھا مگر ظاہر میں بننا شکل انسان تھا<br/>علامہ کی طرح آٹھوں پیر و دونوں قرآن تھا<br/>شب و روز اس کے صاحبزادوں کا گہوارہ جنباں<br/>عجب ڈھب یاوتھاروح الامین کو بھی خوشامد</p>  |

|   |   |  |
|---|---|--|
| <p>نہ قابو بلبل و گل پر ہوا صبا و گل چین کو<br/> رکھا آبا و نژاد ان گلشن دنیا کو اور دین کو<br/> بنا تھا جسم لہرو و جہاں کی زین ترمین کو<br/> وہ اس عالم میں رونق بخش تھا حور و گل کی<br/> و مقصود لیکر حق سے شاہ بحر و بر آیا<br/> عجب دیا ولی سے جا کے بخون و خطر آیا<br/> جو اس کی سمیت عالی کا دریا موج پر آیا<br/> شب موج چڑھ کر عرش پر دم میں اتر آیا<br/> نہ جانو فرق اک نقطہ کا احمد کو احد سمجھو<br/> سراپا منظر حق ظاہر و باطن میں ہے وہ تو<br/> وہ خود مضاعف ہے مصلح کی کیا اسکو حاجت<br/> کشو و عقدہ باطن میں کافی نام حق اسکو<br/> جہاں پرواز کرنے سے پر جبریل جلتا ہو<br/> بھلا ایسے محل میں دخل پھر شیطان کا کیا ہو<br/> وہیں مارا پڑے گو سو طرح کا بھیس بدلا ہو<br/> گر افسوس کے جانکے اُدھر ابلیس انہما ہو<br/> خدا کا ذکر دل میں غنیمت امت کے لبائل<br/> معانی تو اُدھر کے پر تلفظ میں ادھر مائل<br/> ادھر مشغول تھا حق سے اُدھر تھا غلط مائل<br/> ادھر اللہ سے وصل اُدھر مخلوق میں مائل<br/> خواص میں برنج کبریٰ میں تھا حروف مشدود کا</p> | <p>مثلت کو مریح کسطح لکھنا کوئی یار و<br/> اصد میں میم اگر چار ارکان ہو گئے دیکھو<br/> نہ ممکن تھا کسی ترکیب سے مفرد مرکب ہو<br/> گذر وحدت سے کثرت میں نہوے ذات مطلق<br/> سمجھو گوشتہ ایمان یہ دامن تیرا پکڑا ہے<br/> مجھے کو نین میں تیرے سوا اب آس کر کیا ہے<br/> مراد و نون جہاں میں تھی بس بلجا و ماو ہے<br/> بھروسہ ہر کسی کو اک حصار عافیت کا ہے<br/> مکان لامکان سے ہی یہ برکچہ ترا ایوان<br/> ہے ادنیٰ فرش با ناز تیرا عرش عالیشان<br/> ستارے ہیں ترے پاؤں سے مہر و ستارہ بان<br/> تری پاؤں سے ہنقم فلک پر مندر ایوان<br/> ہمیں دونوں جہاں میں رحمت غصہ کا در کیوں<br/> نہجے بھیجا خدا نے رحمتہ للعالمین ہے تو<br/> ترے انعام بے پایاں کا کیا ہو شکرانے خوش<br/> خدا بن مانگے کیا کیا نعمتیں دیا ہے بند و نو<br/> جو عاشق ہیں وصال حق آتوہ ہوں گے فرحت میں<br/> جو عابد ہیں وہ عزت جہاں ہوں گے خلوت میں<br/> نہ ہے قسمت کہ سب ہو دیں گے کیا ناز و نعمت میں<br/> بٹیں گے جس گھڑی عشرت کے سامان نہ رحمت میں<br/> کھیلے گا حال امت کو ترے انعام بے حد کا</p> | <p>مجن بے نظیر کا یہ شعر ہے کہ<br/> نہ جانو فرق اک نقطہ کا احمد کو احد سمجھو<br/> سراپا منظر حق ظاہر و باطن میں ہے وہ تو<br/> وہ خود مضاعف ہے مصلح کی کیا اسکو حاجت<br/> کشو و عقدہ باطن میں کافی نام حق اسکو<br/> جہاں پرواز کرنے سے پر جبریل جلتا ہو<br/> بھلا ایسے محل میں دخل پھر شیطان کا کیا ہو<br/> وہیں مارا پڑے گو سو طرح کا بھیس بدلا ہو<br/> گر افسوس کے جانکے اُدھر ابلیس انہما ہو<br/> خدا کا ذکر دل میں غنیمت امت کے لبائل<br/> معانی تو اُدھر کے پر تلفظ میں ادھر مائل<br/> ادھر مشغول تھا حق سے اُدھر تھا غلط مائل<br/> ادھر اللہ سے وصل اُدھر مخلوق میں مائل<br/> خواص میں برنج کبریٰ میں تھا حروف مشدود کا</p> |
|---|---|--|

|   |   |   |
|---|---|---|
| <p>             شفیق الدین جب یاد فرماوے گی اُست کو<br/>             خوشی کے مارے ہم سب جاوے گی نصیب کو<br/>             جو روتے ہوئے گھٹنے کھیلے جاوے گی جنت کو<br/>             لکھ ہر نشان پاوے گی جب جن شفاعت کو<br/>             تری محراب بڑکے طاق کعبہ شیدائی<br/>             ترے خال سے کانگ سودھی ہے سوائی<br/>             ہے دلین اُسکے داغ حسرت شوق جبین لی<br/>             رہا کعبہ میں تیرے روضہ در پر نہ جاپائی<br/>             وعید کبریائی تاکہ صادق ہویاقت میں<br/>             یہودی اور نصرانی رہے تیری عداوت میں<br/>             محبوب کو ترے اقرار ہو تیری نبوت میں<br/>             عدو کو حشر تک انکار ہو تیری رسالت میں<br/>             تری خاطر سے خالق نے کئے ہیں خلق انس و جان<br/>             ہوا مہموتیرے نور سے یہ عالم امکان<br/>             کیا پیدائہ پیدا ہو کبھی ایسا کوئی انسان<br/>             ہوا تجھ سانہ ہو سکتا ہے میرا ہے ہی ایمان<br/>             عجب کیا لال کر دیوے زبان ترکی و تباوی<br/>             کہ شہزادار اپنا ہے رشک تیغ فولادی<br/>             کٹے اس تیغ ہندی سے نہ کیوں تیغ صفائی<br/>             تری ترہین سے میری زبان میں آئی ہے تیری<br/>             صفایاں تک مسخر ہوگا اس تیغ ہند کا           </p> | <p>             یہاں ایک حرف نوزوں کو کوئی انصاف سے دیکھے<br/>             فصاحت اور بلاغت میں بہتر سو کتابوں سے<br/>             روی ہو جائیں گی صد ہایا ضیق و غم<br/>             جھٹکے مثل تعویذ کہیں دیوان ہزاروں کے<br/>             طہان شوق زیارت میں آسکی روح اقبال<br/>             مرا ہادی ہے رہبر ہے علی ابن ابی طالب<br/>             جناب آسمان رفعت پہ پہنچو گئے ہے غائب<br/>             ہوئی ہے ہمت عالی مری معراج کی طالب<br/>             کبھی یہ مہم دیدہ سواو شیرینی دیکھیں<br/>             کبھی اُس روضہ قدس کے وہ قہ نظر آویں<br/>             کبھی درگاہ میں تیری گردن جاوے ہیں لکھیں<br/>             کبھی نزدیک جا کر آستانے پر ملوں آنکھیں<br/>             ترے کوچے میں جا کر کب بھلا فردوس یاد آوے<br/>             کہ بہتر سدرہ و طوبی سے دیواروں کے ہیں سائے<br/>             مجھے خلد برین کی عیش و عشرت جو ہو جی سے<br/>             فراغ دل سے وان زندگی کا کوئی دم گدھے<br/>             الہی پہنچوں تیرے میں ہی مقصود ہے میرا<br/>             اگر مر جاؤں میں جا کر وہاں تو اس سے بہتر کیا<br/>             وہاں کے وشت میں ہو جاؤں میں طعمہ درندوں کی<br/>             مدینہ کی زمین کے گرنہ لائق ہو مرا لاشا<br/>             کسی صحرا میں جاں کیں خوش ہوں نام و رد کا           </p> | <p>             جس نے نظیر<br/>             یہاں ایک حرف نوزوں کو کوئی انصاف سے دیکھے<br/>             فصاحت اور بلاغت میں بہتر سو کتابوں سے<br/>             روی ہو جائیں گی صد ہایا ضیق و غم<br/>             جھٹکے مثل تعویذ کہیں دیوان ہزاروں کے<br/>             طہان شوق زیارت میں آسکی روح اقبال<br/>             مرا ہادی ہے رہبر ہے علی ابن ابی طالب<br/>             جناب آسمان رفعت پہ پہنچو گئے ہے غائب<br/>             ہوئی ہے ہمت عالی مری معراج کی طالب<br/>             کبھی یہ مہم دیدہ سواو شیرینی دیکھیں<br/>             کبھی اُس روضہ قدس کے وہ قہ نظر آویں<br/>             کبھی درگاہ میں تیری گردن جاوے ہیں لکھیں<br/>             کبھی نزدیک جا کر آستانے پر ملوں آنکھیں<br/>             ترے کوچے میں جا کر کب بھلا فردوس یاد آوے<br/>             کہ بہتر سدرہ و طوبی سے دیواروں کے ہیں سائے<br/>             مجھے خلد برین کی عیش و عشرت جو ہو جی سے<br/>             فراغ دل سے وان زندگی کا کوئی دم گدھے<br/>             الہی پہنچوں تیرے میں ہی مقصود ہے میرا<br/>             اگر مر جاؤں میں جا کر وہاں تو اس سے بہتر کیا<br/>             وہاں کے وشت میں ہو جاؤں میں طعمہ درندوں کی<br/>             مدینہ کی زمین کے گرنہ لائق ہو مرا لاشا<br/>             کسی صحرا میں جاں کیں خوش ہوں نام و رد کا           </p> |
|---|---|---|

|  |  |  |  |
|--|--|--|--|
| <p>خرابی آشیانہ عھضری کی میری جب آوے<br/>کبوتر بنے روح پاک میری لٹو میں پہنچے<br/>جو ہر آناد مرغ جان تو پائے شوق اور کے<br/>تنہا ہے درخون پر ترے روئے کے جا بیٹھے<br/>مذاق اس لٹے کی و خبر تاب روایت سے<br/>کہ خالق نے درود افضل کیا ہے ہر عبارت سے<br/>وہیں چل علی فرما کے بس لبائے حست سے<br/>خدا سجدہ چوم لیتا ہے شہیدی کس مجب سے</p>   | <p>ایک ہی جہاں نام آتا ہے جگہ کا<br/>خوشنوقت لٹا لٹا کر روح تصدیق کا</p> | <p>اُسی کی ذات ہے کون مکان کی با حقیقت<br/>اُسی کی شان میں لو لاک نازل ہے بہر صورت<br/>جب اسی ذات بابرکات ہو پھر توبہ دقت<br/>متور کیوں نہ اُسکے نور سے ہو خانہ طاعت<br/>مقرر جو کیے ہیں اُس نے اپنی شرع کے رستے<br/>بنیاز اُسکے کوئی منزل مقصود کو پہنچے<br/>مہین ممکن فرشتہ ہو وہ و کیا ولی ہو<br/>بلند اُسکا وہ ایوان مراتب ہے کہ بن اُس کے</p>                                 | <p>اگرچہ لاکھ پنیر اُسی کا آفریدہ ہے<br/>موافق مرتبے اپنے کے ہر اک حق رسیدہ ہے<br/>محمد مصطفیٰ لیکن باوصاف حمیدہ ہے<br/>گردہ انبیاء میں وہ ہی حق کا برگزیدہ ہے</p>       |
| <p>نمٹ در نیت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ<br/>صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زجرات شاعر</p>   | <p>کے بندہ تو اس کی روح دعویٰ ہے خدائی کا</p>                            | <p>سلیمان و سکندر اور کسریٰ کیتباد و جم<br/>درخانہ میں اُسکے بابرکات ہیں یہ ہر دم<br/>فرشتہ بھی جہاں ششدر رہے ہرگز نہ مارے دم<br/>رکھے ہے منزلت آستان سرور عالم</p>  | <p>کیا کلمہ نے اُس کے نفی اور اثبات سے محرم<br/>وہی روز قیامت کو بنے کا شافع عالم<br/>نصیحت تھک کر تا ہوں جو جنتک دم میں دم<br/>اُسی کے عشق میں پابند الفت ہو دلاہوم</p> |
| <p>تمام امت بھی اور ملاح تھا ہارون بھائی کا<br/>اور اک عالم کرے تھا وصف عیسیٰ کی دوائی کا<br/>نبی موصوف گذرا ہے ہر اک نوحی خدائی کا<br/>محمد ہے نبی مروج ذات کبریائی کا<br/>اُسی کے نور سے جاتی رہی ہے کفر کی ظلمت<br/>اُسی کی شان میں نازل ہوئی تمس الضمی آیت<br/>اُسی کی حق نے کی کو نین میں بلدجی خلعت<br/>بہر معرفت تھا ہے وہ صر الوہیت<br/>کہ جس کا دین روشن آئینہ ہے حق نمائی کا</p> | <p>کے بندہ تو اس کی روح دعویٰ ہے خدائی کا</p>                            | <p>سلیمان و سکندر اور کسریٰ کیتباد و جم<br/>درخانہ میں اُسکے بابرکات ہیں یہ ہر دم<br/>فرشتہ بھی جہاں ششدر رہے ہرگز نہ مارے دم<br/>رکھے ہے منزلت آستان سرور عالم<br/>کیا کلمہ نے اُس کے نفی اور اثبات سے محرم<br/>وہی روز قیامت کو بنے کا شافع عالم<br/>نصیحت تھک کر تا ہوں جو جنتک دم میں دم<br/>اُسی کے عشق میں پابند الفت ہو دلاہوم<br/>کہ ہو و گیا وہی روز جزا موجب ہائی کا</p> | <p>اگرچہ لاکھ پنیر اُسی کا آفریدہ ہے<br/>موافق مرتبے اپنے کے ہر اک حق رسیدہ ہے<br/>محمد مصطفیٰ لیکن باوصاف حمیدہ ہے<br/>گردہ انبیاء میں وہ ہی حق کا برگزیدہ ہے</p>       |

|  |   |   |
|--|---|---|
| <p>فرشتے اور بشر سے ہے خطا نسبت جو اسکو وہ<br/>نہیں خیر البشر ہے بلکہ فخر انبیا ہے وہ<br/>جہا بے یم احمد اور عرب عین ہووے جو<br/>سر پانور حق نام خدا کیئے نہ کیوں اسکو<br/>فرشتے اور بشر کی حق نے حق نے کیئے خلقت<br/>وے خالق نے کی ہر جنس کی کو نین کی نیت<br/>محمد مصطفیٰ اخلاق کی اک خاص ہے خلقت<br/>دیل اسکی ہے یکتائی کی یہ لایے جرات</p> | <p>محسوس و بغزل حضرت امیر خسرو<br/>دہلوی رحمۃ اللہ علیہ</p>   | <p>عشورے سے ظاہر سر بسر ہے جلوہ چور پری<br/>غمرے میں تیرے موبو نہاں ہے فوج جاوگری<br/>جتنی کہ خوبی چاہیے ہر تیری صورتیں بھری<br/>لے چہرہ زیبائے تورنگ بتان آذری<br/>نقاش قدر رکھے تجھے جس دم بنایا سر بسر<br/>جتنے کہ اگلے نقش تھے بے روپ آئے نظر<br/>سارامرق دہر کا ہر چند دیکھا غور کر<br/>ہرگز نیاید نظر نقشے ز رویت خوب تر<br/>سے ندانم یا قمر یا زہرہ و یا مشتری</p> |
| <p>مشق خرام ناز سے توجلوہ کرتا ہے جہاں<br/>جون سایہ رہتے ہیں پڑے عشاق تیار توں<br/>چاہیں کہ اٹھیں خاک سے سو ہم میں طاقت<br/>لے راحت و آرام جان قدر تو چون سروان</p>  | <p>رہتی تھی عاشق سے تجھے یہ کس قدر بیگانگی<br/>مانند نور سایہ کے کچھ اور آمیزش نہ تھی<br/>پر انتہائے عشق میں دیکھا کہ یہ صورت ہوئی<br/>سن تو شدم توں شادی میں تین شدم تو جان شادی<br/>مانا کہ مالی آج ہے تیرا قلم حسن آفرین<br/>کھینچے ہیں تو نے عمر بھر نقش بتان نازنین<br/>گورنگ آد لاکھ تو پر ہم ترے قابل نہیں<br/>صورنگر زیبا ہے چین و صورت یارم بہ بین</p> | <p>محسوس معروف بر غزل<br/>خواجہ حافظ شیرازی<br/>رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ</p>   |

|  |   |  |   |
|--|---|--|---|
| <p>             نہ پوچھ مجھے غم و درد صدمہ ہے فراق<br/>             ازل سے مجھ کو بنایا ہے آشنا ہے فراق<br/>             لکھا نہیں مری تقدیر میں سوائے فراق<br/>             مباد کس جو میں خستہ مبتلا ہے فراق<br/>             غم فراق سے ازل سے کہ ہوں سدا بیدم<br/>             ہر ایک دم ہے مرا میری حق میں تیج دوم<br/>             طرف فلک کے یکستا ہوں دیکھ کر ہر دم<br/>             کجا روم چہ کنم حال دل کیرا گویم<br/>             بھرا ہے بسکہ دل و جان تیرے ہجر کا غم<br/>             بنا ہے چشمہ خون جگر یہ دیدہ نم<br/>             جو بس چلے تو بقرب انتقام الم<br/>             فراق را بفرق تو مبتلا سازم<br/>             کئے ہیں ہجر نے ازل سے مجھ پر جور و ستم<br/>             تو بن رہا ہے یہ غصہ سے اب مرا عالم<br/>             کہ دل ہی دل میں چو کر ہو نہیں سوزم<br/>             اگر بدست میں افتد فراق را بکشم<br/>             تمام عمر ہا دوستو میں اُس سے جدا<br/>             اور اُس پہ کہتے ہو قسمت کا تو نہ کر شکو<br/>             در سمجھ کے کہوبات از براے خدا<br/>             من از کجا و فراق از کجا و غم ز کجا<br/>             مگر بڑا دمر امار از براے فراق           </p> | <p>             کہ ازل سے بنا ہوا فراق<br/>             کہ غم میں ہر دم بیدم<br/>             کہ دل و جان تیرے ہجر کا غم<br/>             کہ تمام عمر ہا دوستو میں اُس سے جدا<br/>             کہ من از کجا و فراق از کجا و غم ز کجا<br/>             کہ مگر بڑا دمر امار از براے فراق           </p> | <p>             اسیر بند بلا میں یہ ناتوان شب و روز<br/>             سبب ہے یہ کہ وہ آنکھوں میں نہاں شرب<br/>             سنا کیے ہیں جو معروف کی فغان شرب و روز<br/>             از سبب میں حافظ چو بیدلان شب و روز<br/>             این بخش از حیدر علی<br/>             آتش است<br/>             بھڑک کے عشق سے سارے بدن آگ لگی<br/>             یہ شعلہ آہ کا نکلا دہن میں آگ لگی<br/>             ترے تو آتش رخ سے چمن میں آگ لگی<br/>             مرے توجان و جگر اور سن میں آگ لگی<br/>             وہ کیا خاتھی سنگاری چمن سے تیرے<br/>             اور اسکی خلق میں شہرت اڑا لی شیریں<br/>             اُدھر تو باہقون میں منہدی لگا لی شیریں<br/>             مگر یہ سیر عجائب دکھائی شیریں نے<br/>             کیا علاج اطبانے نارسانی سے<br/>             نہ آخرش ہوئی صحت کسی دوائی سے<br/>             یہ رنگ جسم کا ہے تیری آشنائی سے<br/>             جلے ہے لاش مری آتش جدائی سے<br/>             مدد کو پہنچو صنم اب کفن میں آگ لگی           </p> | <p>             جو بیدلان شب و روز<br/>             چمن بے نظیر<br/>             یہ انداز تھی تھی بلبل خوشی کی گلی<br/>             چمن بے نظیر<br/>             یہ انداز تھی تھی بلبل خوشی کی گلی           </p> |
|--|---|--|---|

## مشمس معروں بر غزل محمد ابراہیم ذوق

تمھاری چست مری چپ زبان ہے بولو تو  
لبو نکودیکھ کے حیران جہان ہے بولو تو  
مرے تو دلمیں کچھ اور ہی گمان ہے بولو تو  
یہ مستی ہو ٹوپیہ ہے یا دھوان ہے بولو تو  
بھرے گئے تھے ہر ایک گل کی جھولی میں  
گلون نے گھیر لیا تھا اُسے ٹھٹھولی میں  
چھڑکتے جاتے تھے سنسن سنسن رنگ چلی میں  
گھلاں زلفوں میں اُنکی پڑا تھا ہولی میں  
اگرچہ مورتے ہیں گلن ہزار غصے میں  
پر اسطر حل نہ دیکھی بہار غصے میں  
یہ وصف تجھ ہی میں دیکھا نگار غصے میں  
ہوا جو سرخ ترا چہرہ بار غصے میں  
ہوا اثر کشش دل میں تب اُس کے  
تو خود بخود وہ گادوڑ کر گئے میرے  
یہ سیر جن نے نہ دیکھی ہو آن کر دیکھے  
طلب جو بوسہ کیا میں نے اُس بھوکے  
ملا ہے نام خدا مجھ کو اک صنم ایسا  
کہ جسکے دیکھے سے ہوتے ہیں سیکڑیں  
میں بھولی باتوں کا اسکی بیان کروں کیا کیا  
شفیق کو دیکھی کے کہتا ہے نوجوان میرا  
عجب ٹانسا ہے چرخ کہن میں لگی

جو کوئی عاشق بت شاگ پر ہو جائے ہے  
خبر پیدا سے آخر شہادت پائے ہے  
لیکن ایسی موت کب ہر ایک کے ہاتھ آئے ہے  
سر بوقت فرج اپنا اُس کے زیر پائے ہے  
میں پراہون قید میں اور تو سم گل آئے ہے  
شوق کو موج صبا بتا بیان دکھلائے ہے  
سخت تنگ آیا ہوں بیٹھے بیٹھے جی گھبرائے ہے  
خصیت اسے زلفوں جنون زخمی دکھڑکے ہے  
ضعف سے مشکل ہے اب تر گان کا بھی ہونا ہم  
زور اگر چلتا تو مر جاتے کمین جلدی سے ہم  
ناتوان ہیں سطح طے کر سکیں راہ عدم  
بان مدد طاقت مجھے ہر ضعف سے سینہ میں  
مرے مرتبہ جھکا ہوں زخم میں کتنا نمک  
کیا عجب گر خاک سے بھی میری پیدا ہو  
نہایتہ پیدا قافل میں بھی ہے کیسا نمک  
واہ دانشور محبت خوب ہی چھڑکا نمک  
استخوان میرے ہمارے کس فرے سے کھائے ہے

یہ سب کچھ لکھ کر اس کا جواب دیا ہے  
میں نے اس کا جواب دیا ہے



ہنس جھڑتے ہیں آہ گرم سے میری شر  
خون دل ہر دم بات ہے رگ رگ کان تر  
کون ہے اس وقت میں ہر چوڑے میری خبر  
گرمی سوز درد بھج جائیکے دل اور جگر  
لیسکہ درد حسرت ویدار سے تھا بے قرار  
کھو دیا بیچارے نے ہستی کا نگل اعتبار  
کشکش میں مرگ کے بخود پہ معروف زار  
نزع میں بھی ذوق کو تیر ہی بس انتظار

مخمس ان تالیف مرزا محمد سلطان  
صاحب فتح الملک و المعبد  
ہمارے شاہ دہلی المتخلص بہ مرز

پر توڑے جو اس کے رخ بے حجاب کا  
پیدا ہو رنگ سنگ میں پھل خوش آب کا  
پر دے میں تو یہ جلوہ ہے اس کے تاب کا  
جب پر وہ رخ سے دور کرے وہ قباب کا  
شب بزم سے بھی اور تھے سب جمع آشنا  
اک ندم پرست نہ ذکر یوں کیا  
یعنی عجیب نقل ہے اور طرفہ ماجرا  
کل کے شیخ مجتہد عصر سامیا

بانیہ دیکھا ہے بھائی بھائی بھائی بھائی

کھلا کے باغ بہر غزل و تاب کا جلوہ پر ایک زردہ میں ہو آفتاب کا

دینے لگا وہ رخ و تفکر مجھے بہ طرز  
یعنی جتایا اپنا تقاضا مجھے بہ طرز  
جب دیکھا خوب محو تیر مجھے بہ طرز  
کنے لگا زراہ تجستہ مجھے بہ طرز  
جب سب طرح سے پسند نصیحت وہ کر چکے  
میں بیٹھا چکا ستار ہا وہ کہے گئے  
جانا یہ میں نے یوں تو یہ چپکے نہ ہو ونگے  
میں نے کہا کہ ہم بھی ہیں ہاں جب جانتے  
جو کچھ کہ آپ کہتے ہیں سب سچ ہی تو یوں  
لیکن تمہارا زہر ہے یہ مکر اور فسوں  
دعویٰ جو آپ کرتے ہیں ہی باطل و ضل  
گستاخی ہو صاف تو اک عرض میں کن  
جو طعن و کشوں پر کہہ دو تم بجا درست  
ایسا ہی ظاہر آپ نے پیدا کیا درست  
پر یہ صلاح و زہد کا دعویٰ ہے نادرست  
تقویٰ ہمارے آگے ہو جب آ بکا درست  
جس دن کہ روزا بر ہوا اور سارے بادہ کس  
پیاسے پکار میں ہاتھ سے ساتی کے عطش  
آسدن چلیہ سب ہو کر جاو تم بھی غش  
مے اور کنج باغ ہو ساتی ہو ماہ و ش  
اور ہونہ وان فحل کوئی باعث حجاب کا

اور تب یقین ہو آیت کے اس اعتبار مجھ کو اگر تیرے مور و عتاب کیا کریں ہے ابی عالم شایب کا معلوم ہو گا شرمین بیا شایب کا

|                                      |  |                                   |  |
|--------------------------------------|--|-----------------------------------|--|
| <p>حالیہ سے قدیم تر ہے</p>           | <p>کر رہے ہیں مومنان کیلئے مومنان پاک<br/>کیا کیا و غامین دل سے بوقت اسید پاک<br/>ہاں رخصت تو بھی کد سے بیک آہ و دناک<br/>یار غم حسین میں اختر ہو جبکہ خاک</p>                                 | <p>یہ جہاں میں ہے</p>             | <p>مرد ہوش کر دے باتوں میں لکڑی لگا کے<br/>پھر دیکھیں بیٹھے ہو کر حرم چھپا کے<br/>اور جب زروے طنز بنے گا بنا کے<br/>کھینچے ہنسی سے اُس کو وہ منہ سے لگا کے</p>                                       |
|                                      | <p>مختص معروف بر غزل<br/>میر نظام الدین المتخلص بہ مومنون</p>  | <p>وہ زانہ زانو کو دین کے لگا</p> | <p>اک سست ناز و نہ تنہا بل پری لقا<br/>ستی میں جب کو پاس نہ ہو کچھ بھی شرم کا<br/>از روئے لطف بوسہ کرے یوں نہیں عطا<br/>گردن میں ہاتھ ڈالے وہ شوخ بے حیا</p>   |
| <p>اس طرح سے تن سے تباہ کیا ہم</p>   | <p>ہے داد خواہ تجھے وفا و وفا سے ہم<br/>راضی ہے ہم سے تیری جفا اور جفا سے ہم<br/>کیا لگ چلی ہے تجھ سے ہوا اور ہوا سے ہم<br/>نگہت کو مجھ سے لے ہے صبا اور صبا سے ہم</p>                         | <p>کریا بنائے جہاں پر پائے</p>    | <p>پھر دیکھیں کیونکہ بنتی ہے بے دین لقا<br/>جب وہ حرفت ہاتھ میں آجام سے لے<br/>گر تم نے سے کے پنے میں کچھ عذر بھی کیے<br/>منت سے یوں کہے کہ ہمارا لہو سپے</p>  |
| <p>آفت سے بچنے میں قیام اور فاسد</p> | <p>کرنی ہے ہم کو عمر بسر راہ عشق میں<br/>ہے جس کو جان و تن کی خبر راہ عشق میں<br/>یہی گئے ہیں سر سے گذر راہ عشق میں<br/>دینا ہر ایک کام پہ سر راہ عشق میں</p>                                  | <p>گر آپ خوف ہے تو بے حساب</p>    | <p>جس وقت اس طرح سرو سامان عیش ہو<br/>اور سے پلانے والا بھی ایسا ہو خبر و<br/>اور بھی بھند وہ ہو کے کرے ایسی گفتگو<br/>اُس وقت ہم سلام کریں قبلہ آپ کو</p>   |
|                                      | <p>رہتے ہیں روز رات کو روئے سحر تلک<br/>ہچکی سی ایک لگتی ہے دودو پھر تلک<br/>پائی نہ پھر دعا کی رسائی اثر تلک<br/>پیوخی نہ ایک باز جابت کے و تر تلک<br/>لک آئی ہے اثر سے و عا اور دے سے ہم</p> |                                   | <p>اور یوں تو میں بھی جانتا ہوں بادہ و حرم<br/>اور آپ کو تو بادہ سے انکار ہے تمام<br/>پر اعتقاد ہوگا اُسی وقت لا کلام<br/>اور امتحان بنیر تو یہ آپ کا غلام<br/>قابل نہیں ہے قبلہ کسی شیخ و شاگرد</p> |

|   |  |  |
|---|--|--|
| <p>لازم ہے دوستوں کو رہے دل سے محروم<br/>احسانداری اخلاق یک دیگر<br/>میں ہم بھی فیض گلشن ہستی سے بہرہ ور<br/>و اماں بھر کے پتے میں نگہت سے ہر سحر</p>                           | <p>مخمس معروف غمخیز<br/>نواب اسد اللہ خاں بہادر<br/>التخلص بہ اسد لقب غالب</p> | <p>شرح درد دل افکار کمون یا نہ کمون<br/>ہے مجھے رخصت گشتا کمون یا نہ کمون<br/>کچھ تو کہہ اے بت عیار کمون یا نہ کمون<br/>اپنا احوال دل زار کمون یا نہ کمون</p>  |
| <p>دل میں بھری ہیں بس کہ محبت کی شوقیان<br/>ہر غمخیز گل کا اپنے گمان میں ہے گلستان<br/>نیرنگ کا رخانہ دل کیا کروں بیان<br/>ہر ایک تازہ رنگ ہے غن بل نسان</p>                    | <p>نورانیہ تہذیب و تمدن کا بیان ہے</p>   | <p>آپ سے ہے دل و خشت زدہ کب سے باہر<br/>تسبیہ بھی میں نہیں انداز کے ڈھب سے باہر<br/>حرف بجا نہیں آتا مرے لب سے باہر<br/>نہیں کرنے کا میں تقریر ادب سے باہر</p> |
| <p>راہ طلب میں سکھو میر ہے باز گشت<br/>یاں ہر قدم ہے صورت خورشید و شمس<br/>دیوانگان شوق سے مت پوچھ سرگزشت<br/>سرگرم جستجو میں ترے بسکہ دشت و شمس</p>                            | <p>نورانیہ تہذیب و تمدن کا بیان ہے</p>   | <p>باب پنجم کی گلستان کی حکایت سمجھو<br/>مرثیہ کی اسے یا کوئی روایت سمجھو<br/>خیر جو سمجھو سو سمجھو یہ نہایت سمجھو<br/>شکوہ سمجھو اسے یا کوئی شکایت سمجھو</p>  |
| <p>یوں اب کوئی بڑھاوے کسو سے ہزار بٹ<br/>پر بے مناسبت کا ہوا استوار ربط<br/>ہوتا ہے اپنے جنس سے بے اختیار ربط<br/>آئینہ سے رکھے ہے یہ روزگار ربط</p>                            | <p>نورانیہ تہذیب و تمدن کا بیان ہے</p>   | <p>دیکھ کر کیسی عاشق و بے یارے دل<br/>ہے سو یاد بھی یہ پوش عزا داریے دل<br/>ٹکڑے ہوتا ہے جگر دیکھ کے ناچاریے دل<br/>اپنے دل ہی سے میں احوال گرفتاریے دل</p>    |
| <p>اجیا کا گرہ مجھ آراے ہے سچ<br/>لیکن مریض عشق سے شرمائے ہے سچ<br/>معروف درد عشق کو کب پائے ہے سچ<br/>ممنون درد دیکھ کے فرمائے ہے سچ<br/>عاجز ہو اس مرض سے دوا و دوا ہے سچ</p> | <p>نورانیہ تہذیب و تمدن کا بیان ہے</p>   | <p>جبے پاؤں کوئی غمخیز کمون یا نہ کمون</p>   |

ہے جہانغ آملہ کمون یا نہ کمون  
نورانیہ تہذیب و تمدن کا بیان ہے

|                                |   |                                |  |
|--------------------------------|---|--------------------------------|--|
| <p>کہتا ہوں کہ سب سے فائدہ</p> | <p>نے تو نقشِ دریا کی ہے شست<br/>نے صفِ غم ہی کو ملتی ہے شکست<br/>خوب دیکھا او دلِ اُلفت پرست<br/>نالہ من رہا ہے حاصلِ ست</p>   | <p>کہتا ہوں کہ سب سے فائدہ</p> | <p>جو کوئی کرنا گلہ ہے جو کسو اپنے کا<br/>لوگ باور نہیں کرتے ہیں پھر اسکو اصلا<br/>ہے یہ مشکل کہ نہیں اور سے مجھ کو شکوہ<br/>دل کے ہاتھوں سے گلہ ہے کہ ہے شرمنا</p>    |
| <p>ان کو امید ہے کہ فائدہ</p>  | <p>رد کرے جو ایک بوسہ کا سوال<br/>وہ کرے کیا خاک عاشق کو مثال<br/>کب بر آتی ہے تمنائے وصال<br/>اے صنم اے سروستانِ جمال</p>  | <p>کہتا ہوں کہ سب سے فائدہ</p> | <p>یعنی ہر دے ہی میں کٹھن کا ہنا ہے غمان<br/>اشکِ بیتابی و فریاد و فغان ہے غماز<br/>پہلے تو عاشقِ ننگین کی زبان ہے غماز<br/>مین تو دیوانہ ہوں اور ایک جہان ہے غماز</p> |
| <p>کہتا ہوں کہ سب سے فائدہ</p> | <p>تنوع کی حالت میں کیا ہوتا اگر<br/>دیکھ جاتا جو مجھے تو اک نظر<br/>وائے حسرت اے بتِ بیدا و گر<br/>جاں لب دارم نمی داری خبر</p>                                      | <p>کہتا ہوں کہ سب سے فائدہ</p> | <p>ہے سخنِ واقف ہی دلی مجھے معروف<br/>ہوں بندگانِ سخنِ صورتِ فعلِ اکبر<br/>دل میں باتیں ہیں بھری بسکہ زیادہ از حد<br/>آپ سے سیرا وہ احوالِ نو مجھے تو اسد</p>          |
| <p>کہتا ہوں کہ سب سے فائدہ</p> | <p>ہر گھڑی تو یہ جو کرتا ہے بیان<br/>دل نگاہت اس میں ہے جی کا زبان<br/>تو کوئی قاضی ہے تجھ کو کیا میان<br/>ناصحا من و انعم و عشقِ بستان</p>                           | <p>کہتا ہوں کہ سب سے فائدہ</p> | <p>مخمس شاعرِ سچیدیل معروف<br/>بر غزل حافظِ احسان صاحب</p>   |
| <p>کہتا ہوں کہ سب سے فائدہ</p> | <p>کہتے ہیں معروف ہی کو کیا زبان<br/>میر کو بھی کہتے ہیں مردِ فنون<br/>کرتے ہیں سودا ملک ثابت جنون<br/>قدِ شہرِ احسان کہ میداند کنون<br/>میخورم خونِ جگر بے فائدہ</p> | <p>کہتا ہوں کہ سب سے فائدہ</p> | <p>نالہ ہاے بے اثر بے فائدہ<br/>زاریِ شام و سحر بے فائدہ<br/>کیجے کیوں جی کا ضربے فائدہ<br/>گر یہ ام اے سیمبر بے فائدہ<br/>رنگِ زرد و ہچو زر بے فائدہ</p>              |

|  |   |
|--|---|
| <p>مختس مزب غزل محمد بزم<br/>صاحب المختص بذوق</p>  | <p>شرافت کا بیان حوال میں کس سے کروں<br/>آہ اور بھرنے لگا تازہ ہر اک زخم درون<br/>کیا خوشی کا ذکر بان سے عشق کا ہے یسوں<br/>دیکھ کر قابل کو بھرائی ہے فراہش دل چین</p>  |
| <p>جوش میں طوفان کو لالاکوئی ہم سے سیکھ جائے<br/>اضطراب دل دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے<br/>خاک میں گو ہر لانا کوئی ہم سے سیکھ جائے<br/>ابر تر آنسو بہانا کوئی ہم سے سیکھ جائے</p>    | <p>خوب ہے گرتو بجائے ایسے جانے سے وہاں<br/>یہی کچھ حاصل نہیں ہے سرکشانے سے وہاں<br/>ہے سو اظلم و ستم سارے زمانے سے وہاں<br/>کدو قاصد سے کہ جاوے کچھ بنانے سے وہاں</p>   |
| <p>تھا یقین ہو کہ میں نہیں کوئی دم کو قتل<br/>کون سا مشکل ہے کرنا عاشق پر غم کو قتل<br/>کر چکا ہے تو اسی انداز سے عالم کو قتل<br/>ہم نے پہلے ہی کہا تھا تو کر چکا ہم کو قتل</p>      | <p>ایسے غم میں گر جئے ہے کام یہ ہے مرو کا<br/>حال لکھنا کیوں کہ انکو رنگ روئے رد کا<br/>قصہ سنو اتے ہیں ان کو اپنی آہ سرد کا<br/>خط میں لکھو اگر انھیں بھیجا تو مطلع درد کا</p>   |
| <p>یہ تو ظاہر ہے کہ دشمن کو ہے بیشک مجھے<br/>کھینچ کیا ہوئے پیٹھے دیکھتے ہیں ہم بھی سیر<br/>یار ہو اس کے ہی کہتے ہیں تو ہے یہ بھی خیر<br/>جو سکھایا اپنی قسمت نے ورنہ اسکو غیر</p>   | <p>کر دیا گردون کو اس کے سامنے غم آپ ہے<br/>اسطرح دانستہ دے ہے کوئی سر کم آپ ہے<br/>خوش ہوا ہی چاہے وہ آتش عالم آپ ہے<br/>تیغ تو اوجھی پڑی تھی گر پڑے ہم آپ سے</p>  |
| <p>کیا ہی بچھپاتے ہیں اپنے دیکھ کر دل کا یہ حال<br/>سچ کہا ہے قدر نعمت ہوتی ہے بعد از حال<br/>سینہ کا وی سے حقیقت میں ہوا نقصان کمال<br/>تیر و یکاں جتنے تھے دل میں دیے تھے نکال</p> | <p>کا ہے کو کچھ منہ سے کہتا جانا میں یہ اگر<br/>اسطرح کا نکتہ چین وہ ہو گیا ہے کینہ ور<br/>باتوں باتوں میں کیا کیوں جان کا اپنی مضو<br/>جب کہا کرتا ہوں وہ بولے مرا سر کا ٹکڑ<br/>جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جا</p> |

|   |   |
|---|---|
| <p>گو کہ کھینچی ظاہر اس دشمن عالم نے تیغ<br/>ہاتھ میں دی پر خیال ابرو پر خم نے تیغ<br/>آپ اپنے پر لگائی عاشق پر غم نے تیغ<br/>وان ہلے ابرو یہاں گردن پر پھیری تھے تیغ</p>   | <p>سمعت ہوتے ہی پہلے تو کی مہر و وفا تو نے<br/>ستم ہم پر جو کرتا ہے وہ کیا دیکھی خطا تو نے<br/>ہمارے گمے دل بے ہر آخر کی دعا تو نے<br/>یہ جانا تھا کہ گچا تو وفا پر کی جفا تو نے</p>  |
| <p>انگو جب پاتے ہیں قہ اپنے کو کب پاتے ہیں ہم<br/>ساتھ اپنے شوق کے ہدم تو اڑ جاتے ہیں ہم<br/>شوق کی نیرنگ سازی ان کو دکھلاتے ہیں ہم<br/>سُن کے آمد ان کی از خود رفتہ ہو جاتے ہیں ہم</p>   | <p>ہمیشہ سے ترا جان حزن کو یہ مقولہ تھا<br/>کہ اسر قالب میں بن کے نہیں بننے کی اصل<br/>وہ ہو چلا اپنے گھرا در تو میں کرتی ہے وادلا<br/>تجھے تھا ساتھ جانا وہ گیا تو رہ گئی تنہا</p>   |
| <p>گو یہ کاری سے ہے اسے مضر حال لے تباہ<br/>یہ ملی ہے لیکن اس کے دل میں گھر کرنے کی راہ<br/>رہنمائے راہ آفت ہو گئے اپنے گناہ<br/>کیا ہوا اے فوق ہیں جو مر دکھائے سیاہ</p>   | <p>جو عہدہ قاصدی کالے دم مرنے پر کر رہا ہے<br/>کہ خط کو ہاتھ میں لیکر تھیلی پر وہ سر رکھے<br/>ہوا کیا اور خیال افسوس اپنے دل میں کیا کیلے ہے<br/>تناقصی جواب خط کی قاصد کے ہوئے پرے</p>   |
| <p>ممشاہدہ الی التخلص من طفر<br/>غفر اللہ عنہ غفرلہ رمز</p>   | <p>زمانہ دوستدار پنج یا ہر دشمن شاوی<br/>فلک کے ظلم سے خاموش کوئی ہو کہ فراوی<br/>اُسے کیا کام جسکو قید دنیا سے ہوا زادی<br/>لانا تھا خاک میں کون اور اب ہے کس کی بازی</p>  |
| <p>تمھاری وضع و صبا بیان کیا تھا ہوا کیا ہے<br/>ہمیں تم سے محبت کا گمان کیا تھا ہوا کیا ہے<br/>تمھارا قول ہم سے میری جان کیا تھا ہوا کیا ہے<br/>کیا وہ آپ نے ہم سے بیان کیا تھا ہوا کیا ہے<br/>کہ تم یاد ادا قرار زبان کیا تھا ہوا کیا ہے</p> | <p>سر آسمیہ یہ کیا اب دیکھتا ہے چار سو ایدل<br/>نہ یار اے خموشی اور نہ تاب گفتگو ایدل<br/>ہمیں معلوم ہے احوال تیرا سو ہوا ایدل<br/>کیا وہ مکر بس فکر کر میں گم ہے تولے دل<br/>کہاں تھا کون تھا کیا تھا میلان کیا تھا ہوا کیا ہے</p> |

|  |  |                                   |
|--|--|-----------------------------------|
| <p>کرے جیو فدا دل ہے جو کوئی چارہ گر اس کو<br/> نصیبوں سے لے کر اس کے شاہ نکمہ وراس کو<br/> سنائیں جب حال ہے رمز اپنا شر کر اس کو<br/> اگر ہم جانتے ایسا ندیتے دل فطہر اس کو</p>   | <p>نہیں کوئی مراد لدار آشنا فی الحال<br/> پر ایک تیرا جو جھلا ہے یادگار وصال<br/> اُسی کو سینہ پہ دھرتا ہوں خوب کھ کے لال<br/> جو گل میں کھائے لکھوں کس طرح تجھے حال</p>   | <p>نہیں جانتا کس پورے کا دروغ</p> |
| <p>محس معروف بغزل عبدالرحمن خان<br/> المخلص بہ احسان</p>   | <p>کرم سے تو نے جو قتل میں جلوہ فرمایا<br/> ز بسکہ مجھ کو تمنا ہے مرگ میں پایا<br/> تو سب کو قتل کیا اور مجھ کو ترسایا<br/> گلوے تشنہ پہ میرے نہ نچھ کو رحم آ یا</p>   | <p>نہیں جانتا کس پورے کا دروغ</p> |
| <p>بہی ہے چشمہ خون چشم اشکبار درین<br/> بچانہ قطرہ خون جسگر فگار درین<br/> ہزار حسرت و صد حیف و صد ہزار درین<br/> ہوا ہے زرد مرا غم سے جسم زار درین<br/> لما جو تجھ سے سراہ میں بیابان گرد<br/> تو دیکھ دیکھ مرا حال زار چہرہ زرد<br/> ہنسنا زیر لب اک بھر کے ناز سے دم ہڑ<br/> گر کھتا ہے دیکھ کے تو اس طرح دم بیدو</p> | <p>نہ آپ میں ہے یہ معروف بے سرو سامان<br/> نہ پاس شرم دیا ہے نہ ضبط آہ و فغان<br/> نہ باز رونے سے ہووے یہ دیدہ گریاں<br/> نہ دل کو تاب ہے فرقت میں کیا کوں احسان</p>   | <p>نہیں جانتا کس پورے کا دروغ</p> |
| <p>بچھے میں پھول گلستان کے ہر شبنم میں<br/> ہر ایک جا پہ ہے مرغانِ باغِ شمع میں<br/> بھرے ہیں تخت جگر غنچہ گل کے واس میں<br/> گذر ہوا تھا کیس رشک گل کا گلشن میں<br/> کہ بلبل لاتی ہیں یونِ بلبلین نہار درین</p>   | <p>محس مرزا رفیع السودا<br/> بر مصرع یقین</p>  | <p>نہیں جانتا کس پورے کا دروغ</p> |
| <p>اُس شوخ سے اس دل کے لگ جانے کو کیا کہیے<br/> ناحق کی اذیت سے دکھ بانے کو کیا کہیے<br/> احوال مرا یا تک پہونچانے کو کیا کہیے<br/> یوں ہفت میں اس جی کے چھنس جانے کو کیا کہیے<br/> کیا کام کیا دل نے دیوانے کو کیا کہیے</p>   | <p>اُس شوخ سے اس دل کے لگ جانے کو کیا کہیے<br/> ناحق کی اذیت سے دکھ بانے کو کیا کہیے<br/> احوال مرا یا تک پہونچانے کو کیا کہیے<br/> یوں ہفت میں اس جی کے چھنس جانے کو کیا کہیے<br/> کیا کام کیا دل نے دیوانے کو کیا کہیے</p> | <p>نہیں جانتا کس پورے کا دروغ</p> |

کسی نے نہ جانتا کہ یہ کیا ہے

نہیں جانتا کس پورے کا دروغ

|  |  |   |  |   |  |  |  |   |  |
|--|--|---|--|---|--|--|--|---|--|
| <p>اس دے میں کتنا تھا وہ تجھ کو لہجاتا ہے<br/>         کیوں اس لب شیریں کی بات تو نہ تو جانتا ہے<br/>         گو زہر تو ہو میٹھا لیکن کوئی کھاتا ہے<br/>         یوں دیدہ و دانستہ جی کوئی کھیلتا ہے</p> | <p>غم فراق سے سینہ تو شوق ابھی سے ہے<br/>         سپید چہرہ برنگ افق ابھی سے ہے<br/>         جو جاؤں جاؤں گا تجھ کو سبق ابھی سے ہے<br/>         شب فراق میں دل پر قلق ابھی سے ہے</p> | <p>دلغ دو ستو میرے جو کجگاہ کا ہے<br/>         نہ حور کا نہ پری کا نہ بادشاہ کا ہے<br/>         ہر اس دل میں سمایا جو اسکی راہ کا ہے<br/>         چلا نہیں پہرا وہ تو سیر ماہ کا ہے</p> | <p>نہ زکر کہ اُسے دیکھے نہ زور کی ہے طاقت<br/>         نہ عجز سے کچھ حاصل نہ کام کرے منت<br/>         کس طرح سے کاٹو غین کتنی نہیں یہ رحمت<br/>         کیا فکر کروں یا رولا حول ولا قوت</p> | <p>رواں ہو جیسے کہ نسیان کا قطرہ سکھ صدف<br/>         کمان سے جون ہو گر یزیدہ تیر منت ہدف<br/>         کہ جیسے پرچہ کا غذبہ ہو وے خالی کف<br/>         میں لکھ چکا ہی نہیں حال دل کا اسکی طرف</p> | <p>اس جینے سے بہتر ہے اب موت بد دل دھرم<br/>         جل تجھے کہیں جا کر یا ڈوب کہیں مرے<br/>         کس طور کٹیں راتیں کس طرح سے دن بھرے<br/>         کچھ بن نہیں آتی ہے حیران ہوں کیا کرے</p> | <p>لگا تیری نے جسکے نہیں کیا گھائل<br/>         وہ آج مر گیا ظالم اٹھا کے صدمہ دل<br/>         خدا کے واسطے چل دیکھ تو ارے قابل<br/>         ہنوز دفن ہوا ہی نہیں ترا بسمل</p> | <p>مصرع کو تھیں تیرے سووائے سنا تھا گل<br/>         روتا ہے وہ تب سے یوں بڑے گویا بادل<br/>         ہے رعد خط نالان بجلی کی طرح بے کل<br/>         پھر پھر کہ وہ پڑھتا ہے ہاتھوں کے نہیں لمل</p> | <p>ہوے سم اسکے جو مال تو دکھ سہا عشرت<br/>         ہمارے آنکھوں میں دن رات خوں بہا عشرت<br/>         صبح سے شام تک وہ خوش و با عشرت<br/>         انسی نے شام کے آنیکو کیا کہا عشرت<br/>         کہ بھولی آپ کے سندھ پر شفق ابھی سے ہے</p> | <p>ہذا مختص از<br/>         عشرت است</p> |
|--|--|---|--|---|--|--|--|---|--|



|  |  |  |  |
|--|--|--|--|
| <p>ہذا مختس از<br/>ارشاد است</p>   | <p>یہ ہے کہ خدا کچھ کسی سے کام نہ ڈالے</p> | <p>اسوقت توقع نہیں مالد و پدر سے<br/>احسن مہن جو امید رکھیں اپنے سپر سے<br/>یہ مصرع عجب کہنے لکھا خون جگر سے<br/>لائق ہے جو ہم اسکو لکھیں آب گہر سے</p>                                | <p>یہ ہے کہ خدا کچھ کسی سے کام نہ ڈالے</p> |
| <p>اس گردشِ فلک و حق آپ ہی سنبھالے<br/>دنیا کی محبت سے مرے دل کو نکالے<br/>یہ قوم دغا باز جہا جوے رزا لے<br/>کرتے ہیں ہر اک بات پہ کیا حیلے والے</p>   | <p>یہ ہے کہ خدا کچھ کسی سے کام نہ ڈالے</p> | <p>ارشاد تو عاقل ہے پر اک خوفِ خدا کر<br/>جو دوست نظر آوے دل جان تو خدا کر<br/>مقدور سے اپنے نہ گنہگار م روا کر<br/>کوئی طعنہ نہ مارے تجھے یہ مصرع شا کر</p>                           | <p>یہ ہے کہ خدا کچھ کسی سے کام نہ ڈالے</p> |
| <p>افسوس عجب طرح کا آیا ہے زمانہ<br/>جو دل سے یگانہ تھا ہوا ہے وہ بگانہ<br/>جاتا ہوں ہر اک کام کو مین خانہ<br/>کوئی بھکونہ پوچھے کہ یہ ہے کون فلانہ</p>  | <p>یہ ہے کہ خدا کچھ کسی سے کام نہ ڈالے</p> | <p>ہذا مختس از<br/>کنوار است</p>   | <p>یہ ہے کہ خدا کچھ کسی سے کام نہ ڈالے</p> |
| <p>پوچھے ہیں اُسے جو کہ ہوزر وار تو انگر<br/>مفلس کو نہ پوچھے وہ اگر ہوے برادر<br/>ہم شمار محبت کا نہیں رو سے زمین پر<br/>کیا غیر زمانہ ہے یہ اللہ اکبر</p>  | <p>یہ ہے کہ خدا کچھ کسی سے کام نہ ڈالے</p> | <p>سوداے یار سے ہے نیٹ بہتیار دل<br/>مدت سے اک نگاہ کا ہے انتظار دل<br/>شوق وصال یار ہوا خار خار دل<br/>کیا کہیے کس قدر ہے سدا اضطراب دل</p>   | <p>یہ ہے کہ خدا کچھ کسی سے کام نہ ڈالے</p> |
| <p>جو کچھ کہ نبر گون نے کہا ہے سو بجا ہے<br/>دل کو نہ لگاؤے جو کسی سے تو بھلا ہے<br/>دنیا میں ذرا چشم مروت نہ حیا ہے<br/>جو بھگو ملا اپنی غرض کا ہی ملا ہے<br/>سچ ہے کہ خدا کچھ کسی سے کام نہ ڈالے</p> | <p>یہ ہے کہ خدا کچھ کسی سے کام نہ ڈالے</p> | <p>آشفگی ہے دل کو نیٹ او بچ و تاب<br/>آزردگی و خستگی رہتی ہے بے حساب<br/>بی طرح روز و شب اہلے آہ اضطراب<br/>ہے قید زلف یار دل خستہ کو عذاب<br/>چاہہ ذوق میں بھنپکے ہے اب شرمسار دل</p> | <p>یہ ہے کہ خدا کچھ کسی سے کام نہ ڈالے</p> |

|  |                                   |
|--|-----------------------------------|
| سنگ جفا سے شیشہ دل چور ہو گیا  | رخون سے سینہ خانہ زبور ہو گیا     |
| کر عشق ہر طرح سے مین مجبور ہو گیا  | دیوانگی میں نام ہی مشہور ہو گیا   |
| بارگراں سے عشق کے ہے زیر بار دل  |                                   |
| چاہت نے اے کنور مجھے دغا خان کیا   | بارالم سے پشت دو تا جون کمان کیا  |
| ہر طرح اس جہان سے مجھے خستہ جان کیا  | لے لے کے دل کو قید پے زلف تان کیا |
| ترپے ہے سینہ مین مرے بے اختیار دل  |                                   |
| <p>مثلت از خان عالی شان فصاحت بیان</p> <p>حکیم محمد مومن خان سلمہ الرحمن</p> |                                   |
| لذت فراست در دل شہاگر لیستن  | خوش در خواست حسرت طوبی گر لیستن   |
| پناں ملول بودن و بیدار لیستن   |                                   |
| سست بجا ہوتو نہ یون جھانک چارو   | اے دیدہ دار پاس کہ مقبول عشق کو   |
| رسوا نگاہ کردن و رسوا گر لیستن   |                                   |
| منظور ہے کچھ اور کہ اشک آنکھ سے چلے  | من کیستم کہ گریہ بجا لم کند و سے  |
| می زیدت بہ نرگس شہلا گر لیستن  |                                   |
| ہن غوغشا نیان جفت اے شہم اشکبار  | گر کام دل بگریہ میسر شدے وصال     |
| صد سال میتوان بہ تمنا گر لیستن   |                                   |
| حیران ہون دیکھ دیکھ لکھ لکھ تو نیم لے ہزار                                   | بید روڑا بہ صحبت ارباب دل چہ کار  |
| خندیدن آشنا نمود با گر لیستن   |                                   |
| اس طرف ہاے روتے ہیں کس تو نے خنسا  | عمر بگریہ ہاے ہوس صرف نڈ کنون     |

واحدت خواجہ حیدر علی  
 مستخلص از  
 مکتوبی از  
 آگے ایک انتخاب از  
 بہم و سخن و دل و غزل و غزل  
 طبع شاعران و غزل و غزل  
 می لب و جان مجبور سے غزل و غزل  
 جوینے کے لئے غزل و غزل  
 مرانی غزل و غزل  
 منس خاتم سے غزل و غزل  
 عشق خواجہ خلد و غزل  
 عمر و زانوہ و غزل  
 بارغ عالم میں غزل و غزل  
 سرورند

|                                      |  |
|--------------------------------------|--|
| اعظم تباہ باہیم وواگر لیست           |  |
| اسے شیخ میر بندہ و خلد برین پرست     | اگاہ ہے بیاد سرو قدے گریہ ہم خوش         |
| اس کے بیوقوف سدرہ و طوبے گریست       |  |
| لاکھوں تباہ حال ہیں اور اشکبار ایک   | ہر کس کہ بہت گریہ بجالش رواست ایک        |
| اتوان بجا لم تن تنس گریست            |  |
| مومن یہ کہدے جا کے کہے گریہ دلچسپ    | عربی زگریہ دست نداری کہ در فراق          |
| در دست زول فی بردالا گریست           |  |
| مسدس قوی                             |  |
| سینو ذرا یہ گفتگو شب کو بروے آجو     | پیتے تھے بے سہو سبوی ملک صم سے دوہو      |
| شعلہ تھی روبرو ہم تھے ویاخو برو      | لیک ہوئے وہ سب فواخو شب نہ من او         |
| صبح دید شب گذشت ماہ شبینہ خانہ رفت   |  |
| روسے سحر یہ کنید یار باین بہانہ رفت  |  |
| ہننے کئے تھے واہ واشکو فرے عجیب      | بزم شراب رنگ رنگا ورنبل میں غنچ لب       |
| سینہ بہ سینہ لب لب نہیں کچی تام شب   | عین خوشی میں کیا ہوا دیکھو تو یار غنچ لب |
| صبح دید شب گذشت ماہ شبینہ خانہ رفت   |  |
| روسے سحر یہ کنید یار باین بہانہ رفت  |  |
| یار نے کی تھی روشنی صحن میں ہر طرف   | نہ نہ لکے واپار چکے چراغ صفت بہ          |
| اب روان میکشی باگ نے دی صلد کون      | کیا یہ سماندھا جو تھا صفت گیا مرے کون    |
| صبح دید شب گذشت ماہ شبینہ خانہ رفت   |  |
| روسے سحر یہ کنید یار باین بہانہ رفت  |  |
| شام سے نیکے تا سحر خیز رہا ہمارے گھر |  |
| ہم تھے نشہ میں سحر آیا کہین سے سیمبر |  |

|  |   |   |
|--|---|---|
| <p>پس تہ تیغ جو درویش کے لئے ہے<br/>         بیٹھے وہ ہیں اب جو کھڑے ہیں<br/>         گفتار چھپ کر کہتے ہوں خانہ راز<br/>         بہون گزشتہ کی باتیں درخت راز<br/>         حال دل جو عیان تفرقہ از راز راز<br/>         صحبت آں ہی کو غل از راز راز<br/>         فن آبا کا تو دل میں خفا کرے<br/>         نہ نکلے ناں باتوں میں خفا کرے<br/>         جوڑی کہتے تھے ہم سب سے تھے<br/>         نہ کہتے تھے تو سب سے جہاں تھے<br/>         روئے لگتے تھے نہ لگتے تھے<br/>         اس وقت تو چہاں ہی کہتے تھے<br/>         اے</p> | <p>تنگ گرفتار ہر دوست برف و در</p>  | <p>شوق تو دل میں شیر و تگ گیا و گز</p>          |
|  | <p>صبح وید و شب گذشت ماہ شبینہ خانہ رفت</p>                                 | <p>روے سحر سہ کنید یار باین بہانہ رفت</p>       |
|  | <p>لذت عیش و زندگی ٹھاٹھ یہ تھا قلیک</p>                                    | <p>سوتے تھے ہم بلنگ پر لکے صنم سے بید ہرک</p>   |
|  | <p>صبح وید و شب گذشت ماہ شبینہ خانہ رفت</p>                                 | <p>روے سحر سہ کنید یار باین بہانہ رفت</p>       |
|  | <p>شکوہ و شوق و در با صبر کی لے گیا متاع</p>                                | <p>فروسی اس سے کہ نہ پایا نہ کچھ بھی انتفاع</p> |
|  | <p>صبح وید و شب گذشت ماہ شبینہ خانہ رفت</p>                                 | <p>روے سحر سہ کنید یار باین بہانہ رفت</p>       |
|  | <p>ہذا مثنوی از کلام فصاحت و بلاغت شاعر حکیم محمد موسیٰ خان سلمہ التفار</p> |   |
|  | <p>میں جان سے مرنا ہوں تجھے بھیجی رہی ہے</p>                                | <p>اے چارہ گر آجل کہ دم جا رہی ہے</p>           |
|  | <p>اپنی سی تو کر دیکھ عجب نسیم وری ہے</p>                                   | <p>کیون پہلے سے دوان میں اثر ہے انری ہے</p>     |
|  | <p>یوں دعویٰ ہے ہر فن تو ہیودہ مسری ہے</p>                                  | <p>ہو جاؤں میں جانہ تو رے ناموری ہے</p>         |
|  | <p>گر ہم سے دھنڈکی دوا ہوئے تو جانیں</p>                                    | <p>بیمار محبت کو شفا ہوئے تو جانیں</p>          |
|  | <p>زخم دل مجروح پہ لگتا نہیں ٹانکا</p>                                      | <p>ہر چند کہ درمان نہیں عشق تباں کا</p>         |
|  | <p>پر شکر ہوا سہل علاج اپنی تو جانکا</p>                                    | <p>مرنا قلن ہجر میں بچنا ہے بیان کا</p>         |
|  | <p>تھمتا نظر آتا ہے لہو زخم نہان کا</p>                                     | <p>وہ حال نہیں ہے دل بے تاب تو ان کا</p>        |

|   |   |  |
|---|---|--|
|   | <p>تا شیر و آب تری کر جائے تو کر جائے<br/>ہر جگہ کہ ناسور ہے بھر جائے تو بھر جائے</p>                               |  |
| <p>اگر تھا مرض الموت پہ ممکن ہے تھاب<br/>سینہ سے مرے ہاتھ جدا ہونے لگا اب<br/>وہ فتنہ کی آفت ہے نہ وہ شوق تھا اب</p>      | <p>یعنی کہ دل اس دشمن جانی سے بھر اب<br/>بی طاقی جان نہیں آزار قضا اب<br/>وہ عشق کی خاطر ہے نہ وہ پائس تھا اب</p>   |  |
|   | <p>کچھ کام نہیں بیچ و خم زلف دوتا سے<br/>کھایا کرے بلی سیکڑوں اب میری ہلا سے</p>                                    |  |
| <p>سرسنق غم و وقت صدا آزار رہا میں<br/>بیجرم سزاؤں کا سزاوار رہا میں<br/>افسردہ دل گرمی اغیار رہا میں</p>                 | <p>اک عمر ملک زسیت سے بیمار رہا میں<br/>مشتوق کے پرہیز سے بیمار رہا میں<br/>کیا کیا نہ مصیبت میں گرفتار رہا میں</p> |  |
|   | <p>آخر طیش اس آتش خاموش میں آئی<br/>جان گرمی غیرت سے غضب جوش میں آئی</p>  |  |
| <p>اُس حال کے دیکھ سے ہوا حال پریشان<br/>سمجھا میں کہ یوں بھی تو ہے مایوسی حزن<br/>ناچار کہا طعن سے میں نے کہ مری جان</p> | <p>مل گھر میں وہ بیٹھے تھے سر اسیمہ حیران<br/>غصہ کے سبب چپ نہ سکی بخش چمن<br/>انصاف کرو صبر کرے کب تلک انسان</p>   |  |
|   | <p>کس سوچ میں بیٹھے ہو ذرا سر کو اٹھاؤ<br/>گو دل نہیں ملتا ہے پر آنکھیں تو ملاؤ</p>                                 |  |
| <p>غیر وکی طرح محرم اسرار تھے ہم بھی<br/>اُس چشم غایت کے سزاوار تھے ہم بھی</p>  | <p>دیکھو تو ادھر کو کہ کبھی یار تھے ہم بھی<br/>منظور نظر صورت اغیار تھے ہم بھی</p>                                  |  |
|   | <p>یوں شربت ویدار سم اسیر نہیں تھا<br/>کچھ نرگسی بیمار کو پہ پہنر نہیں تھا</p>                                      |  |

اس زبان کے چمن بے نظیر  
نہایت نکاح ہے جو چمن کو بیاہیم  
کوئی نیک نہ تھا اب کبھی صحبت میں  
دوسرے کو نہ سالی تھی نہ دوست میں  
تھوڑے تھوڑے ہم تھے ہر حالت میں  
جس میں چمن نہ تھے نہیں دوست میں  
صحنہ کو بھٹکا تھا اب کبھی  
حال بندہ کا نہ عاشق تھا اب کبھی  
کسی نہ بیچارے کی پیروی تھی  
نہ ہی اب کبھی کس زانکس کی  
نہ ہی اب کبھی گنگے کے چمن بے نظیر  
چمن بے نظیر ان کو بھٹکے گنگے کے چمن بے نظیر  
ہم سے کچھ نہیں جانتے دیو کو کوئی



|  |   |   |
|--|---|---|
| <p>یہ تندی خود نہیں کچھ گرم ادائی<br/>ہر ایک سے ہر بات پہ ہوتی ہے لڑائی</p>        | <p>اس شعلہ مزاجی نے مری جان جلائی<br/>کیوں خصلت مذموم پسند آپ کو آئی</p>            | <p>روشنی کو جود نہیں ملے کیا کرنا ہے<br/>پہلے درگاہ ہون میں وزارت چکر نہ ہے<br/>دور زنجیر جو کر کہتی تھی محبت نبوی<br/>ہمیشہ نبی کی قربت تھی وہ فکرت ہری<br/>قصہ کہتا وہ جود وہ محبت نہ ہری<br/>نہ خدا کا تکیہ کاری کی صورت نہ ہری<br/>اتنا س ایک تو کھتے تھے تری ذات سے کم<br/>چکر گیا تو گمراہی پہ جبر سبات سے کم<br/>چکر گیا نہ محبت کا زانہ سے علاج<br/>بچھے تھے اس لہجہ پر چکر کیا ہو علاج<br/>بڑے مشورہ کا تو تاج کا منج<br/>پر آتا بھی کل کی طبیعت نہ آج</p> |
| <p>کس واسطے بیوجہ غضبناک ہوئے ہو<br/>کچھ شرم میں تھا عیب کہ بیباک ہوئے ہو</p>      | <p>تم گھر میں کہاں آئے کہ گویا غضب آیا<br/>کچھ خیر تو ہے ایسا کہاں کا غضب آیا</p>   |   |
| <p>کوئی ہو جہاں سانسے آیا غضب آیا<br/>پھر لڑکے چلے جاتے ہو یہ کیا غضب آیا</p>      | <p>سمجھو تو ذرا بات کہ بیجا غضب آیا<br/>گھر والے کہاں جائیں یہ کیسا غضب آیا</p>     |   |
| <p>بیوجہ عداوت کا سزاوار تو میں ہوں<br/>اوروں یہ ہے کیوں ظلم گنہگار تو میں ہوں</p> | <p>ہر اک سے بگڑ کر مرے دم پر نہ بناؤ<br/>کیوں ہاتھ سے جاتے ہو تم اتنا بھی نہ آؤ</p> |   |
| <p>وزرات جہاں رہتے ہو اب بھی وہیں جاؤ<br/>جو تم کو سنا یا کریں تم اُن کو سناؤ</p>  | <p>دل سرد ہوا تم سے مزاجی نہ جلاؤ<br/>اس گرمی اُفت کو بس بآگ لگاؤ</p>               |   |
| <p>کبتک چلے کوئی طیش خاک میں لمبا ہے<br/>ٹھنڈا ہو کلیجہ جو کہیں سوزش دل جا ہے</p>  | <p>افسوس مرے غم نے نہ کی تجھ میں ہریت<br/>آئی وہی درپیش جو تھی عشق کی غایت</p>      |   |
| <p>بیفائدہ سے آئے نظر حرف و حکایت<br/>بیجا ہیں گلے سب ترے یہ وہ نہ حکایت</p>       | <p>بھوسے سے جو لمبا ہے ہو یہ بھی ہے عنایت<br/>یعنی ہوں سبب پوچھ کے شرمندہ نہایت</p> |   |
| <p>ہے رنج بجابات یہ بھائی مرنے جی کو<br/>سچ کہتے ہو دل میں نے دیا اور کسی کو</p>   | <p>میں ہی تو رہا ہوں کہیں شکوہ خوش غورم<br/>میرے ہی نظر سے عیان دنیا کا عالم</p>    |   |
| <p>میں نے ہی تو کی بادہ کشی غیر سے باہم<br/>آتی ہے جمائی پہ جمائی مجھے ہر دم</p>   | <p></p>   |   |

|  |   |  |
|--|---|--|
| <p>یہ ہیں ساتھ ساتھ ساتھ<br/>یہ ہیں ساتھ ساتھ ساتھ<br/>یہ ہیں ساتھ ساتھ ساتھ<br/>یہ ہیں ساتھ ساتھ ساتھ<br/>یہ ہیں ساتھ ساتھ ساتھ<br/>یہ ہیں ساتھ ساتھ ساتھ<br/>یہ ہیں ساتھ ساتھ ساتھ<br/>یہ ہیں ساتھ ساتھ ساتھ<br/>یہ ہیں ساتھ ساتھ ساتھ<br/>یہ ہیں ساتھ ساتھ ساتھ</p> | <p>انگریز اسیان لیتا ہوں پڑا میں ہی تو ہم</p>     | <p>میرے ہی تو گروں میں پڑا جا ہے کچھ خم</p>    |
|  | <p>میرے ہی تو آنکھوں میں غضب نیند بھری ہے</p>     | <p>میرے ہی جبین پر جو یہ گھٹنے یہ دھری ہے</p>  |
|  | <p>میں ہی تو کمین رات کو بیدار رہا ہوں</p>        | <p>میں ہی تو ہم آغوش طلب گار رہا ہوں</p>       |
|  | <p>میں ہی تو صبح سے سرشار رہا ہوں</p>             | <p>میں ہی تو کف غیر سے میتوار رہا ہوں</p>      |
|  | <p>ملک ہوس تازہ خریدار رہا ہوں</p>                | <p>لذت دوا و باش ہوس کار رہا ہوں</p>           |
|  | <p>پت</p>   | <p>برستیان میرے ہی تو آنکھوں سے عیاں ہیں</p>   |
|  | <p>میرے ہی تو ہونٹوں پر یہ دانتوں کے نشان ہیں</p> | <p>تجھ کو مری جانب سے لگایا ہے کسی نے</p>      |
|  | <p>کوئی نہ کہے یہ کہ سکھایا ہے کسی نے</p>         | <p>ایسا مجھے دیوانہ بنایا ہے کسی نے</p>        |
|  | <p>بجھرم یہ طوفان اٹھایا ہے کسی نے</p>            | <p>کیا کیا نہیں آنکھوں سے دکھایا ہے کسی نے</p> |
|  | <p>یہ جھوٹا نہیں سچ ہے بتایا ہے کسی نے</p>        | <p>یوں مان لے ایسا کوئی نادان نہیں ہے</p>      |
|  | <p>تم غم سے ملتے ہو یہ طوفان نہیں ہے</p>          | <p>یہ بات تم اُس سے کہو جو بات کو مانے</p>     |
|  | <p>کیون لوگ لگے آپ پہ ہتان لگانے</p>              | <p>سب عذر ہیں بیگاہ بہودہ بہانے</p>            |
| <p>میں نے تم سے جو بات کہی تھی</p>   | <p>میں نے تم سے جو بات کہی تھی</p>                | <p>میں نے تم سے جو بات کہی تھی</p>             |
|  | <p>میں نے تم سے جو بات کہی تھی</p>                | <p>میں نے تم سے جو بات کہی تھی</p>             |



|  |   |  |
|--|---|--|
|  | کیا شکل بگاڑی ہے بس اب منہ نہ بناؤ<br>آئینہ دکھا دیوین تو صورت نہ دکھاؤ   |  |
| میری تو نعل غالی ہے آپ اور کے بہن<br>گھر چھوڑ کے اپنا رہو یوں اور کے گھر میں<br>کیونکر نہوتا ایک جہان میری نظر میں | کیا تم ہے کیونکر نہ اٹھے درد بکرمین<br>اک آن بھی مجھ سے نہ ملو آٹھ پیر میں<br>سنا ہوں شب و روز تھیں بزم دگر میں           |  |
|  | ہر روز تو اسے ہر درختان سے کہیں اور<br>ہر رات تو اسے شمع شبستان سے کہیں اور   |  |
| اندیشہ انجام سے پتاؤ تو بہتر<br>جودل میں ٹھہرتی نہیں ٹھہراؤ تو بہتر<br>اب بھی جوان اطوار سے باز آؤ تو بہتر         | ہے وقت اگر دل میں سمجھ جاؤ تو بہتر<br>میا کی بیصرف سے شرماء تو بہتر<br>اغیار کے لئے کی قسم کھاؤ تو بہتر                   |  |
|  | پھر ورنہ مری طرح سے پتاؤ گے دیکھو<br>اپنے کئے کی تم بھی سزا پاؤ گے دیکھو  |  |
| تم سے تو زیادہ ہیں طر حدار جہان میں<br>اس جنس کی ہے گرمی بازار جہان میں<br>میرے بھی ہزاروں ہیں خریدار جہان میں     | کچھ تم ہی تو دلبر نہیں ہے یار جہان میں<br>باقی ہیں ابھی دل کے طلبکار جہان میں<br>نخلین گے بہت آپ کے اغیار جہان میں        |  |
|  | مستوق مجھے گر تمہیں عشاق بہت ہیں<br>یہ یاد رہے میرے بھی مشتاق بہت ہیں   |  |
| تم اتنے بگڑ جاؤ میں اُس پر بھی بنا ہوں<br>تسے نہ ہوں آرزو میں گوجی سے غفل ہوں<br>ایسے کسی مشوقہ دلجو پہ خدا ہوں    | کیا ایسی ہی مجھ پہ کہ پا مال و فام ہوں<br>تم چھوڑ دو یوں اور میں باند و فام ہوں<br>یہ چاہیے مجھ کو بھی کہ اب اور کو چاہوں |  |
|  | ہر دم جو سوے عاشق مضطر نگران ہو   |  |

گر از بدین غمی گل چاہی کی طرح  
رنگین کاغذ بنوید تا خاک و گداز  
خود فروزی کے مفید نہ بننے کی  
بیتہ کامی کے جلنے نہ بننے کی  
پوٹھ سلوانے سے باز نہ بننے کی  
گل آنا تھیں نام سے بننے کی  
بہی دوسے بھی جن میں خود بننے کی  
بائیں کو کبھی کا تھا بہت درخت  
مرد بننے سے تو کراہ کر رہنے کی  
جان کھانے سے تو کھڑے رہنے کی  
منہ کی لٹے تھے تو ہاتھ چھپانے کی  
بانوں خال بن کر نہ لپٹنے کی  
نند

|  |  |
|--|--|
| فکر ستم اسکے دل نازک پہ گراں ہو  |  |
| یون و لشکر عاشق جانبار نہوے<br>ہر ناکس کس محرم ہمار نہوے<br>بار فلک تفرقہ انداز نہوے                           | جون در زمان دشر پرداز نہوے<br>ان بواہوسون کجی دساز نہوے<br>بیسفرہ اداؤن سے کوئی ناز نہوے                       |
| کیا ذکر ہنسے بولے وہ بے طو کسی سے<br>کچھ بات ہے وہ بات کرے اور کسی سے  |  |
| لازم ہے کہ ضد ستری ہر بہین جان<br>ہر ایک کو افسانہ کو چسپ سناؤن<br>اس شعلہ زبانی سوین کیا کیا ہی جلاؤن         | دیکھے کہ نیکھے کوئی احوال دکھاؤن<br>یہ تیری جفا اسکی دفا بکوتاؤن<br>شاعری تو ہو تسکوا شکایت پہ جواؤن           |
| مشہوراد سے اور تجھے برنامہ گردن میں<br>برنامہ تجھے اور اسے خود کام گردن میں                                    |  |
| غیر دن کو ملاست ستری عذر نہ آئے<br>یون غم کی بن آئی تو کیا کیا نہ بن آئے<br>تو بیٹھ رہی شرم سے اور وہ نہ ملائے | ہر کوئی بہانہ سے مراقتہ سنا دے<br>طعنے تجھے دے دیکے جو دم ناک میں آئے<br>پردا کر کے کچھ بھی تو جانے کہ نہ جانے |
| اگر سب ترک ملاقات نہ ہو سچھے<br>لجائے سچھے چپ پہ کوئی بات نہ پوچھے   |  |
| یہ نالہ ہول پر کہ خداوند و عالم<br>کس جرم کی تیر یزین یون غوا ہو گئے ہم<br>وہ عیش جودا دین تو کیا کیا نہواتم   | ہم بھی کبھی بہتے تھے بہانین خوش خرم<br>جتنی کہ ہوئی رختی خوشی اتنا ہی ہوا غم<br>دلیں کے سو حسرت و افسوس سے ہم  |
| جلتا ہوں تو میں انجمن افز و زکبان ہے<br>دل دل غم ہے تو اسے دسوز زکبان ہے                                       |  |

قتل سے عاشق مارتا فانی ہے  
غزل حق و یحییٰ بن زہرا کی  
جو خوشی کا تار کی نہیں کھانم  
کھانے پر لب کی جگہ ہے تو ہم  
وہ نہیں سکتے شریعت کی  
وہ نہیں کہتی یہاں سے ہم  
عشق با بیکہ بیگنیہ الیہ  
دلیکائی گئی علی بن ابی  
یغلاطی جو اس کی بی بی بن گیا  
کیا علی اور زینب خوش ہوئیں  
استاذ نے یہ کہی تھی زینب  
دستی سے صاحب کو جو بطور زینب  
تکلیف دین کی ہزار تہا کہ ہو

|  |  |
|--|--|
| <p>رہ رکھ خیال آئے کہ یہ میں نے کیا کیا<br/>الزامِ بدن کیونکر لے میں کسی خطا کیا<br/>عاشق نہ رہا کوئی تو معشوق رہا کیا</p> | <p>ہوئی ان پر کا تو نے ندامت مجھے کیا کیا<br/>قسمت ہی بری ہو تو کرے کوئی بھلا کیا<br/>ہر وقت ہوا فسوس کہ ہر چیز یہ کیا کیا</p> |
| <p>ہر اک سے کہے کچھ مجھے تدبیر بتا دو<br/>اس وحشی روم غور وہ کی تسخیر بتا دو</p>   | <p>ہر ایک بہانہ سے مجھے بلو دھکا دیا<br/>ہر لحظہ مرے سامنے سے ہنسکے چلا جا<br/>ہر شوخ شرارت سے مرے دل کو ٹالیا</p>             |
| <p>کیا کیجے ہمیں ناز آٹھایا نہیں جاتا<br/>روٹھے کو مٹاتے یہ مٹایا نہیں جاتا</p>  | <p>پھر دن ٹلے بات گویا نہ ٹلا لون<br/>ناچار ہو پھر آپ سے میں تجھ کو منا لون<br/>پھر دیکھے نہ کس سے سب ارمان نکال لون</p>       |
| <p>ہے نام جو ہر تابعِ فرمانِ گردن میں<br/>مومن ہوں تو تجھ کو بھی مسلمان گردن میں</p>                                       | <p>واسوخت میان قلندر بخش صاحبِ امتخلصِ جرات</p>  |
| <p>یارِ با زندہ جدائی سے تو مرنا بہتر<br/>بحرِ الفت میں قدم کانہیں نہرنا بہتر</p>  | <p>اگر رے غم جی ستوں جی سے گزنا بہتر<br/>ہمکنارہ بھی اب اس چاہ سے کرنا بہتر</p>  |
| <p>رفتہ رفتہ ہوئے اب کجہ آفت میں غریق<br/>موجِ زنِ دل میں رہا جسکے یہ دریا سے عمیق</p>                                     | <p>یاد رکھو کہ یہ شعر مرزا کا ہے نہ مرزا کا ہے<br/>یاد رکھو کہ یہ شعر مرزا کا ہے نہ مرزا کا ہے</p>                             |





|  |   |
|--|---|
| شیخ ابرمکی جو دریافت کسے بڑانی         | پڑے تو ایسا ہی را کہ نہ مانگے پانی      |
| آنکھیں جادو بھری تجھ کو اگر آئین نظر   | شکل نگر نہ ہے آنکھوں میں کچھ نور بصر    |
| اور زخماں بھرب لیے ہی ہوں رشک قمر      | جان سے دیکھ جھینسان تو ٹھنڈی بھر بھر    |
| ترے جو سنا آئیں غیرت خورشید کو لے      | تو خجالت سے کچھ نہ کسی کو دکھلاے        |
| کان کا نہ ملاحات ہوں کہ دیکھے تو اگر   | صورت گل سننے کچھ نہ ہے اپنی خبر         |
| رنگ رو یہ ہو بھبھو کا سا تر اجب ملکر   | سکھو آئے تیرا جو گل پژمردہ نظر          |
| بھنسنے بلے کی ایسی ہی کہ دیکھے تو      | غم خد جا ہونگے ترے پاسے جی کو           |
| یہی ایسی ہو کہ دیکھے تو یہ ہو حال ترا  | لوگ کیا جانے لالا کے سونگھا دین کیا کیا |
| تسپہ تنو کی پھر ملک سے یہ ہو حالت بریا | کہ خور آئے سے بھی جائے دل کا دھڑکا      |
| اسکی دیاس میں لے لے لے لے لے لے لے     | تجھ کو کھلا دین درناک بینم لادنگا       |
| غضب و پاہ و قن کی نظر تجھ کو جو آئے    | غوطہ تو بحر فکر میں پڑا لاکھوں کھاب     |
| گردن ایسی کہ صفا اسکی کوئی کیا پائے    | دیکھ کبھی صفا صبح کی پو پھٹ جاے         |
| حق تو یہ کہ گلا تجھ کو دکھا دے دیوے    | خون حق کوئی اگر دینہ جو اپنی یوے        |
| دیکھ گال کے تجھ کہنے لگے اہل نظر       | دیکھتا کیا ہے کہ کیاں ہیں یہ دونوں ہر   |
| سوزش حسن سے خورشید بھی کھ لیوے         | آہ کا دیکھتے ہی رشک سے پھٹ جاے ہر       |
| لو سے دیر سے تجھ کو پامال کسے          | ماں سے غیرت کے طاجون تو منہ لال کسے     |
| ساعدا باز دیکھی ایسی ہی ہوں دھارن ست   | شاخ گل چھویریں اجبے ہوا میں جو نہ ست    |
| ہو نہ انگشت نگارین کا یہ عالم نادست    | جوش سے بنو ہر گان ہر جسے دیکھ کر ست     |
| سیرت ہو کہ جو گشت میں دس گل            | ہاتھ میں اپنے ہوا در ہاتھ بٹھا تو       |
| سخت ابھری ہوئی ایسی ہوں کاہر پست       | نکلیں جس شکل ہم ہو دوزار صفا سار        |
| ہوں تجھ چمن جن بھی آنہر حیران          | دیکھ کر دست بدل آن جھینن خوباں جہان     |

کھانا کھانے والی ہے  
پانی پینے والی ہے  
نقص چکی کی ہے  
موت و جاہ و دولت

پھر یہی ہو جو  
چور و غلام و بے رحم

غیرت کا نکلنا زانے جو  
چھٹنے کیلئے چاہے  
دین حق کے لئے  
ست بار بار سب کا آتش

دوستی میں نہ ہو منتظر رہی ہو  
ان کا اٹھنا نہ بھی ہو  
تو شرم و شرم و شرم

|  |  |
|--|--|
| پھر کرتا تھ مزے اٹکے جو بندہ بوسے          | اے حسرت کے تو بٹھا ہوا چھائی کوٹے        |
| شکم کی میرے کی لوی سا ہوا یا شفاں          | روح سیمین کوئی کجس طور بنا لا دے صاف     |
| دیکھئے غور سے اسکو جو بچشم انصاف           | صورت چشمہ بنے دیکھئے کو اسکی ناز         |
| گودا گورادہ شکم دیکھئے جو ہمتا بیا تو      | پیٹ پرکے ہو پھر پھر پھر بتا بیا تو       |
| وہ کرجس سے کہ دالبتہ رہے تار نفس           | ہو سرین گول ہیرو امین ہوں ایسی ہی کہ میں |
| دیدہ حسن کو بھی دید کی جنگی ہو ہو سس       | ساق پا ہو یہ بوریں جو انھیں کیجے مس      |
| بٹھکر دست محبت کو دبا دن کیا کیا           | تھکود کھلا کے مین جن شمع جلا دن کیا کیا  |
| پاؤن رہ پاؤن ہوں ایسے کرب انکو پاؤن        | کبھی سلا دن کف پاکبھی آنکھوں سے لگاؤن    |
| ادرجو ہاتھوں میں اٹھاؤن تو عجیب لطف اٹھاؤن | پھیر وہ لطف اٹھاؤن تھکے جھلا کے دکھاؤن   |
| حسرت چھلن کھائے تجھے دل ایسے کرے           | جنگل ہر نام سے اٹکے تو اپاؤن پرے         |
| گفتگو ایسی کہ ہر بات پہ اسے اعجاز          | اگر ہی عشوہ داند از دادا ہوا در ناز      |
| گم گدی دیکھے سے دلمین ہو بدن ہو یہ گداز    | ہوئے اک حسن کی تصویر کھینچی خوش انداز    |
| گاہے وہ ستے حسن مد ہوش گئے                 | اپنے کھڑاگ کو تو صاف فراموش گئے          |
| آس سے ہو گرم سخن تھکواؤن ظالم              | ظلم جو تو نے دکھایا ہے دکھاؤن ظالم       |
| اپنا دل شاد کر دن تھکواؤن ظالم             | چاہیے اب تجھے ایسا ہی بھلاؤن ظالم        |
| کہ مری یاد میں دن رات تو فریاد کرے         | ایسی یاد اپنی دلاؤن کہ بہت یاد کرے       |
| سائے عالم سے ترے واسطہ منہ موڑا ہے         | رشتہ ربط ہر اک شخص سے مین توڑا ہے        |
| تجھ سو اور کسی سے نہ تھا گٹھ جوڑا ہے       | تو نے ناحق کا دیا جھکویہ ہم توڑا ہے      |
| کیا کہوں دل نے مے کو فٹ اٹھا لیا           | ہٹتے تفرقہ پر دار کی ایسی قیسی           |
| تو نے سمجھا کہ پڑا تجھے ہے اس شخص کو کام   | جملہ خوبان جہان جکے ہیں مشتاق مدام       |
| موریان خلد سے کرتی ہیں جیسے جھکے سلا       | بیوفائی کے اس آغاز کا بد ہے انجھام       |

|   |   |
|---|---|
| ظاہر تو تو نہیں صبر دل شیدا ہو                                | چاہے چاہے والا کوئی اب پیدا ہو                |
| دل سے سب محو کیے تو نے جو تھے قول و قرار                      | بھولے اسے عمدہ شکن تجھ کو وہ کل دار و مدار    |
| یہ غم درد جدائی مین ہو نہیں زار و زار                         | تیری نظروں مین نہیں گر چہ مرا غم و قرار       |
| نرگھون پر نرگھون تجھے محبت مین بھی                            | تو بے مزد تو ہو نام کاجرات مین بھی            |
| واسوخت شیخ ولی محمد اکبر آبادی المتخلص بہ نظیر ادا م الشرفیضہ |   |
| مجھے اسے دوست تیرا ہجر اب ایسا ستا ہے                         | کہ دشمن بھی مرے اب حال پر آنسو بہاتا ہے       |
| یہ بیتیابی یہ بخوابی یہ بے چینی دکھاتا ہے                     | نہ گھر مین دل ہی لگتا ہے نہ صحرانجھو بھاتا ہے |
| اگر کچھ منہ سے کہتا ہوں مزا الفت کا جاتا ہے                   | وگر چہ کچھ مین رہتا ہوں کلیمہ منہ کو آتا ہے   |
| عجب ولایت اندر دل گر گویم زبان سوزد                           | وگر دم در کشم ترسم کہ مفر استخوان سوزد        |
| جو مین ایسا جانتی کہ پیت کیے دکھ ہوے                          | تگر ڈھنڈورا پھیرتی کہ پیت کس نہ کہے           |
| نہ تھا معلوم الفت مین کہ غم کھانا بھی ہوتا ہے                 | جگر کی بیکلی اور دل کا گھبرا نا بھی ہوتا ہے   |
| سکھنا آہ کرنا اشک بھرنا بھی ہوتا ہے                           | ترپنا لوٹنا بیتاب ہو جانا بھی ہوتا ہے         |
| کیے پر اپنے آخر کو یہ غم کھانا بھی ہوتا ہے                    | گفت افسوس کو ملل کے کچھیتا نا بھی ہوتا ہے     |
| اگر دستم از دروازہ دل داغ جدائی کرا                           | نمی کردم بدل روشن چراغ آشنائی کرا             |
| کوک کردن تو جگ ہنسے اور چیلے لگے گھاو                         | ایسی کٹھن سینہ کو کھبزہ کردن ادباو            |
| صبح سے شام تک صحرابین پھرتا و لگو مین ملے                     | لگا کے شام سے تا صبح گنتا رات کھتا ملے        |
| بہنوہرہ دلیر داغ جون آتش کے انگائے                            | جسے دل چاہتا ہے اسکو پر دا کچھ نہیں بائے      |
| جو اسکی ہے یہی مرضی تو ہم نا چار مین پیارے                    | مگر اسکے تصور مین یہی کہتے ہین یاں آرسے       |
| انحال مین چلویم چون زسن داری خبر یا نہ                        | دل مین سوخت لے خوبان شاد و دل لڑیا نہ         |
| آہ دلی کیسی بھی ان چاہت کے سنگ                                | دیپک کے بھانویں نہیں جل جل سے تنگ             |



|  |   |
|--|---|
| غصہ بے ایک دل تنگ ہوا رجب بھی گھراٹے<br>نہو دین لے کیوں ٹکڑ نہ جی کس طرح دکھایا<br>لگی ہو آگ دلیں پھر وہ کھینے کس طرح پائے                   | تس دل دیر ہر گھڑی اُس دل ربا کی شکل یاد آئے<br>درو دیوار سے کیونکر نہ سراپے کو ٹکرا دے<br>نگر جسے لگائی ہو وہی آکر کھجبا جاوے             |
| بہ در دل آتش تہجران خندا در اکہ نشانہ<br>ہرے اندر دون لگی تو دھواں بگڑے  | مگر آئیں کہ آتش زد ہوں آبی ہفتا نہ<br>جائن لاگے سو جانے دو جانے نا کو سے  |
| کبھی ہو کر گیباں چاک صحر کو نکلتا ہوں<br>لگی ہے آگ دلیں شمع سان جگر پھلتا ہوں<br>برن میں دیکھ کر شعلہ بھڑکتے ہاتھ ملتا ہوں                   | کبھی گھبرا کے پھر گھر کی طرف لاچار چلتا ہوں<br>دھواں اٹھتا ہے آہوں کا بزم موم جلتا ہوں<br>پھپھوے تن میں اٹھتے ہیں سستی کی طرح جلتا ہوں    |
| از تاب آتش دوری کہ میوز و دل جانزا<br>بر دی آگ تن میں لگی جلن لگوسنگت  | نمودہ نبض من ہر اکلمہ دست طلبیدان را<br>ناری چھوت بید کی پڑے پھپھوے ہاتھ  |
| کہا تا تک کھاؤں اُس غم کو کب کھا یا نہیں جانا<br>تھم رکھتا ہوں جس جا پر تو سر کا یا نہیں جانا<br>جو چاہوں بھاگ جاؤں بھاگ بھی جا یا نہیں جانا | دل بیتاب کو باتوں سے سمجھا یا نہیں جانا<br>جہاں پر بیٹھتا ہوں دان سے اٹھ کر آنا نہیں جانا<br>اور آہو دشت میں رستہ کمین پایا نہیں جانا     |
| اسکان یا لاہ در دمن نزارم طاعتے در دل<br>اکا کہوں کا سے کہوں دیس پیا کا دور  | عجب مشکل فتادہ چسان طنی سازم از منزل<br>ادر نہ سکون گر گر پڑوں ہوں ٹھور کی ٹھور   |
| ادھر دل مجھے کتنا ہے کربل تو یار کے ڈیرے<br>جو کہنا دل کا سنتا ہوں تو وہ رہتا ہر گھڑی رے<br>نہ دل مانے نہ تن مانے ہر اک اپنی طرف پھیرے       | ادھر تن جگو کہتا ہے کہ تو دکھ مجھ کو مست دے لے<br>اگر تن کی سنوں باتیں تو پھر دکھ نے وہ بہتیرے<br>کردن کیا لے نظیر ایسی جو مشکل آکر گھیرے |
| دل دلداری جو بدتم آرام سے خواہد<br>دل چاہے دلدار کو سن چاہے آرام   | عجب کشمکش دارم کہ جا نہ مفت سیکھا<br>دو بد معاہدہ دو دے گئے مایا ملی نہ رام   |
| ترجیع بند حکیم محمد موسیٰ خان سلمہ الرحمان   |   |

|  |  |
|--|--|
| جاسے عبرت سے ماحال پریشان یارو           | آس توڑے ہے یہ مایوسی و حرمان یارو      |
| دل لگا کر ہو امین سخت پریشان یارو        | ہاے افسوس نہ نکلا کوئی ارمان یارو      |
| اجی کی جی ہی میں رہی بات نہونے پائی      | ایک بھی آس سے ملاقات نہونے پائی        |
| دل نہیتے اگر آس کو تو نہ ہوتے بدنام      | کیا خبر تھی کہ اس آغاز کا کیا سہ انجام |
| بچ بھی ہوتے ہیں الفت میں یہ بعد از آرام  | کبھی دنیا میں نہو گا کوئی ہمسانا کا خم |
| اجی کی جی ہی میں رہی بات نہونے پائی      | ایک بھی آس سے ملاقات نہونے پائی        |
| جذبہ عشق آسے کھینچ کے لایا نہ کبھی       | اثر اس نالہ دلکش میں بھی پایا نہ کبھی  |
| اجراے الم و درد سنایا نہ کبھی            | سخن شوق غرض لب تلک آیا نہ کبھی         |
| اجی کی جی ہی میں رہی بات نہونے پائی      | ایک بھی آس سے ملاقات نہونے پائی        |
| ایک دم صحبت و لدا اریس نہ ہونے           | نظر لطف و عنایت کبھی ہمسیر نہ ہونے     |
| عشرت و عیش سے فرصت سے دم بھرنے ہونے      | اپنے لئے کو کوئی جاے مقرر نہ ہونے      |
| اجی کی جی ہی میں رہی بات نہونے پائی      | ایک بھی آس سے ملاقات نہونے پائی        |
| ایک دم صحبت اعدا سے کنارہ نہ ہوا         | یہ مقرب ہو سے کچھ پاس ہا رانہ ہوا      |
| غرض ہموستاقی در رخ کا یا رانہ ہوا        | ہاے آس بزم تک اک بار گزارا نہ ہوا      |
| اجی کی جی ہی میں رہی بات نہونے پائی      | ایک بھی آس سے ملاقات نہونے پائی        |
| گیا سید روز بہن یارت مرے آرام و شکیب     | کہ رہے جلوہ گہ یار سدا بزم رقیب        |
| میرے گھر آئین کی ہر گر بھی نہ پائی تقریب | ایک دن بھی نہ ہوئی ہاے شہب و صلیب      |
| اجی کی جی ہی میں رہی بات نہونے پائی      | ایک بھی آس سے ملاقات نہونے پائی        |
| تیرہ روزی کی رہی جلوہ فزائی ہے ہے        | نہوئی صبح کبھی شام جدا کی ہے ہے        |
| کہوں کیا اپنے نصیبوں کی برائی ہے ہے      | طالع بد کی یہ خوبی نظر آئی ہے ہے       |
| اجی کی جی ہی میں رہی بات نہونے پائی      | ایک بھی آس سے ملاقات نہونے پائی        |

|   |  |
|---|--|
| کھود یا سخت میں دل میں گر دکھ ہے پایا                                       | قلین ہجرت کیا کیا نہ مجھے گھبرا یا         |
| بددہ پر فن نہ ملاوٹ ہن مجھے ترسا یا   | نہ وہاں مجھ کو بلا یا نہ یہاں آپ آیا       |
| جی کی جی ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی  | ایک بھی اس سے ملاقات نہ ہونے پائی          |
| یاں نہ آیا وہ عبادت کو بھی کیا رافسوس                                       | مرے مرے نہ گئی حسرت دیدار افسوس            |
| کر سکا دلورہ شوق نہ اظہار افسوس   | نہوئے نزع ملک الہ گفتار افسوس              |
| جی کی جی ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی  | ایک بھی اس سے ملاقات نہ ہونے پائی          |
| نہو ایشق میں اس شوخ کے آرام کبھی  | نہ سیلے دست نگارین سے مجھے جام کبھی        |
| لب شیرین سے سنا ایک نہ دشنام کبھی   | نہ ملی لذت عارض سے ہوس کام کبھی            |
| جی کی جی ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی  | ایک بھی اس سے ملاقات نہ ہونے پائی          |
| میں بھی حاضر تھا ہوں جب طرک کبیرہاں   | حضرت مومن تقویٰ روش شیخ زمان               |
| بے ادب ہنستے تھے کیا لوگ تھے بیودہ گمان                                     | پڑھو کے بدرد سے مطلع جو ہوئے اشک فشان      |
| جی کی جی ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی  | ایک بھی اس سے ملاقات نہ ہونے پائی          |
| افصح انصفا شعر الیغ ابلغ الیغنا سخنور عالمی مقام محمد تقی نام غمخلص بہ میسر |  |
| عمر گزاری ہو چکا آسودگی کا روزگار   | برنج و محنت کے تین آرام ہو یہ رنگ عار      |
| مورکہ ہے یک طرف دونوں ہوئے ہیں پائے   | زخم دل کی یہ پھٹی وہ گریہ ہے اختیار        |
| بجھلے ہے کٹ پڑے ہیں یک طرف کتنے بویہ  | صبر سے بیٹھاتی دل درد دے شمار              |
| عاشقی جب کی تھی میری تب نہ تھیں پنجواریاں                                   | کیا کہوں کیا کچھ دکھانا ہی مجھے اب ہجر بار |
| سینہ دیکھو چاک ہنہ ناخن سے سب بوجھا ہوا                                     | اکھین ڈوبی خون میں اور جیکو دیکھو بقیہ ادا |
| ایک گفٹی عشق راز رمان و ہجران کردہ اندر                                     |  |
| کاش جی گفٹی کہ ہجران را بہ دران کردہ اندر                                   |  |

|  |   |
|--|---|
| <p>             خاک پر بسل بڑے ہیں کیسے کیسے شیریاں<br/>             آشنا کی کچھ نہیں لگتی کہ تجھ کو دیریاں<br/>             سپکھڑوں کیا ہیں بے چین سے جو تھے سیریاں<br/>             ہیں زیارت کر دنی صد کشتہ شمشیریاں<br/>             زخموں کے دامن سے تھوڑے ہو رہے ہیں بھیریاں           </p>    | <p>             لاک کنا سے دی تو جو ہیں گے زمین کی زیریاں<br/>             دو قدم پر ہے یہ ہنگامہ ترے کو پہنچے کیسے<br/>             منہ پہ کھانے والے تلواروں کو ہو گئے موت کے<br/>             دھڑ نہیں سر پر اسر ہو نہیں تو دھڑکی ہو<br/>             غم نے بے خانان پوار تھے بکیں غریب           </p> |
| <p>             خاک ادھر اہر ایک مین کاروان کا روان<br/>             چشم اردو شہنشاہ تو ہو آوازہ کون و مکان<br/>             کھینچو اس کا سہارا کہ ہو تجھے تا آسمان<br/>             پیشتر در رکھتے ہیں سائے خاطر دامنگار<br/>             کوئی دم وقفہ کرے یا دیر ہوے تجھ کو یاں           </p>     | <p>             لے لپٹا اگن میں وحشت سے یہ سادہ جان<br/>             تیرہ گر عالم کو دوسرا یہ گرو و غبار<br/>             بین بخشی ملے کیا گرا زمین تیرے تین<br/>             لیکن اتنا ہی برا شقہ نہر جانان کہیں<br/>             سو خدانا کردہ ہم کہتے نہیں اس راہ سے           </p>                    |
| <p>             در قضا ماندست مشت خاک اتنا باست           </p>   | <p>             ایک قدم گرد باد و اسن محراب است           </p>  |
| <p>             پر یہ تھا دل میں کہ شاید دیوے تو داد و فا<br/>             آگ دلو لگ رہی تھی جہنم کا تھا میں جدا<br/>             دیکھ مجھ کا کام کو کب دم کرے ترک و فا<br/>             کر کے غمخواری کے یہ تیرے تین کیا ہو گیا<br/>             اتنے آجائے کا تیرے کون یاں شائق تھا           </p> | <p>             گرچہ ہجران میں تو ہی میرا جانا تھا جلا<br/>             وصل خاطر خواہ تو معلوم تھا میرے تین<br/>             گاہ باشد رحم کو بھی رحم فرما دے وہ شرف<br/>             ایک ساعت بیٹھے درد دل اگر میرا سنے<br/>             سو تو یہ سب ہو چکا ہے کاشکے ملتا نہ تو           </p>            |
| <p>             حسرتی بود از وصال آن ہمین بگذشتی           </p>  | <p>             آمدی وحشت وصل از دلم برداشتی           </p>   |
| <p>             مت بنائے خانہ میں شرم رہا کہ اس قدر<br/>             اب کہیں اس طاق کسری کے بھی پہلے ہیں اثر           </p>  | <p>             ہے خرابی آج جیتے کل یہ لوگوں سے ہیں<br/>             طاق کسری کو نہ ہو گا کہ کیا تھا محل           </p>   |

|   |  |
|---|--|
| <p>ایٹ اٹے اینٹ سے یہ کچھ ہوا اس مگر اُپر<br/>کیون دماغ اتنا جلاتا ہے سب اپنا تو کدھر<br/>جلے عبرت ہے یہ معمورہ جہان کا بے خبر</p>  | <p>مگر کا صاحب ڈاڑا کر کے کیا ان خاکست<br/>خط مائل سے لکھا ہے صفحہ رکون مکان<br/>کیسے کیسے خازن لے خاک مین یاں لگے</p>   |
| <p>ہست فرد و فتر احوال صاحب خانہ</p>  | <p>ہر کجا افتادہ بینی خشت درویرانہ</p>   |
| <p>یا کسی مجروح کا زخم جگر ناسور ہے<br/>قوتِ دل کا جود دیکھو تو ہر مذکور سے<br/>ایسی ہم ایذا جو کھینچی ہے کسے مقدور ہے<br/>ایک نے ایسا جلایا اب تک مشہور ہے<br/>ان ہی دونوں آنکھوں کی پرورش منظور ہے</p>        | <p>کم بہت سننے میں آتا ہے کوئی رنجور ہے<br/>روشنی آنکھوں کی ہے منظور ساری خلق کو<br/>ہم کہتے بھی تھے یہ دو آتش کے پرکالے کھو<br/>ایک نے مارا پھر ملک کر جی سے ہکو آبلغ<br/>ہکو حیرانی ہے اس میں جسکو سننے میں آتے</p>  |
| <p>بہرہ گزشتہ ردل دیدیم این دیدیم ہیں</p>   | <p>مار شک گرم و آہ آتشین دیدیم ہیں</p>   |
| <p>گفتنی ہو تو کہوں مے سیر میں کچھ اسکا حال<br/>چاہتا ہے سیم و زربا کوئی دلبر خوش حال<br/>عشق بازی مطلق آرزو کی رنج و ملال<br/>کے کسی کے چاند سے کھڑے کیا جاکو ہے وبال<br/>نے غم درد جدائی ہے نہ اندوہ وصال</p> | <p>دل نہیں بجکولایہ کوئی جی کا ہے وبال<br/>خود بخود جاتا ہے کتنا آرزو ہے کیا ار سے<br/>یاد ہیں میرے ہوا ہو کچھ سبب تو ہے بجا<br/>تا کو بسکے گیسو کا کل کا وابستہ ہو نہیں<br/>کیا کروں ایذا ہے مجھ کو غرض تجھے بیان</p> |
| <p>نیم عاشق بظاہر ایک ہی کا ہر دم<br/>عمر گذشت و نسب نامہ جی خواہر و دم</p>   | <p>نیم عاشق بظاہر ایک ہی کا ہر دم<br/>عمر گذشت و نسب نامہ جی خواہر و دم</p>  |
| <p>شہنوی در صفت عوارض حضرت مولانا روف احمد صاحب نور اللہ مرقدہ مختصر بن رفت</p>   |  |
| <p>پری جگر دیکھ اپنے جی میں چھپین<br/>قیاس آپہ کر سبکو تو را فتا</p>  | <p>وہ سب تعین گل اندام اور میں<br/>میں ان میں سے لکھتا ہوں حال یکسا</p>  |

|                                  |                                   |
|----------------------------------|-----------------------------------|
| وہ اسکا تبسم وہ اسکی ادا         | وہ اسکا تکلم وہ اندازِ پا         |
| وہ غمزدہ وہ آشوبہ دہ ناز و غرور  | وہ آن دگر شمع وہ حسن اور نور      |
| وہ چھپ چھپ اکڑ وہ چلن اور وہ سچ  | ہر ایک بات میں جان لینے کی دھج    |
| وہ ہاتھ کا خط تھا کہ تھا داغ ماہ | وہ تھی مانگ یا انگشتان کی تھی راہ |
| غضب اُس میں موتی پر دے ہوئے      | ستارے تھے نور تے کوئے ہوئے        |
| وہ جوئی چھٹی تا کر تک بلا        | نہ لینے کو جان تھی گر یک بلا      |
| پڑا اُس میں مویان زرین تھا یون   | ستارہ ہو دینا لہ دار ایک جون      |
| نہ جوئی تھی بل ایک کوڑا تھا وہ   | کہ چمکائے تھا حسن کے رخس کو       |
| وہ زلفین جو بالائے رخسار تھیں    | وہ کافر بلا میں نمودار بھین       |
| جو جاتے تھے رنجہ بال اس کے آہ    | تو تھا زیر ابراک درخشندہ آہ       |
| وہ عالم کیس کو جو پڑتا نظر       | تو سو غم سے جی اوسکا جاتا بھر     |
| وہ بالوں میں سر کے پر دے گہرا    | ستارے نمودار جون چرخ پر           |
| وہ آنکھیں کہ آہو پہ جادو چلا یں  | نہ آہو پہ جادو پہ جادو چلا یں     |
| وہ نرگس کے گل سے تھے بگڑا حسن    | زبس جلوہ گر جیسے انوار حسن        |
| وہ چمک شائے حیاؤ نکے ساتھ        | لگا ہو نہیں دل چاہتا جنگلی بات    |
| وہ آنکھیں جو ظاہر میں بادا مہتین | وہ باطن میں الفت کے دو جاقم مہتین |
| خاموشی وہ آنکھوں کا عالم عجب     | نگاہیں وہ کیفی غضب پر غضب         |
| وہ ابرو دکان اور مشہ تیر دار     | اگرے رخ جان کو نہ کیونکر شکار     |
| وہ عارض کہ جو طالع حسن تھے       | اون آنکھوں نے دو صاد انیر کیے     |
| وہ بچی کہ آدے نہ ادر اک بین      | دم اک خلق کا جس سے ہوناک بین      |
| دہن دڑہ اور اُس میں دندان گہرا   | ہر ششدر جہان عقل اہل مہنر         |

|  |   |
|--|---|
| <p>             آدواہٹ گہر پر طسسم پری<br/>             نمودار اللہ اللہ تھا<br/>             بے جان عشاق پا قوت تھے<br/>             شفیق تھا نمودار سہ رات تھی<br/>             نجل اس قدر ہو کہ آدے نہ بات<br/>             وہ باتیں تغصم میں پھر آئیں کیا<br/>             وہ غصیب و زخشان کہ جون ہزارہ<br/>             چھٹے جگے نظارہ سے شرب و کل<br/>             کہ جون ظن بلور میں ہو شہاب<br/>             وہ ہاتھوں کا عالم کہ جی خوش کرے<br/>             کہ مرجان کے پیچھے کے جور شک تھی<br/>             لڑکیا چوتھے بس محبت کے ساتھ<br/>             نزاکت سے عالم ہر انگشت پر<br/>             وہ چھب یک بلا اور وہ رفتار تھر<br/>             وہ گفتار جو بات میں یوں سے دل<br/>             اگر مس کا ہو اسکے دل میں خیال<br/>             سراپا تھا نقشہ وہ تصویر کا<br/>             ہو بے معنی مانی کی تحسیر بھی         </p> | <p>             وہ دانتوں میں کافر کے متی دھڑکی<br/>             خطوں کا عجیب عالم اک آہ تھا<br/>             لب لبس وہ رشک پا قوت تھے<br/>             وہ پانوں کا لاکھا وہ رنگ مسی<br/>             دلہ شیریں تھے جنکے آگے بنات<br/>             اکلم غصیب اور تبسم بلا<br/>             وہ چاہ زرخدان کہ ہو سکیو چاہ<br/>             وہ گردن کا موتی صراحی کی شکل<br/>             وہ سرخی سفیدی باین اب و تاب<br/>             وہ بازوہ ساعدہ نواکت تھر<br/>             خناسے وہ ہاتھوں میں رنگت رچی<br/>             وہ ہاتھ ایسے پیالے کہ جو آئیں ہاتھ<br/>             کت پاؤہ گبرگ سے نرم تر<br/>             وہ قامت قیامت وہ گفتار تھر<br/>             وہ رفتار ہو یکب جس سنجل<br/>             بدن ایسا نازک کہ ہولال لال<br/>             سراپا کا عالم کہوں اسکے کیا<br/>             ہو حیرت زدہ بلکہ تصویر بھی         </p> |
| <p>             محمد علیہ الصلوٰۃ و سلام<br/>             بچے دے مرادین مری جزو کل         </p>  | <p>             المناجات تلحج انکارہ ولا ناروف<br/>             الکی حجت رسول انام<br/>             بال و باصحاب ختم رسل         </p>   |

|  |  |
|--|--|
| دعا میری کر میرے مولیٰ قبول<br>بصدق ابوبکر شاہ در را<br>بدل عمر جو ہن کو ار جنگ<br>بحکم غنی یعنی عثمان امام<br>بعلم علی دلی شاہ دین<br>بجو حسن اور بکر م حسین<br>مجھے دین و دنیا میں عزت سے رکھ<br>شراب محبت پلائے مجھے<br>الٹی میں تیرا گنگار ہوں<br>کوئی دم کوئی پل کوئی لمحہ آہ<br>جو اقسام ہن بھرم و عصیان کے<br>کبیر و صغیر دن میں ہیں ہوں بھنسا<br>خطا و عیب میں گرفتار ہوں<br>گنہ بخش سب میرے کریم<br>گنہ باطنی میرے اور ظاہری<br>کرم سے تو کر عفو مولا مرے<br>تو مالک ہے غفار ہے اور رحیم<br>گنا ہوں پہ میرے نہ فرما نظر<br>پلائے مے عشق کا اپنے جام<br>جیون اور مردن اور اٹھون عشق میں<br>جہان میں ہے جب تک مری زندگی | بفضل رسول اور طفیل قبول<br>کہ بعد از نبی سب کے ہن پیشوا<br>ہو اشع کا افسے ظاہر ہے رنگ<br>کہ کان حیلے سے سراپا تمام<br>امام جہان وارث مرسلین<br>مجھے دو جہان میں ہے اسن اور چین<br>یہاں و وہاں عیش عشرت سے رکھ<br>تو ستانہ اپنا بنائے مجھے<br>ہبت تجھے شرمندہ ہوں کیا کون<br>نہیں میرا کٹنا بنیہ راز گناہ<br>وہ سب در بیان ہیں مری جان کے<br>چھپے اور ظاہر گنہ میں بھلا<br>غرض ہر طرح سے گنگار ہوں<br>کبیرے صغیرے جدید اور قدیم<br>خطا اولیٰ اور جبرم آخری<br>وہ کہ حق میں جو ہوئے اظلام<br>تو رب ہے کریم اور رؤف الرحیم<br>تفضل سے اپنے تو سب بخو کر<br>بحق محمد علیہ السلام<br>بہر حال تیرے رہوں عشق میں<br>رہوں تیرا بھتا دم بندگی |
|--|--|



|  |  |
|--|--|
| <p>شہر و محبلی حق روح کو<br/>مردن تو ترے فضل سے یوں مردن<br/>نہ موتوں ہو منہ دکھانا ترا<br/>غرض عشق میں میں پیچوں اور مردن<br/>مرا اور سب اہل اسلام کا<br/>طفیل نبی و نبی فاطمہ<br/>پیمبر پہ نازل تو فرامدام<br/>پھر از داج و احباب پر آپ کے</p> | <p>اگر دن جب سفر میں بیان سے تو ہو<br/>ترے جاوے کو دیکھ کر جان و دن<br/>رہوں گور میں بھی و دانا ترا<br/>اٹھوں تو ترے و میان میں پھر اٹھوں<br/>میں رافت ہوں بندہ ترا اسے خدا<br/>کرا ایمان و اسلام پر خاتمہ<br/>اکی ہزار دن درود و سلام<br/>پھر آل اور اصحاب پر آپ کے</p> |
| <p>رباعیات فقیر</p>  |  |
| <p>احکام فضل یزدی کشف الدجی بجالہ<br/>انعام فیض احمدی صلوا علیہ و آلہ</p>  | <p>الحمد للہ الذی بلغ العلیٰ کمالہ<br/>لے تارک فعل بدی حسنت جمیع خصالہ</p>   |
| <p>سب جگ میں آجیا اللہ کشف الدجی بجالہ<br/>حور و ملک سب یوں کہیں صلوا علیہ و آلہ</p>   | <p>حضرت چلے معراج کو بلغ العلیٰ کمالہ<br/>انکے خصال نیک تھے حسنت جمیع خصالہ</p>  |
| <p>حضرت پہ خدائی تو سمجھی جھوم رہی تھی<br/>تقدیر بھی ہاتھ اپنے کے تیکن چوم رہی تھی</p>   | <p>معراج کی شب عرش پہ کیا دھوم بجی رہی<br/>لولا کہ لما خلق کہا شان میں جنگ</p>   |
| <p>جی ہی گیا نذران رضا میں حسین کا<br/>خون تھا بے پیل راہ خدا میں جین کا</p>   | <p>اللہ کیا جگر تھا غامین حسین کا<br/>اس تشہ لب کا عرش سے برتر ہے رتبہ</p>   |
| <p>اگر چلم کو بھی آیا تو ہم جاتین گے اب آیا<br/>کہ اب تک ذبح کر نیکا نہیں قاتل کو دھک آیا</p>  | <p>لبوں پر جان عین ہے منتظرہ شہر کب آیا<br/>تامل کیجیہ ذوق طہیدن دیکھیے کیا ہو</p>   |
| <p>وہ ہنسی کی بات تھی سو اس کا اب رونا پڑا<br/>راہ چلتے حسب طرح پاؤں کوئی سونا پڑا</p>   | <p>جستجو میں دے کے ہلا نیکی جی کھونا پڑا<br/>تقدیر الیٰ نالگا یوں چرات اسکی مفت ہاتھ</p>   |

|  |   |
|--|---|
| صاف کرتا ہر اکل بچھہ وہ تلوار کے ہاتھ    | آہ ناکرے کسی نے مرے خوشوار کے ہاتھ            |
| لوگ مانے ہوئے تو کئے لگا کون ہو تم       | شوق سے باز صبر کئے ہم ایسے گنہگار کے ہاتھ     |
| گرچہ بیزار بھی ہے پر اسے کچھ پیار بھی ہے | ساتھ انکار کے پرست میں کچھ اقرار بھی ہے       |
| دل بھلا ایسے کو لے درود نہ دیجے کیونکہ   | ایک تو یار بھی ہے تسپہ طر حدار بھی ہے         |
| چمن کے تخت پر جس دن شہ گل کا چل تھا      | ہزار دن بلبلیوں کی فوج بھی اور شور تھا غل تھا |
| خزان کے دن جو دکھیا کچھ تھا جزو خاکش بن  | بتاتا باغبان رو رو دیہان غنچہ بیان گل تھا     |
| قسمت کی اپنی خوبی سے ماتم بھی شوم ہو     | گر تخم بھی جو بدون تو پیدا از قوم ہو          |
| اس نے اتر گون نصیب کی تعریف کیا کمون     | جسکو ہمارے سمجھوں تو پہلو سے بوم ہو           |
| ہیں زخم مرے کاری اس سینے سے کیا ہوگا     | اب مڑنا ہو تو بہتر اس جینے سے کیا ہوگا        |
| اس کم لکھی سے کب بچتی ہے عطش د لگی       | ساتی مجھ اتنی ہی مے پینے سے کیا ہوگا          |
| جان کو زلف دوٹا مانگے ہے                 | مانگ کیا جانے کیا مانگے ہے                    |
| اوسکے بچے سے ملا کر بچہ                  | خون بہا اپنا حنا مانگے ہے                     |
| جا اٹھائے مرے دفن پہ جو تکیر کے ہاتھ     | چوم لون اُس متار غنا کے کفن چیر کے ہاتھ       |
| کھینچ کر نقشے میں مانی بت بے پیر کے ہاتھ | چومتا تھا کبھی اپنے کبھی تصویر کے ہاتھ        |
| صنم کے ہاتھ کی پہونچی                    | اگر پہونچی کہ نہ پہونچی                       |
| جو پہونچی ہو تو لکھ بھیج جو              | مرے پہونچے میں ہی پہونچی                      |
| عجبت میں صبح تلک اُسکا انتظار کیا        | قرار کر کے مجھے آئے بیقرار کیا                |
| کہاں رہی تری غیرت بھلا بتا تو سہی        | ترے شکار کو جب اور نے شکار کیا                |
| تھا عین ناز میں کہ ساقی آیا              | وہ ساغرے میرے مقابل لایا                      |
| میں اُسکو اشاریے کہا تا ب ہون            | بولا کہ شتاب بی بیسا سو پایا                  |
| برسات کی جھڑی ہو سبز ہو اور جو ہو        | مطرب ہو اور مے ہو ساقی ہو اور تو ہو           |

|   |   |
|---|---|
| ایک گوشہ عافیت ہوا در دست در گلو ہو             | کافر ہر پھر کیسکو جو کچھ اور آرزو ہو          |
| آہ سے آہ کیا کیا سہنے                           | ایسے نادان کو دل دیا سہنے                     |
| پھنس گئے دام میں ترے اگر                        | ہو خوشی خون دل پیا سہنے                       |
| اسے در و بہت کیا پر کیا سہنے                    | دیکھا تو عجب طرح کا لیکھا سہنے                |
| جب چشم نہ تھی تو دیکھتے تھے سب کچھ              | جب چشم کھلی تو کچھ نہ دیکھا سہنے              |
| آج گلشن میں کیا مزا ہوگا                        | یہ بندہ برستا ہے گل کھلا ہوگا                 |
| باغ میں بوکباب آتی ہے                           | کسی لبیل کا دل جلا ہوگا                       |
| اسے سنگ زیر دستو پر سنگاری نکر                  | ظلم کے اقلیم کی ہر چند سرداری نکر             |
| اڑ مسیحا مصحف کر زنا اور پی شراب                | جو تو کرتا ہے سو کر پر مردم آزاری نکر         |
| مست جو کوئی زن کا سخن گوش کرے                   | بہدم ہو اسی ساتھ تنگ نوش کرے                  |
| صد سال کی گفت کو وہ کیا عت میں                  | غیروں کے تلے پڑ کے فراموش کرے                 |
| کبھو ناشاد کبھو شاد ہوئے آخر بیچ                | کہ تعلق سستی برباد ہوئے آخر بیچ               |
| مرتبہ مسلمین حاصل کیا شیطان کی راہ              | گورشتوں کے بھی استاد ہوئے آخر بیچ             |
| ایوان عدالت میں تھالے لے لے شاہ                 | کیا ظلم کو ہے دخل عیاذ باللہ                  |
| شیشہ کا جو دان طاق پہ کھڑے پاؤں                 | تپھر سے نکلتی ہو سد اہم اللہ                  |
| روت سے ہی کچھ علاج درد و فرت ہو تو ہو ذوق       | غسل میت ہی ہمارا غسل صحت ہو تو ہو             |
| کہتے ہیں شور قیامت جسکو وہ اسے چشم یار          | تیرے مستوگی نفیر خواب غفلت ہو تو ہو           |
| مومن نہیں زنا رستے میرے آگاہ                    | اس رشتہ کو ہے سچا سلام میں نام                |
| اس مبع کا برہن ہون صبح فی اورین                 | کہتے ہیں جسے دیکھ کے اللہ اللہ                |
| جو لے قاصد وہ پوچھے میرے چلی یہ دھر کو جاتا تھا | میرے تو ایسے چلا ہو نہیں تب اسکا جی نکلتا تھا |
| کمال نفوس بیتابی سے تھا کل تہل میں میرے         | تڑپتا تھا ادھر میں یا رادھر کو ہاتھ لٹاتا تھا |

|  |   |
|--|---|
| پوری پوری مرے لگ جاؤ گے آگے کہیں<br>صنبد وحشت ہے تجھے لے دل لیا نہ ضرور                      | جرات<br>ور نہ دل پر سے نکل جائیگا گھبراگے کہیں<br>دنا آنا بھی نہ وہ چھوڑے بھنجدے کہیں<br>تب سے قاصد کو مری بات سے پہلے لگا<br>اب تو خط آنے لگا شاید کہ خط آنے لگا |
| ہے کون جسے محمد کو اپنے وفا کیا<br>فیاض کچھ زبان جو ہولی شمع کی نمود                         | فیاض<br>کیسے جو آنے حمد کو اسکی ادا کیا<br>گلگیر نے دہن کو دہن اپنے ادا کیا   |
| کھانے کے لیے جسے رگ پان کو چیرا<br>ہاتھ اسکے قلم کیوں نہوں لے گو ہر نایاب                    | لاکھون دل مجنون نے گریبان کو چیرا<br>موتی کے لیے جسے ترے کان کو چیرا  |
| غم تو دنیا میں سبھی ہین عشق کا غم اور ہے<br>یہ نہ اچھا ہو گا جرا حوں سے بھی زخم جگر          | سے اسی عالم میں لیکن اسکا عالم اور ہے<br>اسکا لاکھا لاکھا پچھا اسکا مرہم اور ہے   |
| کبھو کبھو جو کرم کی نگاہ کرتے ہو<br>ادھر تو عاشق بسل تھکے بیٹھے ہین                          | عرض کہ دلمین سر جان لگے ہو<br>ادھر کھڑے ہوئے تم داہ داہ کرتے ہو   |
| اگرچہ تیر میں غم الفت کا لے سنگرم اپنا بوتے<br>جو تیری غاں گلی گلی ہم کرین ہین ناں بھریں دتے | تو تھا یقیناً کہ اس کے سایہ کے نیچے اک دم کبھی تو سوتے<br>خراب خستہ ذلیل و رسوا نہ تھے نہ لیتے نہ لیتے تھے  |
| مقطعات   |   |
| کل پاؤں ایک کاسہ سر پر جو اگیا<br>کہنے لگا کہ دیکھ کے چل راہ بیخبر                           | اک سرورہ استخوان شکستہ سچو چڑھا<br>میں بھی کبھو کسو کا سر پر غرور تھا   |
| تھارہ تو رشک حور ہشتی پہ ہم بھی میسر<br>جب طیش کو نہ ملی بوسہ سے تجھ لب کی خبر               | سمجھے نہ ہم تو فہم کا اپنے تصور تھا<br>تب فقیر دن کی طرح شعریہ پڑھتا وہ چلا   |
| بینوا ہم ہین نہیں زور کسی پر پیار سے<br>بہلین پالی میں کتنی ہتھکین کہ ہوتا کاشکے             | دیے اسکا بھی بھلا اور نہ اسکا بھی بھلا<br>اک مزرہ نگ قراری اس چمن کا آشنا   |

|   |   |
|---|---|
| گر گل و لاله کمان سنبل سنبل ہم نشین     | خاک سے کیساں ہوئے ہیں اسے کیا کشتاں     |
| اشک تر قطرہ خون محبت جگر بارہ دل        | میری ایک سے ایک عدد آنکھ سے بہتر نکلا   |
| کنج کا دی جو کی سینے کی غم ہجر ان نے    | اس دہنیے میں سے اقسام جو اہر نکلا       |
| ہنے جانا تھا لکھیکا کو کوئی حرف اسے میر | پر ترانا مسہ تو اک شوق کا دفتر نکلا     |
| شور سنکر ہمنو ایوں کا البتہ ہے یہ دل    | رحمت لٹالہ لی لے عیاد جاتی ہو بہار      |
| اب خدا حافظ ہر سودا کا مجھے اتنا ہر رحم | ایک تو تھا ہی دیوانہ سپر آتی ہے بہار    |
| میں بھی سمجھاؤں جو انے بات تو پردہ نشین | سہہ دل نا ہی اگر منظور اپنا کھر سے مجھے |
| جائے نظارہ بھی ہو گوشہ بھی ہو پردہ بھی  | آری آنکھوں میں رہ یہ عین ہے بہتر تجھے   |
| جب سے سرکار عشق میں عارف                | عارف ہم ملازم ہوئے یہ بندی ہے           |
| کہ خوشی کا نہ لیجھو نام کبھو            | غم سے ہی تجھ کو بہرہ مندی ہے            |
| کیونکہ شادی کو پھر بھٹکنے دن            | ذکر ہی ہے کہ بھائی بندی ہے              |
| غیر دین سچو شے ہے تو رہو سے دہشتیں      | عارف بری ہے آہ دل بھقار کی              |
| اہن دلی کا اسکے دکھا دیوین گے مر        | سودن سار کی ہے تو اکدن لہار کی          |
| سب سے بیغرض رہو تم عارف                 | گو کہ دم دوستی کا بھرتے ہیں             |
| یہ وہ ہیں لوگ کھاتے ہیں جسمیں           | اُسی ہانڈی میں چھید کرتے ہیں            |
| شکل ہے عمر کاٹے تلوار کے تلے            | میر سر میں خیال گو کہ رکھیں بار عشق کا  |
| ان رستوں کے دعویٰ کو دیکھا ہوتے قطع     | یہ راہ جان لگا ہے کوئی دار عشق کا       |
| انکشان مانگ ہے لال بھوین                | ایسا مہر طلعت ہے ماہ سیما ہے            |
| لب سیما ہے لب پہ رنگ مسی                | سایہ قامت سیما ہے                       |
| اس سیماں سرا میں عارف قیام کتبک         | عارف غفلت پہ آپ اپنی ہم رنگ ارگے ہیں    |
| پتھر وزن ہے اپنا میسران زندگی میں       | دھڑیان تو تل گئی چن پاننگ رہ کو بہن     |

| رباعیات عیدین   |  |
|---|--|
| عیدِ رجب بادِ میمون و نجمۃ مزتر<br>از بنا سے مولدش صد مجتہد بکفّت اور           | آمد اندر لیلین مادرِ منظر نور خدا<br>گشت گلشن گلخن و پر نور شد ہر دوسرا    |
| عیدِ رجب میں سرور کو نین<br>ہے حدیثِ نبی عربِ بے عین                            | صلبِ آگے شکم میں چین<br>ہے یہ مولود سیدِ الثقلین                           |
| لیلۃ القدر نے کیا ہے ظہور<br>بطیفیل رسول اکرم کے                                | ہے برستا سبھو نیہ حق کا نور<br>لے خدا نے بھونکو جنتِ دجور                  |
| لیلۃ القدر کی ہر یار و جهان میں نت و موم<br>سورۃ القدر سے ہر شان میں جبکہ مرقوم | اسماؤن سے زمین پر ہر فرشتہ کا ہجوم<br>جبکہ ہر حرف کی اسیت ہی یہ لازم ملزوم |
| دنِ عید ہی اور رات ہی شبِ برات<br>صوم و صلوٰۃ اور نوافل میں                     | نیکیوں میں گزارو تم اوقات<br>رہو مشغول تاکہ ہوئے نجات                      |
| شبِ برات آئی ہے سلماؤ<br>نیکیوں میں رہو سدا شامل                                | بدعتوں سے بچو مری مانو<br>اور نہین تو تھاری تم جانو                        |
| آئی ہے شبِ برات جہان پر بہار ہے<br>چھٹنے لگے انار و مہتاب و پھلچھڑی             | بازار اور کوچہ گویا گلزار ہے<br>دیکھو نین ہر طرف تو پٹیا خون کی مار ہے     |
| عیدِ رمضان آمدہ بشری لکم یا مومنین<br>ماکڑہ صوم و صلوٰۃ آمد بھاکم از کریم       | گفت در جنات رضوان فادخلوا خالدین<br>اقطر دایا صائمین و اللہ خیر الرازقین   |
| عیدِ رمضان رسید خرم و شاد<br>اسے پور مہربان پرہ عیدی                            | برہمہ سونمان مبارکباد<br>تا بسا ہم ز علم رنج مراد                          |
| چاہو فرماؤ ن ہلالِ عید سے اب ہو ہو  | عشوہ کا برد کھادے جون کوئی غور شدہ   |

|   |  |
|---|--|
| آن لے ماہ تو تری شرمی کہ بام جبرخ سے        | خاک سے تو ساتھ اشار کیے کرے ہے گفتگر       |
| عید قربان آمدہ قربان کتم                    | یلمی جان خدا سے حضرت رحمان کتم             |
| حاجیان اندر طوان کعبہ اند                   | بابا ستادان خود احسان کتم                  |
| عید قربان در رسید اندر جان باغ و شان        | جان و دل قربان کینہ اندر رہ حق و دوستان    |
| خوش خوار اند عاشقان اندر شراب شوق دل        | فوج نفس مارہ کردہ شوہر بزمہ عارفان         |
| رباعیات دعوت محفل مجاہدہ و دوستانہ          |  |
| محفل ہے شاہ دین کی سعادت کرد حصول           | جس بزم گہ مین رحمت حق ہوئے ہی نزل          |
| بعد از عشا کے لایئے تشریف دوستو             | لطف و کرم سے کیجیے دعوت مری قبل            |
| محبو و مستواں راہ شفقت                      | قبول و دل سے اس مخلص کی دعوت               |
| کرم فرماؤ بندے کے مکان پر                   | جمعہ کی شبکو بعد از ہشت ساعت               |
| دوستو نگہی انجمن کے نوہال                   | یلمی گلبن خلاص کے ترکال                    |
| لطف سے محفل منور کیجیے                      | مخلصون کو اپنا دکھلا کر جمال               |
| گلستان خوبی کے سرور دان                     | ہنال چمن دوستی کے نشان                     |
| شب جمعہ کی ہشت ساعت کو یار                  | رہو شامل عیش و بزم جوان                    |
| محبت چاچمن چے نخل پر بار                    | کئی سخن چاشنخ چے بلبل گہر بار              |
| شب آدینہ چا آتے چے صاحب                     | قدم رنجہ کر آسے رشک گلزار                  |
| زنیقان در کردن شفقت ذرا یا                  | یلمی عبت بیہون کو ایسا گہر آیا             |
| جمعہ راتی چے ٹک تکلیف کیوں                  | منور فدے چے مجلس کرایا                     |
| ایات مفردات                                 |  |
| حمد ہو اسکو جس نے دکھا کر لمحہ اپنی قدرت کا | عرش پر لاچکا یا قدم لمحہ مین ہمارے حضرت کا |

|  |  |
|--|--|
| جو صلا اسکی تجلی میں کسے تقریر کا              | جو زبان شمع نکلے کھلا گلگیر کا               |
| چمن میں کو نساوہ رونق گلزار آ یا ہے            | کہ یا بوسی کو ہر اک شلخ گل سے نہ بھکا        |
| بینی پہ تشقہ تشقہ یہ ٹیکا ٹیکہ یہ موتی ہے یہ   | نخل پہ شلخ اور شلخ پہ گل ہو گل پر قطہ شبنم   |
| جو ٹیکا صندل کا جبین پر تو یا بل کے خال بھی ہو | پسرخوبی پہ بر بھی ہو سبیل بھی ہو طلال بھی ہے |
| لام تعلیق کا ہر اس بت خوشخط کی زلف             | ہمتو کا زہون اگر تلخ نہون اس لام کے          |
| لگا ہے تیر دل پر آہ کس کا فکی مڑگان کا         | نشان سو فار کا معلوم ہوتا ہے نہ پیکان کا     |
| عنایت ہنر نگہ س اپنے کشتے پر ذرا رکھنا         | کہ بعد از دفن مدفن پر کوئی تہی ہری رکھنا     |
| مرنے دعویٰ تیرے قد سے کیا کیا پھسل ملا         | ایم گلشن بہتی میں آخر بے ثمر پیدا ہوا        |
| اللہ کے شوق اپنی جبین کو خبر نہیں              | اس بیت کے آستانہ کا تیر رگر و گلب            |
| میں کس شعلہ رو کو سینہ بھد جاں کھلاؤں          | اکھا تھا اکیلے سو جگلیا کیا خاک کھلاؤں       |
| غفلت میں فرق نہی تجھ بن کھو نہ آیا             | ہم آپ میں نہ آئے جنتک کہ تو نہ آیا           |
| ہم کوے منان میں تھو ماہ رمضان آیا              | صد شکر کہ مستی میں جا نا بندہ کمان آیا       |
| ایسا بلند آہ کا اپنی دھوان ہوا                 | چرخ کہن کے نیچے نیا آسمان ہوا                |
| یہ میری آہ کا گیسوا دھوان ہے                   | انشا کہ نیچے آسمان کے آسمان ہے               |
| کیا ہنسی آتی ہے مجھ کو حضرت انسان پر           | فعل بد تو اسے ہو لعنت کریں شیطان پر          |
| اپنی تو وہ صورت ہو کہ جون بلبل تصویر           | پر داز کی طاقت نہیں اور پاس چمن ہے           |
| کیون جھپٹا ظلمت میں کر اس لب شرمندہ تھا        | جان کچھ باقی مری ہو چشمہ حیوان کے بیچ        |
| مانگ اس کا فکی سیدھی راہ ہو ظلمات کی           | خضر کو بھی ہے مسافت ایک دن دورات کی          |
| روز رخسار کے لیتا ہے مزے خوبون کے              | بہتر اس شغل سے حجام بہتر گیا ہو گا           |
| سنگدل کو سنک لیکر سنگدل کے گھر گئے             | رنگ تھا آستانہ کا مرد جسکے سگ مرد کے         |
| رات دن جاری ہو عالم میں مرا فیض سخن            | اگر کہ ہوں محتاج پر حاتم ہوں ہندو تانکے بیچ  |



|  |   |
|--|---|
| آہ میری ہما سے موسیٰ ہے                    | زسک کر اسے رقیب فرعون                           |
| اگر خولی طلب ہے تو دیا کر                  | دیب سے جگ بین ہیگی روشنائی                      |
| وہ دنگور ات کہتے ہیں تو ہم تارے دکھاتے ہیں | وہ منہ زلفون کو دکھانے ہیں تو ہم آنسو بہاتے ہیں |
| صحیحی رخ سے جو زلف اٹھا دیتا ہے            | صحیحی کھول دلیلیں کو دیشمس دکھا دیتا ہے         |
| ایہ کس رشک سیما کا مکان ہے                 | ایہ کس رشک سیما کا مکان ہے                      |
| جستجو کرتی ہر اک امرین ناوانی ہے           | جستجو کرتی ہر اک امرین ناوانی ہے                |
| یہ دنیا شیشہ ساعت کی ہے ریت                | یہ دنیا شیشہ ساعت کی ہے ریت                     |
| دریا سنگ کے موج سے آیا تھا ہٹ گیا          | دریا سنگ کے موج سے آیا تھا ہٹ گیا               |
| دیکھ دریا کی طرف دلو یہ لہر آتی ہے         | دیکھ دریا کی طرف دلو یہ لہر آتی ہے              |
| نہ تو دریا نہ سمندر نہ ترا پاٹ لگے         | نہ تو دریا نہ سمندر نہ ترا پاٹ لگے              |
| صنم کے واسطے بے آبرو ہوئے تو ہوئے          | صنم کے واسطے بے آبرو ہوئے تو ہوئے               |
| سب زلف حلقہ زن رخ دلبر کے آس پاس           | سب زلف حلقہ زن رخ دلبر کے آس پاس                |
| خدا کے واسطے اسکو نہ کو کو                 | خدا کے واسطے اسکو نہ کو کو                      |
| شجر سوختہ شمع سے گر گل مٹکے                | شجر سوختہ شمع سے گر گل مٹکے                     |
| عارضی یار پہ کیا زلف دراز آئی ہر           | عارضی یار پہ کیا زلف دراز آئی ہر                |
| اٹھ کے دالان پرے میں جودہ جوڑ گھپسی        | اٹھ کے دالان پرے میں جودہ جوڑ گھپسی             |
| چشم ہے قہر بلا زلف قیامت قیامت             | چشم ہے قہر بلا زلف قیامت قیامت                  |
| حیرت افزائی نے یہ صورت مری کی دوستو        | حیرت افزائی نے یہ صورت مری کی دوستو             |
| ہر صبح وہ ڈھونڈے ہے کوئی تازہ خریدار       | ہر صبح وہ ڈھونڈے ہے کوئی تازہ خریدار            |
| دیکھو تو لے ہے جان ملک الموت کس طرح        | دیکھو تو لے ہے جان ملک الموت کس طرح             |
| جتیک مری بالین پہ وہ دلدار نہ آئے          | جتیک مری بالین پہ وہ دلدار نہ آئے               |
| میرے آنکھوں میں چھپنا تھا بہت دور چھپی     | میرے آنکھوں میں چھپنا تھا بہت دور چھپی          |
| اسی لیے لوگ تھین آنت جان کہتے ہیں          | اسی لیے لوگ تھین آنت جان کہتے ہیں               |
| بزم میں تصویر گویا میری تھی اور میں نہ تھا | بزم میں تصویر گویا میری تھی اور میں نہ تھا      |
| صورت مری ہر روز بدل جاتے تو اچھا           | صورت مری ہر روز بدل جاتے تو اچھا                |
| تم وقت مرگ پاس سے اٹھنا نہیں ذرا           | تم وقت مرگ پاس سے اٹھنا نہیں ذرا                |
| اکہد و ملک الموت خبر دار نہ آئے            | اکہد و ملک الموت خبر دار نہ آئے                 |

|   |  |
|---|--|
| ہر بلبل غرہ تھا مویاہ کامل ہو گیا       | بے خراش ناخن غم میں بھی کیا بال ہو گیا |
| لشتہ بھی ہوا تو بھی یہ سیلاب نہ ٹھہرا   | لڑکھی بہت اراد دل بیتاب نہ ٹھہرا       |
| آج ہے طوفان سرشاک چشم دریا بار کا       | چرخ سے کبدہ کہ کشتی غم سے تو تمام ہے   |
| ہم آئے بات الٹی یار الٹا                | بے کیونکر کر ہے سب کا الٹا             |
| تھے یوں پر ہنر تجھ کو اور ہم بمبار ہیں  | چشم پوشی ترے مذہب میں ہر کیا عین جواب  |
| بندے کا ایک ہاتھ ہے تیرے ہزار ہاتھ      | پھیلے کیا کوئی مرے پروردگار ہاتھ       |
| میں جاے ڈھونڈھتا تری محفل میں رہ گیا    | آئے بھی لوگ بیٹھے بھی کھڑے بھی ہوئے    |
| چار پائی بھی کان رکھتی ہے               | سجھن آہستہ کر کہ ہے شب وصل             |
| ظاہر میں کچھ مرض نہیں پردہ میں کہہ ہے   | چہرہ کچھ ان دنوں غم پہنان سے زرد ہے    |
| خوش رہو جیتے رہو جس جا رہو              | میت لو لیکن کرم فرما رہو               |
| حق تعالیٰ آپ ہی حق ہو موعے کا کیا ہے عم | مر گئے سوچ ہو اور جیتے مارین حق کا دم  |
| کاسے چرخ برین سار کا سار اجم گیا        | ایسی جو سردی پڑی ہر اک ستار اجم گیا    |
| اسکایہ مطلب ہے لوقہ تمہارا اجم گیا      | آنکھوں سے برن کے انشا کو بھیجے آپ نے   |
| این غزلہا بعد از طبع کتاب دستیاب شدند   |  |
| غزل علی                                 |  |
| کرسی نے لیا چوم عبا آسکے قدم کا         | جب نور نبی عرش کے ایوان پہ چمکا        |
| پر نور ہوا تارک اقبال تسلیم کا          | جب نام محمد کا لکھا عرش برین پر        |
| یا حشر میں ہو جائے چھتر ذوق ام کا       | سایہ نہ ترے جسم کا دکھیا ہے کسی نے     |
| کیا کل جو اہر عبا آئے قدم کا            | پر نور ہو ایسے عجیب دیدہ افلاک         |
| جاری ہو عجب فیض ترے خوان کرم کا         | سموہ تری ذات سے ہر کشور، سستی          |
| کیا طور تجلی سے ترے نور کے چمکا         | پائی ہے تری ذات سے موسیٰ نے کروت       |

[illegible]

|   |   |
|---|---|
| اب کیا کریں ہم اور وہ باز و بہم نہونگے<br>اکھونپہ میرے جیتک اُسکے قدم نہونگے<br>دس میں بند کا غذ جیتک ر قم نہونگے<br>کوئی دم کو عاشقون کے سینے میں دم نہونگے<br>گلچین کے ہاتھ دونوں جیتک قلم نہونگے<br>تم سے علیحدہ ہم اب ایک دم نہونگے<br>جب چاہو دیکھو تو تم یہ بیچ و حسم نہونگے<br>کیا ہم روانہ سوے ملک عدم نہونگے | حوال پر ہمارے روؤ نہ مل سکے باہم<br>دشوار ہے پاک سے لگنا پاک عزیز<br>مضمون شوق اُسکا ہرگز نہ خستہ ہوگا<br>دم دیکے تم تو شبکو مغل سے اٹھ چلے ہو<br>بلبل کے در و دل کا ممکن نہیں بدراوا<br>سننے ہیں بعد اپنے ہے دخل غیر کا بھی<br>سنبل کو کچھ نہیں ہے زلفون سے اُنکی نیت<br>یاران رفتگان پر کیا روئے ترقی |
|---|---|

## غزل احمد

|  |  |
|--|--|
| سپکے ہن اُسکے چہرے سے اب قطرے نور کے<br>آتے ہن شاہان ادا دور دور کے<br>دیوے جلا وہ آن میں مرے قبور کے<br>کھل جائے اُسپہ باب ہی عیش و سرور کے<br>اور جاوے ہوش اُسکے ہی فخر و غرور کے<br>والشہر دے ہمتو ہن عاشق حضور کے<br>تا تجھ پہ کھل ہی جاوے نیلے عالم ظہور کے | نام خدا وہ شوخ ہے مانند نور کے<br>اندھری نازکی وہ پر پوش کو دیکھنے<br>گراں کلام وہ لب اعجاز سے کرے<br>گر لمحہ ایک اُس سے بنگیر ہو کوئی<br>ہر ات ہے کسی تا کرے اُس شوخ کا خیال<br>کیجے ہائے حال پہ تک مہر کی نظر<br>احمد تو اُسکے عشق میں ہو محو سر بسر |
|--|--|

## غزل شیدا

|  |  |
|--|--|
| چولی پیچھے ہے پڑی جیسے ہونا گن پیچھے<br>بھیجا زردان میں اُسے پھاڑ کے دہن پیچھے<br>بھکھو و فسا یو و فسا یہ گلشن پیچھے<br>پھر نکالو لاکا لاکے پیچھے گن پیچھے | دیکھ دل زلفون کو مت جاوے گردن پیچھے<br>یہ زینخانے کیا عشق میں یوسف سے سلوک<br>فرقت رشک چمن سے ہو میں مرجاؤں تو پھر<br>فصل گل میں رکھا صیا و سنہ در قید نفس |
|--|--|

|   |   |
|---|---|
| پہلے مجھ کو کی طرح عشق میں شیدا تو جھٹک   | پھر ترا کو بے جان ہو دینگا مسکن پیچھے   |
| غزل دلکش  | غزل دلکش  |
| یار کے ہاتھ سے مشاطہ نے پایا بیڑا<br>دل سوئے معنی رنگین گزرتے بہنیں آج<br>ازلف و رخسار تو ہیں آفت جان پر میرے<br>جان سپاری نکرین کیونکہ اب اس ذوق سیر<br>خون بہا اپنا کیا میں تو گنگار تو ہوں<br>سرخرو مجھ کو کیا آستے جو امچشمون میں<br>کیونکہ اُس رشک سے دل خون کیا کافر نے | طاقت و ہوش کی رخصت کا یہ آیا بیڑا<br>کہ عوض بوسے کے انعام میں پایا بیڑا<br>خون کا اُس لب خدا ان نے اٹھایا بیڑا<br>بلکہ چترائی سے کافر نے نبایا بیڑا<br>پاندان سے ترے کل میں نے چرایا بیڑا<br>کہ مرے ہاتھ سے کل مجھ کو دلا یا بیڑا<br>غیر کے ہاتھ سے کل مجھ کو دلا یا بیڑا |
| غزل ولی   | غزل ولی   |
| تباہ ملک نے دہن صلوا علیکم گایا<br>قاب تو سین کا نوشہ تو ہے سب کو بھایا<br>اور جبریل امین گوندھ کے سہرا لایا<br>اُن سوا کو نے مرسل نے یہ رتبہ پایا<br>نام احمد کا جوب پر ترے ہر دم آیا  | لامکان پر جو بنا احمد جو بنا بھلایا<br>خوردن خان نے ترانے سے وہ نغمہ بولے<br>تھے براتی دہان آدم سے لگاتا احمد<br>حق نے نواک لد حق میں محمد کے کسا<br>مغفرت تیری ولی سہل بلاریب ہے کیوں  |
| غزل ثابت  | غزل ثابت  |
| مطلع دین د دنیا احمد مختار کو سو پنا<br>حشر کا معاملہ میں حیدر کراہ کو سو پنا<br>میں اپنا خانان بھی خاطرہ اطہار کو سو پنا<br>علی مشکل کشا کے دونوں بنو درار کو سو پنا<br>شہید کربلا کے عابد ہمسار کو سو پنا   | میں اپنے سب مطالب سید ابراہ کو سو پنا<br>خدا عالم ہے اسپر شک جو رکھتا ہو سو کا فر ہو<br>سوائے کر دیا ناموس میں خاتون جنت کے<br>مرے اس کام کے الگ ہیں جو چاہیں ہو کر دیوین<br>میری ناتوانی بیکسی اور بے بسی جو ہے  |

|  |  |
|--|--|
| <p>مرے جواشنا ثابت رہیں مولا انکا نامن ہوا<br/>سرخ شمن اسدا لشکر تلواری کو سو پنا</p>  | <p>وہ اکدن دیکھیے بیشک جہان روز جزا ہوا<br/>صراط المستقیم او پیر و سیدلہ ہے پیر کا</p> |
| <p>بی ہوجام کو ترکا مجھے دینگے لطف سے<br/>کرنیلی خون کا دعوی وہ جب خیر النساء کر</p>   | <p>گنگا کرنی بخشش کو وہاں فضل خدا ہوا<br/>شفاعت کو قیامت میں محمد مصطفیٰ ہوا</p>       |
| <p>ہیں باقر جعفر کا ظم ہمیشہ رہنا سب کے<br/>نقی ہزار نفی ہے اور محمد عسکری ہادی</p>    | <p>کہ جس دن ساقی کوثر علی مشکل کشا ہوا<br/>حسن بخشش کو امت کے شہید کر بلا ہوا</p>      |
| <p>تزلزل حشر کے دن بطرح ہو دیگا سن ڈر کر<br/>عرض یہ اب جناب کبریائی میں ہر عالم کی</p> | <p>قتل کرنیکو کفار دن کے مدی ہوا ہوا<br/>کرو سامان آخر کا مدسب کا خدا ہوا</p>          |
| <p>آج پھر اس کو چہ جانان میں جانا چاہیے<br/>سب بہار آخر ہوئی باقی رہا جوش جنون</p>     | <p>اک دفعہ قسمت کے تئیں پھراڑا مانا چاہیے<br/>دھجیان دامن صحرا کی اڑانا چاہیے</p>      |
| <p>آئینکے اوبغاں گلشن میں در وقت سحر<br/>میں کہا عاشق ہوں تیرا وہ لگا کہنے یوں</p>     | <p>آپ شبنم سے گلون کا منہ ڈھلانا چاہیے<br/>اوسے دیوانہ سخن تیرا نہ مانا چاہیے</p>      |
| <p>کس طرح لپٹوں تجھے اور لون بغل میں نازنین</p>  | <p>وصل کی شبکو فقط پھولون کا گنا چاہیے</p>   |

کھوکھو کھینچی تھی جد مرده وہ وہ دست نیکی  
سہ سہ مارے دشت ضہ ضہ ضرب کھن کا

### رختی جان صاحب کھنوی

چھوٹی خانم کا بچے د گیا بھائی انگب  
چھوٹا کپڑا بھی بڑے لطف کی پر چیز ہے  
حسن جاتا رہے پر چھاتیوں کا روپ دکھا  
تیری چھاتی تھی مری سوت کا کپڑا پہنا  
کس سے لوائے لگی تھی ازی ل کے بھٹنی  
کیون نہ جائے سے میں باہر ہوں بھلا مغلانی  
دم بدم ٹوٹ کے ہن اس سے تائے جھڑے  
کوڑھ ان چھاتیوں سے ٹپکے ا سے جو پہنے  
اب بھلی مانسین کیا پنہین جہ پنہانین  
جان صاحب کوئی کیا آج بلا یا محرم

منجھلی کیا پنہون بڑی وہ تو نہ بھائی انگب  
سائے جوڑے میں تو بندہ کو خوش آئی انگب  
مدد سے اس عقل کے جس نے یہ بنائی انگب  
سارے کنبے کی کرے گی یہ صفائی انگب  
باندی بیوش کمان کھو کے تو آئی انگب  
اُدھڑی دوبار مگر ٹھیک نہ آئی انگب  
اسے بی مہتاب بنی گویا ہوائی انگب  
میں تو کو سونگی مری جس نے چرائی انگب  
اپنی جو رو کو موے کھڑے قصائی انگب  
عطر فتنے کا ملا خوب بائی انگب

### رختی انشا

پچھتی ہر یہ تو نگڑی مجھے بھاری انگب  
گو کھرو لہرنت ڈانگ ستارے کیا چیز  
بی بی مغلانی جو سی لائی تھی آئی نہ پسند  
دھینکا مستی اجی اب کس سے ہوئی تھی یہ کہو  
تھی عجب کوئی سکھ جس نے یہ کاٹھے بوسے  
اتھ انشا کا کہیں چھو جو گیا تو بولیں

کوئی سادی سی مرے واسطے لاری انگب  
اس سے ہو جاتی ہے کجنت گناری انگب  
بیکجا جی نے وہ سر آن کے ماری انگب  
پھٹ گئی آپ کی جو ساری کی ساری انگب  
دو پھر سے بنگی اک پھو لون کی کیا ہی انگب  
تیرا مقدور کہ تو چھیرے ہساری انگب

### گیتی رنگین

میں وہ بھی اُور دھنے کی نہیں کل کی اور تھی  
باجی بچے منگائے جھلا جھل کی اور تھی

|  |  |
|--|--|
| ہر سات جسکو کہتے ہیں جی جس بہار میں<br>اگر میٹے ناک میں آئی ہر میٹری جان<br>آئی لچک کر میں مرے لوگو دوڑیو<br>بھاری نیت مشکائے تو رنگین لگاؤ نہیں | سر پر ہوا کے ہوتی ہے بادل کی اور مٹی<br>تیرے کر کے رکھ پٹارے میں آنچل کی اور مٹی<br>کھٹنے تلک تو سر سے مرے ڈھلکی اور مٹی<br>نے ٹھرتی ہے سر پہ مرے اہلی اور مٹی |
|--|--|

## غزل ماہ لقا

|   |  |
|---|--|
| اجل کے سامنے رستم گیا سو پھر نہ پھرا<br>لڑائی کرتی ہیں پھر پہ دونوں زلف سیاہ<br>بھروسہ مت کرے ظالم یہ اپنی ہستی کے<br>عجب وہ منزل و مسکن ہے مجھ کو حیرت ہے<br>ادو اس ہو کے صنم صبح کو گیا افسوس<br>اوسے نہ شیخ سے مطلب نہ برہن سے کام<br>غور مت کرے تو حسن پر اسے ماہ لقا | ہمارے چشموں سے جو نم گیا سو پھر نہ پھرا<br>جو گلزار کا موسم گیا سو پھر نہ پھرا<br>یہ جبکی ہستی کا عالم گیا سو پھر نہ پھرا<br>جہان سے جو کوئی ہم دم گیا سو پھر نہ پھرا<br>بہار رونق شبنم گیا سو پھر نہ پھرا<br>بوراہ عشق میں آدم گیا سو پھر نہ پھرا<br>غدم کی سیر کو آدم گیا سو پھر نہ پھرا |
|---|--|

## نواب صفت لدولہ بہادر

|   |   |
|---|---|
| ساقیائے سے چھکائے کہ بہکتے جاوین<br>بہان میں جان تک جگہ پاسیے | برق کی طرح جدھر جاوین چمکتے جاوین<br>عمارت بناتے پھلے جاوین |
|---|---|

## دو لکھن بیگم صاحبہ

|   |  |
|---|--|
| ایسے کمطرن نہیں ہم جو بہکتے جاوین<br>مت کرد فکر عمارت کی کوئی زیر فلک | مثل گل جاوین جدھر کو تو بہکتے جاوین<br>خانہ دل جو گرا ہو اسے تمسیر کرد |
|---|--|

## چند بیگم

|                         |                           |
|-------------------------|---------------------------|
| روٹھنے کا عبث بہانہ تھا | مرد کا ٹھکریاں تک آنا تھا |
|-------------------------|---------------------------|



|  |   |
|--|---|
| <p>کاسہ زر گس مین جوین شبنم رہے<br/>کچھ دلکا لگانا ہی ہمیں اور اس نہیں ہے<br/>دل تڑپتا ہے صبح و شام بڑا<br/>کیا جانیے کس ساعت بد آنکھ لگی تھی</p>  | <p>دُہریا بانی آنکھ آنسو غم رہے<br/>دل جس سے لگا یادہ ہوا دشمن جانی<br/>یا الکی یہ کس سے کام بڑا<br/>ابانہ کبھی خواب میں بھی وصل میسر</p>   |
| <p>اوس طرح نہ لگیو مرے اللہ کو کی<br/>کچھ اور جوڑو ٹھوٹو تو مرے پاس نہیں ہے<br/>نقش پاک بھی مرے درپے جا سوسی ہے</p>  | <p>جس طرح لگی دل کو مرے چاہ کو کی<br/>جی تک بھی اگر چاہو تو دسواں نہیں ہے<br/>یار پر دے مین ہر اور عیش سے ایسی ہے</p>   |
| <p>جسکے جی کو لگی ہو سو جانے<br/>خیال ماہر وہ ہے اور ہم مین<br/>تہ کر رکھو نسیم سے کہد و قبائے گل<br/>مین ہی جانوں دیا خدا جانے</p>  | <p>عیش کی طرح کون رو جانے<br/>شب ہفتاب مین تا صبح نہ نیت<br/>یوسف نے میرے کھولے ہیں جاکے اپنے بند<br/>میرے دل کی طیش تو کیا جانے</p>  |
| <p>بھگو بھگا ہے شوق اہل وفا کون ہے<br/>چاہت تری غیرون کو بھی ہو گی مگر ایسی<br/>گنتا ہے کسی سے کوئی نادان خبر ایسی<br/>اُسکو سکھلا دین وفا ایسی کہ ہوئے بقیار<br/>تہا بھگو تو دلبر ہی سمجھ کر کبھی آوے<br/>قیامت تک یہیں ٹکرا یں گے ہم</p> | <p>کیون نہ مین قربان ہوں جب وہ کہے ناز سے<br/>بے منصفی اور اے بت بید اور اگر ایسی<br/>ہم زمی دشمن کو چھپانا ہی تھا قاصد<br/>دل ہمیں دو چار دن گرا پنا تم دو مستعار<br/>دلبر مجھے اسوا سٹے کہتی ہے یہ سب ظن<br/>ہے چو کھٹ آپ کی اور سر ہمارا</p> |
| <p>قسمت مین ہمارے نواہے صد انوس</p>  | <p>اک روز لپٹ کر شب ہفتاب مین سونا</p>  |
| <p>شیشی ناعق یہ تم جتاتے ہو<br/>در عایہ کہ دل بڑھاتے ہو</p>  | <p>اپنے آنے کی جو سناتے ہو<br/>آپہ قسمین جو تم کھلاتے ہو</p>  |

|  |   |
|--|---|
| <p>جس سے کتا ہوں وہی سنتا تہین<br/>دیکھ لو بن کر کے نکلا آج اور شکل ہلال<br/>ایک بوسے کو لے لے ستا ہے</p>  | <p>حال جان بازی کا میں کس سے کہوں<br/>ماہ کا ہیدہ ہوا جاتلے ابرو دیکھ کر<br/>جان و دل بھیجتے ہیں ہم اپنا</p>  |
| <p>مناجات</p>  |   |
| <p>محمد علیہ الصلوٰۃ و سلام<br/>مجھے دے مرادین مری جزو کل<br/>یہاں درد بان عیش و عشرت سے رکھ<br/>تو متانہ اپنا بنا دے مجھے<br/>طفیل نبی و بنی فاطمہ<br/>پیمبر پہ نازل تو فرما دے</p> | <p>الہی بحق رسول انام<br/>آل و باصحاب ختم رسل<br/>مجھے دین دنیا میں عزت سے رکھ<br/>شراب محبت پلا دے سب مجھے<br/>کرایان اسلام پر خاتم<br/>الہی ہزاروں درد اور سلام</p> |
| <p>تواریخات متقدمین</p>  |   |
| <p>اور اسکی شہادت کی خبر ہوئی جو معلوم<br/>سودا نے کہا کہ ہاے جان جانان مظلوم</p>  | <p>منظہر کا ہوا قاتل جو یک مرتہ شوم<br/>تاریخ وفات اسکی گوی ازردے و رع</p>  |
| <p>جا کے جنت میں جب مقیم ہوا<br/>اہل حسنی کا دل دو نیم ہوا<br/>خاک بر سر وہ جو نینم ہوا<br/>کیونکہ بس حادثہ عظیم ہوا<br/>یہ کسا اب سخن یتیم ہوا</p>                                  | <p>آہ مرزا نسیم دنیا سے<br/>درد فرقت سے اس کے شل قلم<br/>گل سے تاخار اس چمن میں تھا<br/>سال تاریخ کی تھی مجھ کو تلاش<br/>اسین پیر خرد نے از سر ہوش</p>                |
| <p>رات و دن نام حق رٹا کرتے<br/>مضطرب ہوئے اور گھبرا گئے</p>   | <p>بیان مٹھو جو ذکر حق تھے<br/>گر بہ موت نے جو آدا با</p>   |

|  |                           |
|--|---------------------------|
| چونچ بین داب کر سر کھمیا                             | کچھ نہ بولے سوائے لٹے لٹے |
| از مولانا فخر الدین صاحب حسب فرمائش فریزر صاحب بہادر |                           |
| آج آختہ بندھا طویلیں                                 | اکھی خا نہ انگریر گر جا   |

تاریخ از نتایج افکار عالی مقدار سخن سیخ کلام شناس بلبل شاخسار  
حدیقۃ الاحباب در آبدار بحر الانجاب کشف دقایق مخفی و جلی جناب  
فضیلت آب غلام علی صاحب مہری سکنتہ بمبئی

|  |  |
|--|--|
| کیون شرگین ہوئے بھی باغ از بہا نظم<br>مجموعہ طلیسم ہے رنگین بیاض شر<br>سوسے سے انتخاب ہے گلہ ستہ بہار<br>ہراک غزل ہے رشک غزال سوا چین<br>دکھلائے ہے نقاب ٹھانج سے ہر گھڑی<br>اشعار آبدار و مضامین نئے نئے<br>گویا نظیر عفت شریا میں زیر چرخ<br>پھر گرم آس سے محل عشاق ہے سدا<br>نکلتے ہے اب کے طرفہ مزامیر سے صدا<br>سودا نظیر درجات و انشا کی ہر غزل<br>شہباز فکر اہل دلائل مر باج ہے<br>از بہر سال بلبل طبع علی نے اب<br>چاہا رقم ہو ہر ورق گل بنوک کلاک | طرفہ کھلا ہے ابر فلک شعلہ زار نظم<br>محسود گل ہے ہر ورق زر نگار نظم<br>ہر بیت شاہ بیت ہے آئینہ دار نظم<br>مرغوب بلبل چمن جو سبب نظم<br>ہر لفظ حسن شاہد سیمین عذار نظم<br>پیہم زردان ہین قافلہ سان از دیار نظم<br>در سبک انتخاب در شاہ ہوا نظم<br>ستون کے بزم میں ہر در بالا خار نظم<br>سربانہا آسکا اہل طرب نے تبار نظم<br>ہے زیب بخش کشور دار الو قار نظم<br>کیون مرغ دل ہوئے ہے اسدم شکار نظم<br>بانہ آشیان اوج سر شاخسار نظم<br>آئی ہے غیب سے یہ ندا لالہ زار نظم |
|--|--|

|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>ابن مادیہ تاریخ ارجنہ قاضی غلام علی صاحب مہری بسک نظم آورده بودند</p>   |  |  |
| <p>زہے شورش فرا سے بزم ابرار<br/>یہ طرفہ جمع اشعار عشاق<br/>کرے ہے محفل عشاق کو گرم<br/>ہو ہے طبع دیوان جلوہ آرا<br/>بہار گلشن اشعار کو دیکھ<br/>نوادہ بوستان عشق ہے یہ<br/>اکھی یہ بیاض شعر رنگین<br/>کوئی تاریخ موسیٰ سے رقم ہو<br/>کہا ہے اس طرح پیر خرد نے</p>   |  |  |
| <p>ہے ہر عند لیبان لوچمن زار<br/>کہ جسمین چیدہ چیدہ گل بہن بیجار<br/>نے انداز سے دکھلا رخ یار<br/>بتان چین جو بہن نقش دیوار<br/>رہے ہے شرگین ہوسن گلزار<br/>طرب افزا بچشم ہر حسر یار<br/>ہونت نور سواد چشم اختیار<br/>رہے تیا دگار از عاشق زار<br/>کہ لاثانی ہوا ہے جنگ اشعار</p>  |  |  |
| <p>ایضا</p>  |  |  |
| <p>ہو ہے یہ جب طبع دیوان تمام<br/>ہوئی چاہ موسیٰ کو تاریخ کی<br/>یہ دی ہاتھ غیب نے تب ند ا<br/>جمع الا شعار نسخہ ہے عجیب<br/>مین نے پوچھا تو خرد نے مجھے یوں</p>   |  |  |
| <p>کہ درج اسین ہر اک ہر رنگین کلام<br/>رقم طے نہر تریادگار دوام<br/>کہ ہے یہ گلستان خوبی مدام<br/>ایضا چاہیے تاریخ اسکی بر لا<br/>طرفہ الا شعار آمادہ کہا</p>  |  |  |
| <p>ابن چند مادہ تاریخات بندہ درگاہ کریم محمد حسین ابن محمد سلیم فراہم آورده اگرچہ قابل اشتہار نیست<br/>اما بپاس خاطر عزیز با تمیز مؤلف کتاب محمد ابراہیم صاحب موسیٰ بردق بشت نموده است تا ناظرین<br/>از سعی و عرق ریزی و حفظ دریا بند و نیز التماس بخدمت ارباب سخن بلند ہمت والا قدر آن دارم<br/>کہ نظر بر سہو و خطا نہ نمایند لغو عن ذکر اہم الناس مہول</p> |  |  |
| <p>اس چمن کی رقم ہو کیا تاریخ<br/>بہر تاریخ ہے بنا تاریخ</p>   |  |  |

اب ج د ہ ذ ز ح ط ی ک ل م ن س ع ق ف ص ی ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ  
۱۰۰۰ ۹۰۰ ۸۰۰ ۷۰۰ ۶۰۰ ۵۰۰ ۴۰۰ ۳۰۰ ۲۰۰ ۱۰۰ ۹۰ ۸۰ ۷۰ ۶۰ ۵۰ ۴۰ ۳۰ ۲۰ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

|   |                                      |
|---|--------------------------------------|
| ہمہ مجموعہ از شعردل آرا                           | مرتب شدہ زموسلی آشکارا               |
| بالش فی البدیہہ گفت ہاتھ                          | جزاک اللہ فی الدارین خیرا            |
| برو این شعلہ زار عالم عشق                         | نور از مہر تابش از مرغ               |
| طرفہ بشگفت شعر ز نگینش                            | گفت مظلوم با گل تاریخ                |
| ایضا  |                                      |
| شمہ چو مرتب چمن نو بہار                           | لینے کتاب شرابے کبار                 |
| نازہ تر از برگ درختان سبز                         | نور فراے نظر ہوشیار                  |
| طرفہ سرو شے کہ بخواب خود                          | گفت بگو معرفت کردگار                 |
| ز آفات این گلشن بیخزان                            | گلسار یا خان عاشقان                  |
| طرفہ ہوا مرتب گلشن ہنر و رون کا                   | بیقدر جسکے آگے جمع ہے ساحر و دن کا   |
| ہاتھ سے گوش زد ہے تاریخ تعمیر آج                  | کیا بے بہا ہوا ہے تحفہ یہ شاعر دن کا |
| غیب سے ہاتھ نے یہ مژدہ دیا                        | بلغ اردو بے بہا اب یہ ہوا            |
| کہا پیر خود نے فی الحقیقت                         | بجائے آج گلہ سستہ طریقت              |
| شعر نہیں بلکہ بگویش جہان                          | عفتہ در باہن یہ آدینختہ              |
| لکھا ہم سال بھی مظلوم نے                          | کہ غزل در آگ گل ریختہ                |
| مجموعہ یہ ہوا ہے ملو ز شعر استاد                  | کہ سال ناز شخون بازار عاشق آباد      |
| دیکھ مجموعہ کہا ہاتھ نے                           | چھاپے ہن اشعار نکاست                 |
| فہرست مجمع اشعار دیوان فارسی موسوم بمرات العاشقین |                                      |
| دیباچہ کتاب                                       | دیوان غزلماے فارسی شتل برشتی باب     |
| ستزاد   | عمسات مقطعات رباعیات                 |
| قصائد عربیہ                                       |                                      |
| بحر طویل  |                                      |

|         |         |   |
|---------|---------|---|
| ابیات   | فردیات  | مصرعہ ماے ضرب لفظ مجامات و صنائع تواریخ |
| و بدائع | و چیشان | منقدین و اکابرین۔                       |

## فہرست مجمع الاشعار دیوان ہندی موسوم بہ جمین بے نظیر

دیوان غزلہاے ہندی شملہری و دو باب قصائد و مستزاد محاسنات خیالات مسدس  
مثنویں۔ و اسوخت ترکیب بند۔ مثنویات۔ رباعیات۔ مقطعات۔ رباعیات عیدین و دعوات  
ابیات و فردیات چند غزل بے بدل دیگر غزلہاے مروج عوام ریختہ ہا اشعار شعریہ فیض  
مناجات۔ تواریخات منقدین۔ و خاتمہ کتاب

## خاتمہ الطبع

شنا و صفت کے لائق وہ باغبان گلزار و جہان ہے کہ جسکی آبیاری قدرت کاملہ علیٰ عتسان  
عالم سرسبز وریان ہے اور گلہ سترہ لغت سزاوار ہدیہ انجمن اُس گل سرسبز خاتم الرسات  
ہے کہ جبکہ فیض ہدایت نے اثر باد خزان کفر و ضلالت کو یک قلم دنیا سے مٹایا ہے اور  
راسخہ ابتسام گلہاے رنگا رنگ ایمان سے اہل جہان کو ترو مانع و عطر آگین بنایا ہے  
من بعد گل چینان شگفتہ طبع کو آمد نو بہار کی خوشخبری ہو کہ اندون ایک مجموعہ شگرف گلہ سترہ  
کلام رنگین از کلام اردو فارسی زبان آوران روئے زمین جو دو شعبے پر متفرع ہے اولین  
اشعار غزلیات و مستزاد و رباعیات و مقطعات اور انواع انواع قسم کے نثر و چیشان از  
کلام بلاغت نظام حضرت سعدی۔ حافظ جامی۔ نظامی۔ صائب قدسی۔ حزین خاقانی  
والہ ہروی۔ مرزا ابیدل۔ امیر خسرو وغیرہ اکثر اساتذہ سابقین کے مجتمع ہیں جس کا نام  
مرآت العاشقین ہے اور دوسرے شعبے میں بڑے بڑے نامی گرامی شعرائے مسلم الثبوت

کی غزلیات۔ مثنویات۔ رباعیات و قطعات مشہور و معرکہ آرا اردو زبان میں نتیجہ طبع کے تراویح ہو  
میر تقی جبرائیل مصحفی۔ انشا اللہ خان رنارنج۔ آتش غفر میمن خان وغیرہ عمدہ عمدہ و  
جملہ اساتذہ قدیم و جدید کا کلام شامل ہے جس کا نام چمن بے نظیر ہے دونوں مولف  
اسکے سخن دان شیرین زبان محمد ابراہیم صاحب بن شہاب الدین ہیں جنھوں نے  
لفظ شوق و مزید لیاقت بالفاق رہے محمد حسین صاحب اس مجموعہ کو بطور شائستہ فراہم  
کیا مقبول عالم ہوا سب نے پسند فرمایا خواہش خریداران سے بکثرت چھپنے کا رنگ دکھایا  
المختصر یہ مجموعہ نایاب روزگار سد بہار طبع منشی نول کشور وائع لکھنؤ میں بسر پرستی  
عالیجناب علی القاب منشی لشن نرائن صاحب بھارگو دام اقبالہ مالک مطبع سماہ نوبہ  
۴۲۴ء بار دوم زیور طبع سے آراستہ ویراستہ ہوا

قطعہ تاریخ طبع از مورخ کامل منشی بھگوان دیال صاحب اقل سابق یحیٰ مطبع کانپور

|   |  |
|---|--|
| دیکھ کے ہر اہل نظر نے کہا<br>مصرعہ تاریخ یہ عاقل لکھو | غوب چھپا کیسا چمن بے نظیر<br>بے بدل اچھا چمن بے نظیر |
|---|--|

قطعہ تاریخ طبع از مولانا محمد حامد علی خان صاحب جامد سابق افسر صحیح مطبع کانپور

|  |   |
|--|---|
| دیکھ کے ہر فرد بشر نے کہا<br>تم بھی تاریخ یہ جامد لکھو | بسکہ ہے کیتا چمن بے نظیر<br>کیسا ہی چھپا پا چمن بے نظیر |
|--|---|



| نام کتاب   | قیمت | نام کتاب   | قیمت |
|--|------|--|------|
| شرح یوسفی - دیوان حافظ                                 | ۶    | دیوان سخن - دهلوی کاغذ رسمی                            | ۱۲   |
| دیوان نعت سروری - نعتیه دیوان                          | ۵    | دیوان شهیدی - از مولوی کریم علیخان شهیدی               | ۴    |
| دیوان جرار - مرزا حسین صاحب جرار                       | ۵    | گلدهسته حفیظ الله خان بتفرقی شعرا کا کلام              | ۴    |
| دیوان عاشق - پندت کنیالال عاشق                         | ۲    | شرح مترجم قصاید عرفی                                   | ۸    |
| دیوان ضامن - صوفیانه کلام                              | ۲    | ترجمہ شرح قصاید عرفی از مولوی عبدالجید صاحب زیر طبع    | ۲    |
| دفتر حسرت - المعروف بہ دیوان انجم صفا عالم             | ۶    | دیوان سحر سامری  | ۶    |
| مرزا آسمان جہاں ہمارے تخلص بہ انجم کا کلام             | ۱۲   | دیوان نعتیہ - از مولوی احمد علی صاحب                   | ۵    |
| دیوان اختر از تمبر شاہ صاحب اختر                       | ۶    | ہمارے سخن - مطبع ہذا میں ایک شاعر ہوا تھا              | ۶    |
| مجموعہ سخن حصہ دوم - اکثر شعراء متقدمین کی نایاب غزلیں | ۳    | انجلی غزلین  | ۵    |
| کلیات شادان ہمارے کسر پر شاد شاد کا کلام بلاغت نظام    | ۳    | دیوان مناقب خیر البشر - از منشی منور حسین              | ۲    |
| صنم منی عشق - منشی امیر احمد مینائی کا دیوان           | ۴    | دولسانین مجمع البحرین                                  | ۴    |
| دوم مطبوعہ مطبع غیر                                    | ۴    | معرکہ حکیمت - یعنی مباحثہ گلزار نسیم                   | ۴    |
| شنوی فریاد دل  | ۷    | نمرہ فصاحت - از حضرت فصاحت لکھنوی                      | ۴    |
| دیوان حمدانروی   | ۷    | دیوان سخن فارسی  | ۴    |
| دیوان گویا   | ۷    | دیوان شمس تبریز حضرت شمس تبریز کا عارفانہ کلام         | ۷    |
| منظر عشق - معزوت بہ دیوان قلق                          | ۸    | جو تصوف اور حقیقت کی جان ہے جدید الطبع                 | ۴    |
| دیوان چمنستان جوش احمد حسین صاحب جوش                   | ۵    | کلیات عراقی - عراقی ایران کا ایک مشہور و معروف شاعر ہے | ۱۲   |
| مجمع الاشعار - چیدہ چیدہ اشعار                         | ۵    | دیوان حافظ منشی جلی قلم منور منشی شمس الدین محمود      | ۴    |
| گلستہ امانت  | ۱    | دیوان حافظ منشی جلال شاہ                               | ۴    |
| دیوان سخن - دهلوی گندہ                                 | ۴    | دیوان نعمت خان عالی                                    | ۵    |
|  |      | کلیات جامی - از مولانا عبدالرحمن جامی                  | ۴    |
|  |      | کلیات نظم غالب فارسی یعنی کلام مرزا غالب               | ۴    |



| قیمت | نام کتاب                                     | قیمت | نام کتاب   |
|------|--|------|--|
| ۹    | گلشن عشق از مظفر علی صاحب اسیر               | ۵۰   | فارسی حسین او کا تمام مایہ ناز کلام موجود ہے     |
| ۱۰   | دیوان نویدی - بچوں کے لئے مفید               | ۴۰   | منتخب مجموعہ دوا وین خسرو                        |
| ۱۱   | دیوان رسوا - از احمد حسین رسوا               | ۴۰   | کلیات صائب عہد اکبری کے نہایت مشہور              |
| ۱۲   | دیوان امیر - از سید امیر الدین صاحب متخلص بہ | ۴۰   | و معروف شاعر مرزا صائب کا کلام                   |
| ۱۳   | امیر - یہ ایک چھوٹا سا اور مختصر دیوان ہے    | ۳۰   | کلیات حزمین - از محمد علی حزمین اصفہانی          |
| ۱۴   | مگر نہایت عمدہ ہے                            | ۱۰   | دیوان حضرت خواجہ بختیار کاکی                     |
| ۱۵   | قصاید عربی محشی                              | ۱۰   | کلیات حضرت شمس تبریز حضرت شمس تبریز              |
| ۱۶   | شرح قصاید عربی از مولوی قطب الدین فارغ       | ۱۰   | کا تمام کلام رطب و یابس اس میں موجود ہے اور      |
| ۱۷   | قصاید بدر چارج                               | ۱۰   | آسانی کے لئے ہر غزل پر پورے مروجہ کا نام بھی     |
| ۱۸   | ساقی نامہ ملا ظہوری - یہ ساقی نامہ اتنا      | ۱۰   | درج کر دیا گیا ہے۔                               |
| ۱۹   | بے مثل ہے کہ باوجود کوششوں کے شعرا میں کسی   | ۱۰   | دیوان محضری - عرصہ سے یہ دیوان نایاب تھا         |
| ۲۰   | اب تک اس کا جواب نہیں لکھا ہے۔               | ۱۲   | اب مطبع نے نہایت صحت سے شائع کر دیا ہے           |
| ۲۱   | قصاید مدحیہ نظام قصاید لعینہ                 | ۱۰   | قصاید ظہیر فاریابی                               |
| ۲۲   | سرور العباد شرح قصیدہ بانٹ سعادت قصیدہ       | ۱۲   | کلیات ظہیر فاریابی                               |
| ۲۳   | عربی کا ایک نہایت مشہور و معروف قصیدہ        | ۱۵   | دیوان ظہیر فاریابی                               |
| ۲۴   | اس کی عام فہم شرح مولوی محمد نذیر صاحب       | ۱۱   | طیبات مذاقیہ سعدی - از حضرت شیخ سعدی علیہ السلام |
| ۲۵   | نے لکھی ہے۔                                  | ۲۰   | دیوان حضرت احمد جام زندہ پیل                     |
| ۲۶   | دیوان ملا نور الدین ظہوری - ہمایہ کلام       | ۳۰   | دیوان خواجہ معین الدین اجمیری                    |
| ۲۷   | عربی فیضی و نظیری و غیرہ                     | ۱۰   | دیوان حضرت غوث الاعظم                            |
| ۲۸   | کلیات مرزا جلال اسیر                         | ۵    | رباعیات حضرت عمر خیام                            |
| ۲۹   | المشتمل                                      | ۶    | دیوان غنی کشمیری                                 |
| ۳۰   | منہج مطبع نو لکھنؤ صیفیہ پبلشرز لکھنؤ        | ۱۲   | دیوان ناصر علی سرہندی                            |
| ۳۱   |  | ۱۴   | دیوان ہلالی - دہلی مکتب کے درس میں ہے            |

11-11-11

1

1

1

1

1

1

1193

(بج)

٨٩١٥٤٣١٠٨

DUE DATE

٣٣٣٨١

1192 1915231.1  
(2.1)  
11111

| Date | No. | Date | No. |
|------|-----|------|-----|
|      |     |      |     |